منتخبات النوادر

جلد سوم حصہ پنجم

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارفِ نوشاہیہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

تذکرۂ مشائخِ قادریّہ نوشاہیّہ

سیر شریف والوں کے سیدی

جلد سوم

الموسوم بہ

تذکرۃ النّوشاہیّہ

حصہ ہفتم ملقب بہ

مناہج الآثار

تالیف

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء ◯ ف ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء

ادارۂ معارفِ نوشاہیّہ ○ ساہن پال شریف / گجرات پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب : شریف التواریخ جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ حصہ ہفتم ملقب بہ مناہج الآثار

مصنف : سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ سجادہ نشین دربار نوشاہی ساہنپال شریف

سالِ تصنیف : ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء

ناشر : ادارہ معارفِ نوشاہیہ، ساہن پال شریف

مطبع : مطبعۃ المکتبۃ العلمیۃ لاہور

تعداد : ۵۰۰ بار اوّل

تقطیع : ۱۸×۲۲/۸

خطاط : بخطِ مصنف

تاریخِ طبع ونشر : شعبان المعظم ۱۴۰۴ھ مئی ۱۹۸۴ء

صفحات : ۵۰۰

قیمت : ۶۰/- روپے

130501

ملنے کے پتے

۱۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : ساہن پال شریف ضلع گجرات

۲۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : مکان ۱ مری سٹریٹ ۲ شالامار ٹاؤن لاہور

۳۔ ادارہ معارفِ نوشاہیہ : نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور

۴۔ رضا پبلی کیشنز : بازار داتا صاحب لاہور

۵۔ قاری محمد اسلم سلیم نوشاہی منزل بازار نوشہ پیر پیراں منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ

۶۔ حکیم قدرت اللہ اقبال، نوشاہی منزل، ۸۹ بی غلام محمد آباد، فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی سجّادہ نشین درگاہ حضرت نوشہ گنج بخش ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

شریف التواریخ کی تیسری جلد کا ساتواں حصہ اس موقع پر شائع ہو رہا ہے جب کتاب کے مؤلف حضرت سیّد شرافت نوشاہیؒ کو عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کی طرف انتقال (۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ / ۴ جولائی ۱۹۸۳ء) کئے ہوئے ایک سال پورا ہو رہا ہے۔

خوشا وہ انفاس جن کی یاد اُن کے جسمانی وجود کے حضور و غیاب کی قید سے مشروط نہیں ہوتی بلکہ ان کے کارنامے ہر زمان و مکان میں ان کی یاد دلاتے رہتے ہیں اور ان کی جسمانی موت ان کی معنوی حیات کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

اے بسا شاعر کہ بعد از مرگ زاد
چشم خود بربست و چشم ما کشاد

Marfat.com
Marfat.com

مادّہ ہائے تاریخ طبع

از: سید خضر عباسی نوشاہی

روایات کاملین و حکایات صالحین

۱۴۰۴ھ

مشائخ کی کتاب

۱۴۰۴ھ

این تاریخ معتبر

۱۹۸۴ء

گروہ نوشاہیاں دا تذکرہ

۱۹۸۴ء

Marfat.com
Marfat.com

روضہ اقدس حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ساہن پال شریف

پیش کردہ: حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی یونانی فارمیسی ۸۹ بی غلام محمد آباد فیصل آباد

حسن آفرین عزیز القدر حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی صاحب فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارشِ احوال

اللہ تعالےٰ عزّ اسمہٗ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اسنے جناب رحمتہً للعالمین سید المرسلین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہِ لطف وکرم کے طفیل شریف التواریخ جلد سوم کے حصہ ہفتم کو منزلِ مقصود پر پہنچا دیا ہے اور پیشتر اسکے کہ سال ۱۹۸۰ء اپنے عنفوان شباب میں داخل ہو یہ حصہ پیشِ نظرِ ناظرین کرام ہو چکا ہے۔ ادارۂ معارفِ نوشاہیہ بلا شبہ انتہائی خوش قسمت ہے کہ اسکی منزل اسقدر آسان ہوتی جا رہی ہے اور سفینہ بفضلہٖ کنارے پر پہنچا ہی چاہتا ہے طباعت کی اس سرعت رفتار سے مؤلف مرحوم کی روح کو کسقدر راحت نصیب ہو رہی ہوگی اگرچہ فاضل مولف اس وقت ہماری نظروں سے اوجھل ہیں مگر یہ یقین گواہی دیتا ہے کہ وہ ہر مقام پر ہمارے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور یہ انکی دعائیں اور برکتیں ہیں جو ہمیں اس نہج پر چلا رہی ہے اور یہ انکا تصرف ہے کہ انکی عدم موجودگی محسوس نہیں ہوتی ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ طباعت کا سلسلہ ایک حصہ کتاب فی ماہ کے حساب سے زیورِ طبع سے مزین ہوتا رہیگا اور انشاء اللہ تعالےٰ سالِ رواں کے اختتام تک کتاب شریف التواریخ اپنی جلد خوبیوں کے ساتھ تمام وکمال منظر پر آجائیگی پس اس رفتار سے کتاب پیش ناظرین ہوتی رہی اور ماہ مئی کے اوائل میں پانچواں حصہ طبع ہو گیا لیکن بعد میں ہم نے یہ خیال کیا کہ رمضان المبارک جون ۱۹۸۰ء میں آرہا ہے اور اس ماہ مبارک میں طباعت واشاعت کے لئے بھاگ دوڑ کرنا مناسب نہ رہیگی اور خط اس ماہ میں طبع ہونے والے تھا چھٹا حصہ کی مئی میں ہی منظر پر لے آنے کی کوشش کی جائے پس ایسا ہی کیا گیا اور اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے چھٹا حصہ بھی وسط مئی میں چھپ گیا اور ساتھ ہی رب کریم نے اپنی رحمت عامہ کے طفیل حصہ ہفتم کی طباعت واشاعت کو بھی ساحلِ مراد پر پہنچا دیا اب ہماری منزل بفضلہٖ بہت نزدیک نظر آرہی ہے نوشاہی حضرات کی اکثریت اگرچہ اس معاملہ میں بہت ہی بے حس ثابت ہوئی ہے مگر رحمت رحمان سہارا دے رہی ہے اور سفینہ منجدھار کو چیرے جا رہا ہے ہر آنے والا دن گذرنے والے دن کی نسبت امید افزا نظر آرہا ہے اور فاصلہ بفضلہٖ کم ہوتا جا رہا ہے

مطلعی حضرات کی تعداد اگرچہ بہت قلیل ہے مگر مطبوعات کی رونق خوش آئند ہیں عزیز القدر حکیم قدرت اللہ اقبال نوشاہی صاحب فیصل آباد

Marfat.com
Marfat.com

والے نے تو اسد فعہ اٹھویں حصہ تک اپنی دس ہزار روپے فی حصہ کی رقم اکٹھی عطا
دی اور اسطرح مجھے اور رسالہ میں حصہ کی طباعت آسان ہو گئی چوہدری فضل
صاحب فنڈی مریدکے والے نے اسد فعہ ہمارے گاؤں ونجے ہر یار زمین میرے والد
صاحب قبلہ حاجی حسین بخش نوشاہی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے عرس مبارک کے
موقعے پر مبلغ ایک ہزار روپے کتاب کی طباعت کے سلسلہ میں عطا فرمائے اس کے
انہوں نے پہلے ہی وعدہ کر رکھا تھا وہ اس سے پہلے بھی کافی رقم دے چکے ہیں انکے علاوہ
کچھ رقم صاحب زادہ سید رضا اللہ شاہ عارف نوشاہی صاحب نے کتاب کی رونق
کا بندوبست کر کے عطا فرمائی درحقیقت صاحبزادہ صاحب کتاب کی روح رواں
ہیں اور طباعت و اشاعت کا تمام انہی کی عالی ہمتی کا مرہون منت ہے یہ انکی
لگن اور محنت کا نتیجہ ہے جسکے لئے ادارہ انکا سپاس گذار ہے
یہ سارا کلام بتائید احمدی اور بمدد جناب احمدی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
سرانجام پا رہا ہے اور معطی حقیقی کے ہاتھوں میں برکت اور نیتوں میں
خلوص پیدا ہو رہا ہے رب کریم عطیات کو منظور فرمائے اور درستوں کے
اخلاص اور حسن عقیدت میں برکت فرمائے امین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم

نوشاہی منزل محمدی پارک راجگڑھ لاہور
دوشنبہ ۲۶ شعبان المعظم ۱۴۰۱ھ
۲۹ مئی سنہ ۱۹۸۱ء

محمد لطیف زار نوشاہی
خطیب جامعہ غوثیہ راجگڑھ
لاہور نمبر I

Marfat.com
Marfat.com

فہرست مجمل

مضامین کتاب مناہج الآثار حصہ ہفتم از کتاب تذکرۃ الوثائیہ
کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ تصنیف فقیر شریف احمد
شرافت نوشاہی برخورداری مقیم صاہن پال شریف

مضامین		نمبر صفحہ
مقدمہ		۳
	الف	
۱ - احمدیار -	مولوی احمدیار مرقندازی مرالوی رح	۳
۲ - احمدیار -	میاں احمدیار ملاح ساہنیانوی رح	۳۲
۳ الٰہی بخش -	بابا الٰہی بخش شاہ پوری رح	۳۹
۴ الٰہی بخش -	بابا الٰہی بخش لاہوری رح	۴۰
۵ الٰہی بخش -	میاں الٰہی بخش موہلوی رح	۴۱
۶ امام الدین -	نواب شیخ امام الدین لاہوری رح	۴۵
۷ انور شاہ -	میاں انور شاہ شندرپوری رح	۴۶
	ب	
۸ بخشہ -	شیخ بخشہ فقیر رح	
۹ بدرالدین -	میاں بدرالدین فاضلشاہی - بیڑوی رح	۵۱
۱۰ بدرو -	سائیں بدرو لاہوری رح	۵۲
۱۱ بڈھے شاہ -	میاں بڈھے شاہ جھنگی والا رح	۵۳
۱۲ بلند شاہ -	سید بلند شاہ کریری لاہوری رح	۵۴

Marfat.com
Marfat.com

ب

۱۳ بھولا۔ بابا بھولا نجار سرانوالیہ رح ۵۲

پ

۱۴ پیر بخش۔ مولوی پیر بخش بیگھوی رح ۵۷

ت

۱۵ تاجا۔ چوہدری تاجا تارڑ ساہنپالوی رح ۵۸

۱۶ توکل شاہ۔ شیخ توکل شاہ درویش رح ۶۰

ج

۱۷ جانی۔ سائیں جانی درویش ڈھلوال رح ۶۱

۱۸ جمال الدین۔ فقیر سید جمال الدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۶۳

۱۹ جمّاں۔ میاں جمّاں نجار ساہنپالوی رح ۶۴

۲۰ جواہر شاہ۔ سائیں جواہر شاہ بھٹی والا رح ۶۵

۲۱ جھنڈے شاہ۔ میاں جھنڈے شاہ جھنگی والا رح ۶۲

۲۲ جے سنگھ۔ حکیم جے سنگھ کوجرانوالیہ رح ۶۷

۲۳ جیون۔ میاں جیون کوجر جنڈ والا رح ۷۳

ح

۲۴ حاتے شاہ۔ بابا حاتے شاہ روشن شاہی خواصپوری رح ۷۷

۲۵ حسن علی شاہ۔ پیر حسن علی شاہ برقندازی جالندھری رح ۷۸

۲۶ حیات محمد۔ میاں حیات محمد جھام والیہ رح ۷۹

۲۷ حیا تیا نوالہ رح۔ سائیں حیا تیا نوالہ سلیمانی رسول نگری رح ۸۱

خ

۲۸ خواجہ۔ چوہدری خواجہ گوندل اگروٹیہ ۸۵

Marfat.com
Marfat.com

د

دیانا ناتھ۔ راجہ دیانا ناتھ لاہوری رح ۸۷

دین علی۔ سائیں دین علی گاکھڑہ والا رح ۹۰

ر

رحمت علی۔ میاں رحمت علی شاہ جھنگی والا رح ۹۲

رسل۔ میاں رسل بیٹ کشمیری امرتسری رح ۹۳

روشن شاہ۔ بابا روشن شاہ نوری سرفندازی لدھیانوی رح ۹۴

س

ساہنا۔ میاں ساہنا گاکھڑہ والا رح ۹۷

سائیں داس۔ بابا سائیں داس رسول نگری رح ۱۰۰

سپاہیے شاہ۔ بابا سپاہیے شاہ گھریالوی رح ۱۰۳

سردار شاہ۔ سید سردار شاہ بخاری فاضلشاہی لاہوری رح ۱۰۵

سردار علی۔ سید شاہ سردار علی پٹی والا رح ۱۰۷

سکندر شاہ۔ شیخ سکندر شاہ نورپوری رح ۱۰۹

سلطان بالا۔ میاں سلطان بالا سچیاری نوشہروی رح ۱۱۳

سلطان علی۔ سید سلطان علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا رح ۱۱۴

سید محمد۔ مولوی سید محمد اخلاص خانی رح ۱۱۸

ش

شمس الدین۔ فقیر سید شمس الدین بخاری برفندازی لاہوری رح ۱۲۱

شہاب الدین۔ مولوی شہاب الدین دھنے والا رح ۱۲۳

شہباز خاں۔ مولانا شہباز خاں ملھی رح ۱۲۶

Marfat.com
Marfat.com

۴

۴۶ شہزادہ شاہ۔ سائیں شہزادہ شاہ لاہوری رح ۱۳۱

۴۷ شیر شاہ۔ بابا شیر شاہ برقندازی لاہوری رح ۱۳۳

۴۸ شیر شاہ۔ بابا شیر شاہ شیروکی والا رح ۱۳۷

ص

۴۹ صالح شاہ۔ حاجی سید صالح شاہ مشہدی رح ۱۳۸

ظ

۵۰ ظہور الدین۔ فقیر سید ظہور الدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۱۴۳

ع

۵۱ عبدالپیر۔ سید عبدالپیر گیلانی رح ۱۴۵

۵۲ عبدالرحمٰن۔ میاں عبدالرحمٰن پنڈی والا رح ۱۴۶

۵۳ عبدالغنی۔ میاں عبدالغنی برقندازی ستارکوئی رح ۱۴۷

۵۴ عبداللہ شاہ۔ شیخ عبداللہ شاہ لاہوری رح ۱۵۰

۵۵ علم الدین۔ سائیں علم الدین برقندازی پوٹھوہاری رح ۱۵۱

۵۶ علی۔ بابا علی قلندر پانڈوکی والا رح ۱۵۴

۵۷ علی گوہر۔ میاں علی گوہر جھنگی والا رح ۱۵۶

۵۸ علی محمد۔ میاں علی محمد نجار دلاوری رح ۱۵۸

۵۹ علی محمد۔ حکیم میاں علی محمد دھب والا رح ۱۵۹

۶۰ عیدے شاہ۔ بابا عیدے شاہ لاہوری رح ۱۶۲

۶۱ عیسےٰ۔ رائے عیسےٰ بھٹی روشن شاہی خونی والا رح ۱۶۳

غ

۶۲ غلام احمد۔ میاں غلام احمد دھنوہ والا رح ۱۶۹

Marfat.com

Marfat.com

۶۳	غلام حسین۔	میاں غلام حسین فاروقی ساہنیالوی رح	۱۷۰
۶۴	غلام قادر۔	مولوی غلام قادر شائق فاروقی رسول نگری رح	۱۷۳
۶۵	غلام قادر۔	مولانا سید غلام قادر برخورداری ساہنیالوی رح	۲۱۷
۶۶	غلام محمد۔	سید حافظ غلام محمد برخورداری دھلوالہ رح	۲۱۸
۶۷	غلام محمد۔	میاں غلام محمد اوکر لیانوالہ رح	۲۱۹
۶۸	غلام محی الدین۔	میاں غلام محی الدین جنؒ رح	۲۲۰
۶۹	غلام محی الدین۔	حکیم غلام محی الدین چک کپاوالہ رح	۲۲۱
۷۰	غلام محی الدین۔	سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح	۲۲۶
۷۱	غلام نبی۔	مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری رح	۲۲۷

ف

۷۲	فتح الدین۔	مولوی فتح الدین سرانوالیہ رح	۲۳۳
۷۳	فتح الدین۔	سائیں فتح الدین سیالکوٹی رح	۲۳۰
۷۴	فتح محمد۔	قاضی بابا فتح محمد برقندازی کھیروالہ رح	۲۴۳
۷۵	فرزند علی شاہ۔	میاں فرزند علی شاہ فتحپوری والہ رح	۲۴۵
۷۶	فضل شاہ۔	سید فضل شاہ بخاری کوٹلی والہ رح	۲۴۹
۷۷	فقیر اللہ۔	حاجی فقیر اللہ سندوستانی رح	۲۵۱
۷۸	فیض رسول۔	حکیم میاں فیض رسول فاروقی لدھے والیہ رح	۲۰۰۳

ق

۷۹	قادر بخش۔	میاں قادر بخش فقیر ہرنے والیہ رح	۲۵۸
۸۰	قطب الدین۔	مولوی قطب الدین حسنوالیہ رح	۲۵۹
۸۱	قمر الدین۔	فقیر سید قمر الدین بخاری برقندازی لاہوریاں رح	۲۶۰

Marfat.com
Marfat.com

ک

۸۲ کرم الٰہی۔ مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی بیگووالیہ رح ۲۶۱

۸۳ کرم بخش۔ صوفی کرم بخش فاضلشاہی لاہوری رح ۲۶۸

۸۴ کرم شاہ۔ شیخ کرم شاہ حسنوالیہ رح ۲۷۲

۸۵ کوڈی شاہ۔ بابا کوڈی شاہ مجذوب ۲۷۳

گ

۸۶ گلاب شاہ۔ بابا گلاب شاہ کوٹلی دالہ رح ۲۷۴

۸۷ گوہر۔ میاں گوہر حجام پیر کوٹی ۲۷۸

۸۸ گھڑی ساز۔ گھڑی ساز مجذوب لاہوری رح ۲۷۹

۸۹ گھنا۔ میاں گھنا عادل گڑھی رح ۲۸۰

۹۰ گھوڑے شاہ۔ بابا گھوڑے شاہ گیلانی رح ۲۸۱

ل

۹۱ لال شاہ۔ بابا لال شاہ کشمیری کابلی رح ۲۸۲

م

۹۲ محبوب علی۔ میاں محبوب علی جھنگی والا رح ۲۸۳

۹۳ محمد اعظم۔ بابا حاجی مولانا محمد اعظم برقندازی میرووالی رح ۲۸۵

۹۴ محمد امین۔ مولوی محمد امین شاعر ۳۳۲

۹۵ محمد امین۔ مولانا سید محمد امین مختار السالکین برخوردری ساہنپالوی رح ۳۳۸

۹۶ محمد بخش۔ میاں محمد بخش رسول پوری رح ۳۴۰

۹۷ محمد حنیف۔ مولوی محمد حنیف جلالوی رح ۳۴۴

۹۸ محمد دین۔ مولوی حکیم محمد دین فاروقی لدھے والیہ رح ۳۴۶

۹۹ محمد علی۔ سائیں محمد علی کشمیری داد پسندی والا رح ۳۴۷

۱۰۰ محمد علی شاہ۔ سید محمد علی شاہ دیسلوی رح ۳۴۹

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۱	محمد فاضل۔	حاجی الحرمین میاں محمد فاضل سندر پوری رح	۳۵۱
۱۰۲	محمود۔	میاں محمود حجام اگروئیہ رح	۳۵۶
۱۰۳	مراد شاہ۔	بابا مراد شاہ لاہوری رح	۳۵۷
۱۰۴	مردان شاہ۔	سید مردان شاہ بخاری قادر آبادی رح	۳۵۸
۱۰۵	مقبول محمد۔	مولوی مقبول محمد جلالوی رح	۳۶۳
۱۰۶	ملک شاہ۔	سید ملک علی شاہ مشہدی رضوی برقندازی سبد دہلی والا رح	۳۶۹
۱۰۷	مہرا۔	بابا مہرا تارڑ اگروئیہ رح	۳۷۳
۱۰۸	مہر شاہ۔	میاں مہر شاہ کاجر لوئیہ رح	۳۷۴
۱۰۹	منگے شاہ۔	بابا منگے شاہ سمسہ والا رح	۳۷۵
۱۱۰	میراں بخش۔	مولوی حکیم میراں بخش فاروقی اجنکوی رح	۳۷۷
۱۱۱	میراں بخش۔	حاجی میراں بخش دُوبرجی والا رح	۳۸۰

ن

۱۱۲	نتھو۔	شیخ نتھو مجذوب کھجور والا رح	۳۸۱
۱۱۳	نتھے شاہ۔	میاں حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح	۳۸۴
۱۱۴	نتھے شاہ۔	سائیں نتھے شاہ لاہوری رح	۳۸۸
۱۱۵	نصر دین۔	فقیر نصر دین برقندازی گوندلانوالیہ رح	۳۸۹
۱۱۶	نمانے شاہ۔	بابا نمانے شاہ لاہوری رح	۳۹۰
۱۱۷	نور المصطفیٰ۔	مولانا نور المصطفیٰ روشن شاہی رح	۳۹۲

و

۱۱۸	وارث شاہ۔	بابا وارث شاہ دہلی والا رح	۳۹۷
۱۱۹	وسن۔	میاں وسن لاہوری رح	۳۹۵

Marfat.com
Marfat.com

۱۴۰ ہلادو۔ میاں ہلادو بلوچ ۴۰۱

تکملہ ۴۰۳

کتابیات ۴۱۱

خاتمہ ۴۳۸

دستخط مولف و کاتب "

Marfat.com
Marfat.com

۹

فہرستِ مفصّل

مضامین کتاب مناہج الآثار حصہ ہفتم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ

کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ

تصنیفِ فقیر

سید ابوالظفر شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری سانپالوی عفی عنہ

مضمون	صفحہ
مقدمہ	۲
الف	
۱ - مولوی احمد یار برقندازی مرالوی رح	۳
وطن مقام اور تاریخِ ولادت	″
تعلیم و تربیت	″
تاریخ بنائے اسلام گڑھ	۴
علاقہ پھالیہ میں ورود	″
موضع مرالہ میں تشریف لانا	۶
طرزِ معاشرت	۷
حضرت نوشہ صاحب سے عقیدت	″
حاضر جوابی	۸
مولوی احمد یار شاعروں اور موزخوں کی نظر میں	″
مولوی صاحب کی اپنے متعلق رائے	″
منشی گنیش داس بڈھیرہ کی رائے	″

Marfat.com

Marfat.com

میاں محمد بخش قادری رح کی رائے	۹
پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے کی رائے	"
شمیم چوہدری کی رائے	۱۰
پروفیسر قاضی فضل حق ایم اے کی رائے	"
تصنیفات	۱۱
مولوی احمد یار کا فارسی کلام	۱۵
فارسی ترجمہ گرنتھ صاحب	"
زنجیت نامہ الموسوم بہ شاہ نامہ	"
عشقِ غوثیہ	۱۶
شاہ نامہ فارسی بنانے کی وجہ	۱۸
سکھوں کی فتوحات کا ذکر	"
رنجیت سنگھ کا حلیہ بیان کرنا	۱۹
مولوی احمد یار کا اردو کلام	"
غزل ہفت زبان	۵
مولوی احمد یار کا پنجابی کلام	۲۰
قصہ عشق رانجھن ہیر	۲۱
باراں ماہ گورداس	"
قصہ کامروپ و کام لتاں	"
قصہ رام چندر	۲۲
قصہ ہیر رانجھا	۲۳
قصہ سسی پنوں	"

Marfat.com
Marfat.com

قصہ راج بی بی دنا مدار	۲۴
قصہ تمیم انصاری	〃
جَسُس سخی سرور سلطان	〃
قصہ یُوسف زُلیخا	۲۵
طب احمد یار	〃
قصہ حاتم طائی المعروف، حاتم نامہ	۵
ختم شریف برائے ایصالِ ثواب	۲۶
ہیج گوئی	۲۷
رانی کی تعریف	〃
حاضر جوابیاں	〃
مناجات بجناب غوث اعظم و ہجو نامہ اہلِ مُراد	۲۸
ایک شخص چراغ نامی کو نصیحت	۲۹
عالم جہل کے متعلق	۳۰
ایک بدصورت سپاہی کے متعلق	〃
احمد یار نام والے دو شاعر تھے۔	〃
مکتوبات	۳۱
مکتوب	〃
اولاد	۳۲
شاگردانِ رشید	〃
تاریخ وفات	〃
مادہ تاریخ	۳۵

Marfat.com
Marfat.com

۲- میاں احمد یار ملاح ساہنیانوی رح ۳۶

نسب نامہ "

تعلیم "

بیعتِ طریقت "

عبادت و ریاضت "

مختلف فنون کی مہارت "

ساہنیال شریف میں آنا ۳۸

حلیہ "

اولاد "

یارانِ طریقت "

وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۳- بابا الٰہی بخش شاہ پوری رح ۳۹

یارانِ طریقت "

وفات "

مادۂ تاریخ "

۴- بابا الٰہی بخش لاہوری رح ۴۰

یارانِ طریقت "

۵- میاں الٰہی بخش موہلوی رح ۴۱

موہلن حمیدی میں حضوری "

Marfat.com
Marfat.com

	قلب کو روشن کرنا	۴۱
	مرتبہ بالمعنی	۴۲
	تصنیفات	〃
	نصائح	۴۳
	اولاد 〃	〃
	یارانِ طریقت	〃
	واقعۂ وفات	〃
	مدفن	۴۴
	مختصر تذکرہ اولاد میاں آلہی بخش موہلوی رح	〃
	انتساب	〃
	شجرۂ فقرائے میاں آلہی بخش موہلوی رح	〃
۶ -	نواب شیخ امام الدین لاہوری رح	۴۵
	ابتدائی حالات	〃
	حویلی شیخ امام الدین	〃
	روضہ نوشاہ عالیجاہ تعمیر کرانا	۴۶
	مسجد شیخ امام الدین	〃
	خان بہادر کا خطاب پانا	۴۷
	سالِ وفات و مدفن	۴۸
	مادۂ تاریخ —	〃
۷ -	میاں انور شاہ سنبھلوری رح	۴۹
	کنوئیں کا خشک ہونا اور پھر پانی برآمد ہونا	〃

Marfat.com
Marfat.com

۸۔ شیخ بخشہ فقیر رح ۵۰
خدمات مرشد "
۹۔ میاں بدرالدین فاضل شاہی میڑوی رح ۵۱
سلسلہ بیعت "
اولاد "
یاران طریقت "
تاریخ وفات "
مدفن "
مادہ تاریخ "
شجرہ فقرائے میاں بدرالدین "
۱۰۔ سائیں بُدّھ لاہوری رح ۵۲
مرتبہ فنا فی الشیخ کا حصول "
۱۱۔ میاں بُدّھے شاہ جھنگی والے رح ۵۳
سکونت حالت "
اولاد "
مدفن "
۱۲۔ سید بلند شاہ گردیزی لاہوری رح ۵۴
طرز معاشرت "
راجہ دینا ناتھ کی خدمات "
اولاد ۵۵

Marfat.com
Marfat.com

	تاریخ وفات	۵۵
	مدفن	"
	قطعہ تاریخ	"
۱۳-	بابا بھولا نجار سرانوالیہ رح	۵۶
	اخلاق و عادات	"
	اولاد	"
	تاریخ وفات	"
	مادہ تاریخ	"
۱۴-	مولوی پیر بخش بیگووی رح	۵۷
	حلیہ و طریقہ	"
	عملیات	"
	حلیہ	"
	اولاد	"
	سال وفات	"
	مادہ تاریخ	"
۱۵-	میر بہادری تاجا تارڑ سابقہ پالوی رح	۵۸
	فراست	"
	اولاد	"
		۵۹

Marfat.com
Marfat.com

	سالِ وفات	۵۹
	مدفن	"
	مادۂ تاریخ	"
۱۶-	شیخ توکل شاہ درویش رح	۶۰
	حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح سے عقیدت	"
	سادگی کی بات	"
	ج	
۱۷-	سائیں جانی درویش ڈھلوال رح	۶۱
	مختصر تذکرہ اولادِ سائیں جانی درویش رح	"
	انتباہ	"
۱۸-	قبر سید جمال الدین بخاری پر قندھاری لاہوری رح	۶۳
	شجرہ شریف نوشاہی	"
۱۹-	میاں جسّاں نجار ساہنیالوی رح	۶۴
	مکتوب بنام مرشد صاحب	"
۲۰-	سائیں جواہر شاہ بھڑی والا رح	۶۵
	شجرۂ فقرائے سائیں جواہر شاہ	"
۲۱-	میاں جھنڈے شاہ جھنگی والا رح	۶۶
	فیضِ عام	"
		"
		"

۲۲۔ حکیم بجے سنگھ گوجرانوالیہ ۶۷

شعر گوئی ″

قصیدہ اردو در مدح سید عمر بخش ″ ۶۸

پنجابی کلام ۷۰

سالِ وفات ۷۱

مادۂ تاریخ ″

۲۳۔ میاں جیون گوجر جنڈوالہ ۷۲

واقعہ ولادت ″

تاریخ ولادت ″

واقعہ بیعت ۷۳

آدابِ پیرخانہ ″

اعراسِ پر حاضری ″

نذر و نیاز ″

پیر صاحب کی دعا ″

تبرکات عطا ہونا ″

معمولات ″

نوشاہی نسبت ″

حلیہ ۷۴

اولاد ″

یادِ ان طریقت ″

تاریخ وفات ″

Marfat.com
Marfat.com

مدفن ۷۶

مادۂ تاریخ "

مختصر تذکرہ اولاد و میاں جیون رح "

ح

۲۴- بابا جانے شاہ روشن شاہی خواصپوری رح ۷۷

اولاد "

تاریخ وفات "

مدفن "

۲۵- پیر حسن علی شاہ برقندازی جالندھری رح ۷۸

یاران طریقت "

شجرۂ فقرائے پیر حسن علی شاہ جالندھری رح "

۲۶- میاں حیات محمد حجام دالیدر رح ۷۹

شجاعت "

جنوں کا آپ کو لے جانا "

اولاد ۸۰

تاریخ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۲۷- سائیں حیا میاں فوالہ سلیمانی رسول نگری رح ۸۱

یادداشتیں بجناب عباس علم دار رح "

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات ۸۴

مدفن ″

مادۂ تاریخ ″

خ

۲۸- چوہدری خواجہ گوندل اکردیئہ ،، ۸۵

شاعری ″

د

۲۹- راجہ دینا ناتھ لاہوری ۸۶

ابتدائی حالات ″

شیخ کی خدمات ″

حویلی ۸۷

باغ ″

اولاد ۸۸

مدحیات ″

غزل ″

رباعی ۸۹

سال وفات ″

مادۂ تاریخ ″

۳۰- سائیں دین علی گاکھڑہ والا رح ۹۰

اخلاق و عادات ″

Marfat.com
Marfat.com

اولاد	۹۱
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۳۱- میاں رحمت علی شاہ جھنگی والے رح	۹۲
عبادت	〃
اولاد	〃
مدفن	〃
۳۲- میاں رسل بیگ کشمیری امرتسری رح	۹۳
چلہ کشی	〃
۳۳- بابا روشن شاہ نوری برقندازی لدھیانوی رح	۹۴
سالِ ولادت	〃
ریاضت و مجاہدہ	〃
چلہ نشینی	〃
کرامات	۹۵
کمرہ میں روشنی ہو جانا	〃
بیماروں کا شفا پانا	〃
دریا کو دو حصے ہو جانا	〃
یارانِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	۹۶

Marfat.com
Marfat.com

مدفن ۹۶

مادۂ تاریخ "

س

۳۴۔ میاں سانبھا گاکھڑ والے ۹۷

شجرہ نسب "

بیعت طریقت "

والد کی خدمت "

پیرانِ طریقت سے عقیدت "

اخلاق و عادات ۹۸

مساجد کی تعمیری خدمات "

شجرہ رسول "

سانحہ ارتحال ۹۹

معمولات "

ظرافت طبع "

حلیہ و لباس "

تاریخِ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۳۵۔ بابا سائیں داس بسوں نگری " ۱۰۰

شعر گوئی "

سیمرفی اول میں سے "

Marfat.com
Marfat.com

دوسری شیرنی میں سے	۱۰۱
باراں ماہ	۱۰۲
۳۶۔ بابا سپاہیے شاہ گھریالوی رح	۱۰۳
ریاضات	〃
عمارات کا سلسلہ	〃
عُرس کا اہتمام	〃
یارانِ طریقت	۱۰۴
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۳۷۔ سید سردار شاہ بخاری فاضلشاہی لاہوری رح	۱۰۵
ادب و خدمت	〃
اولاد	〃
یارانِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	۱۰۶
مدفن	〃
تکیہ سردار شاہ	〃
مادۂ تاریخ	〃
۳۸۔ سید شاہ سردار علی شیخوپوری رح	۱۰۷
اولاد	〃
طریقت	〃

130501

Marfat.com
Marfat.com

	شجرہ فقرائے شاہ سردار علی پٹی والہ رح	۱۰۸
۳۹۔	شیخ سکندر شاہ نوشہری رح	۱۰۹
	واقعہ توبہ۔ بیعت طریقت	〃
	عبادت	۱۱۰
	گاؤں کی سیر	〃
	پیر صاحب سے تعشق	〃
	اخلاق حسنہ	〃
	کرامات	〃
	ایک مخالف کا سزا پانا	〃
	غائبانہ مدد کرنا	۱۱۱
	وفات کے بعد کرامات	〃
	غیبی سواروں کا آنا	〃
	ایک بے ادب کا سزا پانا	〃
	حلیہ	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخ وفات	۱۱۲
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۴۰۔	میاں سلطان بالا سچیاری نوشہروی رح	۱۱۳
	اولاد	〃
	سال وفات	〃

Marfat.com
Marfat.com

مادۂ تاریخ	۱۱۳
شجرۂ نقرائے سیاں سلطان بالا نوشہروی رح	"
۴۱۔ سید سلطان علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والا رح	۱۱۴
اولاد	"
یارانِ طریقت	"
تاریخ وفات	۱۱۷
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"
۴۲۔ مولوی سید محمد اخلاص خانی	۱۱۸
شعر گوئی	"
وساکھی نامہ	"
ش	
۴۳۔ فقیر سید شمس الدین بخاری مرقندازی لاہوری رح	۱۲۱
تحصیلداری اور مجسٹریٹی کا عہدہ	"
غریب پرور ہونا	"
شعر گوئی۔	"
اولاد	۱۲۲
سالِ وفات	"
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"
مختصر شجرہ اولاد فقیر سید شمس الدین لاہوری رح	"

Marfat.com
Marfat.com

۴۴۔ مولوی شہاب الدین دھب دالر ۱۲۳

وظائف "

عملیات "

طریقہ وظیف لینے "

نسب نوبتی کے واسطے ۱۲۴

کرم رحم کے واسطے "

تقویت دل کے واسطے "

خوف کے واسطے "

شفائے امراض کے واسطے "

ہلاکت دشمن کے واسطے ۱۲۵

کرامت "

ایک بے ادب کا سزا پانا "

اولاد "

مدفن "

شجرہ اولاد مولوی شہاب الدین دھب دالر "

۴۵۔ مولانا شہباز خاں ملھی رح ۱۲۶

سال ولادت

تعلیم

شاعری میں کمال

آبادی بدو ملھی کا تذکرہ ۱۲۷

شعر گوئی "

Marfat.com
Marfat.com

بدیہہ گوئی	۱۲۷
حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی مدح سرائی	"
تصنیفات	۱۲۸
مثنوی وقایع پنوں	"
مثنوی نسخہ بدیعہ عجیب منظر	۱۲۹
نوٹ	۱۳۰
۴۶۔ سائیں شہزادہ شاہ لاہوری رح	۱۳۱
واقعہ بیعت	"
کرامت	۱۳۲
کفر سائیں کے ہاں اولاد ہونا	"
۴۷۔ شیر شاہ برقندازی لاہوری رح	۱۳۳
آداب شیخ	"
نعرہ مارنا	۱۳۴
عبادت	"
یاران طریقت	"
واقعہ وفات	۱۳۶
تاریخ وفات	"
مدفن	"
قطعات تاریخ	"
مادہ تاریخ	"

Marfat.com
Marfat.com

۴۸۔ بابا شیر شاہ ولی شیر ولی والرحم ۱۳۷

یاران طریقت "

شجرہ فقرائے بابا شیر شاہ ولی شیر کی والرحم "

ص

۴۹۔ حاجی سید صالح شاہ نقشبندی ۱۳۸

بیعت و خلافت "

اوراد و ظائف "

مجموعہ ظائف کی اشاعت "

ادائیگی سلسلہ سے مستفیض ہونا "

کرامات ۱۳۹

بابا امیر الدین نقشبندی کا فیض سلب کرنا "

مخدوم صاحب گیلانی سے کو اولاد کی دعا ۱۴۰

حج و زیارت "

خاندان نوشاہی کے بزرگوں سے محبت "

اولاد "

یاران طریقت "

تبرکات ۱۴۱

تاریخ وفات ۱۴۲

مدفن "

مادہ تاریخ "

Marfat.com
Marfat.com

ظ

۵۰۔ فقیر سید ظہور الدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۱۴۳

تحصیلداری "

تاریخ وفات "

مادۂ تاریخ "

فقیر سید ظہور الدین کی اولاد کا مختصر تذکرہ "

ع

۵۱۔ سید عبد البصیر گیلانی رح ۱۴۵

شجرہ نسب "

بیعتِ طریقت "

عملیات "

اولاد "

تاریخِ وفات "

سنِ دفن "

مادۂ تاریخ "

۵۲۔ میاں عبد الرحمٰن پنڈی والے رح ۱۴۶

شجرہ نسب "

بیعتِ طریقت "

درگاہِ نوشاہیہ کی زیارت "

۵۳۔ میاں عبد الغنی برقندازی سنار گوئی ۱۴۷

شجرہ نسب "

Marfat.com
Marfat.com

بیعتِ طریقت	۱۴۷
فیضِ صحبت	〃
انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر جانا	〃
حلیہ و لباس	۱۴۸
شاعری	〃
مکتوب	۱۴۹
۵۴۔ شیخ عبدالقادر شاہ لاہوری رح	۱۵۰
پیر صاحب کی خدمت میں حضوری	〃
۵۵۔ سائیں علم الدین سرتنڈوی پوٹھوہاری رح	۱۵۱
فیضِ صحبت	〃
اوراد و وظائف	〃
تذکرہ منزلت	〃
کرامت	۱۵۲
یارانِ طریقت	〃
سالِ وفات	۱۵۳
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۵۶۔ بابا علی قلندر پانڈوکی والے رح	〃
سالِ ولادت	〃
عبادت	〃
حیوانات پر رحم	〃

Marfat.com
Marfat.com

فیضان	۱۵۴
حلیہ ولباس	〃
اولاد	۱۵۵
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۵۷۔ میاں علی گوہر جھنگی والے رح	۱۵۶
شجرہ نسب	〃
اولاد	〃
یادِ طریقت	〃
مدفن	〃
شجرہ اولاد میاں علی گوہر جھنگی والے رح	〃
انتباہ	۱۵۷
۵۸۔ میاں علی محمد بخارا والے رح	۱۵۸
اولاد	〃
سالِ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۵۹۔ حکیم میاں علی محمد ضعیف الرح	۱۵۹
خدمات مرشدہ	〃
اخلاق وعادات	〃

Marfat.com
Marfat.com

زیارتِ شیخ	۱۵۹
مکتوب	۱۶۰
اولاد	"
یارانِ طریقت	"
واقعہ وفات	۱۶۱
تاریخِ وفات	"
مدفن	"
مادہ تاریخ	"
۶۰۔ بابا عبید شاہ لاہوری رح	۱۶۲
یارانِ طریقت	"
زمانہ وفات	"
مدفن	"
۶۱۔ رائے عیسےٰ بھٹی روشن شاہی خونی والا رح	۱۶۳
گاؤں آباد کرنا	۱۶۴
ملکیت زمین	"
کچہری کرنا	"
شجرۂ اولاد رائے عیسےٰ بھٹی خونی والا رح	"
انتباہ	۱۶۸
غ	
۶۲۔ میاں غلام احمد دھنوی رح	۱۶۹
اولاد	"

Marfat.com
Marfat.com

سالِ وفات	۱۶۹
مادۂ تاریخ	"
۶۳۔ میاں غلام حسین فاروقی صاحبٹیالوی ؒ	۱۷۰
عملیات	"
نوبتی بخار کے واسطے	"
تحریرِ کتب	"
اولاد	۱۷۱
شاگردانِ رشید	"
زمانۂ وفات	۱۷۲
شجرۂ اولاد میاں غلام حسین فاروقی صاحبٹیالوی ؒ	"
انتباہ	"
۶۴۔ مولانا غلام قادر شائق فاروقی رسول نگری ؒ	۱۷۳
شجرہ نسب	"
بیعتِ طریقت	"
قصیدہ بُردہ کا وظیفہ	"
دعائے ناموس	۱۷۴
مفتی اعظم ہونا	۱۷۵
حج کو جانا	"
غیر شرعی عبادت پر تنقید	۱۷۶
عملیات	"
خرید و فروخت میں برکت کے واسطے	"

Marfat.com
Marfat.com

دفع بلیات کے واسطے	۱۷۷
محبت زوجین کے واسطے	"
دفع صداع کے واسطے	"
تصنیفات	"
شائق نامہ	"
غزال الف	۱۷۸
بیاض نمبر ۱	۱۸۰
بیاض نمبر ۲	"
بیاض نمبر ۳	"
تینوں بیاضوں کا مختصر تعارف	"
جن شعرا کی غزلیں بیاضوں میں آئی ہیں اُن کے نام	۱۸۱
اُن شعرا کے نام جن کا کلام نظم، رباعی قطعہ یا دوہرہ دیوان بیاضوں میں آیا ہے	۱۸۲
اُن شعرا کے نام جن کے قصائد ان بیاضوں میں درج ہیں۔	۱۸۳
اُن شعرا کے نام جن کی مناجاتیں بیاضوں میں درج ہیں۔	"
اُن شعرا کے نام جن کی نعتیں بیاضوں میں درج ہیں۔	۱۸۴
اُن بزرگوں کے نام جن کے مکاتیب بیاضوں میں درج ہیں۔	"
مقالات وخطبات جو بیاضوں میں درج ہیں	۱۸۵
جن لوگوں کے ناموں کے معمے بیاضوں میں درج ہیں۔ اُن کے نام	۱۸۶
اُن بزرگوں کے نام جن کی تاریخیں وفات بیاضوں میں درج ہیں۔	"
وفیات رجال	۱۸۷
کتابوں کے خطبے تحریر کرنا۔	۱۹۰

Marfat.com
Marfat.com

ان بیاضوں میں جو استفتا۔ اور فتوے تحریر ہیں ۔	۱۹۳
اشعار گوئی	۱۹۴
غزل مسجع	″
نواب ٹونک کی آمد پر	″
رباعی دامن دار	۱۹۵
رباعی لاہور میں بنائی	″
تاریخ گوئی	″
خطبات	″
خطبہ جمعہ	″
خطبہ نافہ	۱۹۶
تقریر فارسی	۱۹۷
مکتوبات	۱۹۸
مکتوب بنام پیر روشن ضمیر	۲۰۰
مکتوب بنام مولوی نورالدین بھیروی	″
تحریر کتب	۲۰۱
دستخط لوائح	۲۰۴
دستخط مناجات فقیر	″
دستخط تحصیل التعرف	″
دستخط مرج البحرین	″
دستخط مقالہ ہفتم	۲۰۵
دستخط سفر السفرین	″

Marfat.com
Marfat.com

دستخط قول الجمیل	۲۰۵
دستخط لمعات	۲۰۶
صنایع وبدائع شعری	〃
تضمین سورۂ اخلاص	〃
شعر جامع الحروف	〃
صنعتِ تجنیس	〃
شعر عجیب	۲۰۷
نکتہ ہائے عجیبہ	〃
صنعتِ غیر منقوط	〃
صنعتِ منقوط	۲۰۸
صنعتِ رقطا	۲۰۹
صنعتِ خیفا	〃
صنعتِ مقلوب مستوی	۲۱۰
صنعتِ منفصل الحروف	〃
صنعتِ چہار بحر	۲۱۱
ذو معنی عبارت	〃
قصیدہ تاریخیہ	〃
صنعتِ چہار تاریخیہ	۲۱۳
صنعتِ مبینہ	۲۱۴
صنعتِ مخلوط	〃
اولاد	۲۱۵

Marfat.com
Marfat.com

	سالِ وفات	۲۱۶
	مدفن	〃
	قطعہ تاریخ	〃
	مادہ تاریخ	〃
۶۵-	مولانا سید غلام قادر برخورداری سانپیالوی رح	۲۱۷
۶۶-	سید حافظ غلام محمد برخورداری سانپیالوی رح	۲۱۸
	دستخط	〃
	سالِ وفات	〃
	مادہ تاریخ	〃
۶۷-	میاں غلام محمد لودھی کریانوالہ رح	۲۱۹
	زمانہ وفات	〃
۶۸-	میاں غلام محی الدین جنؒ رح	۲۲۰
۶۹-	حکیم غلام محی الدین چک کیاڈا لہ رح	۲۲۱
	ولادت و تعلیم	〃
	بیعتِ طریقت	〃
	اوراد و وظائف	۲۲۳
	تدریس	〃
	فیض طلب کرنا	〃
	شعر خوانی	〃
	وفات کے بعد کرامات	〃
	ایک وظیفہ بتانا	〃

Marfat.com
Marfat.com

بیٹے کی تعریف کرنا	۲۲۳
عملیات	〃
درد ہر قسم کے واسطے	〃
ہر مہم اور ذوق وشوق کے واسطے	〃
تمام مقاصد کے واسطے	〃
چوہے کو دفع کرنے کے واسطے	〃
مکتوب	۲۲۴
ملفوظ	〃
اولاد	〃
واقعہ وفات	۲۲۵
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۷۰۔ سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری صاحبنیالوی رح	۲۲۶
۷۱۔ مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری۔	۲۲۷
نماز تہجد	〃
اذکار جلالی وجمالی	۲۲۸
تصنیفات	〃
شرح انوار العاشقین	〃
حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے ایک شعر کی تشریح	۲۲۹
مثنوی اسرار دارثی۔	۲۳۰

Marfat.com
Marfat.com

شعرگوئی	۲۳۱
غزل	"
واقعہ وفات	۲۳۲
شجرۂ نقرائے سید غلام شاہ حسینی بھاکھری	"

ف

۷۲۔ مولوی فتح الدین سرانوالیہ | ۲۳۳
سرانوالی کی وجہ تسمیہ | "
بیعت طریقت و تکمیل | "
اخلاق و عادات | ۲۳۴
آداب شیخ | "
کمالات | "
کرامات | ۲۳۵
بیٹے پر ناراضگی | "
کشف واقعہ | "
وفات کے بعد کرامات | "
بیٹے کو تنبیہ کرنا | "
قبر کا فیض | "
اولاد | ۲۳۶
تاریخ وفات | "
مدفن | "
مادۂ تاریخ | "

Marfat.com
Marfat.com

۷۳۔ سائیں فتح الدین سیالکوٹی رح ۲۳۷

واقعہ بیعت "

متعدد چلے کرنا ۲۳۸

اخلاق ۲۳۹

کرامات "

کشفِ قلوب "

بارش سے نہ بھیگنا "

نعرہ کی تاثیر "

شعر حوالی ۲۴۰

اولاد "

یاران طریقت "

واقعہ وفات "

تاریخ وفات ۲۴۱

مدفن "

مادۂ تاریخ ۲۴۲

۷۴۔ قاضی بابا فتح محمد برقندازی چھیرو والا رح ۲۴۳

خدماتِ مرشد "

بیٹے کو جرم کی سزا دلانا "

وفات کے بعد کرامت ۲۴۴

مثالی صورت میں ملنا "

یارِ طریقت "

Marfat.com
Marfat.com

۷۵۔ میاں فرزند علی شاہ تھجیوری والد رح ۲۴۵

مسند ارشاد "

یارانِ طریقت "

تاریخ وفات ۲۴۸

مدفن "

مادہ تاریخ "

شجرۂ فقرائے میاں فرزند علی شاہ "

۷۶۔ سید فضل شاہ بخاری کوٹلی والا رح ۲۴۹

یارانِ طریقت ۲۵۰

مدفن "

۷۷۔ حاجی فقیر اللہ ہندوستانی رح ۲۵۱

حج کی سعادت اور ملکِ ہندوستان کی اقامت "

مکتوب "

کشفِ حالات ۲۵۲

ذکر و فکر "

یارانِ طریقت "

سالِ وفات "

۷۸۔ حکیم میاں فیض رسول فاروقی لدھے والا رح ۲۵۳

تعلیم "

مرشد سے عقیدت مندی "

عبادت "

Marfat.com
Marfat.com

اخلاق و عادت	۲۵۳
لاہور کی بالمنی صوبہ داری	۲۵۴
امر بالمعروف	〃
وجد و حال	〃
زردقی حالت	۲۵۵
حلیہ۔ لباس اور خوراک	〃
کرامات	〃
بارش کا تھم جانا	〃
تاثیر نگاہ	۲۵۶
ایک شخص کے مرنے کی اطلاع دینا	〃
بچہ پیدا ہونے کی دعا	۲۵۷
مفقود الخبر کا واپس آنا	〃
باران طریقت	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادہ تاریخ	〃

ق

۷۹۔ میاں قادر بخش فقیر ہر سے والے رح	۲۵۸
پیر صاحب کی زیارت	〃
۸۰۔ مولوی قطب الدین حسن والے رح	۲۵۹
طریق ملامتیہ کی روش	

Marfat.com
Marfat.com

اولاد ۲۵۹

سلسلۂ ارشاد "

سالِ وفات "

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۸۱۔ تقریر سید قمرالدین بخاری برقندازی لاہوری رح ۲۶۰

اولاد "

ک

۸۲۔ مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی بیگووالیہ رح ۲۶۱

تعلیم و تربیت " "

واقعہ بیعت ۲۶۲

روزینۂ غیب "

عبادت "

خوش طبعیاں "

ہندوؤں اور مسلمانوں کا سلام ۲۶۳

مُہر کُن سے بات چیت "

باطنی دستار بندی "

مکتوبات "

مکتوب اول ۲۶۴

مکتوب دوم "

مکتوب سوم ۲۶۵

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات	۲۶۶
گلزارِ آدم	"
گلزارِ فقرا	"
اعترافِ کمال	"
اولاد	۲۶۷
تاریخِ وفات	"
مدفن	"
مادہ ہائے تاریخ	"
۸۳- صوفی کرم بخش فاضل شاہی لاہوری رح	۲۶۸
تصنیفات	"
شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی	"
منقبت شاہ فاضل قلندر لاہوری رح	۲۷۰
رباعی در مدح شاہ فاضل رح	۲۷۱
اولاد	"
سالِ وفات	"
مدفن	"
مادہ تاریخ	"
۸۴- شیخ کرم شاہ حسن والیہ رح	۲۷۲
اسلام قبول کرنا	"
بیعتِ طریقت	"
اولاد	"

Marfat.com
Marfat.com

۸۵- بابا کوڑی شاہ مجذوب رح	۲۷۳
مجذوبانہ کلام	"
۸۶- بابا گلاب شاہ کوٹلی والا رح	۲۷۴
شجرۂ بیعت	"
درگاہ سلیمانیہ میں منظوری	"
کرامات	"
بچہ پیدا ہونے کی دعا	"
تولیدِ فرزند کی دعا	۲۷۵
نماز کی جماعت کرانا	"
یارانِ طریقت	۲۷۶
زمانہ وفات	"
مدفن	"
شجرہ فقرائے بابا گلاب شاہ کوٹلی والا رح	۲۷۷
۸۷- میاں گوہر حجام پیر کوٹی رح	۲۷۸
۸۸- گھڑی ساز مجذوب لاہوری رح	۲۷۹
۸۹- میاں گھسنا عادل گڑھی رح	۲۸۰
اخلاق و عادات	"
نصائح	"
اولاد	"
تاریخِ وفات	"

Marfat.com
Marfat.com

مدفن ۲۸۰

مادۂ تاریخ "

۹۰- بابا گھوڑے شاہ گیلانی ؒ ۲۸۱

ایک درویش پر توجہ "

دوستوں پر شفقت "

ل

۹۱- بابا لال شاہ کشمیری کابلی ؒ ۲۸۲

سالِ وفات "

مادۂ تاریخ "

م

۹۲- میاں محبوب علی جھنگی والا ؒ ۲۸۳

عبادات "

اولاد "

یارِ طریقت "

واقعہ وفات "

زمانہ وفات "

مدفن "

۹۳- بابا جی مولانا محمد اعظم پر قندازی میرووالی ؒ ۲۸۵

نسب نامہ "

خاندانی حالات "

سالِ ولادت ۲۸۶

Marfat.com
Marfat.com

تحصیلِ علوم	۲۸۶
میرو دال میں سکونت	″
بیعت و خلافت	۲۸۷
عشقِ شیخ	″
سرکاری ملازمت	″
معمولات	″
اخلاق و عادات	۲۸۸
خوش طبعیاں	″
کرامات	۲۸۹
ایک واقعہ کی خود بخود اطلاع دینا	″
ایک بیمار کا شفا پانا	″
عملیات	″
مطلوب کو مسخر کرنے کے واسطے	″
چہل کاف	۲۹۱
درود شریف اعظمیہ	″
شعر خوانی	۲۹۲
شاعری	″
عربی کلام	″
رُباعی تضمین بر رُباعی شیخ سعدیؒ	″
تضمینِ دیگر	۲۹۳
پادریوں کے متعلق	۲۹۴

Marfat.com
Marfat.com

خود پسند مغرور مولویوں کے متعلق ۔ قصیدہ تخریبہ	۲۹۴
ہوس پرست پیروں کے متعلق ۔ قصیدہ نفسانیہ	〃
قصیدہ نسائیہ	〃
گیارہویں پرست لوگوں کے متعلق	۲۹۵
وہابیوں کے متعلق ۔ رباعی	〃
فارسی کلام	〃
کانگرسی مولویوں کے متعلق	〃
انگریز پرستوں کے متعلق	〃
دیوبندی مولویوں کے متعلق ۔ غزل	۲۹۶
مولوی محمود الحسن دیوبندی کو لکھا	〃
میاں سید عالم خوشنویس کے متعلق	〃
مولوی اقبال حسین کے متعلق	〃
نبی و علی کے متعلق	〃
علاماتِ اولیاء اللہ کے متعلق	〃
اردو کلام	۲۹۷
مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق	〃
پیر مراتب علی کاتب کے متعلق	〃
تاریخ گوئی	〃
قطعہ تاریخ امام اعظم 〃	۲۹۸
تصنیفات	〃
غایۃ الغایۃ فی برء الساقۃ	〃

Marfat.com
Marfat.com

مصباحِ نورانی درحالاتِ خواجہ محکم الدین سیرانی رح	۲۹۹
لوامع الاعلام لسوانح الانام	۳۰۰
رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان	۳۰۳
ہدایت المریدین	۳۰۴
سوانح عمری سید فقیر اللہ شاہ رح	۳۰۵
نذرِ مولےٰ	۳۰۶
العقیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ الغوثیہ	۳۰۷
اسمِ اعظم	۳۰۸
بے مثل لبشر	۳۰۹
مکتوبِ تقریظیہ	״
تحفۃ الصالحین	۲۱۱
خطاب بہ منکر	״
شجرۂ قادریہ وہابیہ نوشاہیہ	۳۱۳
ترجمہ کبریت احمر	״
ترجمہ درود تاج	״
رسالہ فیضیہ مع ختم غوثیہ	״
پارسیوں	۳۱۶
ترجمہ مسندِ امام علی رضا رض	״
حلیۃ النبی بروایتِ علی رض	۳۱۷
تحفہ اخوان الصفا فی جواز سماع الغنا	״
مناقب اہل البیت	

Marfat.com
Marfat.com

راہِ وصول در مدحِ رسول	۳۱۷
مکتوباتِ اعظمیہ	〃
مکتوبات	〃
مکتوب بنام مولانا قاضی ظفر الدین احمد رح	〃
مکتوب بنام سید عبد الخالق گیلانی رح	۳۱۸
مکتوب بنام مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح	۳۲۰
تحریرات	〃
دستخط بر فرہنگِ سکندر نامہ	〃
دستخط کتاب	〃
سجع مُہر	۳۲۱
مولانا محمد اعظم معاصرین کی نظر میں	〃
انسائیکلوپیڈیا کی رائے	〃
صوفی محمد اسمٰعیل کا خواب	۳۲۲
اولاد	۳۲۳
شاگردانِ رشید	〃
یارانِ طریقت	۳۲۴
تاریخِ وفات	۳۳۰
مدفن	〃
مادہ تاریخ	〃
شجرہ نسب مولانا محمد اعظم میرووالی رح	〃
〃 〃 〃	۳۳۱

Marfat.com
Marfat.com

۹۴۔ مولوی محمد امین شاعر رح	۳۳۲
مثنوی مولانا روم رح کی کتابت	〃
۹۵۔ مولانا سید محمد امین مختار السالکین برخورداری سابنیالوی رح	۳۳۸
تاریخ ولادت	〃
تصنیفات	〃
اولاد	۳۳۹
مدحیات	〃
تاریخ وفات	〃
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۹۶۔ میاں محمد بخش رسول پوری رح	۳۴۰
تصنیفات	〃
وفات نامہ میاں صاحب	〃
قصہ محکم و معانی	۳۴۱
قصہ ڈیہمول	〃
احوال زمانہ	〃
دوھڑہ	۳۴۲
تحریرات	〃
دستخط	۳۴۳
سال وفات	〃
مدفن	〃

Marfat.com
Marfat.com

قطعۂ تاریخ	۳۴۳
مادۂ تاریخ	〃
۹۷۔ مولانا محمد حنیف جلالوی رح	۳۴۴
عشق نبوی	〃
سالِ وفات	۳۴۵
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃
۹۸۔ مولوی حکیم محمد دین فاروقی اور ان کے والد رح	۳۴۶
مولوی محمد دین فاروقی کی اولاد کی تفصیل	〃
انتباہ	〃
۹۹۔ سائیں محمد علی کشمیری راولپنڈی والے رح	۳۴۷
سالِ ولادت	〃
بیعتِ طریقت	〃
فیضان	〃
اولاد	〃
یارِ طریقت	〃
تاریخِ وفات	〃
مدفن	〃
زیارتِ مزار	۳۴۸
مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۰- سید محمد علی شاہ کیلوی رح ۳۴۹

کرامت ۳۵۰

ایک مرید کی خانہ آبادی "

یارانِ طریقت "

مدفن "

شجرہ فقرائے سید محمد علی شاہ کیلوی رح "

۱۰۱- حاجی الحرمین میاں محمد فاضل سندریوری رح ۳۵۱

عبادات "

پیر جماعت علی شاہ ثانی علی پوری رح سے ملاقات "

آداب شناسی ۳۵۲

مکتوب "

یارانِ طریقت ۳۵۳

مدحیات "

تاریخِ وفات ۳۵۵

مدفن "

مادۂ تاریخ "

۱۰۲- میاں محمود حجام اگروئیہ ۳۵۶

خدماتِ شیخ "

۱۰۳- بابا مراد شاہ لالے پوری رح ۳۵۷

شجرہ بیعت "

Marfat.com
Marfat.com

۱۰۴- سید مردان شاہ بخاری قادرآبادی ۲ ۳۵۸

نسب نامہ ″

بیعت طریقت ″

معمولات ″

سکونت ۳۵۹

قادرآباد کی آبادی کا ذکر ″

اخلاق و عادات ″

کرامات ″

ایک بے ادب کا ہلاک ہونا ″

جنات سے ہم کلامی ۳۶۰

وجد و حالت کی توجیہ ″

اولاد ″

یارانِ طریقت ۳۶۱

واقعہ وفات ″

تاریخ وفات ″

مدفن ″

مصرع تاریخ ″

سید مردان شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ ۳۶۲

۱۰۵- مولوی مقبول محمد جلالوی ۲ ۳۶۳

تعلیم ″

Marfat.com
Marfat.com

فیضِ صحبت	۳۶۳
تصنیفات	"
شعر گوئی	۳۶۵
دعا بجناب الٰہی	"
شجرہ شریف کے اشعار	"
مکتوب	۳۶۶
اولاد	۳۶۷
یارانِ طریقت	"
قصیدہ مدحیہ	"
تاریخ وفات	۳۶۸
مدفن	"
مادۂ تاریخ	"
۱۰۶۔ سید ملک علی شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدو ملعبی والدرج	۳۶۹
اخلاق و عادات	"
شاعری	"
شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی	"
اولاد	۳۷۳
تاریخ وفات	"
مدفن	"
مادہ تاریخ	"
۱۰۷۔ بابا جہرا تارڑ الکردتیہ۔	۳۷۳
بیعتِ طریقت	"

Marfat.com
Marfat.com

	عقیدت	۳۷۳
	جاں نذر کردی	〃
	اولاد	〃
۱۰۸۔	میاں مہر شاہ گاجر کولیہ، م	۳۷۴
	اولاد	〃
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
۱۰۹۔	بابا سنگے شاہ شمس سروالہ رہ	۳۷۵
	یارانِ طریقت	〃
	تاریخِ وفات	۳۷۶
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃
	شجرۂ فقرائے بابا سنگے شاہ رہ	〃
۱۱۰۔	مولوی حکیم میراں بخش فاروقی اجتکوی رہ	۳۷۷
	بیعتِ طریقت	〃
	دستخط پندنامہ شیخ عطار رہ	۳۷۸
	اولاد	۳۷۹
	تاریخِ وفات	〃
	مدفن	〃
	مادۂ تاریخ	〃

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۱- حاجی میراں بخش دوبرجی والے رح ۳۸۰
شجرہ نسب "
بیعت طریقت "
سکونت "
تصنیف "
اولاد "

ن

۱۱۲- شیخ نتھو مجذوب کھجوروالے رح ۳۸۱
واقعۂ بیعت "
مجذوب ہونا "
سید مکھن شاہ لاہوری رح پر فیض ۳۸۲
ایک بے ادب کا سزا پانا "
۱۱۳- حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح ۳۸۴
سال ولادت "
اخلاق وعادات "
اولاد "
تاریخ وفات "
مدفن "
مادۂ تاریخ "
حکیم نتھے شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ ۳۸۵
انتساب ۳۸۷
شجرہ فقرائے حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح ۳۸۷

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۴- سائیں بتھے شاہ لاہوری رح ۳۸۸
تاریخ وفات ″
مدفن ″
مادۂ تاریخ ″

۱۱۵- فقیر نصر دین برقنداری کوٹ لالیانوالیہ رح ۳۸۹

۱۱۶- بابا نمانے شاہ لاہوری رح ۳۹۰
ابتدائی حالات ″
فیض جسمانیہ ″
لاہور میں سکونت ″
یاران طریقت ″
تاریخ وفات ۳۹۱
مدفن ″
مادۂ تاریخ ″
شجرۂ فقرائے بابا نمانے شاہ لاہوری رح ″

۱۱۷- مولانا نور المصطفیٰ روشن شاہی رح ۳۹۲
فیض طریقت ″
فن کتابت ″
شعر گوئی ″

مناجات بجناب حضرت نوشہ صاحب رح ۳۹۳
مکتوب ۳۹۴
اولاد ۳۹۶

Marfat.com
Marfat.com

سالِ وفات	۳۹۷
مدفن	〃
مادۂ تاریخ	〃

و

۱۱۸۔ بابا وارث شاہ کوٹلی والہ رح ۱۰ ؎
عبادت و ریاضت 〃
کرامت 〃
گٹھڑی کا سر سے اُوپر جانا 〃
وفات کے بعد کرامات 〃
ایک بے ادب کو سزا 〃
گستاخی کی سزا ۳۹۸
قبر سے اسم ذات کی آواز 〃
زمانہ وفات اور مدفن 〃
مجاورانِ درگاہ 〃

۱۱۹۔ میاں دستن لاہوری رح ۳۹۹
لاہور میں جانا 〃
دستن پورہ آباد کرنا 〃
دستن پورہ کے نام کے متعلق ایک غلط توجیہ کی تردید 〃
اولاد ۴۰۰
سالِ وفات 〃
مادۂ تاریخ 〃

Marfat.com
Marfat.com

میاں دستن کی اولاد کا مختصر تذکرہ

	ھ	
۱۲۰	میاں ہادو بلوچ رح	۴۰۰
	ذوق و شوق	۴۰۱
	یادگار اشیاء	//
	اولاد	//
	یارانِ طریقت	//
	سالِ وفات	۴۰۲
	مدفن	//
	مادہ تاریخ	//
	تکملہ	۴۰۳
	کتابات	۴۱۱
	خاتمہ	۴۲۸
	دستخط مولف و کاتب	//

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نذرانۂ عقیدت

نتیجۂ فکر خاکسار محمد لطیف زآر خادم درگاہِ عالیہ دارالبرکات بریار شریف

اللہ پاک رحمان رحیم ازلی اسدی صفت دا انت ثمار نا ہیں
کرم کردا ہے قادر کریم مالک باہجوں کرم دے ہور کجھ کار نا ہیں

اوگنہارنوں آسرا رحمتاں دا رحمت ہووے تے آوندی ہار نا ہیں
زآر ل چوکھٹ بخشنہار والی کوئی اوس دے ونگ دربار نا ہیں

اُچی شان رسول کریم دی اے جسدی شان لولاک لما آیا
پلک جھپکدیاں سیر افلاک کیتی پھیر الامکان تے پا آیا

واصل عرش تے رب نال ہو کے رمزاں گوڑھیاں سمجھ سمجھا آیا
نبی رحمتاں دا والی امتاں دا زآر عاصیاں نوں بخشوا آیا

چار یار رسول دے چار چانن رتبہ چونہواں دا نور انوار ہویا
بی بی فاطمہ ہین خاتون جنت شاں انہاندا اپر اپار ہویا

حسنین سردار بہشتیاں دے خاندان ہی کل گلزار ہویا
حُب آل اصحاب دی دین ساڈا زآر اساں نوں ایہہ افتخار ہویا

ذکر فکر عباداں وچ رہندے یاد رب دی کم نوشاہیاندا
دارن جان رسول دے نام اُتوں ایہہ ہے کم سچیار سپاہیاندا

چار یار دے نام دی چین مالا ایہو ورد ہے عشق دے راہیاندا
فرق کرن اصحاب تے آل اندر زآر رنگ نہیں ایہنوں شاہیاندا

پیر پیر ملیا دستگیر ملیا دستگیر نے جگ نوں تاریا اے
جو کوئی قادری بیڑے تے آچڑھیا غوث پاک نے پار اتاریا اے

دشمن بھاویں ہزار کروڑ ہوون خادم غوث دا لکدے نہ ہاریا اے
زآر کرم سیتی غوث نظر کیتی پورا عاشقاں دا بنے چا بڑھیا اے

نوشہ پاک دا رنگ ہے بہت گوڑھا رنگت نور والی ڈلکاں ماردی اے
خاندان نوشاہی ہے نور سارا شان بہت بلند سچیار دی اے

لوں لوں وچ عرش قدیم ازلی نظر کرم رسول مختار دی اے
سرسبز ہے زآر نوشاہی کھیتی رحمت خاص نثار غفار دی اے

بدو ملہی تے چمکدا قطب تاراڈیرا لایا اے فقر فقیرا یتھے
نوشہ پاک والا ڈلا چن نوری پیر وسدا اے بے نظیرا یتھے

اسدے فیض توں فیض جہان پاوے منگدے ڈٹھے فقیر ایہ یتھے
زآر نوشہی آن غلام ہویا ملیا حسن دا بدر منیرا یتھے

اعظم نام جسدا اوہ ہے پیر اعظم غوث پاک دا نظر منظور اے
لہندے چڑھدے ہے دم جہان اندر کوٹ کوٹ وچ مشہور اے

اوہدے دواریوں خیر فقیر لیندے اوتھے حرص ہوا سب دور اے
میرووال دے بابے تے کرم رہدا زآر نوشہی کہے ضرور اے

حسین بخش دا وچ بریار چانن نور چمکدا رچا چونہیں یارو
جیہڑے ایس دربار دے ہین طالب فیض پاوندے نے ڈھیڑ بھریارو

ایتھوں کدی سوالی نہ جائے خالی جھولی بھردیاں لگے نہ ڈیر یارو
آکھے زآر بریار شریف اندر چانن رہے نہ ہوئے ہنیر یارو

اج عرس دا روز وصال والا عاشق آئے دیدار دی چاہ خاطر
پنڈ گھٹ گئے تے واٹاں مک گیاں سو راہ لبھا سدھے راہ خاطر

نیویں ہو کے آن سلام کیتا سجدے شوق کردا بے پرواہ خاطر
سینہ نور بھریا دل پر نور ہویا اکھیں نوسنے زآر دی واہ خاطر

لوکو آؤ بریار شریف اندر رحمت رب دی اے بیشمار ایتھے
درِ فیض نوشاہیاں دا ہے کھلا آندے رہندے نے نوشہ پیار ایتھے

میرووال توں برکتاں عام ملیاں بدو ملہی دے خاص انوار ایتھے
طالب پنڈاں ای بنھ لیجاوندے نے فیض پاوندے نے لکھاں زآر ایتھے

پیش کش: حکیم قدرت اللہ اقبال
ونٹاری ونالی فارمیسی

Marfat.com
Marfat.com

شریف التواریخ

جلد سوم موسوم بہ

تذکرۃ النوشاہیہ

حصہ ہفتم یلقب بہ

مناہج الآثار

اس میں

اُن بزرگوں اور مشاہیر کے حالات لکھے گئے ہیں جو قطب الاقطاب،
فرد الاحباب شیخ الاسلام حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش محمد اکبر
قدس سرہ العزیز کے سلسلہ بیعت میں ساتویں پشت میں ہیں

تصنیف

خادم اہل اللہ فقیر ابوالظفر سید شریف احمد ترافت عافاہ اللہ تعالیٰ
ابن اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی تالف المتخلص بہ نوشاہی
طالب تلمذ شراہ۔ متوطن ساہن پال شریف تحصیل چھالیہ ضلع گجرات
مغربی پاکستان

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا
محمد خاتم النبیین ۔ وعلیٰ آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین ۔

امابعد

اس سے پہلے شریف التواریخ کی تیسری جلد کے چھ حصے مکمل ہو چکے ہیں ۔ اب یہ ساتواں حصہ لکھا جاتا ہے ۔ اس کے مسودات تو بہت پہلے کے لکھے ہوئے پڑے تھے اب اس کی تکمیل کر کے اس کا نام منابیع الآثار رکھا گیا ہے ۔ اس میں اُن حضرات کے حالات جمع کئے گئے ہیں ۔ جو سلسلہ بیعت میں قطب الانام ، شیخ الاسلام ، حضرت نوشہ گنج بخش قادری رح کے بعد ساتویں نشست گذرے ہیں ۔ اللہ کریم اس کو مقبول عام فرمائے ۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان ۔

مقام ساہین پال شریف
تحصیل پھالیہ ضلع گجرات
جمعہ ۱۲ جمادی الآخرہ ۱۳۹۲ھ
۲۸ جولائی ۱۹۷۲ء

سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ ۔

Marfat.com
Marfat.com

۳

الف

(۱)

احمد یار

مولوی احمد یار برقندازی مُرالویؒ

آپ شاعرِ بے مثال، ناظمِ باکمال، ذہین فطین اور عالی دماغ تھے۔ حضرت فقیر اکرالدین نوشاہی برقندازی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

وطن، مقام اور تاریخ ولادت | آپ کے آبا و اجداد قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ صاحبِ علم و فضل اور اہلِ کمال تھے۔ آبائی پیشہ طبابت تھا۔ آپ کے جدِ امجد صاحب ولایت تھے۔ سوہدرہ سے چل کر قصبہ ملال پور حسّاں کے پاس قلعہ اسلام گڑھ میں آ گئے۔

آپ کی ولادت ۱۱۸۲ھ / ۱۷۶۸ء میں بعہد ابوالعدل مرجع الدین محمد عالی گوہر ابن شاہ عالم ثانی ہوئی۔ [1]

تعلیم و تربیت | آپ کی نشو و نما قلعہ اسلام گڑھ میں ہوئی علم فقہ، ادب اور طب میں خاصہ ملکہ حاصل کیا، علم طب میں بارہ ۱۲ سال تک صرف کئے اور کامل حکیم بنے۔ آپ چودہ ۱۴ علوم کے عالم ہوئے اور چودہ ۱۴ قسم کے خط لکھ سکتے تھے۔ صاحب ملال میں لکھتے ہیں۔

چودہ ۱۴ علم دتے رب مینوں چودہ ۱۴ خطاں لکھے — اُستاداں تھیں منت کر کے حرف بچا دیں سکھے

---

[1] شمیم چوہدری۔ پنجابی ادب و تاریخ ص ۱۳۹ = پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے، فاضل پنجابی گائیڈ ص ۲۵۸ شبیر برادرز

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ بنائے اسلام گڑھ | اسلام گڑھ کی آبادی کے متعلق مورخین کے اقوال یہ ہیں،

(۱)

منشی گنیش داس بٹوہرہ قانونگوئے گجرات چار باغ پنجاب میں لکھتا ہے

" چوہدری رحمت خاں وڑائچ بتاریخ ۱۱۷۴ ہجری (۱۷۶۰ء) قلعہ متصل پشتہ کلاچور بنام پدر خود اسلام گڑھ نام نہاد و مساجد و چاہ تعمیر نمود و بر لب جوئبار دوداڑہ یائین قلعہ باغ پیراست در میان قلعہ ہم آبادی قوم خطریاں و برہمناں وغیرہ خوب بوقوع آمد "[۲]

چوہدری رحمت خاں وڑائچ نے ۱۱۷۴ھ / ۱۷۶۰ء میں کلاچور کے ٹیلہ کے پاس اپنے باپ کے نام پر قلعہ اسلام گڑھ بنایا۔ مسجدیں اور کنوئیں تعمیر کرائے اور دوداڑہ کے کنارہ پر قلعہ کے پائیں طرف باغ تیار کرایا۔ قلعہ میں قوم کھتریوں اور برہمنوں وغیرہ کی آبادی واقع ہوئی۔

(۲)

قاضی فضل حق ایم اے نے اورینٹل کالج میگزین لاہور فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۹ میں۔ لکھا ہے۔

" قلعہ اسلام گڑھ، جو رحمت خاں وڑائچ جلالپوری نے اپنے باپ اسلام خاں کے نام پر بنا تھا۔ "

جلالپور بھاٹیہ میں ورود | آپ جب جوان ہوئے تو علاقہ بھالیہ، موضع ڈگل میں چلے گئے۔ وہاں سے سیمی رمضانی[۳] زرگر کی التماس پر موضع کوٹ نبی شاہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ وہاں کے لوگوں نے آپ کا اچھا احترام کیا۔

---

[۲] چار باغ پنجاب خطی ورق ۹۵۔ موجود پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور [۳] رمضانی زرگر قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ سے نقل مکانی کر کے کوٹ نبی شاہ میں سکونت گزین ہوا تھا۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے طب احمدیاری میں یہ سارے واقعات لکھے ہیں۔

ہ

ایہ کتاب بناون والا — کرس ہدایت حق تعالےٰ
آکھے عاصی احمد یار — بخش اپنی توں غفار
حکمت ساڈا کسب قدیم — دادا تے پیو سا ہن حکیم
میں بھی ایہا کسب کمال — سکھدیاں گزرے بارں سال[۱۲]

ہن قسمت دی خورش نال — ہیلاں گردے آئی حال
دو گل نبی شاہ دا کوٹ — اپنے کیتا قسمت لوٹ
نبی شاہ دا کوٹ ٹھانو — ہے زرگر رمضانی نانو
کہیا اوس سمہال وچار[۱۳] — اک کتاب میرے درکار

جاں ایہ نسخہ تھیا تمام — طب محمد دھریا نام
بعضے آکھن نال پیار — نانو اسدا طب احمد یار

طب احمد یاری دفتر سوم میں لکھتے ہیں۔

آکھے احمد یار حکیم — دلمن میرا جو مڈھ قدیم
اول آخر ہوسی خاک — جے رب چل ملاوے پاک
پرسو ہوسے اندر ڈوے آہن — اوہ بھی موت نہ چھڈے ساہن
دادا میرا مرد خدا — صاحب برکت صدق صفا

---

[۱۲] اس سے ظاہر ہے کہ طب احمد یاری رمضانی زرگر کے ایما پر لکھی گئی۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اہل دلایت سی اوہ مرد — سوز محبت نالے درد
رہن جلال پورے دے اندر — ہر مقصود موجود میسّر
قلعہ سلدم گڑھے دا نانو — اوہ سی میں عاصی دا تھانو
اوتھوں آیا قسمت نا ل — بیٹے کر دے کندھی جا ل
اک رمضانی اوتھوں زرگر — ایس علمے دی خواہش کر کر
اسدی خاطر ایہ دھیان — کیتا رہنا گریں آسان
اسدا بھی نانوا دتھے کھڑسی — وطن قدیم رسول نگر سی
اوتھوں آیا نال سعید — آیاں مدت ہوئی عہد

موضع مرالہ میں تشریف لانا | اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی سابنیاوی لکھتے ہیں کہ مولوی احمد یار۔ موضع سلیمان متصل ہمالیہ ضلع گجرات میں دس سال لوہاروں کے گھر رہے۔ انہوں نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ سے کر دیا۔ پھر چوہدری بڈھا ذیلدار آپ کو اپنے گاؤں موضع مرالہ ڈڑیالاں میں لے آیا۔ وہاں درمیانی پرانی مسجد کے امام بنے۔ ۵

اس کے بعد آپ تمام عمر موضع مرالہ میں جو تخت مرالہ کے نام سے مشہور تھا اور مضافات قصبہ بیلاں میں اب بھی موجود ہے سکونت پذیر رہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ جیسی قدر علماء و فضلاء کی ہونی چاہیے باشندگان مرالہ آپ کی قدر شناسی نہیں کرتے تھے۔ آپ لکھتے ہیں

ع

مینوں ایس مرالے وسدیاں کیتی درھے نانے — ناں مرضی دے واقف ہوئے ناں لڑ بچھوں تانے

---

۵ شیخ محمد نتھا [illegible] ۵۸۱ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مُرالہ کے قبرستان میں ایک بزرگ میاں صلاح الدین قادری رح کا مزار تھا آپ کو اُن سے بہت عقیدت تھی۔ قبر کی زیارت کرتے۔ فاتحہ پڑھتے۔ لکھتے ہیں:

اک فقیر مُرالے مینوں بنجھ بہایا ہویا — تُربت ویکھاں فاتحہ آکھاں حاضر ہاں کھلویا

طرزِ معاشرت | آپ خوش اخلاق۔ نیک مزاج۔ پابند شریعت۔ صوفی طبع۔ دانا فریس۔ ذکی۔ اور مہمان نواز تھے۔ وجہ معیشت کھیت کا شغل تھا۔ گرد نواح میں آپ کا بہت احترام کیا جاتا تھا۔ ہندو اور مسلمان آپ کی قدر کرتے تھے۔ بلکہ آپ نے قصہ حاتم طائی میں لکھا ہے کہ میرے رزق کے اسباب خدا تعالیٰ نے سکھوں کی طرف سے پیدا کئے ہیں۔

رزقے دا اسباب میرا رب سکھاں دلوں بنایا — ادب تواضع خدمت کردے سے واریں از بایا
حکمت کراں وتن دی خاطر کڈھاں لکھ محتاجی — سنئے مُرالے پھراں ڈوالے ایہ بھی ویر وہاجی

حضرت نوشہ صاحبؒ سے عقیدت | آپ نے ہر ایک اپنی تصنیف میں قادری ہونے کی تصریح کی ہے۔ بعض جگہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی صفت بھی کرتے ہیں۔ اور اپنی عقیدت ظاہر کرتے ہیں۔ کسب نامہ لوہاراں میں لکھتے ہیں:

کوڑا لوہا ہے دل میرا نامیں مٹھا تھیوے — میرا ہادی کھوٹ نجاوے شالا نوشہ تھیوے

آپ چونکہ نوشاہی برقندازی سلسلہ میں مرید تھے۔ اس لئے گاہ بگاہ حضرت نوشہ گنج بخش رح کے دربار پر بمقام ساہنسپال شریف حاضر ہوا کرتے اور حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ شاہ مرشد صفات نوشاہی برخورداری ساہنسپالوی کی زیارت اور شرف صحبت سے مشرف ہوا کرتے۔ جو اُس وقت درگاہ عالیہ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے سجادہ نشین تھے۔

---

۵ تحقیق محمد شاہی خطی۔ ج ۸۔ ص ۵۹۲۔ تشریف۔

Marfat.com
Marfat.com

حاضر جوابی | ایک مرتبہ آپ موضع اُہلہ میں گئے۔ وہاں ایک رات رہ کر دوسری رات موضع کوٹ جہرانہ میں گذاری۔ وہاں غذا کی کمی بیشی سے طبیعت خراب ہوگئی۔ یہاں تک نحیف ہو گئے کہ آپ کو چارپائی پر اُٹھا کر واپس مُرالہ لایا گیا۔ راستہ میں موضع ڈھوک شہانی میں قدرے ٹھہرے۔ لوگوں نے پوچھا میاں صاحب! کیا تکلیف پہنچی ہے۔ آپ نے اُس وقت بھی شعر میں جواب دیا۔

پہلی رات جوائے آہے دُوجی کوٹ جہرانے — اوتھوں راتیں اوجھری کھادی مُوصل لیا دھگانے

مولوی احمد یار شاعر دل اور مورخوں کی نظر میں

۱۔ مولوی صاحب کی اپنے متعلق رائے | کسی نے پوچھا مولوی صاحب! آپ کس کے شاگرد ہیں، آپ نے جواب میں فرمایا۔

میں شاگرد حضور سچے دا جتھوں آون نہیاں — کھوہاں دے مُنہ بند نہیں ہوندے گذر جاون میہ

ایک جگہ مولوی صاحب فرماتے ہیں ؎

قلم میری ہے تیز چلیندی جیوں نوکدار چھیرا

۲۔ منشی گنیش داس بٹ ہیرہ کی رائے | لکھتا ہے۔

" میاں احمد یار شاعر پنجابی مصنف قصہ کامروپ در ہمیں سلام گڑھو بُودہ است۔ دریں ولا از چند مدت در موضع مُرالہ مغرب رویہ گجرات رفتہ سکونت اختیار کردہ است " [۱]

میاں احمد یار پنجابی کا شاعر قصہ کامروپ کا مصنف اسی اسلام گڑھ میں ہوا ہے۔ اِن دنوں چند عرصہ سے گجرات سے مغرب کی طرف موضع مُرالہ میں سکونت اختیار کی ہے۔

---

[۱] لطائف علمیہ ص ۵ [۲] فیض محمد شاہی خطی ج ۸ ص ۲۹۵ [۳] ایضاً ج ۹ ص ۲۰۷ [۴] چاپ پنجاب شرقیت

Marfat.com
Marfat.com

نوٹ مسٹر اقبال صلاح الدین لاہوری نے پنجابی زبان لاہور نومبر دسمبر ۱۹۷۱ء میں لکھا ہے کہ احمد یار نام والے دو شاعر گذرے ہیں۔ جو اسلام گڑھ میں ہوا ہے وہ اور ہے۔ اور جو مرالہ میں ہوا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ یہ مسٹر اقبال صلاح الدین کی صریح تاریخی غلطی ہے منشی گنیش داس گجراتی مولوی صاحب کا معاصر ہے اور آپ کی زندگی میں لکھ رہا ہے کہ وہ اسلام گڑھ کے باشندہ تھے اور اب وہ مرالہ میں چلے گئے ہیں۔

۳۔ میاں محمد بخش قادری کی رائے | میاں محمد بخش قادری مقیم شاہی کھڑی والا متوفی ۱۳۲۲ھ قصہ سیف الملوک میں آپ کے متعلق لکھتے ہیں ؎

پھیر ولایت شعر سخن دی احمد یار سنبھالی — دھونسا مار تخت پر بیٹھا مل پنجاب حوالی
تیغ زبان چلائیوس ترکھی وچ پنجاب زمینے — سکہ ملک سخن دے اتے جڑیوس نال آئینے
ایسی غالب بن کے چلی ضرب اوہدی وچ دھرتی — ہیبت سر اوناں نے چھنکائی وکھا لا نہ پرتی
بھر بھر بک سٹے اس موتی ملکاں اندر وٹے — سو ہینے صاف گھنیرے قطرے بدل وانگر چھٹے
باز طبیعت اسدی والا گگنوں ہو ہو لتھا — جس اوہ باز وگایا مڑ مڑ دھن توہیں اوہ ہتھا
ہر قصے دی بوہٹی اس نے زیور لا سنگاری — صنعت تے تکلیفوں گہنے زینت کر کر ساری

۴۔ پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے کی رائے | پروفیسر صاحب۔ فاضل پنجابی گائیڈ میں لکھتے ہیں۔

"مولوی احمد یار ۱۷۶۸ء مرالہ تحصیل چھاچھ ضلع گجرات میں پیدا ہوئے۔ بابا بدھ سنگھ مصنف "پریم کہانی" آپ کی جائے پیدائش "اسلام گڑھ" اور رہائش "جلال پور" بتاتے ہیں جس کے ثبوت میں آپ کے یہ شعر پیش کرتے ہیں۔

؎

شہر جلالپور دے دکھن قلعے دے وچ گانا — اس جگہ کوئی روز لنگھانے مڑ سچے گھر جانا
قلعے اسلام گڑھ وچ جا کے او تھے سرت سنبھالی — دتے شہر جلالپور دے خلقت رہے سکھالی

Marfat.com
Marfat.com

احمد یار کی طبیعت بچپن ہی سے شاعرانہ تھی۔ اس لئے خاندانی پیشہ زمینداری چھوڑ کر پڑھنا لکھنا شروع کیا۔ ..... آپ کی زبان ٹھیٹھ پنجابی ہے جس پر فارسی کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ استعارہ، مبالغہ اور تشبیہات بہت کم ہیں۔ آپ کے شعر سادہ لیکن پُراثر ہیں۔ ..... میاں احمد یار، ہیر رانجھا اور یوسف زلیخا لکھتے وقت پورے عاشق عادل نامہ، جنگ احمد وغیرہ لکھتے وقت پورے تاریخدان۔ اسلامی قصے لکھتے وقت پورے مبلغ۔ اور حکمت پر لکھتے وقت تجربہ کار حکیم ہیں۔"[11]

۵۔ شمیم چوہدری کی رائے | چوہدری صاحب۔ پنجابی ادب و تاریخ میں لکھتے ہیں۔

"نام اور تخلص احمد یار۔ جو ضلع مُرالہ تحصیل پھالیہ، ضلع گجرات کے رہنے والے تھے ۱۷۶۸ء میں پیدا ہوئے ..... خاندانی پیشہ کھیتی باڑی۔ مگر انہیں اپنے گاؤں کی ایک لڑکی رانی سے اُنس ہو گیا۔ جو عشق کا درجہ اختیار کر گیا اور اس کے فراق نے شاعری کا رُوپ دھار لیا۔ گھر بار چھوڑ کر جنگل کو چلے گئے۔ وہاں تنہائی میں محبوب کی لگن کو پختہ کرتے رہے۔ اور مختلف رومانی داستانوں کو نظم کیا۔"[12]

۶۔ پروفیسر قاضی مُفضل حق ایم اے کی رائے | پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔

"احمد یار مُرالے والا۔ پنجابی زبان کا بہت پُرگو شاعر ہے۔ خود کہتا ہے کہ اُس نے چالیس سے زیادہ ضخیم قصے اور کتابیں لکھیں۔ اور سیحرفیوں۔ بارہ ماسوں۔ اور مختصر نظموں کا کوئی شمار ہی نہیں۔ ..... مصنف کے جو حالات معلوم ہو سکے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اس کے بزرگوں کا وطن سوہدرہ متصل دریا آباد تھا۔ اس کے دادا جلالپور جٹاں ضلع گجرات میں مقیم ہوئے طبابت پیشہ تھا اور احمد یار کا ذریعہ معاش بھی زراعت

---

[11] فاضل پنجابی گائیڈ ص ۱۵۸۔ مطبوعہ مدینہ پرنٹنگ لاہور، شائع کردہ تاج بکڈپو اردو بازار لاہور۔ [12] پنجابی ادب و تاریخ۔ ص ۱۳۹۔ ناشر میاں عبدالرحمٰن کشتہ پبلشرز تاجران و ناشران کتب ہ ٹمپل روڈ لاہور۔ مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اور طبابت تھا۔ یہ جوانی میں قلعہ اسلام گڑھ میں بود و باش رکھتا تھا۔ وہاں ایک جاٹ عورت سے محبت ہو گئی۔ کچھ عرصہ تو رازِ عشق چھپا رہا۔ آخر ظاہر ہوا۔ لڑکی کے خویشوں کی غیرت جوش میں آئی اور میاں صاحب کو وہاں سے بھاگنا پڑا۔ موضع گھنیاں تحصیل چھالیہ میں کچھ عرصہ قیام رہا۔ آخر موضع مرالہ میں جو اسی تحصیل کا گاؤں ہے جا مقیم ہوا۔ اخیر عمر تک وہیں قیام رہا اور شعر گوئی میں عمر بسر کی۔ وہ خود کہتا ہے کہ میں چالیس برس سے زیادہ اس شغل میں مشغول رہا۔[۱۳] "

ڈاکٹر وحید قریشی نے کتاب پنجاب میں اردو کے صفحات میں پروفیسر قاضی فضل حق ایم اے کے اسی مقالہ کو لفظ بلفظ نقل کیا ہے لیکن حوالہ نہیں دیا۔

تصنیفات

مولوی احمد یار صاحب کثیر التصانیف تھے۔ تمام متداول قصے پنجابی زبان میں نظم کیے۔ فارسی اور اردو میں بھی آپ کا کلام پایا جاتا ہے۔ آپ کا کلام بہت کم طبع ہوا ہے۔ اکثر مخطوطات کی صورت میں جا بجا متفرق پڑا ہے۔ آپ نے حاتم طائی کے قصہ میں اپنی یہ تصانیف شمار کی ہیں۔

حضرت شیراں میرا داتا جو منگاں سو پاواں
جیوں نبیاں وچ سرور عالم تیوں اندر اولیاواں

قادریاں دا گولا بردا ولیاں دا اکھوائیں
اوکھے ویلے باہوڑ دا ہے غوث الاعظم سائیں

اک دیدار ہدی دامنگاں ہووے وچ ہیاتی
شیراں نوں سک قادریاں دا کو ہندا ایں گل جھاتی

کمی نہ دتی ہوئی کائی میرے مرشد سچے
دم دم عبد القادر صاحب نوں نوں وعدوں رچے

سخن میرا مشہور زمیں وچ ہو یا بہت شتابی
دعوے والا ہندوستانی شاعر میں پنجابی

---

[۱۳] اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری ۱۹۳۳ء صفحہ ۹۵۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

جانکاں ہوندے بال درلیسی سینے تے مینھ پھریا
شوق صدور تلوار القدرے سُنف ندی دا چھریا

ایسے فکر جوانی گوری جاں پُسن ہوئے بگے
درد مندان دے جھیڑے لیکھ تیر محبت لگے

پہلوں عشق یوسف دا لکھیا لکھیا جو قرآنے
گھگی گھت رلیندا بڈھی چھیڑ۔ ے حل شبہانے

بہت دکھا افسوس ہجر دچ عمر دوہائی ساری
اکھیں دند داع ہو بیٹھے سُنجن کنج کواری

نال دُعا یعقوب نبی دی تھی جوان سدھانی
شکر کیتا جاں ملی وچھنی شاعر دے منہ پانی

پچھوں لیلےٰ قصہ لکھیا مجنوں جھلیں کُڑیا
قبرے دچ نکاح پڑھایا کر شکرانہ عُڑیا

عشق پُنوں نوں دھوبا کر کے دھونڈی گل دتی
قصہ ختم تندوں میں کیتا جاں گل لا یوسف ستی

ہیر سیال کچھے بھی را بچھے جھلیں منگوں چارے
جوگی بنیا کن پڑائے بھلّر تخت ہزارے

جتنے قصے درد مندان دے میں عمرے دچ جوڑے
گنے نہ جاندے ایس ٹکانے جو دستاں سو تھوڑے

سیف ملوکے داوت جھیڑا راجے کام کنور دا
ملکی کیماں مصری بانی چندر بدن سندر دا

صاحبان سوہنی سنے جلالی توڑ نباہی شیریں
پریت چیر جبل توں ڈھٹھا گُٹھا دل دی شیریں

چوتھا رکن معاج دا میں پنجابی کر چھڈیا
وقت معراج نبی دا ہندی اوسے وچوں کڈھیا

طب علم اندر رازائے کتنے دفتر لکھے،
لفظ پنجابی علم یونانی جو لوڑے پھڑ سکے،

باراں باہیں تے سیحرفی نہیں شمار اُنہاندا
شرح قصیدے بردے دی بھی روحی سنے سُناندا

شرح قصیدے غوثیے دی نالے شرح امالی
ہور رسالہ گل نہ پچھیں سے مذکور خیالی

سنے وفات تریہاں یاراں جنگ امیر علی دا
دیکھ شواہد قصہ لکھیا حسن حسین ولی دا

جتنے کٹے اوکھ مصیبت بنی نمیم انصاری
قصہ ڈھونڈھ مصابیح تھیں لکھی حقیقت ساری[۱۴]

کیسے پک نبایا ہوسی یا کیسے دو رسالے
چاٹی برس ہوئے میں لکھدیاں کاغذ کردیاں کالے

---

[۱۴] اس لفظ مصابیح سے قاضی فضل حق نے اپنے مقالہ مطبوعہ اورینٹل کالج میگزین لاہور فروری ۱۹۳۳ء میں اور ان کے تتبع میں ڈاکٹر وحید قریشی نے مولوی احمد یار کی تصنیف میں ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مراد لیا ہے حالانکہ یہ صاف غلط ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے کتاب مصابیح سے نمیم انصاری کا قصہ لکھا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

عسر اوائل دِتج بنائی شرح دعا سر یانی
پڑھن کئی گوجر دے بندے جگیں گئی کہانی

یاد نہ رہیا وقت لکھن دا پھیر ڈٹھی تد جانی
شعر قدیمی پڑیا دل نوں اصلی الفت ذاتی۔

شاعر اکھن فکر دلیلوں مشکل شعر بنانا
ہیں کجھ اوکھ نہ جاتا ہو یا گلاں کر دیاں جانا

مصرع مونہوں کاہلا ڈھلا رہندی قلم پھیرے
ڈھائی ترے سے بیت بناواں جے ٹرے سنگ میرے

لکھیا واچاں یاد نہ رہندا چھلا سخن زبانی
نیں دا پانی نواں نکلدا اگلے نہیں نشانی

وچ پنجاب پنجابی شاعر نہیں کوئی اتے ویلے
بیت نہ ترُٹے لٹک نہ وجے سُر نہ برابر میلے

ناں اس شعر میرے وچ کوئی خامی پئی ضروری
جیوں کوئی گل سُناندا جاوے تول بنا پے پوری

رے عربی دے نال نکاں وچ نامیں ہندوستانی
ہندی دال نہ فارسیاں تھیں دیکھیں سمجھ دھیانی

جہڑا وزن حرف دا پہلوں اگے آن کھلوے
گلاں کر دیاں قلم نہ ٹھیرے بول برابر ہووے

ہر ہر قسم قوافی فقرے بن بن آون فوجاں
مارے لہر طبع دا ساگر لین اُلارے موجاں

ہے اندر اقلیم سخن دے شاعر دی بادشاہی
ایہ دولت رب مینوں بخشی جتنی قسمت آہی

زیب سخن دا زیب اساڈا اگلاں کر جائے
آپے نوں کجھ جاپے ناہیں سُندیاں بھی ازمائے

ہندوستانی عربی رلتیم کجھ دنیا کجھ تنیا
شاہ زمان شاہنچہ، واا دڈا خمس بنیا

فارسیوں اُلٹا کتاباں لکھیاں کئی پنجابی
ہندی بولی سمجھدیاں نوں دیوے خبر شتابی

خواب نامے دت بازنامے بھی جوڑے کر تدبیراں
اسپ نامے پنجابی جیوں جیوں کیتا حکم ایراں

سنے دہلتی رانی لکھیا قصہ راجے نل دا
حکم ہو یا ہُن جوڑ سنائے شعر حاتم دی گل دا

مقرب برکت مقبولاں دی بخشے شوق حضوری
دل دا مطلب جاننا لگے صدق صفا دیوں پوری

جے مہلت سرکاری ہوئی جو دربار الٰہی
انور فقہ کتاباں جوڑاں چاہ چرد کی آہی

مسئلے لکھاں علم تبرع دے رکھ اصول نبیاں
تاں پھر کراں تبرع دت لوئیں پوے پسند قبیاں

کیتے حاتم دی گل چھڈی کیت دل جا نکلیا
اوچھلیا دریا جو پھیریوں رہندا نامیں دلیا

ہُن دا راہ نہ پایا کوئی جت دل ڈوڈے بھجے
زور طبیعت دا نہ ڈکئے ڈھلدا سجے کھبے

(حاتم طائی سے ماخوذ)

Marfat.com
Marfat.com

مولوی احمد یار کے اس کلام سے مندرجہ ذیل تصنیفات کا پتہ چلتا ہے۔

۱ قصہ یوسف زلیخا
۲ قصہ لیلےٰ مجنوں
۳ قصہ سسّی پنوں
۴ قصہ ہیر رانجھا
۵ قصہ سیف الملوک
۶ قصہ کام رُوپ
۷ قصہ ملکی کیہاں
۸ قصہ مصری بائی
۹ قصہ چنیڑ بدن ماہیار
۱۰ قصہ مرزا صاحباں
۱۱ قصہ سوہنی مہینوال
۱۲ قصہ روڈا جلالی
۱۳ قصہ شیریں فرہاد
۱۴ قصہ تمیم انصاری
۱۵ قصہ امام حسن
۱۶ قصہ امام حسین
۱۷ قصہ راجہ نل و دمینتی رانی
۱۸ قصہ حاتم طائی
۱۹ معراج النبوۃ رکن چہارم کا پنجابی ترجمہ
۲۰ معراج نامہ
۲۱ وفات نامہ حضرت ابوبکر صدیق رض
۲۲ وفات نامہ حضرت عمر فاروق رض
۲۳ وفات نامہ حضرت عثمان غنی رض
۲۴ جنگنامہ امیر علی رض
۲۵ طب احمد یار
۲۶ باراں ماہ - چند عدد -
۲۷ سیحر فیاں - چند عدد
۲۸ شرح قصیدہ بُردہ
۲۹ شرح قصیدہ رُوحی
۳۰ شرح قصیدہ غوثیہ
۳۱ شرح قصیدہ لامی
۳۲ شرح دعائے سُریانی
۳۳ خواب نامہ - چند عدد
۳۴ بارہ ماہ - چند عدد
۳۵ اسپ نامہ - چند عدد
۳۶ شاہنشاہی نامہ - فارسی -

۱۵ھ

۱۵ھ قصہ حاتم طائی - سفر پنجم شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۔ ان کے علاوہ آپ کی جن تصنیفوں کے نام پائے جاتے ہیں وہ یہ ہیں۔

۳۷ روضۃ الاحباب کا پنجابی ترجمہ
۳۸ جنگ بدر۔
۳۹ جنگ اُحد
۴۰ وفات نامہ نبوی
۴۱ قصہ راج بی بی و نامدار
۴۲ قصہ عشق رانجھن و ہیر
۴۳ قصہ رام چندر
۴۴ قصۂ نیستر
۴۵ گرنتھ صاحب کا فارسی ترجمہ
۴۶ کسب نامہ لوہے راں
۴۷ حبس سخی سرور سلطان
۴۸ باراں ماہ ۔ گورو رس تمتعہ
۴۹ رنجیت نامہ فارسی
۵۰ ہجو نامہ اہل مراسلہ

مولوی احمد یار کا فارسی کلام

۱ ۔ فارسی ترجمہ گرنتھ صاحب | قاضی فضل حق صاحب پروفیسر اپنے مقالہ میں لکھتے ہیں کہ مولوی احمد یار نے راجہ گلاب سنگھ کی فرمائش پر گرنتھ صاحب کے کچھ حصوں کا فارسی میں ترجمہ منظوم کیا۔ [۱۶]

جسوقت آپ نے گرنتھ کا فارسی ترجمہ کیا، تو معاصرین علما، نے آپ کو اس سے منع کیا۔ آپ آگے ترجمہ کرنے سے رک گئے اور اپنے متعلق یہ شعر بولا۔

احمد یارا احمق ہویوں علم دو حرفا پڑھ کے
رب سچے تول ڈردے رہیئے دُور دھوکھے [۱۷]

۲ ۔ رنجیت نامہ۔ الموسوم بہ شاہنامہ | آپ فارسی اشعار میں اپنا تخلص ہوی کرتے تھے۔

---

[۱۶] اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری ۱۹۳۳ء۔
[۱۷] نسیم محمد شاہی خطی جلد ششم ص ۹۸۰۔ ترافت نشاہ۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۲۵۶ھ میں جب مولوی صاحب کی شہرت تمام پنجاب میں پھیل گئی۔ تو راجہ گلاب سنگھ نے ۱۸۴۰ء آپ کو لاہور بلایا اور تاریخ لکھنے کی فرمائش کی۔ آپ نے شاہ نامہ فردوسی کے وزن پر یہ فتوحات خالصہ کے واقعات فارسی میں نظم کئے۔ اور اس کو بھی شاہ نامہ کے نام سے موسوم کیا۔ قاضی فضل حق صاحب اس کو رنجیت سنگھ نامہ سے موسوم کرتے ہیں۔ اس کا ایک خطی نسخہ میں نے (شرافت نے) ۱۳۴۵ھ میں مولوی محمد لطیف صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول بھالیہ ضلع گجرات کے پاس دیکھا تھا۔

عشق غوثیہ آپ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی ذات گرامی سے کمال عشق اور عقیدت رکھتے تھے۔ جو کتاب تصنیف کرتے۔ جب تک سرکار غوث پاک کی تعریف نہ لکھ لیتے کتاب شروع نہ کرتے۔ یہاں کتاب شاہ نامہ سے مدح غوثیہ لکھی جاتی ہے۔

ندانم بلوچ کہ بندم طراز — کہ کلکم کند سجدہ اندر نماز
ولی نعمتے ہست ممدوح من — کہ قرطاس ابرے ست گوہر فگن
نگہبان شاہان دنیا و دیں — بدنیا و دیں سرفرازی گزیں
پس از مصطفےٰ مالک ابتداں — رہ راستاں قبلۂ یاستاں
بیفشاند کعبہ دو دست از غلاف — کہ تا گرد کویش برآرد طواف
بمحی الدیں نامدارے ست فرد — کہ دین رسول خدا زندہ کرد
جگر گوشۂ سید انبیا — شگفتہ گل گلشن کبریا
نگارے کہ زد چشم بد یاد دور — کہ علیین حسنین را دست نور
چہ گویم کہ دعوی نہ دانی ست — ثنایش کہ محبوب سبحانی ست
بہ شام بریام لولاک دست — کہ خورشید نہ کاخ افلاک دست
حضور آمدہ حضرت کردگار — طراز ندۂ لوح محفوظ بار

Marfat.com
Marfat.com

پس از ختم پیغمبران چارہ رس — نبودہ نباشد چو او ہیچ کس

دراں شب کہ دریاند روح الامین — ز ہمراہی سید المرسلین

ز فرق چو دریافت بانگ سروش — نبی را برآورد بالائے دوش

رسانید در حضرت کردگار — زہے کامگار و زہے مختیار

ختم گر نہ شان نبوت بدے — پس از جد نبی با فتوت بدے

بزہد و ریاضت بسے سالہا — برآورد از کشف احوالہا

کرامات او در جہان ست بیش — ز حد حقایق شناسان بیش

اگر شمۂ زاں بکلک آورم — نگنجد دگر قصہ در دفترم

ز عرش و فرش سیر جو للہ امت — کہ جبریل گہوارہ جنبان امت

درا زاد صدیقہ را در برست — از ینجائے فرزند پیغمبر ست

چو حفر آستین تعجب فشاند — کہ صد سال بر پائے و ستادہ ماند

چہل سال صائم بدہ ز اتقا — نماز سحر با وضوئے عشا

بگفتہ نبی دولی از شرف — مریدِ کنہ گار را لا تخف

گہے خوردہ خوان چند خرما ہے — گہے صوم دہ روزہ بارہ ہے

ز منبر گہے خطبہ خوانون کناں — چو شہباز پرواز بر آسماں

مسیح از تلامیذ حوارت شد — با مرش چو احیائے اموات شد

چہ گویم کہ وصفش نیارد نوشت — گیا ہے بگرد نیستاں سرشت

ہماں بہ کہ از نارسائی خویش — بعجز اعتراف آورم عجز پیش

دلم راست میل جنابش کشاں — کہ باشد بمدح درش در فشاں

درش چوں کشائندۂ مشکل ست — مرا ہم ہمیں مدعائے دل ست

مناجات گویم بضمن دعا — کہ دیدم کشادہ در مدعا

Marfat.com
Marfat.com

سراز پاکنم والرچوں بہ پیشاں کہ دارم عقیدہ ارادت نشاں

شاہ نامہ فارسی بنانے کی وجہ مولوی احمد یار نے اس کتاب کو فارسی نظم کرنے کی وجہ یہ لکھی ہے کہ چونکہ اہل علم حضرات پنجابی زبان کو پسند نہیں کرتے خصوصاً تاریخ تو لیسی کو اس لئے میں نے اس کو فارسی میں لکھا اور بجائے احمد یار لکھنے کے اپنا تخلص مولوی رکھا۔

اگرچہ بہ پنجابی آسان بود کہ ہم طرز ہندی لباسان بود
ولے پیش اصحاب دار باب فن پسندیدہ ناید بہندی سخن
بسے خوشنما باشد ایں مثنوی خصوصاً تواریخ در پہلوی
بدانسان کہ آمد زدہقان پیر بہ بحر تقارب بود دلپذیر
دریں عہد و ہنگام ہنگامہ خیز کہ موسوم سازم بشاہنامہ اش
چو گفتم بہ پنجابی اندر یسے ادا ساختم قصۂ ہر کسے
ازانگونہ ام آنچہ گفتار بود درو نام من احمد یار بود
چو موزوں نمودم بمیزان فہم بسنجیدم آں را در ادزان وہم
مرا ایں نام اینجا نیاید درست کہ ایں تازہ موزونے ست چالاک و چست
بطرز عجب نامۂ پہلوی نہادم ہمیں نام خود مولوی
چو طوسی کہ بوالقاسمش نام بود تخلص بہ فردوسی انعام بود
ز سلطان محمود کائے عزم ما تو فردوس فرمودۂ بزم ما
دریں نامہ ایں نام زیبا نمود بگفتار تواں شکیبا نمود

سکھوں کی فتوحات کا ذکر جب سکھوں نے گوندل بار پر لشکر کشی کی اور لوٹ مار مچائی تو آپ نے اُس کا بیان اس طرح کیا ہے ؎

بُدے داعیہ شاں بلشکر کشی پئے مردم آزاری و سر کشی

Marfat.com
Marfat.com

بوسال در کن گونڈل میانہ ہے — سوہے داد چاڑاو بھلوانہ ہے
تگو وال و ماجھی و سالم ہمہ — جفا کوش و خونخوار و ظالم ہمہ
ز کوٹ بھائی خان و موسیٰ تمام — چہ از کوٹ مومن بنا موس نام
شبے روز در رہزنی بردہ پے — ہوا شی زدیہا تکردندے
ز گھر جاکھ و پنڈ دیانی گرفت — نمکسار و جبی بلانی گرفت

رنجیت سنگھ کا حلیہ بیان کرنا مہاراجہ رنجیت سنگھ ایک آنکھ سے معذور تھا جب میاں احمد یار صاحب رح اس کا حلیہ بیان کرتے ہیں تو آنکھ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں۔

یکے چشم شاہ از دو عالم نورداشت — ز چیمک دگر دیدہ مجدور داشت
بداں یک نظر شہ بستے قوی — بصافی نگہ داشتے مستوی

مولوی احمد یار کا اردو کلام

مولوی صاحب نے اردو میں بہت کم نظم کی ہے۔ ایک غزل سات زبانوں میں آپ کی یادگار ہے۔

غزل ہفت زبان

ملا ہے دل جا کے اس ستمگر سے جس کو کہتے ہیں بیوفا ہے — سنا ہے ہر اک سے اسلوح سے وہ سخت ظالم ہے پر جفا ہے
وہ جب سے لے کر گیا ہے دل کو دوبارہ مکھڑا نہیں دکھایا — وہ کس طرف ہے کدھر گیا ہے کسو نے دیکھا ہے یا سنا ہے
تو میری جانب سے جا کے قاصد سجن کو میرے سلام دیجو — سلام کے بعد رو کے کہیو کہ تیرے عاشق نے یوں کہا ہے
انکھیں رہا تک کے چنا شک کے کھانا شک تبانا — تری نگاہ سے چھک چھک کر شک کشک کر شک پڑا ہے
اگر وہ لڑکا پٹھان ہووے تو واندہ کہہ کر اسے بلا کیہ — سلانکوری دلے نراضی دغان مایا تو کیا بلا ہے
اگر وہ ابن عرب کا ہووے ادب سے کہیو تعال یہ لی — فیا حبیبی کثیر شوقی فداک روحی فاین جا ہے
اگر وہ بھوا ہو کا تیمری سمہال کر بول لفظ کا تیر — اولز کرنس بوار کرنس یہ عار ستوسی وفا ہے

Marfat.com
Marfat.com

اگر وہ مدھڑا ہو پوٹھوہاری تو اُس کو کہیو مہاڑے رجہ — یہ اچھا کچھنا ہے تسہاڑا کتا کلا نہیں بسر کیا ہے

اگر وہ لُر کا مغل کا ہووے دیا فر لباش کا پسر ہو — بگو بعاشق نظر نداری سر بلطف چہ شد گرا ہے

اگر وہ درزی کا لُر کا ہووے تو اُسکو کہیو کہ چھوڑ دینجی — شتاب سینے میں آ کے لگ جا عجب یہ جامہ قطع کیا ہے

اگر وہ جیوت کا ہو سہرا نشانی اُس کی ہے سُرخ چہرہ — وہ لے کے خنجر کو ہاتھ اندر کہے گا کا ہے کو چھیڑتا ہے

اگر وہ دہلی کا لونڈا ہووے رکھایا زریں کا طرّہ سر پر
تو کہیو جانی میرے پیارے میں تیرے صدقے تو کیوں خفا ہے [۱۸]

۲۔ قاضی فضل حق لکھتے ہیں کہ اُردو میں آپ کے صرف دو شعر دستیاب ہوئے ہیں۔

جہاں سیتی پڑا غلغل تیری افواج جوبن میں — عجب شمشیر ابرو سے شہیداں کوں بہار آئی

کہو بُلبل قفس موں سوں نکل کر سیر گلشن کا — جہاں موں موسم شادی ہو یا رنگیں بہار آئی [19]

مولوی احمد یار کا پنجابی کلام

پُرانی تحریرات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولوی احمد یار فارسی میں بیخود اور شیدا بھی تخلص کرتے تھے۔ اور بھاکھا میں گورداس۔ اور پنجابی میں احمد یار لکھتے تھے۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

۱ "احمد یار آنکہ بفارسی بیخود و شیدا نام دارد"

۲ "احمد یار تخلص بیخود و شیدا است"

۳ "احمد یار اند گڑھیہ کہ در بھاکھا گورداس تخلص ست و بیخود ہندوستانی" [20]

---

[18] قصہ حاتم طائی ص۔ [19] اورینٹل کالج میگزین لاہور۔ فروری ۱۹۳۳ء۔

[20] یہ خطی تحریر راقم کو [illegible] عزیز مبشم قریشی جلد ساز مالک جدید کتاب خانہ مسلم بازار چوک شاہ دولہ دریائی شہر گجرات کے پاس ہیں ہے ۱۹۸۹ء میں بچشم خود ملاحظہ کیں۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

یہاں آپ کی چند پنجابی تصانیف کا تذکرہ و تعارف بمعہ نمونہ کلام کیا جاتا ہے۔

۱۔ قصہ عشق رانجھن وہیر: یہ قصہ آپ نے نہایت مختصر طور پر ابتدا میں لکھا تھا۔ اس کا ایک مخطوطہ جدید کتاب خانہ گجرات میں موجود ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"من تصنیف احمد یار اسلام گڑھیہ کہ داستانیست از عشق رانجھن وہیر۔ تمت تمام شد بکام رسید و انجامید من تصنیف احمد یار انند گڑھیہ اسلام گڑھیہ بروز چہارد[۱۴]یم ماہ صفر یوم الاحد یعنی سنہ ۱۲۱۸ھ احمد یار آنکہ بفارسی بیخود و شیدا نام دارد۔ ودر جلال پور و اسلام گڑھ است موطونست اللھم حصل مقاصدہٗ و وصال حبیب دائما باد"

(مطابق ۵ جون سنہ ۱۸۰۳ء)

یہ مخطوطہ مولوی صاحب کی زندگی میں لکھا گیا ہے۔ اُسوقت آپ کی عمر چھتیس[۳۶] سال تھی۔ سکھوں کے عہد میں اسلام گڑھ کو انند گڑھ کہتے تھے۔ اُسوقت آپ کی سکونت اسلام گڑھ اور جلال پور میں تھی۔ بلکہ غالب خیال یہ ہے کہ آپ کے ہاتھ کا ہی لکھا ہوا ہے۔

۲۔ باراں ماہ گورداس: اس کا ایک مخطوطہ بھی جدید کتاب خانہ گجرات میں موجود ہے اس پر یہ عبارت درج ہے۔ "باراں ماہ احمد یار بہ تخلص گورداس کہ در بلیوک گوراں گفتہ است۔ در بلیوک یعنی در فراق مرشد خود گفتہ" ؎

کتک کدا تک پندھ اُڈیکاں جو ہردی سو دھولیا واں
دھیاں نوں گھت ہڈ وچھوڑے نج جنیندیاں ناواں
سُتی ڈانگ سُوواں دے تھل وچ دن دن نوں گل لاواں
کہہ گورداس اوجھڑ وچ ہرناں کونج جویں کرلاواں

۳۔ قصہ کامروپ و کام لتاں: اس کا مطلع یہ ہے۔

؎

سب مخلوقاں خالق نوں لائق جس سب خلق اُپائی ہر جا بگہ ہر تھاں کنیندی او مے دی وڈیائی

Marfat.com
Marfat.com

اس کتاب کا مقطع یہ ہے ۔ ؎

میریاں پوریاں پاون والا حضرت شاہ جیلانی — احمد یار مرید میراں دا بردا دوہیں جہانی

اس کتاب کے بعض اشعار یہ ہیں ۔ ؎

کام کنور تے کام لٹاں نوں عشق قضیے پائے — ہینوال سوہنا گجراتے سوہنی رہڑدی جائے

؎

کہے سمیت بچن نوں راجہ اوس نر تھی ویلے — کام لٹاں دی گل سناوین مت رب سانوں میلے

اس کتاب کا ایک مخطوطہ آپ کے بھتیجے میاں غلام محمد کے ہاتھ کا لکھا ہوا مولوی عبدالکریم ولد مولوی غلام حسین صاحب خوشنویس کے کتب خانہ میں بمقام عادل گڑھ متصل ککھڑ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے ۔ میں نے (شرافت نے) ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳۸۵ھ / ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۵ء کو دیکھا اس کا دستخط یہ ہے ۔

"تمت تمام شد قصہ کام روپ بیست غلام محمد برادر زادہ مصنف روز شنبہ سوم شہر ذیقعدہ ۱۲۳۷ھ ہجری مقدس معلے ۔"

یہ مخطوطہ بھی مولوی احمد یار کے زمانہ حیات کا لکھا ہوا ہے ۔ اُسوقت آپ کی عمر باون[۵۲] سال تھی ۔

۴ ۔ قصہ رام چندر ۔ اس مخطوطہ کا تذکرہ پنجابی ادب کی مختصر تاریخ میں ہے ۔ اس کا مخطوطہ الفاظ میں ہے ۔

"تمام پذیرفت قصہ رام چندر بروز پنجشنبہ سہ بدستخط شاعر احمد یار اندگربیہ اسلام گربیہ" [۵۱]

---

[۵۱] مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات ۔ کتاب پنجابی ادب کی مختصر تاریخ ص ۳۶۷ ۔ شائع کردہ میری لائبریری لاہور ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۵ - قصہ ہیر رانجھا ۔ یہ قصہ ٹھیٹھ پنجابی میں ہے میاں جلال الدین اور میاں محمد لطیف صاحب سکنائے چھالیہ ضلع گجرات نے ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۸ء میں چھپوا دی تھی ۔ اس کی کتابت میں نے (شرافت نے) کی تھی ۔ اس کا دستخط یہ ہے "ترتیب تمام و ترکیب اختتام بالخیر پذیرفت قصہ شوق البیان سرور قصہ عاشقان جہان برگزیدگان جناب حضرت باری مستعان خاتم العشاق عارف عارفان جناب بابی ہیر میاں رانجھا رحمۃ اللہ علیہما من تصنیف افصح الفصحاء و افضل الفضلاء روزگار یکتائے الاشعار حضرت مولوی احمد یار علیہ رحمۃ الغفار ساکن موضع مرالہ ضلع گجرات پنجاب بلید ضعف العباد واحقر الاخرلد مسکین فقیر شریف احمد خوشنویس ابن حضرت غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی ازاوراد حدوۃ الواصلین حضرت نوشہ صاحب گنج بخش

اس کتاب کا مطلع یہ ہے ؎

دھدرت دے دیاں میاں کیتا شور کسا را کن اوڑ کا نگے تھیں اٹھیا کتھوں عالم سارا

بطور نمونہ کلام ہیر کے حسن کی تعریف کے اشعار لکھے جاتے ہیں ۔

؎

ہیر سیال چوچکدی بیٹی جوبن حسن جوانی آپ لکھی تصویر مصور قدرت دی پھڑ کانی
دو مرغابیاں بحر حسن دیاں تردیاں غرق غرق وچ سوہلے کرتہ ہیراں مارے بجلی جویں شفق وچ
یا دو سیوے پھل انار دیں شبنم لعل ورق وچ یا دو فرنگی جنگی خونی درد سنداں رے حق وچ
یا قطب تارے دکھن پرت دے آگئے سیر زمینے یا جڑے ہوئے دو لعل بدخشاں والے پر سینے
رکھیاں سان مبتقل کر چھریاں اکھیاں تیز کٹاریں لب گلنار گلابی چہرہ روپ انوپ بہاراں
زلفاں خم در خم رخ اتے لیٹے ناگ صندل وچ ناکوئی حور پری رب سرجی اسدی ڈول شکل وچ

۶ - قصہ سسی پنوں ۔ یہ قصہ بھی ۱۳۲۵ھ میں چھپ چکا ہے میں نے (شرافت نے) اس کی کتابت کی تھی ۔ باغ میں سسی پنوں کی ملاقات کا بیان میاں احمد یار اسطرح لکھتے ہیں ۔

؎

ملیا عاشقاں نوں معشوق پیارے جھوکاں ڈلاں دیاں ناہنگ جھکا ہیاں
چا وسکیف دیاں اکھیاں پکیاں نے سو دے کرن اتے تاڑی لا ہیاں

Marfat.com
Marfat.com

پنوں نیناں دے آن بازار دکیا چشماں دیکھدیاں اودھے دا رہیاں
سسّی جی آیاں آکھے سجناں نوں میں تے احمد یار دا رہیاں

۷۔ قصہ راج بی بی و نامدار ؛ یہ بڑے معرکہ کی پُرلطف تصنیف ہے۔ دوہروں میں لکھی گئی ہے۔ اس میں شاعر کا تخیل فلسفہ کی بلند پروازیوں سے جانکراتا ہے۔ اس میں راج بی بی دختر میاں گوہر قوم جنجوعہ رئیس گھرجاکھ۔ اور نامدار قوم گھاڑو کے عشق کی داستان ہے۔ ۱۳۴۵ھ میں یہ قصہ چھپ چکا ہے۔ میرے (شرافت کے) ہاتھ کی کتابت ہے۔

اس کتاب میں سے دو دوہرے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔ ؎

عاشق دل کے راج بی بی نوں دیکھن آئے سارے — پہلوں مت زلیخا دتی سُن کُڑیئے مُٹیارے
نہوں لاکے کی شرم کسے دا سچ پائے کوڑیارے — احمد یار نکمیاں لافاں بیٹھیاں محل چوبارے
لیلے آکھیا راج بی بی نوں ایہ گل عشق نہ بھاوے — پیو دے محلاں اُتے مہناں لاکے سُو ہے ساوے
لشکر ناڑ لیلے دی لگے مجنوں دے کھُب جاوے — احمد یار سچاں دیاں سیاں نے سوئیاں یار کلاوے

۸۔ قصہ تمیم انصاری ؛ یہ بھی ۱۳۴۵ھ میں چھپ چکا ہے۔ میرے (شرافت کے) ہاتھ کی کتابت ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے ؎

لایق تینوں صفت سنائیں توں سچ حق تعالیٰ — دوہیں جہاناں دا توں والی پیدا کرنے والا
اکدو جے تھیں دکھو دکھری صورت سرجی ہوئی — پیدم کوڑ خلائق تیری انت اندازنہ کوئی
اول آخر ظاہر باطن تیرے کُل پسارے — زمیں آسمان انسان بنائے خاطر یار پیارے

اس کا مقطع یہ ہے۔ ؎

غوث الاعظم کرے حمایت پچ تیری سرکارے — کریں قبول نہ تکیہ کوئی احمد یار بیچارے

۹۔ جنس سخی سرور سلطان ؛ یہ حضرت سید احمد قادری مدفون نگاہہ کا پنجابی میں مسدس قصیدہ ۱۳۴۵ھ میں طبع ہوا۔ میرے ہاتھ کی کتابت ہے۔ ہر چار مصرع کے بعد یہ شعر آتا ہے۔

؎ سُلطان سرور سخی ہیں توں لکھ داتا لنج جی — منصب آپ راج دے دیہ دو نہال تے گنج جی

Marfat.com
Marfat.com

۱۰ - قصہ یوسف زلیخا = اس میں صرف کہانی ہی نہیں بیان کی بلکہ حدیث و فقہ اور پند و نصائح بھی بیان کئے گئے ہیں۔ ؎

اس درگاہ پسند نہیں جو کرے غرور تے بندا　　نیڑے آیا وقت وکن دا ویکھو آخر بندا

؎

بندی خانہ گور کافر دی نالوں کالا ہُندا　　دوزخ دی ماسی دا پُتر سَپ دے منہ تھیں بندا

۱۱ - طب احمد یار = اس کا ایک مخطوطہ میں نے میاں محمد اقبال ولد میاں غلام قادر ساکن گھنے والہ ضلع گوجرانوالہ کے گھر میں دیکھا ہے۔ مولانا حکیم محمد اشرف نوشاہی منیجری ؟ کے پوتے میاں پیر بخش کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ اس کا دستخط یہ ہے۔

"باتمام رسید نسخہ طب احمدی بدست پیر بخش ولد فضل احمد فاروقی برائے پاسماطر کرم الٰہی پسر غلام مصطفےٰ ساکن کوٹ رسول پور یہ در روز چہار شنبہ تحریر یافت تم تم تم۔

؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم　　زانکہ من بندۂ گنہ گارم"

۱۲ - قصہ حاتم طائی - المعروف حاتم نامہ۔ یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے۔ جہاں حاتم طائی دیووں کی قید میں آگیا۔ میاں احمد یار اس کی حالت بیان کرتے ہیں اور ساتھ ہی بنی مُراد میں سکونت اور باشندگان مُراد کا آپ کے ساتھ برتاؤ کا ذکر کرتے ہیں۔

؎

ناجنساں دی صحبت اوکھی دسن دیو بھلیرے　　نہ کوئی گل سُنے نہ سمجھے روہ دے نے سر پھیرے

کوئی رب دا نام نہ لیندا چیکن دیو دُوالے　　حال اساڈا احمد یارا لوک نے جوں مُرالے

سارے آکھن دا ہے جا کیوں نہیں بندا ہسدا　　نُدھواندر سب گلاں جنگیاں عالم نہیں مجلس دا

میں آکھاں نہیں سنبھالاں یاں ڈھکیاں نہیں چھپایاں　　ایہاں تساڈے وچ سکھاں جے نعمت لین مرکھایاں

کلمہ یاد تسانوں آوے قسم کرد جت دیلے　　جدوں قرآن چاہو نج مسجد ڈردے ہوت دیلے

ٹوں ٹوں مال بیگانیوں پلیا اجے نہ ہو یا پورا　　پتراں نوں پیو سکھن کلاندے اوئے سُورے دیا شورا

Marfat.com
Marfat.com

کئی سو ہاں نا حق دیاں چادن پیچ جلون بے پیراں
چاقرآن چھڈاندے کھاہڑا کھاندے مال فقیراں

ایس مجلس دا علم نہ دیوے رب سچا میں تائیں
ناں ایہ علم لگے ہتھ جس تھیں سارے علم بھلائیں

نانک والا پنتھ اینہاں تھیں جیہڑا کتنے حصتے
ناں اوہ مال چھپیاں کسے دا نہ نجانن کتے

اپنے دھرم دا تے راہ چلدے ذرہ نہ ڈولن پکے
مسلماں اکھواندا ناہیں تسیں خدا دے ڈھکے

ختم شریف برائے ایصال ثواب

آپ نے ایصال ثواب کے واسطے یہ اشعار بنائے۔

جی کجھ مینوں حاصل ہویا ایس ثواب کلاموں
یا مالک کسے کجھ کیتا میرا ہر یک حرف غلاموں

ایہ ثواب نیاز خدا دی وت ارواح نبی دے
ابا بکر صدیق عمر دے وت عثمان علی دے

اک لکھ چوی ہزار پیغمبر سبھناں نوں پہنچائیں
لکھ لکھ وار درود تے سلام بعضے تھوڑے بہتے آکھن یارب ساریاں تائیں

وت بیبیاں بتیاں نوں پہنچائیں اندر دین نبی دے
وت خویش رفیق ایمانی بھائی نبیاں تے ولیاں دے

وت ساری آل اولاد نبی دی سنن حرماں اصحاباں
ازواجاں تے سنے قبیلے یاراں تے احباباں

وت چونہوں ائماں نوں پہنچائیں جیہڑے مذہب والے
وت شاگرد جلیس انہاں دے جنہاں راہ سمجھائے

غوث الاعظم سنن فرزنداں سنن اولاد پیاری
کل مریداں کل شہیداں جنہاں خدا دی یاری

وت ساریاں مسلماناں تائیں جیہڑے دین لیائے
آدم تھیں تا امن دم تائیں جتنے خویش پرائے

پیراں ولیاں تے استاداں جنہاں علم پڑھائے
صحبت نیک اولی القربیٰ وت جنہاں راہ وکھائے

مرداں ناریں جاتاں کڑیاں ادھکر پیر جواناں
وت محنت جنتے سارے کلی مسلماناں

عالم فاضل حافظ حاجی قاضی مفتی ملاں
عاشق عارف عابد زاہد غنی فقیراں کلاں

ساہور شہر نانک وڈک ماپے بھینے بھائی
ناریں بیٹیاں سجن یاراں جو کجھ خلق لوکائی

وادھا پسا خویش بیگانہ سب مقبی راہی
جاہل خواندے نوں پہنچائیں ایہ ثواب الٰہی

ایہ نور ربانوں بھیجیں ساریاں اہل اسلاماں
توں قادر پہنچاون والا سب کردار غلاماں

Marfat.com
Marfat.com

وت ساریاں اہل اسلاماں بچے یارب سچا سائیں
احمد یار وچارے نوں بھی ایہ ثواب پہنچائیں [۲۲]

مدح گوئی میاں احمد یار فن قصیدہ گوئی میں بہت ماہر تھے۔ فارسی اور پنجابی میں کئی لوگوں کی تعریفیں لکھیں۔

رانی کی تعریف ایک مرتبہ آپ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں گئے تھے۔ اتفاق سے اُس کی رانی اپنے محلوں سے باہر نکلی، میاں احمد یار نے اُس کی تعریف میں فی البدیہہ یہ اشعار بولے۔

احمد یارا پیا کہکارا رانی آن کھلوتی
سر تے سایہ زلف کنڈل دا کنیں بک بک سوتی
کنیں موتی تے نک بنیسر ڈلہہ ڈولہہ کردے تارے
چہرے اُتے اٹک الردے بجلی دے چمکارے
اُدھر نکڑے شمس قمر دے جھلکن ورق حنائی
جے بھوں تکے دیکھ نہ سکے دھرتی جھڑے لوکائی
لب دریا حسن دے اندر جیوں کلیاں دڑے
سورج وانگر اٹک موتیں تے لعل کھادن پئے جھوٹے
زلفاں خم در خم وَل پائے صندل تے سپ کالے
دو انگیاریاں سینے اُتے جویں متابی ڈبیاں
یا پھر عطر گلاب لگایاں دو صندل دیاں ڈبیاں
یا دو کچ چینن دیاں ڈبیاں بھر یار رنگ ہوائی
یا جیوں تارے اُبھر منیاں دھمدے نال صباحی [۲۳]

حاضر جوابیاں

آپ بدیہہ گو۔ نہایت حاضر جواب تھے۔ جب کوئی شخص بات کرتا تو آپ فی الفور جواب دیتے۔ بعض لوگوں کے متعلق ہجویہ اشعار بھی کہے ہیں۔

---

[۲۲] نسیف محمد شاہی خلیق ج ۲ ص ۳۵۶ ج ۸ ص ۵۸۶ [۲۳] ایضاً ج ۲ ص ۸۹۶ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

مناجات بجناب غوث اعظم (بجواب نامہ اہل لاہور)

۵

اللہ واحد خالق رازق والی ہر جہ پسارے دا — بسلام از درود نبی نوں عالم جتنے سارے دا

چونہہ یاراں دا ادب مرتب جویں جویں منگارے دا — غوث الاعظم اول آخر والی میں بے چارے دا

مرشد میرا لگدی توشہ روز حشر نوں تارے دا

یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

ٹسکوہ گلہ اینہاں لوکاں دا تیرے اگے یا دگراں — بے دراں دے ہتھوں لگدی ٹھوکر اگے فریاد کراں

فجر ہیں نام تیرا لے سونہوں زاری دل بغداد کراں — ہور حمایت کوئی نہ لبھدی تینتھوں استمداد کراں

وچ مرائے حکم دسن تے جاں ہویا سرکارے دا

یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

جیوں مہر نوح امت دے ہتھوں گلہ گذاری کرداسی — جھلدا سر تے پتھر وٹے درد دے وچ جردا سی

امت عاصی دی جبار دوں آیا حکم قہر داسی — رب توں غرق کرایوس کافر ناں ظالم تھیں ڈردا سی

اودیں ایہ مرا لہ منگدا لے قہر فلور قہارے دا

یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

یا حضرت اک اینہاں بے دراں اتیجے مسجد پائی اے — دھریو نے بنیاد ڈنگی میں اتنی گل بھوائی اے

سہد دیکھو چا قطب تارے دی جویں شرع وچ آئی اے — میری اڑی ودھیری کر کے انہوں پور سٹائی اے

اینہاں بے قدراں قدر نہ جاتا آلے دوگ گنوارے دا

یا عبد القادر کر خصمانہ اپنے احمد یارے دا

جے مسئلہ دساں علم فقہ دا سن کے مینوں ہسدے نی — موذی راہ شریعت دے تھیں ہٹدے تراہندے نسدے نی

میئیں نوں بے عقل بنا کے لوکاں اگے ہسدے نی — تدھ مرشد سر اتے ہوندیاں جگدے تے خوش وسدے نی

آپے فکر کریں کجھ سایاں لوکے چا جگڑے رے دا

Marfat.com
Marfat.com

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یار دے

جیسکوئی دُرے مسیتی بھیجدا وہ ندا سجدہ دیندا اے
اُڈ دیاں چھپڑ بچھی نوں جیوں بگلا جھاٹ مریندا اے

اک اکھے نُہ ٹھ میاں کھلو دیں سینیاں پیا کر سیندا اے
اک چوری ٹکر مار کے باہروں پیا امام ڈریندا اے

بے نمازاں نہاں تھیں چنگے گلہ نہ کرن اُسارے دا

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یار دے

جو کجھ پڑھیا لکھیا آہے بے کاری وچ رُھل پیا
جام مروق علم عقل دا چھلک چھلک کے ڈُلھ پیا

کیہا سمال آیا یا حضرت تیرکھا جھانجا رُھل پیا
ایس لوکے بیقدرے اندر نہیں علم دا مُل پیا

یا غوث الاعظم دارد دیہو درد وچھے آزارے دا

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یار دے

اک ہور امام قدیم اینہاندا اُسدے نال پیو ندرکھن
اُسدا جنہل صلاحن میرا نہ علم پسند رکھن

دارنہ دُکا دنہوں دیوں میں دتوں پتھو بندرکھن
میلوں گنڈے متھدے نامیں یاد دنہوں ہر مند رکھن

میاں جنہاں کنڈ ولا ساڈ امو ہری دا ہرے دھاڑیدا

یا عبدالقادر کر خصمانہ اپنے احمد یار دے [۲۴]

ایک شخص چراغ نامی کو نصیحت آپ کا ایک دوست چراغ نامی تھا ضعیف العمری کے زمانہ میں اُس نے ایک نوجوان عورت سے نکاح کیا، تھوڑے ہی دنوں کے بعد آپس میں اُن کی ناچاقی ہوگئی چراغ اُس عورت کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا، آپ نے اُس کو خط میں اشعار لکھے۔

نام چراغ نے کت انیرا جانن کتے زد ہتے
شادی کر کے چھوڑ گیوں سن گھر گھر بے گئے نقتے

نال جواناں جنگ کریندے مارُے بڈھے نتے
احمد یار بانی تے بلبلہ وا آئی تے پھٹتے [۲۵]

---

[۲۴] بیاض لسلیم نسبار ت خطی۔ [۲۵] نسخہ محمد شاہی خطی جلد ششم ص ۹۰۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

عالم جٹ کے متعلق | ایک مرتبہ مولوی احمد یار نے مسمی عالم ڈرائیچ سے ساگ مانگا۔ اُس نے کہا کہ کھیت پانی سے سیراب کیا ہوا ہے۔ اور ساگ نہ دیا۔ آپ نے اُس کے متعلق فرمایا،

۲۷
جیہڑے بڑی رفاقت والے اوہ مطلب دے بھائی ۔۔۔ ساگے اُتوں چادنجادن درمیاں دی آشنائی

ایک بدصورت سپاہی کے متعلق | ایک مرتبہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے لاہور سے ایک سپاہی بھیجا۔ وہ عالم ڈرائیچ کو گرفتار کر کے لے گیا۔ مولوی احمد یار اُس کو رہا کرانے کے لئے لاہور گئے اور مہاراجہ صاحب کے سامنے ہوئے چونکہ وہ سپاہی کریہ المنظر تھا اس لئے مولوی صاحب نے اُس کے متعلق یہ شعر کہا ؎

اِک رَن گھڑیا توں چاگھڑیا ناں ٹونبونہاں چٹھی ۔۔۔ مُوتر نکل گئے لوکاں دے شکل اوہدی جاں ڈٹھی

مہاراجہ نے عالم ڈرائیچ کو چھوڑ دیا۔ [۲۷] ؎

احمد یار نام والے دو شاعر تھے

ہمارے ایک معاصر مولانا اقبال صلاح الدین لاہوری نے احمد یار نام والے دو شاعر لکھے ہیں۔ ایک اسلام گڑھ والے۔ دوسرے مُرالہ والے۔ مگر یہ ان کی تحقیق ہرگز صحیح نہیں۔ وہ ایک ہی شخص تھے جو اسلام گڑھ میں پیدا ہوئے اور جوان ہو کر مُرالہ میں چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔ اس کے متعلق منشی گنیش داس بڈہرہ قانونگوئے گجرات کا حوالہ اس سے پہلے دکھایا جا چکا ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ احمد یار نام کے دو شاعر تھے۔ ایک یہ اسلام گڑھ اور مُرالہ والے۔ دوسرے سیال احمد یار۔ موضع اوجلہ متصل گکھڑ چیمہ۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ وہ مولوی احمد یار

---

[۲۶] [۲۷] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد ہشتم۔ ص ۵۹۳۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

مُرالوی کے بعد تک زندہ رہے ۔ ن کی ایک کتاب تولدنامہ میرے دیکھنے میں آئی ہے ۔ جس میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا تذکرہ ہے ۔ یہ اُنہوں نے حسن محمد حسینہ ساکن کوٹ سعد اللہ کی فرمائش پر ۱۳۲۷ھ میں تصنیف کیا ۔ اس میں لکھتے ہیں اس کے خاتمہ پر یہ اشعار ہیں ۔

تمام تولدنامہ دھریا ایس رسالے بھائی — جیکوئی پڑھسی نال یقینے ہووسی فضل الٰہی
احمد یار سناون والا ایس رسالے آہ — محض خدا دی خاطر کیتوس ہور نہ کجھ طماہ
دُنیا دی گودان کوئی پل اوجلیاں وچ رکھدا — پربت پاسے کُکھڑ جیسے ایہ نشانی لکھدا
جے کسے سجن چاہ ملن دی دلدے اندر آوے — سمجھ نشانی بُھلے ناہیں آوے تے مل جاوے
جیکو پڑھے دُعا میرے حق منگے خیر دُعائیں — بخشن والے نوں بخشیندا دین دنی دا سائیں
باراں سے ستر سالاں ہجری سنہ پچھانی ۱۲۷۰ — وچ تاریخ ستیہویں روزے ہویا ختم پچھانی
تیراں سے تے بائی بیت آہے ایس رسالے ۱۳۲۲ — کیتا تم اماناں ایہ میں کیتی رب حوالے

ان اشعار سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مولوی احمد یار مُرالوی جیسا پختہ کلام نہیں ۔ طمع کو طماہ ۔ اور لکھدا اور لکھدا کو ہم قافیہ بنانا ۔ مولوی صاحب کے طریقہ کے خلاف ہے ۔

مکتوبات

مکتوب | آپ کا ایک مکتوب بنام پیر روشن ضمیر فقیر اکرام الدین بر قندوزی لاہوری ۔ فارسی منظوم دستیاب ہوا ہے ۔ وہ یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد حق آغاز کار آمد نخست — آنکہ او روے کار با کردد درست
مالک و ملک آں خدائے بیچگوں — لاشریک و پاک بے شبہ و نمون
آنکہ او از پدر و زمادر نزاد — ہیچ کس از ذات او دیگر نزاد

Marfat.com
Marfat.com

صانعِ اوّل کہ دُونِ مشورت — بے مشقت کرد پیدا مملکت
اوّل و آخر جزا و احدے نبود — وانکہ ہست او باشد او واجب وجود

فی نعتہٖ صلی اللہ علیہ وسلم

آنکہ موجودست از کُنْ آفرید — منظرِ کونین زُود آمد پدید
شمعِ مصطفوی ز نورش برفروخت — منکران را از آتشِ غیرت بسوخت
آں رسول اللہ ختم المرسلین — واں محمد رحمۃ للعالمین
ماہتاب از پنجۂ او نور یافت — مہر از قدمش رُخِ منظور یافت
جلوۂ رخسارِ او باغِ بہشت — دوزخ از دستِ روشش تاریک و زشت
عرش را از مقدمش مہدِ قرار — در ترا زوئے زمیں سنگ و وقار
مقبلانش را نوید اوّلیں — گشت لِبِئْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ
یافتہ تختِ نبوت تاج زد — سرفراز آمد شبِ معراج زد
وَالضُّحٰی در شانِ حُسنِ روئے او — نامۂ وَاللَّیْل وصفِ موئے او
نہنیت افزود حق در نُصرتش — سُورۂ اِنَّا فَتَحْنَا مدحتش
آں محمد سیدِ ہر دو جہاں — خسروِ شاہنشہِ شاہنشہاں
از طفیلش شد بشارت در بشر — کامدہ خیر البشر زیشاں بدر
اخترِ مخلوق را بدرِ منیر — آں شفیع المذنبین خیر البشیر

مناجات

یا رسول اللہ بدرگہِ پاکِ خویش — از برائے اصغرِ لولاکِ خویش
کمترینِ امتِ خود را نواز — کیں نیازِ من بود بر دہر ناز
مے نہم بر آستانِ تو جبیں — سرفرازیِ گدائے تست این

Marfat.com
Marfat.com

فی مدحت خلفاء الراشدین رض

دوستدارم دوستانت را ز جان — دوست دارِ چار یارم جاودان

اول و افضل بود آن یارِ غار — کشتِ بود ز آغاز در عرصات بار

دوئم آن فرخنده خو عادل امیر — آفتابِ معدلت صاحب سریر

سوئم آن کانِ حیا بحرِ کرم — شد بذوالنورین روشن لاجرم

مرتضیٰ چارم امیر المؤمنین — در غزا روز و دعا یارِ معین

من بدیں بر چار عنصر زنده ام — در محبت های شان تابنده ام

در نعتِ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

بعد ازیشاں مدحتِ پیرِ کبیر — قدوۂ آلِ محمد دستگیر

آنکہ ہم چوں جدِ خود در انبیا — آمده ممتاز خیلِ اولیا

مہترست و بہترست اندر جہاں — مہدیِ دیں آشکارا و نہاں

زنده از تائیدِ او آئینِ دیں — پیرِ ما غوث السمادات وزمیں

شیخ عبد القادر آں فخرِ کبار — غوثِ اعظم قطبِ عالم نامدار

در نوازشہای خویش آں مستعد — در حیات و بعد ازاں یکساں مدد

من غلام بارگاہِ قادری — جاوداں اندر پناہِ قادری

یا اَمِیْرَ الْاَتْقِیَا یَا شَیْخَنَا — اَنْتَ لِلضَّالِّیْنَ مَھْدِیْ اِھْدِنَا

لَیْسَ مَلْجَائِیْ وَمَوْلَائِیْ سِوَاكَ — جُدْ بِجُوْدِكَ خُذْ یَدِیْ اِلَیْ فِدَاكَ

کَیْفَ حَالِیْ عِنْدَ الْاِلْمِ شَدِیْد — ہست احمد یار ایں عاصی مرید

الغیاث اے سیدِ غوث الامم — یا غیاث المستغیثین محترم

اس سے آگے کا حصہ مکتوب پچاسی اشعار یعنی نفس مضمون اس کتاب کے چھٹے حصہ دوم

صحائف الاسرار میں آپ کے مرشد فقیر آگرہ الدین برخورداری لاہوری رح کے حال میں لکھا جا چکا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند میاں غلام نبی صاحب تھے۔

— میاں غلام نبی کا ایک ہی بیٹا میاں خوشی محمد تھا۔

— میاں خوشی محمد کے دو بیٹے تھے۔ میاں علی محمد جو مفقود الخبر ہو گیا۔ اور میاں غلام محمد۔

— میاں غلام محمد ایکر تبہ ساہن پال تریف میں بلند اولد بوٹا ماچھی کے گھر آیا۔ میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نے ملاقات کی۔ یہ واقعہ انہوں نے اپنے بیاض فیض محمد شاہی جلد ہشتم صفحہ ۵۸۳ میں درج کیا ہے۔ میاں غلام محمد دنیا سے لاولد فوت ہوئے ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء سے پہلے پہلے میاں احمد یار کی نسل ختم ہو چکی ہے۔

شاگردان رشید آپ سے کئی لوگوں نے علم پڑھا ہو گا مگر شاگردوں کے نام کسی نے نہیں لکھے۔ تین کس کے متعلق تصدیق ہوا ہے کہ یہ آپ کے شاگرد تھے۔

۱ میاں غلام نبی۔ آپ کا فرزند۔ ساکن مُرالہ

۲ چوہدری وریام نمبردار۔ قوم وڑائچ ساکن مُرالہ۔ ایکر تبہ کرم سنگھ ساہوکار نے اس پر عرضی ڈالی تو اس نے یہ مصرع بولا۔ ع

ایس نکرے کرم سنگھے نے میں تے عرضی پائی۔ ۵۲۸

۳ چوہدری سُکھا ذیلدار۔ قوم تارڑ ساکن بھالیہ۔ ضلع گجرات۔

تاریخ وفات

آپ کے سالِ وفات میں اختلاف ہے۔ پروفیسر بشیر احمد صدیقی ایم اے نے فاضل پنجابی گائیڈ میں میاں احمد یار کا سالِ وفات ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء لکھا ہے۔ اور شمیم چوہدری نے پنجابی ادب دتاریخ میں ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۸ء تحریر کیا ہے۔ مگر کتاب چار باغ پنجاب سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۵ھ / ۱۸۴۹ء میں زندہ موجود تھے۔ کیونکہ منشی گنیشن داس نے یہ کتاب سالِ مذکور میں تصنیف کی ہے۔ اس میں لکھتا ہے۔

---

۵۲۸ فیض محمد شاہی خطی جلد ۸۔ صفحہ ۵۹۳۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(میاں احمد یار) "دریں ولا از چند مدت در موضع مورالہ مغرب رویہ گجرات رفتہ سکونت اختیار کردہ است"

میاں احمد یار چند مدت سے گجرات سے مغرب کی طرف موضع مُرالہ میں چلا گیا ہے۔ اور اسوقت وہاں سکونت اختیار کی ہوئی ہے۔ [۲۹]

اس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مولوی احمد یار ۱۲۶۵ھ ۱۸۴۹ء سے ۱۹۰۶ء میں مُرالہ میں موجود تھے۔

اگرچہ صحیح طور پر کسی طرح یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ آپ نے کس سال میں وفات پائی لیکن اندازہ اور قرائن سے ۱۳۰۰ھ متعین کیا جا سکتا ہے۔ اسوقت ۱۸۵ء تھا۔ اور دہلی کے تخت پر سراج الدین بہادر شاہ کو اٹھارہ سال تھا۔ اور گورنر جنرل لارڈ ڈلہوزی تھا۔

مدفن میاں احمد یار کا مزار موضع مُرالہ ضلع گجرات کے قبرستان میں جو گاؤں سے شمال مشرق کی طرف ہے۔ میاں صلاح الدین قادری کی چار دیواری سے باہر شرقی طرف ہے مزار کچا ہے میں (شرافت) کئی مرتبہ زیارت سے مشرف ہو چکا ہوں۔

مادۂ تاریخ

"محبِ مظفر" ۱۳۰۰ھ

[۲۹] چار باغ پنجاب صفحہ ۲۰۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۲)

احمدیار

میاں احمدیار ملّاح ساہنیالوی رح

نسب نامہ | اس کے والد کا نام محمد بخش ولد شمس دین تھا۔ ابن پناہ بن جیوا بن ولایت بن سلطان۔ قوم کھوکھر بھٹہ تھی۔ لیکن اس کے آبا و اجداد قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں رہتے تھے۔ اور دریائے چناب میں کشتی بانی کرتے تھے۔ اس لئے عُرفِ عام میں ملّاح کہے جاتے تھے۔

تعلیم | میاں احمدیار نے پہلے قرآن مجید پڑھا۔ پھر سکول میں چھ جماعت تک تعلیم پائی۔ فہم و فراست اچھی رکھتا تھا۔ [۱]

بیعتِ طریقت | یہ سید لطف الدین ولد سید علی محمد صاحب نوشاہی برخورداری ساہنیالوی کا مرید راسخ الاعتقاد تھا۔ دردِ تیں خیال۔ عابد آدمی تھا۔

عبادت و ریاضت | اپنے مرشد کے حکم سے دریائے جہلم پر ایک چلہ کاٹا۔ روزانہ سرگی کے وقت ذکر جہر کیا کرتا۔ گھر میں چھوٹی سی مسجد عبادت کے لئے بنائی تھی۔ جس میں روزانہ بیٹھ کر وظائف کیا کرتا [۲]

مختلف فنون کی مہارت | میاں احمدیار کئی پیشے جانتا تھا۔

۱۔ کشتی بنانا۔ لکڑی کا کام کرتا۔ اور کشتی خود بنا لیا کرتا۔

۲۔ کشتی چلانا۔ یعنی پیشہ ملاحی۔ دریا سے بیڑی تیرا کر پار لے جانا۔

---

[۱] فیض محمد شاہی غلطی۔ جلد دوم۔ ص ۱۱۱۷۔ [۲] ایضاً ص ۱۱۲۱۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۳۔ کاشتکاری۔ گاہ بگاہ کھیتی باڑی کا کام بھی کیا کرتا۔

۴ پہلوانی۔ کُشتی کرنے کا فن بھی جانتا تھا۔

۵ معماری۔ عمارت بھی کر لیتا تھا۔

۶ غوّاصی۔ کنوؤں کی عمارت کر کے اُس کی غوّاصی کیا کرتا یعنی ڈوبہ تھا۔

۷ قصّابی۔ گائے ذبح کر کے گوشت فروخت کیا کرتا۔

۸ کیمیاگری۔ کشتہ جات بنانے۔ اور سونا چاندی بنانے کے نسخوں میں بھی دسترس رکھتا تھا۔

۹ حکمت کرنا۔ علم طب کا شغل بھی رکھتا تھا۔

۱۰ جرّاحی۔ فن جراحت کا بھی ماہر تھا۔ زخموں کی مرہم پٹی کیا کرتا۔

۱۱ فصد کرنا۔ بوقت ضرورت بیماروں کا فصد بھی کر لیا کرتا۔

۱۲ ماندری ہونا۔ یعنی مارگزیدہ کا علاج بخوبی جانتا تھا۔

۱۳ موسیقی۔ راگ رنگ کا واقف تھا۔ گانا بجانا جانتا تھا۔

۱۴ بین بجانا۔ بین بہت عمدہ بجاتا تھا۔

۱۵ روئی دھننا۔ یعنی روئی پینج لیتا تھا۔

۱۶ کپڑا بُننا۔ کھڈی پر کپڑا بُن لیتا تھا۔

۱۷ چارپائی بُننا۔ چارپایاں کسی طرح بُن لیتا۔

۱۸ ٹوکریاں بنانا۔ پلچھی کی شاخیں لے کر ٹوکریاں بناتا تھا۔

۱۹ شکار کھیلنا۔ پرندوں اور درندوں کا شکار کیا کرتا تھا۔

۲۰ گلیل مارنا۔ گلیل کا نشانہ بخوبی لگاتا تھا۔

۲۱ چوکیداری۔ گاؤں میں کوتوالی بھی کر لیا کرتا تھا۔

۲۲ موذن ہونا۔ اذان بڑی اچھی دیا کرتا تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۳ جماعت کرانا۔ نمازیوں کی جماعت بھی کرالیتا۔

۲۴ دردیشی۔ مسائل دردیشی کا خوب واقف تھا۔ فقیروں کے کھلے یادرکھتا۔

ساہن پال شریف میں آنا | حیاں احمد یار رسول نگر میں سکونت رکھتا تھا۔ موضع ساہن پال کے زمیندار ان ذیل۔ امیر دلد عزت بخش تارڑ۔ حاکم دلد ناجا تارڑ۔ عادل دلد گوہر تارڑ۔ صمدا دلد عجبا تارڑ اور پیر بخش دلد خوشی تارڑ اس کو اپنے گاؤں میں لے آئے۔ اسوقت اس کی عمر پینتیس ۳۵ سال تھی۔ اور دریائے چناب کی شاخ بلکی میں کشتی رانی پر مقرر ہوا۔

حلیہ | اس کا قد لمبا جسم بھارا۔ رنگ گورا۔ زلفیں لمبی، گلے میں تسبیح سر پر ٹوپی اور کبھی دستار رکھتا۔

اولاد | اس کے تین بیٹے ہوئے۔ ۱۔ میراں بخش۔ ۲۔ اللہ دتا۔ یہ دونو اولاد فوت ہوگئے۔ ۳۔ سردارا۔ یہ اسوقت سنہ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔ اور صاحب اولاد ہے۔

یاران طریقت | کچھ لوگ اس کے مرید بھی تھے۔

۱	اللہ دتہ موچی	سلیمان ضلع گجرات
۲	عاقل جٹ	"
۳	شاہ محمد	کوٹ قطب دین "
۴	سلمان مسلم شیخ	دھریکاں "

وفات | حیاں احمد یار المعروف احمال ملاح کی وفات بعمر اسی سال سنہ ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء میں بعہد حکومت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | کی قبر ساہن پال شریف ضلع گجرات میں۔ گورستان نوشاہیہ میں مسجد درگا شریف سے شمال کی طرف ہے۔

مادۂ تاریخ

" احمد یار غفور ادا " ۱۳۲۸ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۳)

الٰہی بخش؟

بابا الٰہی بخش شاہ پوریؒ

آپ میاں سلطان مست ولد سلطان ملک صاحب بچیاری نوشہروی رح کے مرید وخلیفہ تھے۔ صاحب علم وفضل تھے۔ مثنوی مولانا رومؒ کا اکثر مطالعہ رکھتے۔ علم تصوف میں خاصی مہارت تھی۔ آپ کی سکونت موضع شاہ پور تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ میں تھی۔

یاران طریقت | آپ کے خواص خلیفے یہ تھے۔

۱ میاں پریم شاہ ولد سلطان مست بچیاری رح — نوشہرہ شریف گجرات

۲ میاں رحم بخش ولد میاں غلام حیدر بچیاری رح

وفات | بابا الٰہی بخش کی وفات بقول مولانا غلام قادر شاہ اترحالندھری ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء میں ہوئی۔ یوہ کا مہینہ تھا۔ اور ملکہ وکٹوریہ کا عہد حکومت تھا۔ ۲۲ سنہ جلوسی تھا۔

مادہ تاریخ شاہ نظم ۱۲۹۶

شجرہ فقرائے بابا الٰہی بخشؒ

مولوی الہام الدین سجادہ نشین ساکن مجوکہ تحصیل چکوال — محمد بخش ولد ولیداد گوندل یہ

کریم بخش ولد محمد بخش سجادہ نشین شاہ پور

غلام رسول ولد محمد بخش — تلہ گنگ ضلع اٹک — غلام حیدر فرزند اصغر کریم بخش — غلام سرور فرزند اکبر کریم بخش سجادہ نشین

محمد یوسف ولد غلام رسول

Marfat.com
Marfat.com

(۴)

الٰہی بخش

بابا الٰہی بخش لاہوری رح

آپ حجام پیشہ۔ ساندہ متصل لاہور کے رہنے والے تھے۔ بابا سدے شاہ روشن شاہی لاہوری رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔

حضرت سید پیر مکھن شاہ بن سید حافظ الٰہی بخش برخورداری رح کی خدمت سے بھی مستفیض ہوئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خورد درویش یہ تھے۔

۱ سائیں فتح الدین لوہار لاہوری۔ اس کا ایک مرید محمد عظیم لاہوری تھا۔

۲ سائیں امام الدین حجام لاہوری

۳ سائیں شادی حجام لاہوری

۴ سائیں قاسم ترکھان فقیر لاہوری

۵ سائیں چراغ فقیر لاہوری

۶ سائیں عبداللہ فقیر لاہوری

۷ سائیں احمد علی فقیر لاہوری

۸ خدا بخش لاہوری

۹ شرف الدین لاہوری

۱۰ صابو لاہوری

۱۱ رکن الدین

۱۲ محمد علی۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵)

الٰہی بخش

میاں الٰہی بخش موہلوی ؒ

آپ کبھی بار میں بمقام موہل موسئے خاں دٹو۔ سکونت رکھتے تھے جو بعد میں آپ کے فیضان و برکات کی وجہ سے موہل شریف مشہور ہوا۔ مولوی حافظ امام الدین ولد حافظ نور محمد صاحب روشن شاہی کھرل شریف والہ کی بیعت ہو کر خلافت و اجازت حاصل کی۔ ریاضات و مجاہدات بہت کئے۔ جسم خشک ہو گیا۔ ایک بار اپنے پیر صاحب کی عدم موجودگی میں اُن کے مکانات کی لپائی کی اور اپنی پُشت پر اینٹیں ڈھو کر اُن کی دیواروں کو پُشتی لگا کر مضبوط کر دیا۔ جب مولوی صاحب ؒ آئے تو خوش ہو کر دعا دی کہ ہم نے تیری اولاد کو پُشتی لگا دی ہے۔ دُنیا کے لوگ تیری اولاد کی خدمت کریں گے۔ [1]

مجلس محمدی میں حضوری | ایک بار آپ مریدوں کے گاؤں میں تشریف لے گئے۔ مجلس سماع منعقد ہوئی۔ سید بہادر علی شاہ صاحب نے سماع و وجد کے انکار میں آپ سے مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس منعقد ہے اور میاں الٰہی بخش صاحب اُس مجلس میں حاضر ہیں۔ صبح کو شاہ صاحب معتقد ہو گئے۔ [2]

قلب کو روشن کرنا | ایک مولوی صاحب آپ کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اور عرض کیا میرا دل سیاہ ہے۔ اس کے روشن کرنے کی کوئی تجویز فرما دیں۔ آپ نے دو دل سجدے کے بعد قصیدہ غوثیہ گیارہ بار پڑھنے کا روزانہ امر فرمایا۔ اُنہوں نے شروع کیا تو کچھ عرصہ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد دوم۔ ص ۲۲۷ ۔ [2] ایضاً ص ۲۲۴ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کے بعد اس مرتبہ پر پہنچے کہ صاحب مکاشفہ ہو گئے اور بوقتِ ذکر ان کے اعضا علیحدہ ہو جاتے۔[۳]

مرتبہ باطنی منقول ہے کہ سید بہادر علی شاہ موصوف، اور آپ کے درمیان مراتب باطنی کے متعلق گفتگو ہوئی۔ شاہ صاحب نے کہا کہ میرے اسقدر حقوق ہیں جسقدر اس درخت کے پتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بارش کے قطرات کے ساتھ جسقدر فرشتے نازل ہوتے ہیں میں اُن سے ہم کلام ہو سکتا ہوں۔

تصنیفات

آپ پنجابی میں شعر کہا کرتے تھے۔ مشربِ توحید آپ پر غالب تھا۔ چند سیحرفیاں آپ نے لکھی ہیں۔

۱

سیحرفی ہیر رانجھا کا ایک شعر یہ ہے۔

ی یاد کیتا جدوں پیراں نوں میں کاسہ شوق شراب دا جھولدا ئی
دستی پکڑ دلیل دے نال لادے پردے سب ظلمات دے کھولدا ئی
جدوں ذات دے نال چا ذات رلے شوہ آن بغل وچ بولدا ئی
الٰہی بخش قول سہم امام والا جیندا پیر امام کیوں ڈولدا ئی

۲

ایک دوسری سیحرفی کا شعر ہے۔

ھ محبت ناہی دے نال اساں لائی ہے رمز جگاونے نوں
آدے جادے تے جھاتیاں پادے پریم دے حرف سکھاونے نوں
عین دے پڑھیاں عقل بھلا پڑھیا شین ہے شرم وناونے نوں
الٰہی بخش جہاں قاف دا سبق پڑھیا رہی قوت نہ قدم ہٹاونے نوں [۴]

---

[۳] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد دوم۔ ص ۲۴، [۴] ایضاً ص ۳۰، شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

نصائح آپ اپنے ارادتمندوں اور طالبانِ حق کو تصورِ شیخ ۔ مراقبہ ۔ یا مراقبہ اور ذکرِ حبس کرنے کی تلقین کیا کرتے اور اخلاقِ حسنہ سے متخلق ہونے کی نصیحت کیا کرتے ۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے ۔

۱ میاں محمد الدین صاحب رح

۲ میاں شہاب الدین صاحب

۳ میاں عین الدین صاحب

۴ میاں شمس الدین صاحب

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے ۔

۱	میاں محمد الدین فرزند	موہل شریف ضلع ساہی وال
۲	میاں شہاب الدین "	" " "
۳	میاں عین الدین "	" " "
۴	میاں شمس الدین "	" " "
۵	میاں باہو سیال	باہو کے چک ۵۵ "
۶	سائیں الہ داد درویش	

واقعہ وفات

آپ سفر میں تھے کہ وقتِ وفات قریب آگیا ۔ مریدوں کو فرمایا کہ مجھے واپس گھر پہنچا دو ۔ خود حبس دم کرکے سانس کو ام الدماغ میں بند کیا ۔ لوگ چارپائی پر ڈال کر آپ کو روانہ ہوئے ۔ دریائے راوی پر پہنچے تو وہاں ایک درویش صاحب کشف بیٹھا تھا ۔ وہ کہنے لگا ۔ دیکھو چور ، اپنا سانس چھپا کرلے جا رہا ہے ۔ چنانچہ گھر میں بخیریت پہنچ کر سانس اتار لیا ۔ اور اولاد اور مریدوں کو وصیتیں کرکے فوت ہوئے ۔

Marfat.com
Marfat.com

مدفن میاں الٰہی بخش صاحب کا مزار موضع موہل شریف ڈاکخانہ ننگہ حیات تحصیل دیپال پور ضلع ساہی وال میں ہے۔

سالانہ عرس اٹھارہویں ماہ کو ہوتا ہے۔

مختصر تذکرہ میاں الٰہی بخش صاحب موہلوی

- میاں الٰہی بخش کے چار بیٹے تھے۔ میاں محمد الدین۔ میاں شہاب الدین۔ میاں عین الدین اور میاں شمس الدین
- میاں محمد الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں سید علی۔ میاں علی حیدر لاولد۔
- میاں سید علی کا ایک فرزند میاں احمد حسن سجادہ نشین ہے۔
- میاں احمد حسن کا ایک بیٹا میاں عاشق حسین موجود ہے۔
- میاں عین الدین ولد میاں الٰہی بخش کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام محمد۔ میاں ولی محمد لاولد۔ میاں شاہ محمد اور میاں محمد امین۔
- میاں غلام محمد کے دو بیٹے ہیں۔ میاں خادم حسین۔ اور میاں غنی احمد۔
- میاں خادم حسین کے تین بیٹے محمد حسین۔ غلام حسین اور ممتاز حسین موجود ہیں۔
- میاں شاہ محمد ولد میاں شمس الدین کے دو بیٹے ہوئے محمد شریف لاولد۔ اور غلام رسول موجود ہے۔

انتباہ یہ شجرہ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء میں مکمل کیا گیا جن کو موجود لکھا ہے۔ وہ اُس سال میں موجود تھے۔

شجرۂ فقرائے میاں الٰہی بخش موہلوی رح

میاں محمد الدین فرزند

ولی محمد ولد عین الدین	شاہ محمد ولد عین الدین	غلام محمد ولد عین الدین	محمد امین ولد عین الدین	سید علی فرزند

محمد اسمٰعیل۔ کھوکھر۔ ساکن چک سردار ٹوانہ تحصیل بھلوال۔ ضلع لائل پور۔ ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۳ء میں بمقام گوٹھ محمد اسمٰعیل ڈاکخانہ ڈربیلہ ضلع خیرپور میرس۔ سندھ مجھے ملا۔ پابند شریعت اور نیک خیال ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

امام الدین

نواب شیخ امام الدین لاہوری

آپ امرائے وقت سے تھے سکھوں کے عہد میں معزز عہدوں پر ممتاز تھے حضرت سید فضل شاہ مجذوب گردیزی نوشاہی لاہوری رح کے مرید باعقیدت تھے۔

ابتدائی حالات تاریخ لاہور میں ہے۔

"نبیسرا خاندان نواب شیخ امام الدین کا۔ اس خاندان کی عزت سکھی دربار میں بہت تھی۔ علاقہ دوابہ بسمت جالندھر ان کی نظامت وحکومت میں تھا۔ صوبہ اصلی ان کا شیخ اجلد تھا۔ اس کے بیٹے شیخ غلام محی الدین نے امارت کا رتبہ پایا جو چند سال صوبہ کشمیر رہے۔ اس کے دو بیٹے ہوئے۔

ایک شیخ امام الدین جو بعد وفات باپ کے کشمیر کا صوبہ مقرر ہوا۔ تا انقراض سلطنت صوبہ رہے۔ سرکار انگریزی نے اس کو نوابی خطاب بخشا یہ ۱۸۵۹ء میں فوت ہوا۔ اس کا بیٹا نواب غلام محبوب سبحانی موجود ہے۔ جو آدمی لائق اور شائستہ ہے

دوسرا بیٹا شیخ غلام محی الدین کا شیخ فیروز الدین خلیق خوشخو۔ سخن سنج صاحب مروت تھا۔ اس نے ریاست بہاولپور میں وزارت کا عہدہ پایا۔ آخر ہوا ہو کر مرگیا۔ اس کا بیٹا شیخ نصیر الدین منصفی کے عہدہ پر سرفراز ہے۔"[1]

حویلی شیخ امام الدین تاریخ لاہور میں ہے۔

"یہ نامی گرامی حویلی محلہ حمام علاقہ لوہاری دروازہ میں واقع ہے۔

---

[1] رائے بہادر کنہیا لعل لاہوری۔ تاریخ لاہور۔ صفحہ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اس حویلی کو نواب شیخ امام الدین خاں ناظم کشمیر نے تعمیر کیا تھا۔ اور اُسی مقام میں قیام پذیر تھا۔ یہ عمارت نہایت مقطع ہے۔ اور بانی نے نہایت شوق سے اس کو بنوایا تھا۔ اب بعد وفات شیخ امام الدین کے اس کا بیٹا نواب غلام محمد سبحانی اس میں قیام پذیر ہے۔ اس حویلی کے درجے زنانہ و مردانہ علیحدہ علیحدہ رکھے گئے ہیں۔ مردانے درجے میں عمدہ نشستگاہیں برسرراہ بنی ہوئی ہیں۔ اور زنانے درجے میں بڑے تہ خانے و شاہ نشینیں و دالان در دالان ہیں جس کے دیکھنے سے انسان کی طبیعت خوش ہو جاتی ہے [۲]

روضہ نوشاہ عالیجاہ کی تعمیر کرانا آپ کو حضرت نوشہ گنج بخش رح سے بڑی عقیدت تھی۔ ۱۲۵۸ھ میں اُن کے مزار پر بطرز پالکی روضہ تعمیر کرایا۔ [۳]

یہ پالکی شریف ایک سو پندرہ ۱۱۵ سال تک رہی۔ پھر دریائے چناب کے سیلاب سے اس کی چھت پھٹ گئی۔ اور جدید روضہ شریف تعمیر ہوا۔

مسجد امام الدین تاریخ لاہور میں ہے۔

یہ مسجد محلہ چیلہ کا حمام میں ایک عالی شان مسجد بنی ہوئی ہے۔ بانی مسجد کا مہاراجہ رنجیت سنگھ کے دربار میں امیر کبیر و ناظم صوبہ کشمیر تھا۔ پہلے اس کا باپ شیخ غلام محی الدین کشمیر کی نظامت پر مامور ہوا۔ اُس نے وہاں ہی وفات پائی۔ پھر اُس کا بیٹا شیخ امام الدین اُسی خدمت پر مقرر ہوا۔ اور اُس وقت تک رہا جب تک کہ صاحبان انگریز نے لاہور فتح کر لیا۔ اور صوبہ کشمیر کا علاقہ بیع دیگر کو مہستانی علاقہ کے مہاراجہ گلاب سنگھ کے پاس فروخت ہو گیا۔ یہ مسجد اُس نے ۱۲۶۶ھ میں تعمیر کی۔ اور یادگار نیک زمانہ میں چھوڑ گیا۔ مسجد سر کوچہ بجانب غرب ایک منزل کرسی دے کر

---

[۲] تاریخ لاہور صفحہ ۳۵۳۔ [۳] مولانا حکیم پیر غلام قادر شاہ اشرف قندازی عالندھری انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ خطی مکتوبہ مولف۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تعمیر ہوئی ہے۔ زینہ چڑھ کر اوپر جاتے ہیں صحن وسیع پختہ فرش کا بنا ہے۔ شمال کی طرف ایک چوبی مکلف دالان ہے۔ خاص مسجد کی تین محرابیں پختہ عالی شان بنی ہیں۔ عمارت نہایت عمدہ ہے۔ درمیانی محراب کے سر پر ایک اینٹ سنگ مرمر کی لگی ہے جس کے اوپر کے درجے میں کلمہ شریف لکھا ہے۔ اور نیچے یہ چار مصرعے تحریر ہیں۔

ع

امام الدین خاں نواب با جاہ — عمارت کرد مسجد حسب دلخواہ
چو تاریخش بجستم از لطف غیب — بگفتا۔ فی حقیقت کعبۃ اللہ ۱۲۶۶ھ

مسجد کے اندر عمارت نہایت عمدہ و منقش ہے سقف کالبوتی ہیں۔ اور تین درجے کی گنبدی سقف تعمیر ہوئی ہیں۔ درمیانی گنبد کے چاروں طرف چار شعر کا قطعہ لکھا ہوا ہے۔

ع

زہے نواب عالی شاں کہ از تائید یزدانی — موفق شد بتعمیر مسجد از خداوانی
چہ مسجد قبلہ گاہ عارفان و معبد نیکاں — مقام فیض ربانی مکان لطف سبحانی
بنام ایزد از بہر تعمیر تسخیر دو عالم کرد — خریدہ دولت باقی عقبیٰ از زر فانی
سر اعدا فگندہ گفت فی الفور سال تعمیرش — بدنیا از امام الدین بنا شد کعبہ ثانی ۱۲۶۶ھ

مسجد کی چھت کے اوپر نہایت خوشنما تین عالی شان گنبد بنے ہوئے ہیں، اور دو مینار ہیں، اور صحن کی جنوبی دالان کی دیوار پر بھی چند اشعار تاریخی تحریر ہیں۔ بانی مسجد کا بیٹا نواب غلام محبوب سبحانی تا دم تحریر موجود ہے۔ اور مسجد کی خبر گیری اس کے متعلق ہے۔[1]

خان بہادر کا خطاب پانا آپ حکومت برطانیہ کے وقت خان بہادر کے لقب سے مفتخر ہوئے۔ چنانچہ رزیڈنسی دہلی کے روزنامچہ مترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی کے صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے۔

"لاہور کے رزیڈنٹ بہادر نے برائے مہربانی شیخ امام الدین کے خط کے القاب

[1] تاریخ لاہور ص ۱۸۰۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

"مہربانِ دوستاں شیخ امام الدین خاں بہادر" مقرر کئے ہیں"

سالِ وفات و مدفن | تاریخ لاہور میں ہے۔

اس احاطہ [دارا گنج بخش رح] کے شمالی دالان سے احاطہ قبر شیخ امام الدین کی طرف رستہ ہے۔ اور وہ احاطہ حضرت کے احاطہ سے بجانب شرق و جنوب دیوار بدیوار ہے۔ شیخ امام الدین کی قبر کا احاطہ بھی نہایت مکلف بنا ہے۔ قبر نواب شیخ امام الدین کی سنگ مرمر کی بنی ہے اور قبر کی جنوبی دیوار پر یہ اشعار لکھے ہوئے ہیں ؎

دریغا کہ بے ما بسے روزگار — بروئد گل و بشگفد نوبہار

بسے فردوی ماہ و اردی بہشت — بیاید کہ ما خاک باشیم و خشت

یہ قبر سنگ مرمر کی نہایت عمدہ و قطع بنی ہے۔ جو بعد وفات نواب شیخ امام الدین کے اُن کے بیٹے نواب غلام محبوب سبحانی نے بنوائی تھی۔ اور اللہ بخش نام حکاک نے اس قبر کو بنایا اور قبر کی چھاتی پر جو پتھر لگا ہے۔ اس پر یہ تاریخی ابیات لکھے ہیں۔

؎

چونکہ نواب شیخ امام الدین — شد ز دنیا و رفت بخلد نہاد

گفت ہاتف بسالِ تاریخش — احمد مجتبےٰ شفیعش باد

اس کے نیچے یہ شعر لکھا ہے ؎

چوں بخاکم بگذری دامن کشاں — از سرِ اخلاص الحمدے بخواں [۵]

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نواب شیخ امام الدین کی وفات ۱۲۷۵ھ / ۱۸۵۹ء میں بعہد حکومت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۲۲ جلوسی تھا۔

مادہ تاریخ

"حشمت منزلت" ۱۲۷۵ھ

---

[۵] تاریخ لاہور ص ۲۹۳ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۷)

انورشاہ

میاں انورشاہ سندرپوریؒ

آپ فرزند و مرید میاں نواب علی صاحب سندرپوری رح کے تھے۔ صاحب خوارق و کرامات تھے۔

کنوئیں کا خشک ہونا اور پھر پانی برآمد ہونا ایک روز آپ ایک کنوآں پر نہانے کے لئے گئے۔ کنوآں چل رہا تھا۔ آپ نے ایسا تصرف کیا کہ سب ٹنڈیں گر پڑیں اور کنوآں خشک ہوگیا۔ لوگوں نے آپکے والد صاحب کو حقیقت واقعہ سے مطلع کیا۔ وہ تشریف لائے۔ دیکھا تو واقعی ٹنڈیں گر پڑی تھیں اور کنوآں خشک ہوگیا تھا۔ میاں صاحب نے فرمایا۔ بیٹا! یہ کیا ماجرا ہے؟ آپ نے عرض کیا یا قبلہ! دیکھو اس میں پانی موجود ہے۔ دیکھا تو کنوآں میں پانی نے جوش مارا۔ اور ٹنڈیں لبریز ہوکر باہر آرہی تھیں، قادری بوستان میں ہے ؎

دیکھو نیر نہ جھلن ٹنڈاں سچ مچ ایہو حالا پھر آوہ جوش کھو ہے دا چڑھیا کیڈا راز کمالا[1]

---

[1] دیوان مسمّٰی عسر قادری نوشاہی - قادری بوستان صفحہ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

بخشہ

شیخ بخشہ فقیرؒ

یہ قوم سنجرا سے موضع جھام والہ ضلع گوجرانوالہ کا باشندہ تھا۔ اس کا اصلی نام قل احمد تھا۔ لیکن جب حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکوزت نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح م ۱۲۸۶ھ کا مرید ہوا۔ تو بوجہ ادب کے اپنا نام بدل کر خدا بخش رکھ دیا۔ جو عوام میں بخشہ مشہور ہو گیا۔[1]

مکتوباتِ حکیم کرم الٰہی فاروقی میں بھی اس کا نام "بخشہ فقیر" ہی درج ہے۔

خدماتِ مرشد یہ ساری عمر اپنے پیر دستگیر کی خدمت میں رہا۔ سفر و حضر میں ساتھ رہتا۔ گھر بار کی خدمات انجام دیتا۔ ان کی وفات کے بعد اُن کے پوتے حضرت سید حافظ رح اللہ خلف اکبر سید محمد امین مختار السالکین رح کے ساتھ رہا۔ اور تربیت و تکمیل پائی۔ صاحب ارشاد و ہدایت تھا۔

---

[1] تفسیر محمدی شاہی حقی۔ جلد اول۔ ص ۴۸۲ - سرائت۔

Marfat.com
Marfat.com

۵۱

(۹)

بدرالدین

میاں بدرالدین فاضل شاہی بیڑوی رح۔

آپ درویش کامل اور فقیر مکمل تھے۔ لاہور کے مضافات میں سکونت رکھتے تھے۔

سلسلہ بیعت آپ مرید سید جیوے شاہ کے۔ وہ مرید بابا جیون شاہ کے۔ وہ مرید بابا عادل شاہ لاہوری رح کے جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الوشاہیہ کے چوتھے حصہ موسوم بہ ماثر الاحبار میں لکھا جا چکا ہے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے ہیں۔ امام دین اور مستان علی۔ دونو ۱۳۹۲ھ میں موجود ہیں۔ امام دین کا ایک بیٹا محمد بشیر نام موجود ہے۔

یاران طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ سید فضل شاہ ولد سید جیوے شاہ۔ بھرانہ شریف ضلع لاہور

۲ سائیں تیغ علی شاہ ” بیڑ شریف ”

تاریخ وفات میاں بدرالدین کی وفات ستائیسویں ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ایکہزار تین سو پچیس ہجری مطابق دسویں جون ۱۹۰۷ء ایکہزار نو سو سات عیسوی موافق اٹھائیسویں جیٹھ سمت ۱۹۶۴ ایکہزار نو سو چونسٹھ بکرمی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ شہ سات جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع بیڑ شریف متصل ماڈل ٹاؤن۔ لاہور میں ہے مادہ تاریخ سر تاج ۱۳۲۵ھ

شجرہ فقرائے میاں بدرالدین رح

سید فضل شاہ ولد جیوے شاہ بھرانہ

سید شاہ سوار ولد فضل شاہ

سائیں فضل دین دھوبی مرحوم

سید عباس علی ولد شاہ سوار بھرانہ

عنایت [illegible] تیغ علی شاہ

[illegible] لاہور

Marfat.com
Marfat.com

(۱۰)

بدرؒ

سائیں بُدّوؒ لاہوری

یہ قومِ تیلی سے لاہور کا باشندہ تھا۔ حضرت سید مکھن شاہ نوشاہی برخورداری لاہوری رح کا مرید اور خلیفہ تھا۔

مرتبہ فنافی الشیخ کا حصول | جب سنہ ۱۳۳۶ھ ایکہزار تین سو چھتیس ہجری میں پیر مکھن شاہ رح کا تابوت شریف قبر سے باہر نکالا گیا۔ بارہ دن تک زیارت ہوتی رہی جسم صحیح وسلم تھا اور خوشبو بہت بہترین آتی تھی۔ اُس سال ماہِ مئی میں سائیں بُدّوؒ بھی موضع ساہن پال شریف۔ زیارت کے واسطے آیا ہُوا تھا۔ میں نے [شرافت نے] اُس کو دیکھا مرتبہ فنافی الشیخ پر فائز تھا۔ اُس کی صورت بالکل پیر مکھن شاہ رح جیسی ہو گئی تھی۔ اس کا سلسلہ مریدین بھی جاری تھا۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۱)

بُڈھے شاہ

میاں بُڈھے شاہ جھنگی والے

آپ حاجی عطا محمد بن میاں شہاب الدین صاحب ساکن جھنگی بابا پاہی شاہ کے تیسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔

مستانہ حالت | تذکرۃ المشایخ میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"بُڈھے شاہ بڑے کامل اکمل مکمل ولی اللہ تھے۔ اور سالک مست تھے۔ جو کچھ آپ زبان سے نکالتے تھے۔ اُسی وقت ظہور میں آتا تھا۔ آپ کی بہت سی کرامتیں مشہور ہیں۔ عام خلق میں شہرہ آفاق تھے۔ آپ کی حالت مستانہ تھی۔ خلق آپ کو مست کے نام سے پکارتی تھی۔" [1]

اولاد | آپ کے ایک ہی فرزند میاں فضل کریم صاحب پٹواری ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں موجود تھے۔

میاں فضل کریم کے چھ بیٹے ہیں۔ ایاز احمد سارجنٹ پولیس۔ نذیر احمد۔ رشید احمد۔ محمود احمد۔ منظور احمد اور محمد افضل۔

مدفن | میاں بُڈھے شاہ صاحب کا مزار جھنگی بابا پاہی شاہ صاحب ضلع ہوشیار پور میں ہے۔

---

[1] مولوی میر احمد نوشاہی مولوی فاضل جھنگی والے، تذکرۃ المشایخ خطی۔ ملوکہ سردار شریف

Marfat.com
Marfat.com

(۱۲)

بلندشاہ

سید بلندشاہ گردیزی لاہوریؒ

آپ سید فضل شاہ مجذوب لاہوری کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔ والدہ کا نام بی بی امینہ تھا جو قریشی خاندان سے تھیں۔ آپ بیرون بستی دروازہ۔ لاہور میں رہتے تھے۔

طرز معاشرت | آپ بڑے خوش گذران آدمی تھے۔ سواری کے واسطے گھوڑا اور طلائی زیور بھی ہمیشہ موجود رہتا تھا۔ باوصف اس کے کہ آمدنی کی کوئی سبیل نہ تھی صرف توکل پر گذران تھی۔[1]

راجہ دینا ناتھ کی خدمات | راجہ دینا ناتھ آپ کے والد کے مرید و معتقد تھے۔ آپ کو تقسیم کپڑے عمدہ عمدہ گھوڑے۔ دوہرے دوہرے طلائی کڑے۔ اور کنٹھے اور مالائیں مروارید دیا کرتے۔ اور آپ کے اہل و عیال کا خرچ صدہا روپیہ ماہواری دیا کرتے اور راجہ خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے۔ آپ اس حالت میں امیرانہ زندگی بسر کرتے رہے لیکن جب راجہ صاحب کا انتقال ہوا تو سب کچھ بند ہو گیا۔

راجہ صاحب اپنے بیٹے دیوان امرناتھ کے ہمراہ آپ کو مولوی احمد بخش مکتل غلام حسین لاہوری کے پاس پڑھنے بٹھایا۔ مگر آپ کی طبیعت علم کی طرف [illegible] خیر۔ راجہ صاحب نے آپ کو چار یا پانچ منزل مکانات خرید دیئے۔ جو [illegible] آپ نے فروخت کر کے اپنا وقت پورا کیا۔ شہر کے لوگ آپ کا ادب و احترام کرتے تھے۔[2]

---

[1] احمد علی خاں لاہوری۔ اسرار اللہ [2] مولوی نور احمد چشتی۔ تحقیقات چشتی۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اولاد آپ کا ایک بیٹا لال شاہ نامی تھا، جو بچپن میں مر گیا، ایک لڑکی مسمات سیدہ نادرہ بیگم آپ کے بعد باقی رہی جو احاطہ مزار بلند شاہ و فضل شاہ میں ایک پردہ دار مکان میں علیحدہ رہتی تھیں۔ ان کے متعلق اسرار التصوف حصہ دوم میں ہے۔

"نادرہ بیگم ایک زاہدہ عابدہ عورت ہیں۔ اور عملیات بھی جانتی ہیں۔ اس لئے مستورات کی رجوعات ان کی طرف بہت ہے اور یہی مکان کی شکست ریخت کی خبر رکھتی ہیں۔"

"نادرہ بیگم ننھال کی طرف سے بھی واجب التعزیت ہیں۔ ان کے نانا مرزا محمد بیگ صاحب خانقاہ شاہ فرید صاحب کے گدی نشین اور خلیفہ تھے۔"

صاحب تحقیقات چشتی نے لکھا ہے کہ نادرہ بیگم کے شوہر حافظ عمر دراز بھی اسی جگہ اپنی زوجہ کے پاس رہتے ہیں۔

تاریخ وفات سید بلند شاہ کی وفات منگلوار ۲۹ صفر ۱۲۸۷ھ مطابق ۳۱ مئی ۱۸۷۰ء بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۳ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر لاہور، بیرون مستی دروازہ۔ اپنے والد سید فضل شاہ مجذوب کے پاس ہے۔ آپ کے لوح مزار پر یہ تاریخ سنگ مرمر پر کندہ ہے۔

قطعہ تاریخ

سہ شنبہ از صفر بست و نہم بود — کہ واصل شد بحق آن دین پناہی
بگو از سال ترحیلش کہ گردد — مقامش جنت الماوا الٰہی

۲۹ ۸ ۷ ۱۲ ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۱۳)

بھولا

یا بابا بھولا نجّار، سرانوالیہ[1]

والد کا نام پنجہ قوم دہیجڑے۔ آبائی پیشہ درودگری تھا۔ سکونت سرانوالی علاقہ فیروزآباد میں تھی۔ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیپالوی رح کا مرید تھا۔ بوقت بیعت عرض کیا کہ مجھے وجد عطا کرد۔ اُنہوں نے فرمایا۔ وجد کی ضرورت نہیں۔ نماز پڑھنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنے ہاتھ سے اس کو نماز لکھدی[2]

اخلاق وعادات | بابا بھولا۔ نماز پنجگانہ اور تہجد کا سخت پابند تھا۔ غیر شرع لوگوں کو سختی سے پیش آتا۔ ہمیشہ سچی بات بولتا۔ راستگو۔ درست کردار تھا۔ مسجد میں اذان بھی دیا کرتا۔ تلاوت قرآن مجید بلا ناغہ کرتا۔ چندری۔ نظر بد وغیرہ امراض کا دم بھی کرتا[3]

ایک دفعہ کسی شخص نے پوچھا مسجد کے اندر کون شخص بیٹھا ہے؟ اس نے کہا سانپ جب وہ اندر داخل ہوا تو ایک تلخ مزاج شخص محمد دین نام بیٹھا تھا۔[4]

اولاد | اس کا ایک بیٹا مراد نامی ہے جو ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے اور وہابی مذہب کا پیرو کار ہے۔

تاریخ وفات | بابا بھولا کا انتقال بعمر اسّی سال نماز ظہر ادا کرنے کے بعد ۱۴ محرم ۱۳۴۴ھ ۵ اگست ۱۹۲۵ء ۲۱ ساون سمت ۱۹۸۲ب کو بعہد سلطنت جارج پنجم دلدار ید درد ہفتم ہوا ۱۲ سال جلوسی تھا۔ سرانوالی متصل دزیرآباد ضلع گوجرانوالہ میں مدفون ہے۔

مادہ تاریخ ۔ "ختم شد" ۱۳۴۴

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد چہارم ص ۱۴۲۔ [2] ایضاً ص ۶۸۱ [3] ایضاً ص ۶۷۹۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

پ

(۱۴)

پیر بخش

مولوی پیر بخش پیگلوی رح

آپ قوم بھٹی تھے۔ موضع پیگلہ کے امام مسجد تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح کے مرید تھے۔ ظاہری علم اپنے ماموں مولانا علاؤالدین حنفی ساکن پنڈوری چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ سے حاصل کیا۔ علم فقہ اور طب سے پوری پوری واقفیت پائی۔

طور و طریقہ | آپ اپنے پیر صاحب کے فرمودہ وظائف پر عمل کیا کرتے۔ آپ کے علاج سے اکثر بیمار شفا پا جاتے۔ آپ کے دم درود میں خاصہ اثر تھا۔ آپ کی دعا اور بددعا درگاہ الٰہی میں منظور ہو جاتی تھی۔ عربی اور فارسی زبان کے جاننے ماہر تھے۔ اپنے پیشوا کے نہایت تابعدار تھے۔

عملیات | آپ دردِ سر، دردِ شقیقہ، چندری، اٹھرا، آسیب، بخار یومیہ بخار نوبتی، بخار چہارم کا دم کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بیمار اچھے ہو جاتے۔

حلیہ | آپ کا قد درمیانہ۔ داڑھی سفید تھی۔

اولاد | آپ کا ایک بیٹا محمد حسین نام ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے۔

سال وفات | مولوی پیر بخش صاحب کی وفات ۱۳۰۷ھ / ۱۸۹۰ء میں بعمر تقریباً ۳۳ سال ہوئی۔ قبر پیگلہ متصل کلاسکے چیمہ، ضلع گوجرانوالہ میں ہے[1]

مادہ تاریخ "شادبخت" ۱۳۰۰ھ

[1] نیض محمد شاہی خطی ج ۱ - ص ۱۹۱ شرقپور

Marfat.com
Marfat.com

ت

(۱۵)

تاجا

چوہدری تاجا تارڑ ساہنیالوی[1]

یہ چوہدری اللہ داد ولد غازی خاں نمبردار قوم تارڑ کا چھوٹا بیٹا تھا۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی سرخوردری ساہنیالوی رح کے ارادتمند سے تھا۔ اعتقاد اور ادب میں کامل تھا۔ روزانہ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت کو جایا کرتا۔

فراست آباو اجداد کی طرح پیشہ کاشتکاری کیا کرتا۔ طبع صوفیانہ اور متشرعانہ تھی۔ حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز رکھتا۔ ایک روز محکم دلد عالم تارڑ ساکن اگرویہ نے چوری کے بیل کا گوشت ان کے گھر میں بھیجا۔ اس کو کوئی اطلاع نہ تھی۔ جب اہل خانہ نے اس کے آگے کھانا رکھا تو فراست سے بتا دیا کہ یہ گوشت حرام ہے۔ اٹھاو۔ قطعاً نہ کھایا۔[1]

اولاد چوہدری تاجا کے چار بیٹے تھے۔

۱ چوہدری حاکم۔
۲ چوہدری محکم۔
۳ چوہدری شرف۔
۴ چوہدری فضلا۔ متوفی بدھوار ۱۳ شوال ۱۳۴۹ھ ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد اول صفحہ ۱۵۶ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

واقعہ وفات

چوہدری تاجا ضعیف العمر تھا۔ ایکدن حجامت کرائی اور اپنا فصل وغیرہ دیکھنے کے واسطے ظہر کے وقت بیلہ کو روانہ ہوا۔ رستہ میں نالہ ہلکی سے گذرنے لگا تو گرداب میں پڑ گیا اور دہیں غرق ہو گیا۔ ورثوں نے دُور دُور تک تلاش کیا، مگر نعش کہیں سے نہ ملی۔ ایکدرت سید امام بخش ولد سید حبیب اللہ سرخوردار ساہنپالوی کو چوہدری تاجا خواب میں ملا اور کہا کہ میں رات کو دریا میں اور دن کو حضرت نوشہ صاحب رح کے دربار میں رہتا ہوں۔ جب میرا جیلہ پورا ہو جائے گا تو خود ہی ظاہر ہو جاؤں گا۔ چنانچہ اٹھارہ دن کے بعد سو فیع اگردیہ کے ایک ماچھی نے دیکھا کہ نعش دہین پلچھی کے بوٹا کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ اور جسم بالکل صحیح و سلامت تھا۔[1]

سال وفات | چوہدری تاجا کی وفات تقریباً ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء کے حدود میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ عمر ۱۸ سال جلوی تھا۔ اس کا جنازہ مولانا سید غلام قادر ولد سید عبداللہ نوشاہی برخوردار ساہنپالوی رح نے پڑھایا۔

مدفن | اس کی قبر گورستانِ نوشاہیہ۔ ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات میں ہے۔

مادہ تاریخ

"خانِ دالاتبار" ۱۲۹۲ھ

---

[1] فیض محمد شاہی حلی۔ جلد اول۔ ص ۱۴۸۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۲)

توکل شاہ

شیخ توکل شاہ درویش رح

آپ قوم جھیہ سے۔ جو ضلع جھام والہ ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ تھے۔ جب راہِ حق کا شوق ہوا تو گھر سے نکل کر فقیروں کے پاس جانا شروع کیا۔ مگر کہیں سے تسکین خاطر نہ ہوئی۔ جب سامن پال تشریف لائے تو حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب باکرات نوشاہ ثانی سرخوردار رح کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی۔

حضرت نوشاہ عالیجاہ سے عقیدت آپ ساری عمر اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ سادہ طبیعت۔ اسم با مسمّٰی۔ متوکل علی اللہ تھے۔ حضرت نوشہ صاحب رح سے کمال عقیدت تھی۔ اگر کوئی شخص کہتا کہ فلاں کام کے لئے دعا کرو تو کہا کرتے کہ نوشہ گنج بخش ہی کرے گا۔ اگر کوئی کہتا سائیں توکل شاہ! مجھے مٹھیں بھریں تو بوجہ سادگی کے کہدیتے کہ ہم کو گنج بخش ہی مٹھیں بھرے۔ ان باتوں سے آپ کا حسن عقیدت ظاہر ہوتا ہے۔

سادگی کی بات ایک دفعہ حضرت نوشاہ ثانی رح کے ہمرکاب سفر جا رہے تھے۔ راستہ میں آپ نے پوچھا یا حضرت! آپ میرے دل کی دلیل پوچھیں اور میں آپ کے دل کی دلیل بتاؤں گا۔ حضرت صاحب نے متبسم ہو کر فرمایا۔ کہ توکل شاہ! ہماری دلیل بھی تم ہی بتاؤ اور اپنی بھی۔ آپ نے کہا جناب! میری دلیل تو یہ ہے کہ "حضرت صاحب میرے مرشد عالی ذات ہیں۔ میں ان کا مرید ہوں۔ اگر خدمت کروں گا تو فیض پاؤں گا"۔ اور حضور کی دلیل یہ ہے کہ "یہ بندے کا بچہ ہے اگر ہمارے پاس رہا تو روٹی سے تو مرا نہیں اور اگر چلا گیا تو ہو وے ایسا تیسا"۔ حضرت صاحب آپ کی سادہ لوحی اور کسر نفسی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور فیض باطنی عطا کر دیا۔ [فیض محمد شاہی خطی۔ جلد اول۔ ص ۱۳۵]

Marfat.com
Marfat.com

ج

(۱۷)

جانی

سائیں جانی درویش ڈھلوالہ ؒ

یہ قوم مسلم شیخ سے تھا بعد اپنے بھائی سائیں نعمت علی کے حضرت سید شمس الدین بن سید اللہ دتہ صاحب برخورداری ڈھلوالہ م ۱۲۸۵ھ کے مریدین میں داخل ہوا ، تمام عمر خدمت میں گذاری ۔

مختصر تذکرہ اولاد سائیں جانی درویش ؒ

- سائیں جانی کے چار بیٹے تھے ۔ سائیں دتا ۔ سائیں لدھا ۔ خوشی اور گاماں ۔
- سائیں دتا کا ایک بیٹا باغو نام تھا ۔
- باغو کا ایک بیٹا حسین موجود ہے ۔
- سائیں لدھا ولد جانی کے دو بیٹے تھے جمّاں اور عمر لدولہ ۔
- جمّاں کا ایک بیٹا امام دین تھا ۔
- امام دین کے دو بیٹے ۔ فضل الٰہی اور محمد الٰہی موجود ہیں ۔
- خوشی ولد جانی کا ایک بیٹا سیفا تھا ۔
- سیفا کا ایک بیٹا گلاب موجود ہے ۔
- گاماں ولد جانی کے دو بیٹے تھے ۔ عیدو اور بولا ۔
- عیدو کا ایک بیٹا گامو موجود ہے ۔

انتباہ یہ شجرہ ۱۳۶۰ھ میں منسلک کیا تھا جن کو موجود لکھا ہے وہ اُس سال میں موجود تھے ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱۸)

جمال الدینؒ

فقیر سید جمال الدین بخاری برقندازی لاہوریؒ

آپ فقیر سید خلیفہ نور الدین ولد فقیر سید غلام محی الدین نوشاہِ ثانی بن سید غلام شاہ بخاری نوشاہی برقندازی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

شجرہ شریف نوشاہی کسی شاعر نے آپ کے فرمانے پر یہ شجرہ شریف فارسی میں نظم کیا۔

الٰہی یا الٰہی یا الٰہی — جمالِ دین بخش اندر گدائی
کمینہ بخششِ تو گنج بخشی — چہ باشد گر ز عشقت گنج بخشی
عزیزاں نوردیں تحصیل کردند — جمالِ دین را تحصیل کردند
ز شجرہ کاصلِ او اندر زمین ست — ولے فرعش بریں چرخِ برین ست
ہمہ از ثمرہ اش سیراب گشتند — بوجد و حالت و بے تاب گشتند
خصوصاً ایں فقیرانِ نوشاہی — کہ شاہاں پیشِ شاں اندر گدائی
جمال الدین سیادت دستگاہے — خلیفہ نوردیں عالم پناہے
غلامِ محی دیں شاہِ زمانہ — امانت شاہِ دیں در دیں یگانہ
چہ غم گر سر ما عبد الغفور ست — گناہم چو ہیزم در تنور ست
محمد دائم الدین حافظ و یار — کہ پیرِ او محمد پیر سچیار
کنوں آمد کہ گویم نامِ نامی — کہ جسم و جان ز نامش شد گرامی
بیا اے نوشہ حاجی گنج بخشا — گناہِ ما بہمت خویش بخشا

Marfat.com
Marfat.com

مشو در انتظار اتے کچاوہ
پیادہ رُو تو اے طالب براہ

ببوس آں خاک شاہ سلماں بدیدہ
بیاور بہر بازاں کحل دیدہ

شہے معروف سے معروف صاحب
مبارک شاہ و شمس الدین صاحب

محمد غوث و ہم عبد الوہاب ست
جہاں از فیض ایشاں فیضیاب ست

زباں را شست و شو باید ازیں پیش
گلاب و مشکبو باید ازیں پیش

علی القدر و الا دستگاہے
مغنّے منزلت جیلان پناہے

سَقَانِی الْحُبُّ مِنَ الْبَغْدَادِ کَاسًا
سَعَیْتُ لِمَشْیِہٖ عَیْنًا وَّ رَاْسًا

غلیمت را غلامم از دل و جاں
چہ خوش گفت آں مرید شاہ جیلاں

شدہ تا حولِ آں قبلۂ جاں
حریم کعبہ دارد عشق گیلاں

کجائی شاہِ جیلانی کجائی
کہ جاں بر لب رسیدہ از جدائی

نگاہے بر تہیدستے بپاشے
اگر دایم نباشد گاہ گاہے

اس سے آگے شاعر نے یہ عبارت لکھی ہے۔

"بتکلیف احدے ایں چند بیت فی البدیہہ عرض نمودہ شد لیکن بندہ را کما حقہٗ ازیں شجرہ و حالاتِ ایں بزرگاں سوائے چند اسمائے مبارک آگہی نیست"[1]

ایک شخص کے کہنے پر یہ چند بیت فی البدیہہ عرض کئے گئے۔ لیکن مجھ کو اس شجرہ اور ان بزرگوں کے حالات سے سوائے چند ناموں کے کما حقہٗ واقفیت نہیں۔

---

[1] شجرہ لکھنے والے نے اپنی عدم واقفیت کی وجہ جیسا کہ اس نے آخر میں اعتراف کیا ہے شجرہ کے چند نام ترک کر دئے ہیں، جو یہ ہیں سید مبارک سے آگے۔ سید محمد غوث۔ سید شمس الدین۔ سید شاہ میر سید علی۔ سید مسعود۔ سید احمد۔ سید صفی الدین۔ سید عبد الوہاب۔ [2] سفینۂ شرافت (بیاض خلی) ص شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۱۹)

جُمّاں

میاں جمّاں نجار ساہنیالویؒ

اس کے والد کا نام نظام ولد احمیر بن رحمان بن اُستاجانی بن حومن بن گھیلا بن جبّل تھا۔ اِن میں سے میاں اُستاجانی حضرت نوشہ گنج بخش رح کے مخلص مُرید دل سے تھا۔

بندوبست ۱۲۸۵ھ / ۱۸۶۸ء کے کاغذات میں جمّاں ولد نظام کی گوت چھبیل لکھی ہے۔ رقبہ ساہن پال میں اس کی ملکیت میں کچھ زمین بھی تھی۔ جو آج تک اس کی اولاد کے قبضہ میں ہے۔ پیشہ نجاری کرتا تھا۔ حضرت سید شمس الدین ولد سید اللہ دتہ برخوردار ی دُھل والے رح کا مرید را سخ الاعتقاد تھا۔

مکتوب بنام مرشد صاحب | میاں جمّاں کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جو اس نے اپنے پوتے دیناں [الہدین] ولد صلاح کی شادی کی اطلاع کا اپنے مرشد صاحب کے نام بمقام دُھل شریف بھیجا تھا۔

"بجناب فیض مآب۔ پیر روشن ضمیر۔ دستگیر افتادگان۔ دستگاہ درماندگان قافلہ سالار طریق ہُدےٰ۔ مُربی مشکل کشا۔ مرشد کامل۔ ہادی آگاہ دل۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

کمترین غلاماں۔ غلام جمّاں نجار۔ بعد از ادائے آداب و تسلیمات بجا آوردہ معروض میدارد کہ شادی برخوردار دِیناں ولد صلاح بیست و یک ماہ ربیع الاول مقرر کردہ است باید کہ بروز مسنگلوار ہمراہ شیخ بخشا اینجا بیایند۔ اندک نوشتہ را بسیار دانند۔ حرر بعد حرر تاکید دانند۔ زیادہ حد ادب ست۔ فقط"

اولاد | اس کے چار بیٹے تھے۔ ۱۔ بیہوں ۲۔ مانہ۔ ۳۔ صلاح ۴۔ جواہر۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲۰)

جواہر شاہ

سائیں جواہر شاہ بھڑی والا رح

یہ سید احمد بخش ولد سید اللہ دتہ بن سید فتح الدین برخورداری ڈھلوالا رح متوفی ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء کا مرید و خلیفہ تھا جن کا ذکر جمیل شریف التواریخ کی دوسری جلد سوسوم بہ طبقات اللوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے ساتویں باب میں گذر چکا ہے۔

سائیں جواہر شاہ۔ کی سکونت بھڑی شاہ جہان ضلع گوجرانوالہ میں تھی۔

شجرہ فقرائے سائیں جواہر شاہ رح

سائیں غریب شاہ نوہار۔ ساکن مچھرالہ ضلع گوجرانوالہ

- سائیں جیون شاہ فقیر ساکن جھبرو، کاں ضلع گوجرانوالہ
- سائیں پیر بخش فقیر ساکن مچھرالہ

Marfat.com
Marfat.com

(۲۱)

جھنڈے شاہ

میاں جھنڈے شاہ جھنگی والے؟

آپ حاجی عطا محمد ولد میاں شہاب الدین صاحب ساکن جھنگی ماہی شاہ کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔

فیض عام | صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"آپ بڑے کامل درویش تھے۔ علم و حدت وجود میں یکتائے زمانہ تھے۔ اور پابند شرع تھے۔ اور سلسلہ سے چلے آپ نے کئے۔ اور بعام خلق میں آپ کی مشہوری ہوئی۔ اور دور دراز ملکوں میں فیض عام ہوا۔ اور سلسلہ سے ملکوں کی آپ نے سیر و سیاحت کی اور بندہ نے اپنی آنکھوں سے اُن حضرت کو دیکھا۔ اور چند عملیات کی اجازت حاصل کی۔ آپ بڑے کامل مرد الٰہی تھے"

اولاد | آپ کے دو بیٹے ہیں ۱۔ میاں عبدالغنی ۲۔ میاں محمد حسن۔

"میاں عبدالغنی صاحب ذکر و شغل میں۔ شب و روز حالتِ استغراق میں رہتے ہیں اور فرشتہ سیرت اور نیک فطرت اور عادات سلف سے مخمور ہیں۔ دینی علوم میں اور علم وحدت الوجود میں اپنے والد کی مثل ہیں اسوقت ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں موجود ہیں"

"میاں محمد حسن کا ایک لڑکا فقیر محمد شرف ولی موجود ہے" [1]

تاریخ وفات | میاں جھنڈے شاہ کی وفات وقتِ نماز جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۲۶ء کو بعہد حکومت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار جھنگی ماہی شاہ ضلع ہوشیار پور میں ہے۔

مادہ تاریخ "فردِ محبوب" ۱۳۴۴ھ

[1] تذکرۃ المشائخ حطی شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۲۲)

جے سنگھ

حکیم جے سنگھ گوجرانوالیہ

علم طب و حکمت میں کامل تھا حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخش نوشاہی برخوردار دی رسول نگری رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ اپنے پیر صاحب کا عاشق صادق تھا۔ ایک مرتبہ گوجرانوالہ سے رسول نگر زیارت کے لئے گیا۔ رات کو پہنچا۔ دروازہ بند تھا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ ساری رات دروازہ پر دست بستہ کھڑا رہا۔ اور آواز نہ دی۔ تاکہ بے ادبی نہ ہو۔ فجر کو جب خود انہوں نے دروازہ کھولا تو قدمبوسی ہوا۔

حکیم کا جب وقت انتقال قریب ہوا تو بیٹوں کو وصیت کی کہ میری ہڈیاں بجائے گنگا بھیجنے کے۔ میرے پیر صاحب کے دروازہ کی نالی میں پھینک دینا چنانچہ جب وہ ہڈیاں رسول نگر لائے تو پیر صاحب نے فرمایا کہ جاؤ اب ہماری اجازت سے اس کو گنگا میں لے جاؤ۔

شعر گوئی حکیم فارسی۔ اردو۔ اور پنجابی میں سہتا شعار کہا کرتا تھا کئی قصائد اپنے پیر صاحب۔ اور اپنے دادا مرشد کے مناقب میں لکھے جس سے اس کا عشق اور ادب مترشح ہوتا ہے۔ وہ ان بزرگوں کے حالات میں شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ لطیفات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے چھٹے حصہ تک اپنا تین باب میں درج ہو چکے ہیں۔ ایک تصنیف دیوان لکھا جو ناپید ہے۔

لہ سید بخش نے مرتبہ لطیفات النوشاہیہ صفحہ ۱۵۷ سے ۱۶۰ تک لکھا جو ناپید ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

قصیدہ

در مناقب پیر روشن ضمیر حضرت اقدس ہمایوں ، دستگیر درماندگان
پشت پناہ مایوسان ، مقرب بارگاہ ازلی ، رکن
درگاہ علم نبوی ، عالی جناب سید عمر بخش صاحب ۔ چراغ
خاندان نوشاہی مقیم رسول نگر ضلع گوجرانوالہ

بعد حمد ہادی مطلق پناہ بے کساں
ہے مناقب پاک مرشد کا میرا مقصود جاں

نام نامی ہے میرے مرشد کا صاحب عمر بخش
ہو جنہوں کی مہر سے حاصل حیات جاودان

فخر ہے آدم کو اُن سے مصطفٰے کو ناز ہے
مرتضٰے ممتاز ہے اُن سے حسیان کا ملاں

عالم بالا سے بالا اُن کے در کا ہے غبار
اُن کی رحمت سے ہوا رحمت دو جہاں کی بیشاں

بے کسوں سے تا بہ قمر تک اور ثوابت بے شمار
کرتے ہیں طواف گرد آپ کے گھر کے عیاں

ہر دو عالم ان کے در پر ہیں کھڑے محتاج ہو
ہیں ہمہ دل سے ثنا خواں آپ کے پیر و جواں

آپ تو کیا آپ کے جو ہیں غلامان غلام
سرنگوں ہیں پیش ان کے عجز سے کروبیاں

دو جہاں کی بادشاہت کو کرے سب وہ پسند
اُن کے در سے جو ہوا ہے ایکدن گدیا ستاں

طفل مکتب آپ کے ہیں حسن در ابو یزید
صد چو شیخ عطار و شبلی آپ سے ہیں درس خواں

ایک سے تو تک مقامات تصوف یک بیک
ہوں مرید آپ کو دم میں میسر بے زباں

شرع سے تا معرفت ناسوت سے لاہوت تک
رات دن ہیں مثل خادم ان کے در پر پاسباں

سر کرتے ہیں ہمیشہ آپ کے گھر کا طواف
عرش و کرسی و ثوابت ہفت اختر آسماں

یا کہ آپ کے در پر جو کُلی خاک ہیں
خاک ہیں جو آپ کے در پر نہیں ہیں جانفشاں

کیمیا و سیمیا و ریمیا و ہیمیا
پیش خادم ان کے ہیں بازیچہ بازیگراں

ملتا ہو در دیکھو گا ہے خادم آپ کا
لامکاں ہو آپ کے خادم کا اول دم مکاں

Marfat.com
Marfat.com

ہو توجہ آپ سے بالِ مگس بالِ ہما
خاک سے ہو لعل سنگ سے ہو دلی اندر زباں

کون ہے جو ایکدم حاضر ہوا اُن کے حضور
اور نہیں واصل ہوا پھر با خدا سے ذوالمناں

ہے ہلالِ عید کا محبوبِ عالم اس لئے
ہے نشانِ نعل گھوڑے آپ کا اس میں عیاں

خارِ راہِ آپ کے نوکِ مژہ سے دمبدم
صاف کرتے ہیں ملک غلماں پری حور و جناں

عقلِ اوّل تختہ محفوظ کی باصد ادب
مثلِ طفلاں اُن کے مکتب میں الف با تا کناں

جو مشرف ہو چکا آدم زیارت آپ سے
آگ دوزخ سے نہیں جلتی کبھی پھر اُس کی جاں

آپ کی درگاہ میں حاضر ہوا جو ایک بار
اُس کے حق میں ہیں ملائک ہر زماں تحسیں کناں

لے ازل سے تا ابد رمزِ نہاں و سرِّ غیب
یک بیک ہوں اُن کے صادق کو بادل دم عیاں

خاک کو چہ آپ کی ہے سُرمۂ چشمِ کمال
ہے منوّر دو جہاں میں جس سے چشمِ عارفاں

کون ہے انساں کرے تعریف جو ان کی تمام
تا قیامت کر نہیں سکتے ملائک بھی عیاں

ایک دن پوچھا کسی نے پیرِ گیلاں سے سوال
باادب ہو سرنگوں کاے شاہِ شاہانِ جہاں

لے کے آدم سے مسیحا تک ہوئے ہیں جو نبی
کیوں مقامِ مصطفےٰ ہے سب سے عالی شاں

آدم و شیثِ مقدس حضرتِ ادریس و نوح
ہود و صالح و خضر و ابراہیم و اسمٰعیل خواں

لوط و یعقوب و یوسف و صابر کلیم
پاک داؤد و سلیماں یونس و عیسےٰ یہاں

شعیا و الیاس و زکریا
ہے نہیں شانِ محمد کے برابر اُن کی شاں

حرمِ کعبہ بھی ہے بیت المقدس پر شرف
اس لئے جو ہے محمد کا تولد اُس مکاں

کلمہ ہے لولاک بھی ہے شانِ احمد میں نزول
سیّد الکونین بھی اور خاتم پیغمبراں

قومِ احمد کی بھی ہے دیندار و صالح حق شناس
عالم و فاضل محقق فلسفی دراز داں

قسْ عَلٰی ھٰذَا تمہارا شان بھی ہے ابن بلند
دو جہاں میں ہیں تمہارے اولیا زیراماں

غوث و قطب و ابدال مرتاض ابدال و ولی
ہیں تمہارے روبرو حاضر ہمیشہ چوں کہاں

زاہد و شبلی و بطاش و ابوالحسن بھی
حسن خرقانی اویس و شمس نورِ لامکاں

Marfat.com
Marfat.com

سری و داؤد و ابراہیم و صنعان و جُنید
اور باقی اصفیاؤ اولیائے بیکراں

جبرائیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل
رکھتے ہیں دائم تمہاری صفت کو ورد زباں

ہیں تمہارے روبرو حاضر ہمیشہ بانیاز
ایک جو بردِ جہاں مثلِ رُوحِ چہارارکاں ہواں

پنج حواس و شش جہت ہفت آسماں ہشت بہشت
نُہ عرض دہ عقل گیارہ بارہ بُرج خواں

پیر جی نے کہدیا یہ سب بدولت عمر بخش
ہے چراغ خاندانِ نوشۂ شاہِ شہاں

خاندانِ قادری اور دینِ احمد کے میاں
مثلِ گُل در بوستاں مثلِ قمر بر آسماں

آپ کے ایجاد سے ہے خود قضا کو فخر و ناز
نوشہ ہے ممتاز اُن سے درمیانِ سروراں

نام سُن سجدہ کیا سائل نے اور کہنے لگا
وہ جنابِ عمر بخش تاجدارِ دو جہاں

تا کہ ہوں ان کی عنایت سے دو عالم میں قبول
اُن کے در پر کمتریں جے سنگھ ہے مثلِ سگاں [۲]

پنجابی کلام | حکیم جے سنگھ کی تصنیف سے چند سیحرفیاں پنجابی زبان میں موجود ہیں۔ نمونہ کلام یہاں درج کیا جاتا ہے۔

۱- سیحرفی اول سے۔

الف اج آیا بر ہوں گج میتھے لتھی بج گیا سب چج مائے
گئی عقل شعور حیا دانش رہی شرم نہ بھاؤ ذری بج مائے
خفتن باوری پھراں بیہوش جھلی ہر ہوں شور مچایا گج مائے
نام رب دے رحم تھیں رہے رانجھن میرا ننگ ہوئی وہن اج مائے

---

[۲] یہ سارا قصیدہ سراپا مبالغہ ہے۔ چونکہ حکیم جے سنگھ غیر مسلم تھا۔ اس لئے اُس کو عقائد اسلامی کا کوئی پاس نہ تھا۔ اس لئے ہی اس نے اپنے شیخ کی عقیدتمندی میں لکھ دی ہے۔ حالانکہ یہ ساری توصیف بارگاہ آنحضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہونی چاہیئے۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

یٰ یاد جسدی وچ ملک سارا حور ملک سارے تارے چند میاں
حضرت عمر بخش بخشش سدا بخشش جس توں ہے قربان ایہ چند میاں
عرش فرش حوراں سجدے وچ نیون ہو دن شاہ گدا خورسند میاں
رام نگر دے وچ مقام بابا جے سنگھ سدا کمر بند میاں [۳] ۵ـہ

۲۔ سیحرفی دوم سے۔

الف انتظاری دکھ بھاری موتوں سخت ستاوے عرب سناوے
دنے رات بھر بات سجن بن آ کے حال وہاوے درد دکھاوے
گذری عمر زلیخا دانگوں یوسف مکھ وکھاوے درد مٹاوے
کہو حکیم جا مترسجن نوں نام نبی دے آوے موئی جواوے
یٰ یارا یاری دا ویلا جان لبان پر آئی شک نہ کائی
بابا یار دوچھوڑے گھیرا برہوں دھوم مچائی ہوش دنجائی
جن تیرے نہیں میرا کوئی جانے سب لوکائی ما پیو بھائی
کہو حکیم جا مترسجن نوں بخشو نام الٰہی بیڑے جدائی [۴] ۵ـہ

سال وفات | حکیم جے سنگھ کی وفات تقریباً ۱۳۰۵ھ / ۱۸۸۸ء کے حدود میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۵۱ سال جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

"طوطی شیریں گفتار" ۱۳۰۵ھ

۳ـہ سیحرفی مکتوبہ سید پیر عالم ولد سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری ۲۰ محرم ۱۳۳۱ھ۔
۴ـہ سیحرفی مکتوبہ سید پیر عالم مذکور ۵ صفر ۱۳۳۱ھ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۲۳)

جیون

میاں جیون گوجر جنڈوالہ

والد کا نام کرم بخش والد سنگس والد عمر بخش تھا۔ قوم گوجر بجاڑ[1] تھی۔ آباواجداد سے موضع جنڈ گوجراں ضلع گجرات کے باشندہ تھے۔

واقعہ ولادت آپ کے والدین کے گھر اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ چنانچہ بارہ[12] عدد بچے پیدا ہو کر مر گئے۔ حضرت سلطان باہو قادری رح اور حضرت سخی سرور سلطان رح کے درباروں پر بھی گئے اور اُن کے توسل سے دعائیں مانگیں۔ مگر مراد پوری نہ ہوئی آپ کی والدہ مائی سیدبی بی ایکدن کہیں جا رہی تھی۔ موضع چھوکر اور پوہلے کے درمیان ایک گودڑی پوش ننگوٹ بند فقیر ملاقی ہوا۔ اور خود بخود کہنے لگا۔ مائی فلاں روز چک جانی میں سے ایک صوفی درویش گذرے گا۔ جس نے شلوار پہنی ہوگی اور سر پر سبز دستار ہوگی۔ اُس سے تیرا مطلب حاصل ہو جائے گا۔ چنانچہ مائی سیدبی

---

[1] مولوی محمد عبدالمالک رئیس اعظم کھوڑی ضلع گجرات مشیر مال ریاست بہاول پور اپنی کتاب شاہان گوجر صفحہ ۱۳۹ پر اس قوم کے متعلق لکھتے ہیں "بجاڑ راجہ جگدیو کی اولاد سے ہیں۔ جگدیو کے خاندان سے بجاڑ نامی ملک پنجاب میں آیا۔ اور بجاڑ والا (ایک گاؤں) آباد کیا۔ اُس کی اولاد سے بالیا نامی ایک شخص حضرت میراں فاضل گجراتی (جو مشہور اہل اللہ تھے) کی خدمت میں آیا اور مسلمان ہوگیا۔ اور جام شہادت پی کر زندہ جاوید ہوا۔ مختلف دیہات میں ان کی ملکیت ہے۔ اور یہ مختلف اضلاع میں پائے جاتے ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اُس روز وہاں پہنچ گئی ۔ اور انتظار میں بیٹھ رہی ۔ امراکبی سے حضرت مولانا سید حافظ گل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخوردار ی ساہنیالوی مع جمعیت درویشاں وہاں سے گذرے ۔ مائی صاحبہ مذکورہ دست بستہ ہو کر عرض گذار ہوئی ۔ آنجناب نے دو پتاسے اور تین ریوڑیاں اُس کو دیں کہ کھالو ۔ اللہ تعالیٰ تم کو دو لڑکے اور تین لڑکیاں عطا کرے گا ۔ اور جو لڑکا پہلے پیدا ہوگا ۔ اُس کے بائیں رخسار پر ایک مسّہ (موہکا) ہوگا ۔ وہ ہماری دعا کا نشان ہوگا ۔ چنانچہ اُس کے بعد میاں جیون اور میاں علم الدین پیدا ہوئے ۔ میاں جیون کے بائیں رخسار پر وہ مسّہ بھی موجود تھا ۔ [۲]

تاریخ ولادت | میاں جیون کی پیدائش ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء میں بمقام جنڈ ہوئی ۔ [۳]

واقعہ بیعت | آپ جب دس سال کے ہوئے تو والدہ نے چند روپے آپ کو دیئے کہ جا کر کہیں سے کپاس خرید لاؤ ۔ آپ وہ لے کر سیدھے ساہن پال شریف چلے گئے ۔ اور حضرت نوشاہ ثانی ؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے ۔ اور پورا ایک مہینہ خدمت اقدس میں رہے ۔ اتنے عرصہ میں پیر روشن ضمیر نے آپ کو نوشاہی عشق کے رنگ میں رنگین کر دیا ۔ اور اجازت دے کر رخصت کیا ۔ آپ واپس چلے آئے ۔ والدہ نے پوچھا کہ تم آ تو گئے کپاس بھی لائے یا نہیں ؟ آپ نے کہا ہم نے بجائے کپاس کے عشق خرید کیا ہے جو ہمارے لئے سود مند تجارت ثابت ہوئی ہے ۔ [۴]

آداب پیر خانہ | آپ ادب میں اس حد تک تھے کہ کبھی اپنے پیر خانہ کی طرف پیٹھ کر کے نہ بیٹھتے اور نہ کبھی اُس طرف پاؤں کر کے دراز ہوتے ۔ اور اگر کبھی ساہن پال شریف جاتے تو جوتا پیچھے ہی اُتار جاتے ۔ اُس سرزمین میں ننگے پاؤں رہا کرتے ۔ عشق میں

---

[۲] فیض محمد ساہنی خطی ج ۱ ۔ ص ۴۵۲ [۳] ایضاً ج ۲ ص ۴۵۲ [۴] ایضاً ج ۱ ص ۴۵۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ایسے سرمست ہوئے کہ کبھی اپنے گھر سے باہر غسل کرنے کے لئے جاتے تو بارہ کوس کا فاصلہ طے کر کے پیر خانہ پر حضرت صاحب کی خدمت میں پہنچ جاتے۔[۵]

اعراس پر حاضری | آپ دربار شریف حضرت نوشہ صاحب رح میں بہت حاضر ہوا کرتے اور گاہ بگاہ درگاہ حضرت سخی شاہ سلیمان رح پر بمقام پھلوال شریف حاضری دیا کرتے اور عرس بھڑی شاہ جمان پر بھی ضرور رونق کرتے۔[۶]

نذر و نیاز | آپ اپنے مرشد صاحب اور اُن کی اولاد کے بہت خدمتگار تھے۔ ایک مرتبہ اپنے مرشد کے پوتے سید حافظ محمد شاہ صاحب رح کو سات من غلہ گندم نذرانہ میں دیا۔[۷]

پیر صاحب کی دعا | ایک مرتبہ آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے ہمراہ سیگووالہ ضلع سیالکوٹ میں گئے۔ بعض پیر بھائیوں حکیم کرم الٰہی فاروقی رح اور شیخ فیض رسول فاروقی رح نے آپ کو خفیف سا جان کر کہا کہ تم تو زمیندار آدمی بے علم ہو بڑی زلفیں کس لئے رکھی ہیں۔ آپ آزردہ خاطر ہو کر چپ ہو گئے تو حضرت نوشاہ ثانی رح نے ازراہ مہربانی فرمایا۔ میاں جیون کو تنگ نہ کرو۔ یہ ہمارے بڑے یاروں میں سے ہے۔ جس نے ہم کو دیکھنا ہو وہ اس کو دیکھ لیا کرے۔ چنانچہ اُس روز آپ پر فیض کا دروازہ کھل گیا۔[۸]

تبرکات عطا ہونا | آپ جب کبھی حضرت نوشاہ ثانی رح کی زیارت کو جاتے تو وہ آپ کو کوئی تسبیح یا کنٹھ وغیرہ تبرکاً دے دیا کرتے چنانچہ میں نے (شرافت ۱۳۸۴ھ) میں آپ کی اولاد کے پاس دو کنٹھے مُرغ عقیق کے اور حضرت نوشاہ ثانی کی نعلین مبارک دیکھی ہے۔

معمولات | آپ نماز پنجگانہ کے پابند تھے۔ روزانہ نصف شب کو بیدار ہو کر کلمہ طیبہ کا

---

[۵] فیض محمد شاہی خطی جلد اول۔ ص ۴۸۴ [۶] ایضاً [۷] ایضاً جلد پنجم ص ۱۷۴
[۸] ایضاً جلد اول۔ ص ۴۸۵ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ذکر جہر کیا کرتے ۔ درود شریف ہزارہ ۔ اور شجرہ خاندان قادری نوشاہی بھی پڑھا کرتے ۔
نماز عصر کے بعد استغفار ایک سو مرتبہ پڑھتے ۔ اور نماز مغرب تک خاموش بیٹھے رہتے ۔
کسی سے کلام نہ کرتے ۔ پاس انفاس کا شغل ہر وقت رہتا ۔ قوی النسبت دائم الذکر
والفکر تھے ۔ [۹]

نوشاہی نسبت | آپ ہر سال بائیسویں[۲۲] ساون کو اپنے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانی
کا عرس کیا کرتے تھے ۔ ایک مرتبہ سب فقرا اور فرزندان حضرت پاکذات نوشاہ ثانی رح
عرس سے ہو کر واپس آ رہے تھے ۔ راستہ میں کسی شخص نے پوچھا کہ یہ سب درویش کہاں
گئے تھے ؟ انہوں نے بتایا کہ موضع جنڈ میں میاں جیون کے پاس گئے تھے ۔ اس
شخص نے کہا کہ "وہ جو جیونہ بجاڑ ہے" ایک درویش نے کہا "بھائی تیرے سمجھنے
میں تو وہ جیونہ بجاڑ ہے ۔ مگر ہماری دانست میں تو وہ نوشہ ہے" یہ بات کہتے ہی
سب حاضرین کو تاثیر ہو گئی ۔ اور نوشہ نوشہ کے نعرے مارنے لگے ۔

حلیہ | آپ کا قد درمیانہ ۔ سر کے بال زلفیں سینے تک ۔ داڑھی بقدر ایک قبضہ کے
بھاری ۔ سر کے بالوں اور داڑھی کو مہندی لگاتے ۔ دستار سفید ۔ اس کے نیچے ٹوپی
ہوتی ۔ گلے میں پانچ تسبیحیں ، سرخ اور سیاہ وغیرہ متفرق رنگوں کی رکھتے تھے ۔ [۱۰]

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے ۔

۱ سائیں اللہ رکھا ۔
۲ محمد حیات ۔
۳ محمد علی ۔

---

[۹] فیض محمد شاہی خطی ۔ جلد اول ۔ ص ۹۷ ۔
[۱۰] ایضاً ۔ جلد پنجم ۔ ص ۱۷۴ شرافت ۔

Marfat.com
Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مریدین یہ تھے۔

۱ سائیں اللہ رکھا۔ فرزند اکبر و سجادہ نشین جنڈ ضلع گجرات

۲ میاں صوبا کشمیری گاکھڑہ "

۳ میاں خوشی محمد مراسی ٹبیالہ "

۴ میاں راجہ مراسی

۵ میاں حاجی جٹ

۶ سید عبداللہ شاہ [11]

تاریخ وفات | میاں جیون گوجر کی وفات بعمر اسّی سال بروز جمعہ، پانچویں صفر ۱۳۲۲ھ ایکہزار تین سو بائیس ہجری۔ مطابق بائیسویں اپریل ۱۹۰۴ء ایکہزار نو سو چار عیسوی موافق گیارہویں بساکھ سمت ۱۹۶۱ ایکہزار نو سو اکاسٹھ بکرمی کو بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۴ ارملوسی تھا۔ [12]

مدفن | آپ کا مزار بر موضع جنڈ گوجراں، ضلع گجرات میں ہے۔ مادہ تاریخ "ذی قسمت بود" ۱۳۲۲ھ

مختصر تذکرہ اولاد میاں جیون [13]

- میاں جیون گوجر کے تین بیٹے تھے۔ سائیں اللہ رکھا۔ محمد حیات۔ محمد علی لاولد۔
- سائیں اللہ رکھا [متولد ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء متوفی ۔۔۔] طبیب اور درویش آدمی تھا۔ اسکا ایک بیٹا محمد عالم تھا۔
- صوفی محمد عالم نیک اخلاق تھا سید کرم الٰہی ولد سید فاضل شاہ پر خورداری کا مرید تھا۔ اُن کے کئی مکتوب منظوم اس کے نام ہیں جو کلیات کرم الٰہی میں موجود ہیں۔ یہ کنوارا ہی فوت ہو گیا۔
- محمد حیات ولد میاں جیون متوفی ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء کے تین بیٹے ہیں۔ محمد خاں۔ احمد خاں اور بشیر احمد ۱۳۹۲ھ میں موجود ہیں۔
- محمد خاں کے چار لڑکے ہیں عبدالغنی۔ ریاست علی۔ امانت علی۔ لیاقت علی اور محبوب علی۔
- احمد خاں ولد محمد حیات کے دو لڑکے ہیں محمد اقبال اور فرمان علی۔
- بشیر احمد ولد محمد حیات کا ایک لڑکا نذیر احمد موجود ہے۔

[11] فیض محمدی خلی ج ۵ ص ۴۱۔
[12] ایضاً ج ۲ ص ۳۰ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ح

حاتے شاہ

بابا حاتے شاہ روشن شاہی خواجپوری رح

آپ بابا سدے شاہ لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ کامل اکمل درویش تھے۔ بزرگان خاندان نوشاہیہ سے تعشق رکھتے تھے۔

اولاد آپ کا بیٹا سائیں بخشے شاہ آپ کا ہی مرید و خلیفہ تھا۔

تاریخ وفات بابا حاتے شاہ کی وفات پچیسویں محرم الحرام ۱۳۰۳ھ ایکہزار تین سو تین ہجری مطابق تیسری نومبر ۱۸۸۵ء ایکہزار آٹھ سو چوراسی عیسوی موافق اٹھارہویں کاتک سمت ۱۹۴۱ ایکہزار نو سو اکتالیس بکرمی بعد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۲۷ سنتائیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع خواجپورہ ضلع امرتسر میں ہے۔

مادۂ تاریخ

" عجیب و غریب " ۱۳۰۳ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۲۵)

حسن علی شاہ

پیر محمد حسن علی شاہ برقندازی جالندھری رح

آپ حضرت خلیفہ محمد ابراہیم انصاری برقندازی جالندھری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ بستی دانشمنداں میں سکونت رکھتے تھے۔ درگاہ حضرت شاہ عبدالغفور صاحبؒ کے پانچویں سجادہ نشین تھے۔ صاحب علم و فضل تھے۔ اپنے پیر صاحب کی تصانیف کلید گنج الاسرار۔ گلزار معانی مرآۃ الغفوری۔ ان کے پاس تھیں۔ ایک مرتبہ شیخ غلام حسن ولد شیخ بڈھا سلیمانی بھلوالی وہاں گئے۔ اور وہ کتابیں لے آئے۔ پھر واپس نہ کیں۔

یاران طریقت آپ کے خواص مرید یہ ہیں۔

۱ میاں نور شاہ۔ مدفون جمشیر شریف۔ تحصیل نوشہرہ۔ ضلع جالندھر۔

۲ میاں امام الدین ولد نور شاہ مدفون ملتان شریف

۳ میاں محمد حسین راز غفوری ولد امام الدین ولد نور شاہ۔ مدفون جمشیر شریف

۴ حاجی فضل کریم۔ ساکن محلہ کٹڑی داؤد خاں۔ ملتان شریف

شجرہ نسب پیر حسن علی شاہ جالندھری

- حاجی فضل کریم ملتانی ۱۳۹۲ھ میں موجود تھے
  - محمد جمیل سندی بہاولپوری
  - محمد زیاد ولد محمد شفیع سندی
- میاں نور شاہ جمشیر شریف
  - غلام محمد چیچہ وطنی
- میاں محمد حسین راز غفوری م ۱۳۶۱ھ / ۱۹۴۲ء
  - سندی بہاولپوری
  - عبدالغنی
  - محمد شفیع
  - محمد علی
  - محمد شریف
  - محمد دین جالندھری

Marfat.com
Marfat.com

(۲۶)

حیات محمد

میاں حیات محمد جھام والے رح

والد کا نام میاں فیض رسول، قوم جنجوعہ سے تھے۔ سکونت موضع جھام والہ ضلع گوجرانوالہ میں تھی۔ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکدات نوشاہ ثانی ہرخوردای ساہنیالوی رح کے مرید تھے۔ آباواجداد سے منصب امامت مسجد پر فایز تھے۔ فارسی علم ادب کے بڑے ماہر تھے۔ بہت لوگوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ اپنے مرشد صاحب کے عاشق و معتقد تھے۔ آپ نے ظاہری علم حضرت مولانا غلام رسول صاحب قادری رح متوفی ۱۲۹۱ھ سے پڑھا، جو قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں اکابر فضلائے وقت سے تھے۔

شجاعت ایک بار آپ ڈھکی مغل پور کے جنگل میں جارہے تھے۔ کہ چار ڈاکو رستہ میں ملاقی ہوئے اور آپ کا سامان چھیننا چاہا۔ آپ نے بڑی دلیری سے اُن کا مقابلہ کیا اور تین شخصوں کو مار مار کر بیہوش کر دیا۔ اور چوتھے کو گرفتار کر کے ساتھ لے آئے۔

جنوں کا آپ کو لے جانا ایکر تبہ جنات آپ کی چارپائی اُٹھا کر لے گئے۔ جنگل میں لے جا کر کہا کہ ہماری لڑکی اور لڑکے کا نکاح کرو۔ چنانچہ آپ نے نکاح پڑھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ فلاں تاریخ کو پھر آپ کو لے جائیں گے۔ آپ نے چوہدری محمد خان چٹھہ اور جمعہ تیلی اپنے دوستوں کو یہ بات سنائی۔ وہ اُس تاریخ کو آپکے پاس رہے۔ آپ نے مسجد کے حجرہ کی چھت پر چارپائی بچھائی۔ جب آدھی رات ہوئی تو جنات آپ کی چارپائی اُٹھا کر لے گئے۔ وہ دونو دیکھتے ہی رہے۔

Marfat.com
Marfat.com

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ حکیم میاں فضل الٰہی امام مسجد جھام والہ

۲ میاں فضل حسین۔

تاریخ وفات میاں حیات محمد کی وفات ۱۳۲۰ھ ایکیس رنین سو بیس ہجری مطابق ۱۹۰۲ء ایکیس رنو سو دو عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ ۲ در جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار جھام والہ کے ٹیلہ پر قبرستان میں ہے۔ [1]

مادہ تاریخ

"محب نیک منظر" ۱۳۲۰ھ

---

[1] یہ حالات فیض محمد شاہی خطی جلد ششم ص ۱۶۴ سے لکھے گئے ہیں۔ ۱۲ شرافت نوشاہی

Marfat.com
Marfat.com

حیاتیانوالہ

سید حیاتیانوالہ سلیمانی رسول نگری

آپ شیخ چین شاہ (شیخ صمدی شاہ بن شیخ خان صاحب سلیمانی رسول نگری رح کے فرزند اصغر اور مرید تھے قصبہ حیاتیانوالہ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے صاحب علم تھے۔ آپ کی تقریر و تحریر دلچسپ ہوتی تھی۔ آپ کا ذکر کتاب شریف انوار یح کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے چوتھے طبقہ کے آٹھویں باب میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔ اب اعادہ کی ضرورت نہیں۔

آپ کی نظم تمام فریاد و زاری دستیاب ہوئی ہے۔ وہ یہاں نقل کی جاتی ہے جو بطور مسدس ہے۔ یہ آگے کسی رسالہ میں چھپی ہوئی بھی دیکھی گئی ہے۔

فریاد و زاری

بحالت بیقراری بحضور جناب شہید کربلا و ہزار مرتبہ شاہ عباس علمدار حسین علیہ السلام منجانب غریب الوطن فقیر مسکین حیات حسین (حیاتیانوالہ) فرزند فقیر سائیں چین شاہ صاحب مرحوم نبیرہ حضرت شاہ سلیمان نوری سرگروہ خاندان نوشاہی قادری۔ خلاصہ جناب آنریبل نواب صاحب بہادر دام ظلہ ساکن رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ

اے نور چشم حیدر روتا ہوں تیرے در پر
میرے شرم کے سر در دکھو درد آئے برسر

شکھ چین دیجو جلدی تیرا ہوں میں گدا گر
بلوا دو جام وحدت عاجز کو خوب بھر کر

Marfat.com
Marfat.com

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

اُس صاحب النبوۃ کی دیتا ہوں دہائی — جبریل جس کے در سے عزت ہے اپنی پائی
جس کی صفت میں ساری ام الکتاب آئی — معراج پر بُلا کر خود رتبہ ہے بتائی

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

یا مظہر العجائب کیوں دیر ہے لگائی — کالی گھٹا غموں کی مسکین پر ہے چھائی
رہبر میرے تمہیں ہو کر جلد راہنمائی — عصیاں سے دل سیہ ہوں بخشو مجھے صفائی

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

بہرِ بتول پنجو دل کو ہے بے قراری — ہر دم میں کر رہا ہوں فریاد و آہ و زاری
آ دے میری مدد کو عباس کی سواری — جس کی میں کر رہا ہوں مدت سے انتظاری

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

صدقے شاہ حسن کے رب آرو مولا آرو — بندی ہوں فکر و غم کا بندش سے آچھڑاؤ
عصیاں کا رنگ لگا ہے دل کو مثقل دلاؤ — بیڑا میرا پھنسا ہے لہروں میں پار لاؤ

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر
عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

از بہر شاہ حسین نگہبان آ خبر لے — مسکین ہو کھڑا ہوں حیران آ خبر لے
میں تیرے ہر زخم کے قربان آ خبر لے — زہرا کے جگر گوشہ ورے جان آ خبر لے

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

Marfat.com
Marfat.com

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

غازی حُر دلاور کے واسطے سے شاہ — مشکل کو حل کراؤ کیوں دیر ہے خدارا
قاسم کے سہرو دل صدقے ارادت کیجو مولا — اکبر کی نوجوانی کے صدقے سے آؤ آقا

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

جملہ شہید میری امداد کو جو آویں — سب دُکھ دُلدر میرے کوسوں ہی بھاگ جاویں
تا حشر میرے دل میں وہ چین سُکھ سماویں — کھٹکا نہ ہو کسی کا غم دُور سب کرا دیں

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

باراں امام میرے ہیں آسرا تقوے — جس کے ہوں ایسے یار پھر خوف کیسا کھٹکا
بدخواہ موذیوں کو ایسا لگاؤ رگڑا — ہو جاویں ٹکڑے ٹکڑے اُڑ جائیں ذرہ ذرہ

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

زینب کا واسطہ ہے امداد کو بھی آؤ — کلثوم کے حیا سے مشکل کو حل کراؤ
از بہر صغرٰے کبرٰے عاجز پہ رحم کھاؤ — غم سے مرچکا ہوں مرادیں میری بر لاؤ

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

بہر سکینہ بالی کر رحم مجھ پہ شاہ — از تشنگی اصغر ہوا زار زار گریاں
بصدقہ سارباں کرو لطف مجھ پہ آقا — پُر نور ان کا دل ہو از خیال تو آشکارا

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

Marfat.com
Marfat.com

معصوموں کے تصدق میری بھی آخر تو کچھ سُن میرا خالی لطف و کرم سے بھر دو
مسکین عمر قیدی کو قید سے باہر کر دو لاج شرم کی میری تم آپ ہی سپر ہو

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

بحر فقر سے اپنے اک جام بھر پلا دو دارین کی خبر سے واقف مجھے کر دو
مست و ملنگ کر کے ایسے مزے چکھا دو چوکوٹ پر ڈکا شیروں کے دل ہلا دو

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

صاحب نصیب بگڑے دربار سے دلا دو سب مشکلات میری جلدی سے حل کر دو
مانگے فقیر کچھ تو لاسم پہنچا دو دلدار میرا مجھ کو تا عمر لا ملا دو

مشکل کشا کے فرزند حسنین کے برادر

عباس شاہ غازی مشکل میری تو حل کر

اولاد | آپ کا ایک ہی لڑکا مسعود حسین نام تھا۔ جو آپ کی زندگی میں ۱۳۴۲ھ ایکہزار
[illegible] چالیس ہجری میں کنوارا ہی فوت ہو گیا۔

تاریخ وفات | سائیں جیا تیانوالہ کی وفات سوموار انتیسویں ۲۹ شعبان ۱۳۵۷ھ ایک ہزار
[illegible] ہجری مطابق چوبیسویں ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۸ء ایکہزار نو سو اٹھتیس عیسوی میں بعمر ستر سال
[illegible] حاج ششم ولد حاج پنجم ہوئی ۔ ۲ ۔ دو جلوسی تھا۔
[illegible] کی قبر گورستان شیخ بھلے شاہ قصبہ رسول نگر۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

Marfat.com
Marfat.com

خ

(۲۸)

خواجہ

چوہدری خواجہ گوندل اگردیئہ رح

خلف شانوں گوندل۔ موضع اگردیہ ضلع گجرات میں سکونت رکھتا تھا حضرت سید عمر بخش ولد سید محمد بخش نوشاہی برخورداری رسول نگری رح کا مرید را سخ الاعتقاد تھا۔ موحدانہ گفتگو کیا کرتا۔

شاعری مسمی غوث نام ایک مراسی نے ایک زمیندار قطب نام سے روٹی مانگی۔ اُس نے غصہ کیا اور اُس کے سر پر گھڑونجی ماری۔ اِس پر خواجہ نے اُس کی ہجو لکھی۔ ؎

سیوان سچے رب نوں جس خلقت رنگی — سیوان پاک رسول نوں امت دا سنگی
غوث مراسی قطب تھیں جا روٹی منگی — اہدا جٹ جاہ ڈوماں کتیانا ں پائیں جندڑی
ہیں ڈھول دا ہول اتھرا لگ آہی تنبی — جیوں گدڑ اگے سنیہ دے جا کڈھی دندی
اسیں ٹھول دے ہاں پوستی عملی تے بھنگی — اک ہیں سی توت ولایتی ابلیس بلندی
اوہناں توتاں لکڑی وڈھیا کوہاڑے پھنڈی — اوہناں لاکے سوتر چیر یا دھراری رہی
اول تیسے ماشھیا مڑ رندے رندی — کر چولاں چار ہراری وچ ٹھوکی ڈنڈی
اوہ ہتھیار ہتھ پکڑ یا بہادر جنگی — ہو میاں پرنے مار دا تک چوٹی سنگی
اوہدی نھس محالی کوہ ہی جاٹھا بگی گھنڈی — شاہ ال وچ گواہ دے دھرائیں ہنڈی

[illegible] صفحہ نمبر ۱۸۹ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

دینا ناتھ

راجہ دینا ناتھ لاہوری

امرائے مہاراجہ رنجیت سنگھ سے تھا۔ سید فضل شاہ مجذوب لاہوری کا مرید و معتقد و غلام تھا ہر طرح کی خدمات بجا لاتا۔ اس کے والد کا نام بخت مل تھا۔ (رؤسائے پنجاب ص۱۲)

ابتدائی حالات | تاریخ لاہور میں ہے۔

"یہ بزرگ بھی خاندان امرائے کشمیری کا چشم و چراغ تھا۔ پہلے دہلی میں نوکر تھا ۱۸۱۵ء/۱۲۳۰ھ میں اس کو دیوان گنگا رام نے لاہور بلایا۔ دفتر میں ملازم کر دیا، رفتہ رفتہ اقتدار اس کا بڑھتا گیا۔ ۱۸۲۶ء/۱۲۴۱ھ میں مہاراجہ (رنجیت سنگھ) نے اس کو دیوانی کا خطاب بخشا۔ ملکی دفتر کا افسر بنایا۔ جاگیریں بخشیں۔ امارت کے درجہ تک پہنچایا۔ اخیر سلطنت سکھی تک اس کو دیوانی کا خطاب حاصل رہا۔ سرکار انگریزی نے بکمال عنایت و حسن خدمات و خیر خواہی اس کو راجگی کا خطاب دیا۔ اور کلانور کا علاقہ جاگیر میں بخشا" [1]

شیخ کی خدمات | آپنے پیر صاحب کی بہت خدمات ادا کیا کرتا۔ سینکڑوں روپیہ ان پر نثار کرتا قیمتی کپڑے دیا کرتا۔ ان کے اہل و عیال کا خرچ نبھاتا۔ ان کے بیٹے سید بلند شاہ کے لیے سونے کے کپڑے۔ اور مالائے مروارید اور عمدہ لباس مہیا رکھتا۔ اور کئی مکانات [illegible] ۵

---

[1] تاریخ لاہور ص۶۱۵ ۔ [2] تحقیقاتِ چشتی۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

حویلی | تاریخ لاہور میں ہے۔

"اس امیر کی حویلیاں لاہور میں دو مشہور ہیں۔ ایک تو وہ جس میں وہ خود قیام پذیر تھا وہ وزیر خاں کے چوک کے توشہ شرق و شمال میں ایک عالی شان حویلی ہدایت معلف ہے اور شمالی دروازہ چوک کا اسی شخص کے نام سے منسوب ہے اور دروازے کی پیشانی پر راجہ دینا ناتھ راجہ کلانور" لکھا ہے۔ اس حویلی کا شمالی دروازہ ہے۔ اندر سبزی عمارتیں عالیشان ہیں۔ دوسری حویلی راجہ دینا ناتھ کی دیوان بیجناتھ کی حویلی کے جنوب کی سمت بفاصلہ ایک راستہ کے ہے۔ اس حویلی کی عمارت پہلی حویلی کی عمارتوں سے زیادہ ہیں۔ وسعت بھی زیادہ ہے۔ اور دوسری حویلی میں باپ کی زندگی سے دیوان امرناتھ خلف اول راجہ دینا ناتھ رہتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد اب دیوان رام ناتھ اس کا بیٹا سکونت رکھتا ہے۔ دونو حویلیاں دونو بیٹوں کی اولاد کے تصرف میں ہیں"[3]

باغ | راجہ کے باغ کے متعلق مورخین لکھتے ہیں۔

۱۔ راجہ دینا ناتھ کا باغ خانقاہ گھوڑے شاہ کے پاس کہنہ سڑک باغ شالامار پر واقع ہے۔ چاردیواری اس کی پختہ و عالی شان بنی ہے۔ شرقی دروازے سے آمد و رفت تھی۔ کبھی کسی زمانہ میں یہ باغ سرسبزی و خوبی عمارت میں ایسا مشہور تھا کہ ہزاروں لوگ سیر کے واسطے جاتے تھے اور جب کسی کا جشن ہنود و اہل اسلام میں ہوتا تھا تو اسی باغ میں جا کر ہنگامہ عیش گرم ہوتا تھا۔ مگر یہ امر راجہ دینا ناتھ کی زندگی تک رہا۔ بعد ازاں کنور نرنجن ناتھ اس کا فرزند اس کی خبرگیری سے غافل ہو گیا۔ اس سبب سے وہ رونق و سرسبزی نہ رہی۔ راجہ دینا ناتھ مرحوم نے اپنے اس باغ پر سبب روپیہ صرف کیا تھا۔ مکانات پختہ اندرونی قسم بارہ دری وغیرہ ایسے

---

[3] رائے کنہیا لعل لاہوری۔ تاریخ لاہور ص ۳۵۳ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

عمدہ بنوائے تھے کہ انسان دیکھ کر خوش ہو جاتا تھا۔ خصوصاً جنوبی بارہ دری تو ایسی عمدہ تھی کہ اُس علاقہ میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ اب وہ بے مرمت اور خراب حالت میں ہے۔ فوارے بھی ٹوٹے پھوٹے پڑے ہیں۔ چاردیواری بھی بہت جگہ سے خستہ ہے "۔[۴]

۲۔ "باغ راجہ دینا ناتھ۔ یہ باغ بھی باس موضع کھوہی میراں کے۔ اُسی زمانہ میں بڑی شان و شوکت سے آباد ہوا۔ زمین اس کی بہت اچھی۔ اور آرایش و فصدار ہے اور اس میں ایک بارہ دری جو کہ ایک بڑا بھاری محلسرا ہے۔ بڑے شوق و ذوق سے تعمیر ہوئی۔ یہاں بھی تا وقتیکہ راجہ دینا ناتھ نہیں مرا۔ بہت آرایش رہی۔ ہر ایک طرح کا پھل پھول ہوتا تھا۔ مگر اب ویسا نہیں رہا "۔[۵]

اولاد | راجہ دینا ناتھ کے دو بیٹے تھے

۱۔ دیوان امر ناتھ۔ اکبری تخلص۔ جنکی جاگیر باپ سے الگ تھی۔ یہ شخص شاعر و صاحب علم تھا۔ دیوان اکبری اس کی تصنیف کی ہوئی کتاب موجود ہے۔ اس کا بیٹا رام ناتھ تخلص اصغری اکثر اسسٹنٹ کمشنر پنجاب تھا۔[۶]

۲۔ کنور نرنجن ناتھ یہ بھی عالم و فاضل و شاعر تھا۔

مدحیات | کئی لوگوں نے راجہ دینا ناتھ کی تعریف میں اشعار لکھے ہیں۔ از انجملہ

(۱)

مولوی مرزا محمد تقی پشاوری رح مصنف کتاب تاریخ پنجاب نے ایک غزل اور ایک رباعی اس کی تعریف میں لکھی ہے۔ غزل

اے راجہ و سردار جہاں و مشیر خاص — وے کز تو شد بخلق فیوضات فائزہ
دست تو گشود و داشت بحر بسیج شاخ — کلکت روان نمودہ ز ہر شاخ نائزہ

---

[۴] از نور احمد فریدکوٹی ص ۱۰۶ [۵] فروری ۱۹۴۲ء ص ۶ تاریخ لاہور ص ۶۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

جائز نگرد دارچہ بود واجبی رقم — فرضًا نگر براں نکشی خطِ جائزہ
وز خانہ رات بجائزہ گردِ سرِ حساب — گیرد حسابِ جائزہ و غیر جائزہ
با ایں خواجہ خود کہ اری تعجب ست — نائد پئے قصیدہ ہیچ جائزہ

رُباعی

انصاف دہ اے چرخ ترا امر بُرد — نخل از من و دیگرے بر سد ثمر بُرد
در شرع تو ہست جائز ایں امر نگو — شعر آرد زید و جائزہ عمرو بُرد ۵

(۲)

مولوی حمد یار برقنداز مُرادی رہ نے اپنی کتاب شاہ نامہ میں اس کو راجہ گلاب سنگھ کے وزیروں میں لکھا ہے۔ ۵

دگر تازہ گوئے چو آبِ حیات — گہر ریز لعلِ لبش دینا ناتھ ۵

سالِ وفات | راجہ دینا ناتھ کی وفات بقول صاحبِ تاریخ لاہور ۱۲۷۴ھ ایکہزار دوسو چوہتر ہجری مطابق ۱۸۵۷ء ایکہزار آٹھ سو ستاون عیسوی میں بعہدِ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۱ء ایک جلوسی تھا۔

مادہ تاریخ

"چراغِ اہلِ دل" ۱۲۷۴ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۳۰)

دین علی

سائیں دین علی گاکھڑہ والے رح

اصلی نام اکرد ین فقیر مشہور دین علی قوم بافندہ سے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قتل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری سابنیالوی رح کے خواص یاروں سے تھے۔ غربت اور مسکنت میں عمر گذاری۔ اصحاب صفہ کی طرح صرف اللہ ہی کا آسرا تھا طبیعت مسکین و متواضع تھی۔

اخلاق و عادات | آپ نیک اخلاق درویش خصلت تھے۔ ظاہر پراگندہ اور باطن جمع تھا قوی الجذبہ عزیز الوجود تھے۔ اپنے پیر روشن ضمیر کا عرس ہر سال بائیسویں ساون کو کیا کرتے فقر نامہ آپ کو یاد تھا۔ منازل و مقامات فقر سے واقف تھے۔[1] مرشد کی دعا سے چار آنہ یومیہ آپ کو ملا کرتے تھے۔ کبھی پارچہ بافی کرتے۔ کبھی گدائی کیا کرتے۔ سر پر ٹوپی رکھتے۔ آپ کے دم اور دعا سے لوگ فائدہ حاصل کرتے چیچک کے مریض اکثر شفا پاتے[2]

اولاد پیر کی خدمات | شیخ الاسلام حضرت نوشاہ ثانی رح کے پوتے حضرت سید حافظ محمد شاہ خلف الرشید سید محمد ابن مختار السالکین رح بچپن کے زمانہ میں تعلیم کے لئے بمقام گاکھڑہ کلاں حضرت مولانا جمال الدین صاحب حنفی رح کے درس میں داخل ہوئے۔ اور رہنے کا ڈیرہ آپ کے گھر میں رکھا۔ آپ ہر طرح سے اُن کا ادب ملحوظ رکھتے۔ گھر میں چونکہ غریبی تھی۔ رات کو گدائی کر کے لوگوں کے گھروں سے ٹکڑے مانگ کر

---

[1] سیف محمد شاہی خطی جلد چہارم ص ۵۲۹ [2] ایضاً جلد سوم۔ ص ۹۰۹ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

لاتے۔ تو اُن میں سے گندم کی روٹیوں کے ٹکڑے چُن کر شاہ صاحب رح کو کھلاتے اور مکی۔ باجرہ وغیرہ دوسری جنسوں کے ٹکڑے اپنی اولاد کو دیتے۔ ۳

اولاد آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ میاں کرم الدین رح

۲ میاں مفضل الدین رح

۳ سائیں صدرالدین رح

تینوں کی اولاد باقی نہیں رہی۔

سال وفات سائیں دین علی کی وفات بعمر نوّے سال سنہ ۱۳۲۰ھ ایکہزار تین سو بیس ہجری۔ مطابق سنہ ۱۹۰۲ء ایکہزار نو سو دو عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۳ دو جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع گاگھڑہ کلاں۔ ضلع گجرات میں ہے۔ ۴

مادۂ تاریخ

"قمرِ شریعت" ۱۳۲۰ھ

۳ ۴ ایضاً شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۵

(۳۱)

رحمت علی

میاں رحمت علی شاہ جھنگی والے رح

آپ حاجی عطا محمد ولد میاں شہاب الدین صاحب ساکن جھنگی ماہی شاہ کے دوسرے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔

عبادت | کتاب تذکرۃ المشائخ میں ہے۔

"آپ بڑے عابد اور پرہیز گار تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت صبح شام کیا کرتے۔ اوراد و وظائف متین تھے۔ اور بڑے متدین اور اتقیا اور صاحب زبان تھے۔ اور نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد خوان بھی تھے۔"

اولاد | آپ کا ایک بیٹا میاں عبدالرحیم نام تھا۔ وہ بھی پرہیز گار، عابد اور دینیات کا عالم تھا۔ چھبیسویں محرم ۱۳۴۹ھ ایکہزار تین سو انچاس ہجری مطابق تیئیسویں جون ۱۹۳۰ء ایکہزار نو سو تیس عیسوی کو فوت ہوا۔

اس کے تین بیٹے عبدالعزیز و نور احمد و نصیر احمد ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں موجود تھے۔

مدفن | میاں رحمت علی شاہ کی قبر۔ جھنگی بابا ماہی شاہ ضلع ہوشیارپور میں۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳۲)

رُسل

میاں رُسل بٹ کشمیری امرتسری

سید فضل شاہ مجذوب گردیزی نوشاہی لاہوری رح کا مرید و خلیفہ تھا۔

چلہ کشی | حکیم احمد علی خاں لاہوری رح اسرار التصوف حصہ دوم میں لکھتے ہیں۔

"یہ بھی کشمیری اور راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ حضرت (فضل شاہ) کی وفات کے بعد امرتسر میں چلہ گیا۔ صرف چلہ کشی کے واسطے مزار مبارک پر آیا کرتا تھا۔ اس کے مرید بھی امرتسر میں بہت ہیں۔ یہ مغلوب السکر تھا"

Marfat.com
Marfat.com

(۳۳)

روشن شاہ

بابا روشن شاہ نوری برقندازی لدھیانوی

آپ اپنے دادا صاحب کے بھائی بابا ساون شاہ برقندازی ساکن راہون شریف ضلع جالندھر کے مرید وخلیفہ اعظم تھے۔

سال ولادت آپ کی ولادت سنہ ۱۲۷۰ھ ایکہزار دوسو ستر ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۴ء ایکہزار آٹھ سو چون عیسوی میں ہوئی۔

ریاضت ومجاہدہ آپ شریعت کے پورے پورے پابند اور سنت نبوی کے بڑے عاشق شیدا تھے۔ تمام عمر ریاضت ومجاہدہ میں سرگرم رہے۔ لوگوں کو نماز روزے کی تلقین کرتے۔ راہوں شریف میں بہت سی مسجدیں ویران ہوچکی تھیں۔ آپ نے سب کو آباد کیا۔ جب ایک مسجد میں نمازی کافی ہوجاتے تو آپ دوسری مسجد میں چلے جاتے۔ اور اُس کو نمازیوں سے معمور کردیتے۔

چلہ نشینی آپ نے مجاہدہ نفس میں یہاں تک کمال پایا تھا۔ اور قوت ملکیہ اسقدر بڑھ گئی تھی کہ روزانہ چھ ماشہ چاول سے افطار کیا کرتے۔ غذا کا اسقدر معمول ہونے کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ اب اگر میں چالیس روز متواتر روزہ رکھوں تو رکھ سکوں گا۔ چنانچہ آپ اعتکاف کی نیت سے حجرہ میں داخل ہوگئے۔ جب بیس روز گذر گئے۔ تو آپ کی والدہ صاحبہ کو پریشانی لاحق ہوگئی۔ کہ میرا بچہ شاید زندہ بھی ہے یا نہیں۔ انہوں نے اضطرابی حالت میں دروازہ کھول دیا۔ آپ کو صحیح سلامت پایا۔ اسکے بعد مسجد میں داخل ہوگئے اور باقی بیس روز وہاں گذار کر چلہ پورا کیا

Marfat.com
Marfat.com

قرآن مجید کی تلاوت ہر وقت کرتے رہتے تھے اور والدہ صاحبہ روزانہ وہاں آکر آپ کو دیکھ جایا کرتی تھیں۔

آپ فرماتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو اپنے مریدوں کو بارہ ۱۲ برس کا روزہ رکھوا سکتا ہوں۔

کرامات

کمرہ میں روشنی ہو جانا | منقول ہے کہ جب آپ چلہ میں تھے تو چند روز آپ نے چراغ جلایا، پھر خود بخود کمرہ میں نور پھیل گیا۔ اور روشنی ہو گئی۔

بیماروں کا شفا پانا | آپ کے ظاہری فیض کا یہ عالم تھا۔ کہ اگر کوئی مریض آپ کے پاس آتا خواہ کیسی مرض میں مبتلا ہوتا۔ آپ کی توجہ و دعا سے بفضلِ خدا تعالیٰ صحت یاب ہو کر جاتا۔

دریا کو دور ہٹانا | ایک بار آپ موضع متے یارا میں تشریف لے گئے۔ وہاں کا ذیلدار آپ کا مرید تھا۔ لوگوں نے اُس کو کہا کہ ہمارا گاؤں ہر سال دریا کی طغیانی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جایا کرتا ہے۔ تم حضرت صاحب سے التماس کرو۔ جس روز آپ رخصت ہوئے تو وہ ذیلدار آپ کو رخصت کرنے کے واسطے گاؤں سے باہر تک آیا۔ اور خدمت میں وہ عرض پیش کر دی۔ آپ نے فرمایا۔ دریا کے کنارہ سے پانچ سیر ریت اُٹھا لاؤ۔ آپ نے اُس پر سورہ یٰسین پڑھ کر دم کر دی۔ اور فرمایا کہ تم جس طرف اس ریت کو بکھیرتے جاؤ گے اُس طرف دریا کا رُخ بدل جائے گا۔ چنانچہ اُس نے گاؤں سے دور اونچے اونچے ٹیلوں پر ریت کو بکھیر دیا۔ امر الٰہی سے دریا کا رُخ اُس طرف ہو گیا، اور وہ ٹیلے دریا نے فرد کر لئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص دوستوں میں تھے۔

۱۔ بابا سنگو شاہ۔ ساکن لالے دال متصل خوجے۔ ضلع جالندھر۔

Marfat.com
Marfat.com

۲ - بابا دسوندھی شاہ ۔ساکن راہوں شریف ۔ ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں ریاست بہاولپور، سندھی چشتیاں کے قریب رہتے تھے۔

۳ - حکیم سید محمد خلیل شاہ ۔ساکن کنڈیانہ ۔ضلع جالندھر۔ ان کے کافی مرید تھے۔ تہجد پڑھ کر چاشت تک وظائف میں مشغول رہتے ۔جو کچھ بیماروں سے فیس لیتے مرشد کو نذرانہ کر دیتے تھے۔

۴ - مولوی غلام نبی ۔ساکن چھاگلہ شریف ۔ضلع لدھیانہ

۵ - مولوی یوسف علی ارائیں ۔امام مسجد ۔ساکن کلتھم ۔ضلع جالندھر۔ اپنے شیخ نے ان کو اشاعت اسلام کے واسطے موضع گوڑا ضلع جالندھر میں بھیجا ۔ چھبیس ۲۶ آدمیوں کو وہاں قرآن مجید پڑھایا، مسجد غیر آباد کو آباد کیا ۔ اب مہاجرت کے سلسلہ میں پیر محل ضلع نرسل پور میں ۱۳۸۱ھ میں موجود تھے۔

۶ - سائیں بیلو شاہ مجذوب ۔ساکن آدرش ۔تحصیل پھلور ۔ضلع جالندھر۔ بعمر ایک سو دس ۱۱۰ سال ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء میں فوت ہوا ۔

۷ - بابا بوٹے خاں راجپوت ۔ساکن خان پور ۔تحصیل پھلور ۔ضلع جالندھر۔ یہ سانپ کا عامل تھا۔

تاریخ وفات بابا روشن شاہ کی وفات بعمر پچاسی ۸۵ سال نویں رمضان ۱۳۵۵ھ: ایکہزار تین سو پچپن ہجری مطابق چوبیسویں ۲۴ نومبر ۱۹۳۶ء ایکہزار نو سو چھتیس عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہشتم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سریکم جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر لدھیانہ میں ہے ۔

مادہ تاریخ

شجاعت اشرف ۔ ۱۳۵۵ھ

Marfat.com
Marfat.com

ساہنا

میاں ساہنا گاکھڑہ والے

شجرہ نسب آپ کا اصلی نام شاہ محمد المعروف میاں ساہنا تھا۔ والد کا نام حاجی بوٹا خاں ولد صاحبا بن بکھا بن احمد بن جمالی قوم وڑائچ تھا۔ آباواجداد سے موضع گاکھڑہ ضلع گجرات میں متوطن تھے۔ [1]

بیعت طریقت آپ بچپن میں ہی حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنسیالوی رح کے حلقہ ارادت میں داخل ہوئے اُن کی وفات کے بعد زیادہ تر تربیت و تکمیل اُن کے پوتے حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب سے کچھ عرصہ رح سے پائی۔

والد کی خدمت آپ کے آباواجداد پیشہ کاشتکاری کرتے تھے۔ آپ کے والد بوٹا خاں نے حج کا ارادہ کیا، تو آپ اُس کو رخصت کرنے گئے اور شہر بمبئی سے جاکر اُس کو جہاز پر سوار کیا اور خود وہاں سے پیدل سفر کرتے ہوئے واپس آئے۔

پیران طریقت سے عقیدت آپ اپنے افعال و اعمال میں اپنے پیر و مرشد کے قدم بقدم چلتے تھے۔ اور فرماتے میرے مرشد صاحب غوث زمان اور قلندر وقت تھے۔ آپ پچیس ۲۵ سال تک ہر سال بلاناغہ عرس بھڑی شاہ رحمان پر حاضر ہوتے رہے ہر سال

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد ششم۔ ص ۱۲۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

چھٹی جمعیٹھ کو ساہن پال شریف آجایا کرتے۔ دو چار دوستیں آپ کے ہمراہ ہوا کرتے۔ یہاں سے ساتویں جمعیٹھ کو حضرت شاہ صاحب رح کے ڈیرہ کے ہمراہ روانہ ہوتے اور عرس شریف میں شمولیت حاصل کیا کرتے۔ [۲]

اخلاق و عادات | آپ زاہد عابد متقی اور خدا یاد تھے۔ تجرید و تفرید اور ترک دنیا میں یگانہ۔ ہر سال یا ہر ششماہی کو وسیع طعام پکا کر علما یا مساجد کو کھانا کھلایا کرتے۔ مسجد میں اذان پانچوں وقت دیتے۔ مسجد کی صفیں اور مصلّا۔ اور اُس کا تیل بتی سب خرچ اپنے پاس سے چلاتے۔ اگر کوئی مسافر مسجد میں آجاتا تو اُس کی روٹی بستر کا انتظام بھی آپ کرتے۔ کوئی سبیل تیار کر رکھتے تو فی سبیل اللہ لوگوں کو دیا کرتے تھے۔ [۳]

مساجد کی تعمیری خدمات | آپ نے اپنی جدی ملکیت زمین سب اللہ کے نام مسجد کو دے دی اور خود بھی مسجد کے حجرہ میں ڈیرہ رکھا اور ساری عمر وہیں گذار دی۔ اگرچہ آپ کی آمدن کا ظاہری ذریعہ کوئی نہ تھا مگر جہاں کہیں کوئی مسجد تعمیر ہوتی اُس میں پچاس ساٹھ روپے دے دیا کرتے۔ موضع لنگے کی مسجد میں بتیس روپے دیئے۔ [۴]

آپ کی وفات کے بعد آپ کی مسجد تعمیر ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ اگر آج آپ زندہ ہوتے تو اس میں بھی کچھ امداد کرتے۔ یہ کہہ ہی رہے تھے کہ مسجد کی بنیاد سے ایک گھڑا نکلی جس میں بائیس روپے بندھے تھے۔ سب لوگ آپ کی کرامت اور سخاوت کے معترف ہوئے۔

گنج رسول | آپ کہا کرتے کہ میں قصیدہ غوثیہ پڑھا کرتا ہوں۔ اس لئے مجھے بوقت ضرورت

---

[۲] [۳] ایضاً۔ جلد دوم ص۵۵ [۴] ایضاً جلد چہارم ص۵۲۹۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

خرچ بل جاتا ہے ۔ اور یہ بھی کہا کرتے کہ ایک دمڑی میرا روزینہ ہے ۔ میرے مرشد صاحب نے یہی مقرر کیا تھا ۔ جب آپ فوت ہوئے ۔ تو مبلغ دو سو روپیہ آپ کا لوگوں پر قرضہ برآمد ہوا ۔ جو لوگوں نے آپ کو دیا تھا ۔

سانپوں کا مرجانا | آپ کو کسی درویش کی دعا تھی کہ اگر کوئی سانپ تمہارے سایہ کے نیچے آجائے گا تو پھٹ جائے گا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا کہ اگر کوئی سانپ آپ کی نظر کے سامنے آجاتا تو طول میں پھٹ جاتا تھا ۔

معمول | آپ کا معمول تھا کہ روزانہ عصر کے وقت گاؤں کے چند گھروں کا گدا کرتے ۔ اور صرف اسقدر آٹا لیتے جس سے اپنا وقت کا گذارہ ہو جاتا ۔

ظرافت طبع | آپ خوش مزاج ظریف الطبع تھے ۔ ایکدن مسجد میں وضو کر رہے تھے ۔ چونکہ داڑھی بھاری تھی وہ بخوبی تر نہ ہو سکی ۔ آپ نے داڑھی کو مخاطب ہو کر کہا ۔ اے کرماں والی ! اگر بھیگ جائے تو بہتر ہے ۔ ورنہ اوپر والے مکان کی طرف دیکھ اسی طرح کر دوں گا ۔ یعنی سر کی طرح مُنڈا دوں گا ۔

حلیہ و لباس | آپ کا قد درمیانہ ، جسم تنومند طاقتور ۔ داڑھی بھاری سفید ، سر مجلوق ، سر پر ٹوپی بیالہ کی طرح سر سے چسپاں ۔ کھدر کا ڈیلا پٹکہ لقدر دو گز اوپر رکھتے ۔ اور ڈیلا تہبند ہی کمر میں پہنتے ۔ طبیعت سخت اور ظریف تھی ۔ ساری عمر تارک و مجرد رہے ۔

تاریخ وفات | میاں ساہنا کی وفات سوموار پندرہویں رمضان ۱۳۴۳ھ ایکہزار تین سو بیالیس ہجری مطابق اکتیسویں اپریل ۱۹۲۴ء ایکہزار نو سو چوبیس عیسوی موافق دسویں بساکھ سمت ۱۹۸۱ ایکہزار نو سو اکاسی بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم دلدار یدد ورد ہفتم ہوئی ۔ ۱۵ سنہ پندرہ جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار گاگھڑہ اللہ ضلع گجرات میں گاؤں سے شمال کی جانب عیدگاہ سے آگے بلند چبوترہ پر واقع ہے ۔ مزار عام ہے ۔ مادہ تاریخ "بندہ نیک اختر" ۱۳۴۳ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۳۵)

سائیں داس

بابا سائیں داس رسول نگری

اس کا اصلی نام عمر بخش تھا۔ جب حضرت سید عمر بخش ولد سید محمد بخش صاحب نوشاہی برخورداری رسول نگری رح کا مرید ہوا تو از راہِ ادب اپنا نام تبدیل کر دیا۔ اور اپنا نام "سائیں داس" مقرر کیا۔ جس کا مطلب ہے۔ آقا کا غلام۔ اس کے آباد اجداد خواجہ برادری سے رسول نگر ضلع گوجرانوالہ کے باشندہ تھے۔ یہ ۱۲۳۷ھ / ۱۸۲۲ء میں پیدا ہوا۔

بابا سائیں داس صاحب علم تھا۔ مشرب وحدت الوجود پر گفتگو کیا کرتا۔ تصوف و توحید میں خاص مقام حاصل تھا۔

شعر گوئی پنجابی شعر بڑے ذوق سے کہتا۔ اس کی کچھ سیحرفیاں اور باراں ماہ وجود ہیں کسی میں اپنا نام سائیں داس رکھا ہے۔ اور کسی میں فقیر بخش۔ یہاں اس کا نمونہ کلام درج کیا جاتا ہے۔

سیحرفی اول ہیں

الف اپنا آپ جے دُور کریں ہووے فیر دیدار ہمیشں تینوں
پردہ ہور نا ہیں کوئی حُول اگے اوہلا اپنا آوندا پیش تینوں
پانی نال فنا دے دھوسٹیں ہستی چنبڑی جہڑی سُرتش تینوں
سائیں داس، جدگوراں نے مہر کیتی نظر آوندے نی دشمن خویش تینوں

ب بندگی ہور نہ حُول کوئی ہستی دُور کریں ایہو بندگی اے
مویو اقبل اں مویو اہویں پاویں زندگی فیر ایہ بندگی اے

Marfat.com
Marfat.com

لکھو دار نہ نہاتیاں پاک ہووین جیجر وچ تیرے خودی گندگی رے
کوڑی دنیا تے حرص ہوا کوڑی سائیں دامن ایہ کوڑ بیوندگی اے

ل لاثانی میرا پیر سیو عسر شاہ سائیں جیں دا نام ہے جی
نوشہ پیر دا لاڈلا پیر کابل وچ نگر رسول مقام ہے جی
کرن اک نگاہ جے لطف والی ہووے خلق منصور تمام ہے جی
انا الحق والا دعوے کرن سچے سائیں دامن سولی انعام ہے جی

ی یاد والا پتہ سنہ والا ایہ بھی لکھنا ہے درکار بیلی
گذرے باراں سو اسی سال ہجری ہوئی ایہ سیحرفی تیار بیلی
کرنی سے تے اکی سمت آہے جیہڑے درتدے نی ساہو کار بیلی
ترتالی برس دی عسر عزیز گذری سائیں دامن بیٹھا چلن ہار بیلی

دوسری سیحرفی میں سے

الف آؤ سہیلیو سنو میتھوں دستاں یار دے پتے نشانیاں جی
شوقوں بال دیوا گھر وچ دیکھو بھالو کامن نوں جھل دیوانیاں جی
جنہاں ڈھونڈیائی تنہاں لبھ لیتا واصل ہو رہیاں مستانیاں جی
مہر پیر دی باجھو فقیر بخشا کیکر مشکلاں تھین آسانیاں جی

ن نال محبوب دے وصل ہویا بھلے دویاں جہانیاں دے خیال ہیوں
عسر شاہ والی رنگن رانگلی ہے جیس رنگ کیتا لالو لال ہیوں
رسول نگر دے وچ قدیم رہندے ملیا توشہ دا لال کمال ہیوں
حضرت فتح محمد شاہ پیر اوہناں کیتا جنہاں دی نظر نہال ہیوں

ی یاد رکھیں دسال سنہ ہجری تیراں سے تے بنے ستوال سال آہے
تاریخ محرموں اٹھویں سی بنیاں وصل نار کمال آہے

Marfat.com
Marfat.com

۴۶ ۱۹ ۲۲
اُنی سے چھتالی سی سمت ہندی بائی بھادروں شامل نال آئے

ستر برس فقیری عمر گذاری ہر دم چلنے دل خیال آئے [1]

مارال ماہ

وصلوں چڑھیا جیٹھ مہیناں گھر وچ ملیا یار نگینا ں
بھلیاں ڈھونڈن جیون چھینا ں ٹول نہ مکے اتے مدینا ں

رہسیاں بے خبر

اساں گھر وچ دلبر پایا سیجے مستی دے گل لایا
کر کر خوشیاں رنگ لگایا غم اندیشہ فکر مکایا

سوہاں ماندی

لیاں دلبر چھک مکھاراں دم دم سجدہ شکر گذاراں
وصل یار ہوئے ہمیں یاراں رتیدوں ہور کی جوگ بہاراں

وچ کوئین دے

جس نوں خواہش ہووے ویردی ہووے پیر میرے دی بردی
پو سو خبر پریم نگردی ہر تھیں ویکھے صورت ہردی

سیکدی۔ نہ رہے

---

[1] سیحرفی کتوبہ [illegible] سعید عمر بخش نوشاہی سول نگری مرحوم ۔
۱۰ ار صفر ۱۱۳۰ھ ۔ شروعت ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳۶)

سپاہیئے شاہ

بابا سپاہیے شاہ گھریالوی رح

آپ قوم خوجہ سے تھے۔ گھریالہ ضلع امرتسر میں کریانہ کی دکان کیا کرتے۔ سید شیر شاہ گھریالوی رح کے مرید ہو کر دکان ترک کر دی اور اُن کی خدمت میں رہنا اختیار کیا۔

ریاضات | آپ نے بیت تحفت و ریاضت کی ہے۔ گداگری کر کے اپنے پیر صاحب کے سامنے لا رکھتے۔ پیر صاحب لنگر تقسیم کرنے کے وقت آپ کو کچھ نہ دیتے۔ اور فاقے کرواتے۔ حتےٰ کہ آپ کو مجاہدہ میں کافی استعداد ہو گئی۔ [1]

عمارات کا سلسلہ | آپ نے اپنے پیر صاحب سید شیر شاہ صاحب رح کا روضہ شریف بنوایا۔ لنگر خانے اور مسافر خانے اور مسجد مبارک تعمیر کرائی [2]

عرس کا اہتمام | ماہ جیٹھ میں اپنے پیر صاحب کا عُرس شریف بڑی شان و شوکت سے منایا کرتے۔ سارا سال علاقہ کے دیہات سے اگراہی کیا کرتے اور سب کچھ سالانہ عرس پر خرچ کر دیا کرتے۔ دال۔ گوشت۔ حلوا۔ چاول۔ سبزیاں سب کچھ لنگر پر پکتا اور درویشوں میں تقسیم کرتے۔

ایکمرتبہ سید شبیر علی ولد سید محمد شفیع صاحب برخوردار سپاہیئے شاہ گھریالوی نے مجھ سے (شرافت سے) بیان کیا کہ میں اس سال بابا سپاہیئے شاہ عُرس پر

---

[1] [2] اذکار الابرار و حالات شیخ پیر محمد سیکھیار۔ ص ۱۵۹۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

گیا تھا۔ وہاں اٹھائیس ۲۸ گڈے چاول۔ اور ایک ہزار ۱۰۰۰ من پختہ آلو خرچ آئے۔ باقی چیزوں کا مجھے حساب نہیں۔ اور پینتالیس ۴۵ طائفہ قوالوں کے آئے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص مرید یہ تھے۔

۱۔ بابا صادق حسین آپ کے بعد سجادہ نشین ہوا۔ تشکیل پاکستان کے وقت ۱۹۴۷ء میں سکھوں کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ اس کا ایک مرید سائیں لال شاہ چڑیانوالہ شہر گوجرانوالہ۔ حافظ آباد روڈ پر رہتا ہے ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے۔

۲۔ سائیں بڈھا۔ اس کا ایک مرید سائیں جمعہ۔ موضع اللہ والی کرنال چک ۱۹ ۱۹۷۲ء ضلع شیخوپورہ رہتا تھا۔

سالِ وفات | بابا سپاہیے شاہ کی وفات ۱۳۵۴ھ ایکہزار تین سو چون ہجری مطابق ۱۹۳۵ء ایکہزار نو سو پینتیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی ۳۶ء چھتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع گھریالہ۔ ضلع امرتسر میں ہے۔

مادہ تاریخ

۱۳۵۴ھ "مخلصِ مستمند"

Marfat.com
Marfat.com

(۳۷)

سردار شاہ

سید سردار شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری

آپ اپنے والد سید رضوان شاہ ولد سید بڈھے شاہ بخاری فاضل شاہی لاہوری رح کے مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ صاحب تاثیر و فیض تھے۔

ادب و خدمت آپ ہمیشہ عرس بھڑی شریف پر حاضر ہوتے۔ اور صاحبزادگان اولادِ حضرت پاک صاحب رح، و اولادِ حضرت نوشہ صاحب رح کا ادب و احترام بہت کرتے۔ اپنے وقت میں نوشاہی فاضل شاہی فقرا میں بہت مشہور تھے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱- سید محبوب شاہ۔ یہ شیخ گوہر شاہ ولد شیخ ماہی شاہ سلیمانی رملوی رح کے مرید تھے۔ ان کا ایک بیٹا سید دلدار شاہ۔ اہل علم تھا۔ مفلوج تھا چل پھر نہیں سکتا تھا۔ اس نے اپنے دادا سید سردار شاہ صاحب کے حالات میں ایک مسودہ لکھا لیکن قبل از تکمیل و اشاعت کے لاولد فوت ہو گیا۔

۲- سید بہار شاہ صاحب۔ بڑے رعب و اقبال والے تھے۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	سید بہار شاہ فرزند اصغر	لاہور
۲	سائیں ریلو۔ جاروب کش درگاہ	"
۳	سائیں مولا بخش	"
۴	سائیں بستی	"

Marfat.com
Marfat.com

۵	سائیں بگھو		لاہور
۶	سائیں موتی		"
۷	مولوی سراج الدین		"
۸	مہر بسّا		"
۹	سائیں بیرُ	گڑھی شاہو	"
۱۰	سائیں دینا	میر محمد	"
۱۱	سائیں فضل	باگڑیاں	"
۱۲	منشی فتح محمد	بولا گڑھی	"
۱۳	میاں علاؤل نمبردار	ٹھٹی بھنگواں	شیخوپورہ
۱۴	ملک دُتّا چیمہ	جلال	"
۱۵	سائیں جلال	بُلاقی	"
۱۶	سائیں دین علی المعروف دینے شاہ	نظام پورہ	"

تاریخ وفات | سید سردار شاہ کی وفات نویں بھادروں ۱۹۶۲ء ایکہزار نوسو اکسٹھ بکرمی چوبیسویں اگست ۱۹۰۴ء ایکہزار نوسو چار عیسوی۔ بارہویں جمادی الاخریٰ ۱۳۲۲ھ ایکہزار سن سو تیس ہجری میں ہوئی

مدفن | آپ کی قبر لاہور، عقب درگاہ داتا گنج بخش رح اپنے والد اور دادا صاحب کے پاس ہے۔

تکیہ سردار شاہ | نقوش لاہور نمبر ص ۵۶۷ پر ہے۔ "یہ تکیہ داتا گنج بخش رح کے عقب میں ذیلدار روڈ کے قریب واقع ہے کبھی بڑا وسیع تکیہ ہوتا تھا۔ مگر اب سڑک نکالنے کی وجہ سے گھٹ کر رہ گیا ہے۔ شاہ صاحب کا مزار موجود ہے۔ اس کے آگے ایک چھوٹا سا صحن ہے۔ اور صحن سے ملحق ایک کوٹھی نما مکان ہے جمعرات کو قوالوں کی بھرمار ہوتی ہے۔ اور جال کھیلنے والے بھی آجاتے ہیں۔ بعض کو بڑ کے درخت سے اُلٹا لٹکا دیا جاتا ہے۔ اور وہ اسی حالت میں حال کھیلتے ہیں"

Marfat.com
Marfat.com

(۳۸)

سردار علی

سید شاہ سردار علی پٹی والے رح

آپ مرید سید شاہ نواز کے۔ وہ مرید سید نوہار شاہ کے۔ وہ مرید سید صدرالدین کے۔ وہ مرید سید شاہ کمال کے۔ وہ مرید اپنے بڑے بھائی سید شاہ جمال پٹی والے رح کے۔ جن کے حالات تذکرۃ الوشاہیہ کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں لکھے جا چکے ہیں۔

آپ صاحب علم وفضل۔ اپنے بزرگوں کے سجادہ نشین تھے۔ حرمین الشریفین کے حج وزیارات سے مشرف ہوئے۔ میاں نواب علی شاہ سجادہ نشین نوشہرہ کے ساتھ آپ کی بہت محبت تھی۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ سید عنایت شاہ۔ مدفون پٹی شریف

۲۔ سید اصغر شاہ۔ مدفون بھاگو مدھو تحصیل چونیاں۔ ضلع لاہور۔

ان کے تین بیٹے سید محمد حسین شاہ و سید ولایت شاہ و سید علی احمد موجود ہیں۔

یاران طریقت آپ کے خورد حنیفے یہ ہیں۔

۱۔ سید محمد حسین شاہ ولد سید اصغر شاہ۔ نبیرہ آنجناب۔ بعمر تقریباً ساٹھ سال ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں ساکن بھاگو مدھو متصل سٹیشن چھانگا مانگا۔

۲۔ میاں احمد دین فیروزپوری۔ شاعر

Marfat.com
Marfat.com

شجرۂ فقرائے شاہ سردار علی پٹی والہ

سید محمد حسین شاہ بیرہ

سائیں نیاز احمد المعروف نہال فقیر | سائیں خوشی محمد نوشاہی | سائیں صدیق موچی

ولد جان محمد۔ اصلی وطن تلونڈی نیپالاں۔ ضلع فیروزپور۔ حال ساکن گورستان موضع مہر گیالہ چک ۲۰۔ ضلع شیخوپورہ۔ مجاور درگاہ سید ملک علی شاہ بخاری نوشاہی

یہ درویش ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۸ مئی ۱۹۷۲ء کو مجھے مہر گیالہ میں ملا تھا۔

میاں احمد دین فیروزپوری۔ قصبہ اوکاڑہ میں رہتا ہے۔ ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔ پنجابی زبان میں شعر بھی کہتا ہے۔ "شجرہ شریف خاندان قادری سلسلہ نوشاہی" نظم کیا ہے۔ جو اس طرح شروع ہوتا ہے۔

مبسملہ شعر — یا اللہ توں خالق باری — صفت تیری ہے بیت نیاری

بھار گناہ میرے سر بھاری — بخشیں نظر کرم اک واری

ہوون دُور ظلوم حبیبوں — یا رب میری عرض قبول

درمیانی شعر — بحر سخت گنج بخش نوشاہی — مجھ کو دے توفیق الٰہی

ہو واں طرف مدینے راہی — ہو دے میری دُور تباہی

صدقے پاک حبیب رسول — یا رب میری عرض قبول

آخری شعر — میرا عاجز احمد نام — سب بھایاں وا میں غلام

دو جگ اندر ملے آرام — کلمے پر ہو سُکھ انجام

صدقے پاک حبیب رسول — یا رب میری عرض قبول

سید ولایت شاہ برادر

سید علی احمد برادر

سید محمد حسن زندہ اکبر

محمد فضل دلا علی محمد راجپوت۔ محلہ افغان آباد۔ فلور موجود ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۳۹)

سکندر شاہ

شیخ سکندر شاہ نوریپوری رح

والد کا نام پرمیشر ولد فیض محمد بن نامدار قوم جوگی تھا۔ موضع نوریپور جاللاں علاقہ قلعہ دیدار سنگھ کے باشندہ تھے۔

واقعہ توبہ بیعت طریقت ابتدا میں آپ آبائی پیشہ رمالی کیا کرتے۔ ایکدن موضع جھام والہ میں گئے۔ کسی عورت کی فال دیکھ کر اُس کے چاندی کے کڑے اُتار لئے۔ اتفاقاً اُس وقت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکپوری نوشاہی ثانی برخورداری ساہنپالوی رح تشریف فرما تھے۔ اُنہوں نے آپ کی یہ سب کارروائی اپنی آنکھوں سے دیکھی اور آپ کو پاس بُلا کر فرمایا کہ بھائی تو کیسا نیک صورت ہے۔ اور کام ایسے کرتا ہے۔ لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ تو اس کام کو چھوڑ دے۔ اور خدا کی طرف توجہ کرے۔ آپ کو یہ نصیحت تاثیر کر گئی۔ اُسی وقت قرعہ کی سنگلی کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور حضرت صاحب کی بیعت ہو گئے۔ اُنہوں نے ایک ہی نظر سے آپ کا دل دُنیاوی کدورات سے پاک کر دیا۔ اور فرمایا۔ میاں سکندر! قرآن اور نماز ہم نے تیرے جسم میں مرکب کر دی ہے۔ چنانچہ آپ نے نوریپور میں جا کر اپنے مقبوضہ مکانات فروخت کر دیئے۔ اور جنگل میں حجرہ اور مسجد اور کنواں تعمیر کرا کر یادِ الٰہی میں مشغول ہو گئے۔ دُنیا کے علائق کو ترک کر دیا۔ [۱]

---

[۱] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد ہفتم۔ ص ۵۰۴۔ شراقت

Marfat.com
Marfat.com

عبادت | آپ ہر وقت یادِ الٰہی میں مصروف رہتے۔ ساری عمر گوشہ نشین رہے۔ سوائے تلاوت کلام اللہ شریف۔ اوراد اذکار نوافل کے کوئی کام نہیں تھا۔ فنا فی الشیخ کے بعد فنا فی الرسول کے مقام پر پہنچے تھے۔ بلکہ حضرت شاہ ثانی رح نے فرمایا تھا کہ جس نے سکندر شاہ کو دیکھا اُس کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار اُس کے چہرہ پر نظر آئیں گے۔

کوئی شخص آپ کے قریب قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوتا۔ اگر کہیں سے غلط پڑھ جاتا تو آپ اُس کو غلطیاں بتاتے جاتے۔ [۲]

گاؤں کی سیر | آپ روزانہ عصر کے وقت اپنے ڈیرہ سے اُٹھتے اور نور پور میں سیر کرتے۔ اور چند گھروں کا گداکرتے اور یہ صدا کرتے "بھلا کرے ذات ربانی" آپ چلتی صدا کرتے۔ دروازہ پر زیادہ نہ ٹھہرتے۔ [۳]

پیر صاحب سے تعشق | بابا احمد الدین ولد میاں محمد چی خالق پوری بیان کرتا تھا کہ شیخ سکندر شاہ صاحب اپنے پیر و شفیر کے اسقدر شیدا اور دلدادہ تھے کہ ایک دفعہ بمقام دُبیر کے چشمہ۔ حضرت صاحب کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا۔ جب وہ نکالا گیا تو اُس جگہ سے خون کا قطرہ ٹپکا آپ نے اُسی وقت وہ زبان سے چوس لیا۔

اخلاق حسنہ | آپ چہرہ پر نقاب رکھتے۔ اور اپنے مرشد عالی جاہ کے نقش قدم پر چلتے۔ آپ اگر نماز کی جماعت کراتے تو عام تاثیر ہوتی۔ بلکہ بعض اوقات سامعین کو وجد ہو جاتا۔ [۴]

کرامات

ایک مخالف کا سزا پانا | ایکبار آپ موضع ملکھانوالہ ضلع سیالکوٹ میں گئے۔ ایک شخص آپ کو مخالفانہ بیٹھا آیا اور نا سزا بولا۔ آپ کی غیرت سے اس کے گھوڑے اکثر اوقات مر گئے۔

---

[۲] ایضاً ج ۱۰۔ ص ۳۰ [۳] ایضاً ج ۹ ص ۵۹ [۴] ایضاً ج ۱ ص ۳۲۱ [۵] ایضاً۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

غائبانہ مدد کرنا آپ کے مرید سائیں صدرالدین جوگی نورپوری سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میرا کوئی مقدمہ تھا۔ میں گوجرانوالہ میں مجسٹریٹ کے پیش ہوا۔ میرے دل میں بہت اضطراب تھا۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ آپ میری پشت کے پیچھے کھڑے ہیں۔ آپ کی مدد سے مقدمہ میرے حق میں فیصلہ ہوا۔ پھر دیکھا تو آپ غائب ہو گئے۔ [۵۶]

وفات کے بعد کرامات

غیبی سواروں کا آنا دلبر محمد جہاجر جالندھری ساکن چاہل کلاں ضلع گوجرانوالہ بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک دفعہ عشا کے وقت دیکھا کہ پانچ سوار شمال کی طرف سے آئے ہیں۔ جب آپ کی قبر کے پاس آئے تو شیخ سکندر شاہ قبر سے ظاہر ہو کر اُن کے ساتھ ہم کلام ہوئے۔ پھر غائب ہو گئے۔ اُسوقت گیس کی طرح روشنی ہو گئی۔

ایک بے ادب کا سزا پانا مسمی تاجا ماچھی ساکن قلعہ دیدار سنگھ نے دربار شریف کی بیری کی شاخیں توڑیں اور قبر کے چراغ توڑ دیئے۔ اُس کو بحکم خدا مالیخولیا ہو گیا۔ چاول کھانے لگا تو کہتا کہ اس میں سانپ ہے۔ اسی حالت میں مر گیا۔ [۵۹]

حلیہ آپ کا قد لمبا، جسم پتلا، داڑھی سفید، تہبند، کرتہ، اور سر پر ٹوپی سفید ہوتی۔ دوپٹہ سبز رنگ اوڑھتے تھے۔ [۵۹]

یارانِ طریقت آپ کی صلبی اولاد کوئی نہیں بعض خواص مرید یہ ہیں۔

۱۔ سائیں صدرالدین ولد کھیون جوگی۔ نورپور چاہلاں ضلع گوجرانوالہ

۲۔ سائیں چوغطہ جوگی گھوگا کلاں "

---

[۵۶] فیض محمد شاہی حنفی۔ جلد اول۔ ص ۳۱۳۔

[۵۸] ایضاً۔ جلد ہشتم۔ ص ۱۸۳۔ [۵۸] ایضاً جلد نہم۔ ص ۳۸۔

[۵۹] ایضاً۔ جلد ہفتم ص ۵۰۲۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات | شیخ سکندر شاہ کی وفات ہفتہ تیسویں محرم ۱۳۰۶ھ ایکہزار تین سو چھ ہجری مطابق چھٹی اکتوبر ۱۸۸۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاسی عیسوی۔ موافق اکیسویں اسوج سمت ۱۹۴۵ ایکہزار نوسو پینتالیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ اکتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر نورپور چابلاں سے جنوب مشرق کی طرف بفاصلہ نصف میل واقع ہے۔ قبر پختہ ہے۔ پاس کنواں۔ مسجد اور حجرے موجود ہیں۔

مادۂ تاریخ

"شاخِ پُربار" ۱۳۰۶ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۴۰)

سلطان بالا

میاں سلطان بالا سیچیاری نوشہروی

آپ میاں الٰہی بخش ولد میاں پیر بخش سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔

آپ کے حالات شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات الصوفیہ کے چھٹے طبقہ کے ساتویں باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ اس لئے تکرار کی ضرورت نہیں۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔ ۱۔ میاں ہیراں بخش رح ۲۔ میاں پیراں بخش رح

سال وفات میاں سلطان بالا کی وفات ۱۲۹۰ھ ایگیارہ سو نوے ہجری مطابق ۱۸۷۳ء ایگیارہ آٹھ سو تہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۱۲ سولہ جلوی تھا۔ قبر نوشہرہ شریف ضلع گجرات میں ہے۔ مادہ تاریخ "پاک خدا پرست" ۱۲۹۰ھ

شجرۂ فقرائے میاں سلطان بالا نوشہروی

|
بابا جواہر شاہ
|
بابا بھورے شاہ
|
بابا کرم شاہ
|
سائیں علی محمد۔ مدفون پکہ گڑھ متصل سیالکوٹ۔
|
سائیں دسوندھی شاہ متوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء۔ بھوت۔ نزد چھاؤنی سیالکوٹ
|
سائیں سیر محمد

یہ گوجرانوالہ محلہ کچی پیٹھ والی میں تنہا ہے ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے مجھ کو راقم نے دیکھا۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۱)

سلطان علی

سید سلطان علی شاہ نوشاہی ہاشمی سنگھوئی والے

آپ کے والد کا نام سید اکبر علی شاہ تھا۔ ابن سید حیدر شاہ بن سید محمد نیک بن سید عبدالرسول بن سید محمد سعید دولا بن سید محمد ہاشم دریادل بن حضرت نوشہ گنج بخش ؒ

آپ کا تذکرہ اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد حصہ سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے تیسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں کیا جا چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند سید ملک شاہ تھے۔ جو آپ کی زندگی میں فوت ہو گئے۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدوں کی فہرست سائیں نواب علی ولد اللہ رکھا ساکن ٹاہلیانوالہ ضلع جہلم نے اپنے رسالہ فیض نوشاہی قادری۔ پنجابی منظوم میں لکھی ہے۔ جو یہ ہیں،

۱	سید ملک شاہ فرزند	سنگھوئی ضلع جہلم
۲	محمد جان	〃
۳	فیروز خاں	〃
۴	سائیں پیر بخش	〃
۵	سید سرور شاہ	گڑھا سیداں 〃
۶	سید اکبر شاہ	گنڈا کٹاریاں 〃
۷	سید مدد شاہ	〃
۸	سید حاجی شاہ	بھائی خاں

Marfat.com
Marfat.com

۹	سائیس حسن علی	بھائی خاں	
۱۰	سائیس کالا	〃	
۱۱	سید عبدالعزیز شاہ	پیشاکی	
۱۲	مولوی نظام الدین	ڈھوک للہال	راولپنڈی
۱۳	سائیس غلام علی	ڈھوک حجام	〃
۱۴	سائیس محمد علی		〃
۱۵	مرزا طلا محمد		پشاور
۱۶	حافظ عطا محمد ولد مرزا طلا محمد		〃
۱۷	سائیس اللہ رکھا		ٹاہلیانوالہ
۱۸	سائیس نواب علی ولد اللہ رکھا		〃
۱۹	سائیس محمد حسین		〃
۲۰	میاں اللہ دتہ		ڈھوک بھٹ
۲۱	حکیم دین		〃
۲۲	سائیس عنایت		ہوشیارپور مونہ کلاں
۲۳	سید محمد		〃
۲۴	عبدالحق		کالا
۲۵	کرم الٰہی		جنڈ نجار
۲۶	غلام حیدر		〃
۲۷	سائیس حکیم دین		〃
۲۸	میاں نور عالم		عملہ
۲۹	چوہدری علی شان		دارا کے

Marfat.com
Marfat.com

۳۰	راجہ علی بہادر خان	جرموٹ
۳۱	سائیں عمر دراز	موہڑہ بیج
۳۲	راجہ محمد حسین	ساسنگ
۳۳	راجہ شیر زمان	〃
۳۴	سائیں بوٹا فقیر	〃
۳۵	محمد	ڈھوک عوجیاں
۳۶	فضل حسین	ڈھوک حوقعہ
۳۷	محمد بخش	ڈھوک ملیاراں
۳۸	سائیں ڈبٹی فقیر	بسمہ
۳۹	سائیں فرشتہ	پنجوال
۴۰	سائیں نور محمد	رتیال
۴۱	محمد عظم نمبردار	کھک
۴۲	شاہ سوار	راجہ بلدیو
۴۳	غلام حیدر	جہلم
۴۴	بگا	کھراسہ
۴۵	عبدل	〃
۴۶	راجہ میر زمان	پنڈ
۴۷	سائیں سیف علی	کھلوٹیاں
۴۸	سائیں دارث	کھورکا
۴۹	میاں سلطان	
۵۰	محمد نواز	

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات سید سلطان علی شاہ کی وفات ہفتہ تیرہویں صفر ۱۳۵۱ھ ایکہزار تین سو اکاون ہجری مطابق اٹھارہویں جون ۱۹۳۲ء ایکہزار نو سو بتیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۲۳ بتیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر اپنے والد صاحب کے روضہ میں بمقام سنگھوئی شریف ضلع جہلم موجود ہے۔

مادۂ تاریخ

"گرامی عصر تریاجاہ" ۱۳۵۱ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۴۲)

سَیّد محمد

مولوی سَیّد محمد اخلاص خانی رح

آپ صاحبِ علم وفضل سخن سنج ۔ بذلہ گو تھے ۔ آپ کا آبائی وطن موضع ٹھٹھہ اخلاص خاں تھا ۔

آپ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکوارت نوشاہِ ثانی سرخوردی سابہنیالوی رح کے یارانِ باصفا سے تھے ۔ آپ کی طبیعت زیادہ تر لطیفہ گوئی کی طرف راغب تھی ۔ آپ کا تبلیغی طریقہ یہ تھا کہ بدعتوں اور شرکیہ کاموں سے بچنے کی تاکید کیا کرتے ۔

شعر گوئی آپ پنجابی زبان میں اکثر اشعار کہا کرتے ۔ زیادہ تر کلام آپ کا آج مفقود ہے ۔ ایک نظم بنام " وساکھی نامہ " موجود ہے ۔ جو مزاحیہ اور طنزیہ ہے ۔ یہ ثابت کیا ہے کہ وساکھی کا میلہ دیکھنا کسقدر بڑا گناہ ہے ۔ اور کسقدر کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے برابر ہے ۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے یہاں نقل کیا جاتا ہے

مولوی عبداللہ لاہوری لکھتے ہیں ،

وساکھی نامہ

اللہ باب وساکھی ظاہر کر آسان الٰہی
سادھبارٹھ دیکھ وساکھی آون ہے گمراہی
اللہ باب آسان کر وساکھی دا مذکور — مومن مسئلہ سمجھ کے ناں کوئی کرے قصور
فرض وساکھی چار بجھ چار ہے رکن ایمان — کھڑتالاں دھوتا بینسری چوتھا تونبا جان

Marfat.com
Marfat.com

بُجھو تُو بنے دی ہوسیا اول وچ بازار
کھڑتا لال دُھوتا مینسری بچھوں ہوگ وچکار

سادیہاڑی ویکھ وساکھی آوے کوئی انسان
حشر دیہاڑے اوس دی کیاڑی دل زبان

سادیہاڑی دیکھ وساکھی جائز ناہیں آون
ارام وساکھی اُسدے اوپر فتوے کفر لگاون

تبرے اندر اوس نوں ہوسی سخت عذاب
کڈھو خبیث الواعظین ویکھو چوتھا باب

پوے کفارت اوس نوں جیندی حد نہ کا
جیکر طاقت رکھدا ستر کرے زنا

وچ مسیتی یا خانگاہے یا کسے ادبے جا
اینہیں جائیں کرن فریضہ ہور نہ کتے روا

یا سُتھ واری کرے ضو الطت یا خود آپ کرائے
پشاور کابل تھیں ایویں مسئلے وچ کتاباں کے

یا سُتھ واری نال خباثت مسجد اندر جائے
تفسیر حدیثوں چڑھو میرتے اوچی وعظ سُنائے

یا بے وضو سُتھ نمازاں پڑھے خباثت نال
دیبہ للاہندا یا چڑھدا ہووے یا ہو وقت زوال

سیلی مُلاں کُل نپڈاں دے ایویں فتوی دیندے
فاتب حشفہ ایہ روایت باب وطی تھیں لیندے

یا سُتھ واری جیجے کارن طرف سکے دی جائے
اکدو میلوں پرت پچھائیں حاجی نام دھرائے

گل وچ تسبیح ہتھ وچ عاصا سر تے ٹوپی پائے
جھوٹھیاں جھاٹھیاں کر کر گلاں لوکاں ٹھگ کھائے

یا سُتھ گواہیاں جھوٹھیاں دیوے چھک قرآن
وچ دھرکاں باگڑیاں دے خاصہ مسئلہ جان

یا سُتھ روزے ماہ رمضانے رکھ دوپہر توں بھجے
ایہ روایت دتے شاہ نہیں جس دل چاہے کھجے

یا سُتھ واری وچ دھرو نکل ہور پیندے جائے
رن مسیگانی پھڑ لیتانوں چھک کے نکل جمائے

نویں نوشہریوں ایہ روایت وچ کتاباں لکھی
اس مسئلے تے فتوی دیندا میراں بخش نوشہری

یا سُتھ واری کرے خیانت وچ امان پرائی
اس مسئلے تے فتوے دیندا ایویں بخشی سائی

---

۱ بابا دتے شاہ موضع سوک حمد ضلع گجرات کا باشندہ تھا۔ نماز اور روزہ کا تارک تھا۔
۲ نوشہرہ کا ایک شخص میراں بخش نام تھا۔ وہ عورتوں کے ساتھ خاصی دلچسپی رکھتا تھا۔
۳ مسمی بخشی قوم ساہی ڈھوک کا سب ضلع گجرات کا رہنے والا تھا۔ لوگوں کی امانتوں میں خیانت کرنا اس کا شعار تھا

Marfat.com
Marfat.com

یا سُتھو سنہاں نال سنہورے ز تلا ندیمری لائے
مال مسروقہ دیوے ناہیں کر کر قسماں کھائے

جاتریہ[۴] والے کُل کشمیری ایویں فتوٰی دیندے
اوہ روایت شیخپورے[۵] تھیں ڈھینڈے[۶] کولوں لیندے

یا سُتھو دلی وچ اُجاڑی لُٹے راہی جاندے
بوسال[۷] کھنانے ایس مسئلے نے ایویں فتوٰی لاندے

یا سُتھو مجھیں یا سُتھو گائیں یا سُتھو اُٹھ چھپائے
نیڑے تریڑے رکھے ناہیں ساندل باد پوچائے

ہے دو باد دسیل دھالا فتوٰی دیندے بھارا
ایس فتوائے تے زور ہے دیندا نامی[۸] فضل کو کارا

رُکن بکن بھکھی بانگمٹ کوٹ بلوچ سوہے دا
ایس مسئلے تے فتوائے دیندا سارا چک وساوا[۹]

یا سُتھو اُدھالے کرے شتابی ہرگز ڈھل نہ لائے
راج راجے دے وچ لے جانے بہت زنا کائے

نال پستی دل دی اوتھے کرے دھیان
وچ زناہ الطالبین[۱۰] ہے ایہ مسئلہ جان

---

۴ موضع جاتریہ۔ علاقہ گوجر ضلع گجرات میں ایک گاؤں ہے وہاں کے کشمیری چوری پیشہ تھے۔

۵ موضع شیخپور متصل گجرات میں ایک شخص میاں ڈھینڈہ نامی جو رگنورا ہے۔

۶ یہ گاؤں ڈاکو پیشہ تھے۔

۷ اس شعر میں جتنے نام ہیں مشہور چوروں کے ہیں۔

۸ اس شعر میں جتنے دیہات کے نام ہیں۔ سب چوری پیشہ تھے۔

۹ شاعر نے کتاب کا یہ فرضی نام رکھا ہے۔

۱۰ ہزار گنجینہ شرافت خطی۔ ص ۶۷۷۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ش

(۴۳)

شمس الدین

فقیر سید شمس الدین بخاری برقندازی لاہوری؟

آپ فقیر سید خلیفہ نور الدین بن فقیر سید علام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری لاہوری؟ کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ تھے۔

تحصیلداری اور مجسٹریٹی کا عہدہ | رائے بہادر کنھیا لعل۔ تاریخ لاہور میں لکھتا ہے

"دوسرا شمس الدین انگریزی عملداری میں پہلے یہ تحصیلدار ہوا۔ پھر اس نے نوکری چھوڑ دی۔ اور پنشن پر گذارہ کرتا رہا۔ اور آخر میں مجسٹریٹی لاہور کا عہدہ بکمال ایمانداری انجام دیا۔ یہ شخص صاحب مروت و خلیق ایسا تھا۔ کہ تمام شہر کے ہندو مسلمان اس کے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے ثنا خوان تھے۔" [1]

غریب پرور ہونا | مفتی غلام سرور لاہوری رح نے گنج تاریخ میں لکھا ہے۔

"فقیر شمس الدین غریب پروری اور عاجز نوازی میں ثانی نہیں رکھتے تھے۔ اور واقعی اسم با مسمیٰ تھے یعنی ان کا وجود ذی جود سراپا آفتاب تھا۔"

شعر گوئی | آپ فارسی میں شعر کہتے تھے۔ چنانچہ یہ شعر آپ کا ہے۔

ے

شد نگہ با ہر زلفت سُست اے دل دیدہ نمود مرا راہ گرفتاری دل [2]

---

[1] تاریخ لاہور ص ۴۷ [2] بیاض خطی۔ نمبر کتاب ۷۵۶۹۔ ورق ۱۵/ب مجموعہ پروفیسر سراج الدین آذر۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اولاد | آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ فقیر سید برہان الدین اکبر ارسسٹنٹ متولد ۱۲۵۸ھ ۱۸۴۲ء

۲ فقیر سید زین العابدین پلیڈر متولد ۱۲۶۱ھ ۱۸۴۵ء

۳ فقیر سید شہاب الدین۔ متولد ۱۲۶۶ھ ۱۸۵۰ء

۔ تاریخ لاہور میں ہے کہ یہ تینوں اپنے باپ کی طرح خلیق و ملیح آدمی ہیں۔

سال وفات | فقیر سید شمس الدین کی وفات ۱۲۸۹ھ ایکہزار دوسو اُنانوے ہجری مطابق ۱۸۷۲ء ایکہزار آٹھ سو بہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ عمر ۱۵ پندرہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر لاہور۔ اپنے بزرگوں کے پاس ہے۔ مادہ تاریخ ۔ حاجی خدا پرست ۱۲۸۹

مختصر شجرہ اولاد فقیر سید شمس الدین لاہوری[۲]

- فقیر سید شمس الدین کے تین بیٹے تھے۔ برہان الدین۔ زین العابدین۔ اور شہاب الدین
- فقیر سید شہاب الدین کے ایک فرزند فقیر سید نجم الدین تھے۔
- فقیر سید نجم الدین امرائے وقت سے تھا۔[۳] اس کے پانچ بیٹے تھے۔ فصیح الدین۔ وحید الدین احتشام الدین۔ ممتاز الدین اور صلاح الدین۔ ۴

---

[۳] تاریخ جلیلہ ص ۲۱۲ مطبوعہ صابر الیکٹرک پریس لاہور۔ ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء۔

[۴] حیات مراتب ص ۲۲۸ مصنفہ ڈاکٹر محمد عبد اللطیف ایم اے پی ایچ ڈی ۱۹۶۳ء شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۴۴)

شہاب الدین

مولوی شہاب الدین ڈھب والے

والد کا نام میاں خدا یار قوم بھٹی سے تھے۔ آبا و اجداد موضع ڈھب چیمہ علاقہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ کے امام مسجد تھے۔ فضیلت علم آپ کو وراثتی حاصل تھی۔ اپنے ماموں صاحب حضرت مولانا سید حافظ محمد احمد صاحب پاکدامت نوشاہ ثانی برخوردار ری ساہنسپالوی رح کے اکابر یاروں سے تھے۔

وظائف آپ نے وظائف ذیل اپنے نواسہ مولوی غلام حسین فاروقی امام مسجد ساہن پال کو پڑھنے کے واسطے ارشاد فرمائے۔

۱۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

نماز فجر سے پہلے تین سو تیرہ (۳۱۳) بار پڑھے۔

عملیات

آپ نے مندرجہ ذیل عملیات کی اجازت اپنے نواسہ مولوی غلام حسین کو دی۔

طریقہ وظیفہ لیٰسٓ پہلے باوضو درود شریف ہزارہ گیارہ بار۔ سورۂ فاتحہ گیارہ بار پڑھے۔ اس کے بعد سورۂ لیٰسٓ شروع کرے۔ جب پہلی مُبِیْن تک پڑھے تو پھر سورۂ فاتحہ ایکبار۔ اور وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ تا اَجْرًا ایک مرتبہ۔ نماز فجر کی اذان سات مرتبہ پڑھ کر

Marfat.com
Marfat.com

پھر شروع سے یٰسٓ پڑھے۔ اور ہر مُبِیْن تک اسی طرح پڑھ کر۔ پھر ابتدا سے شروع کیا کرے۔

تپ لرزہ کے واسطے | یہ آیت شریف روٹی کے تین ٹکڑوں پر لکھ کر تین روز بیمار کو کھلائے

۱ ایک ٹکڑے پر۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ

۲ دوسرے ٹکڑے پر لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا

۳ تیسرے ٹکڑے پر وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا

کرم زخم کے واسطے | استغفار مقدم الذکر۔ تین سو تیرہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پھونکیں۔

تقویت دل کے واسطے | قصیدہ بردہ کا یہ شعر ہر روز ہزار ۱۰۰۰ بار پڑھا کرے۔

كما برأت وصبا بالمس راحته

واطلقت اربا من ربقة اللمم

اس کے اول آخر درود شریف ہزار ۱۰۰۰ گیارہ گیارہ بار پڑھیں۔

خوف کے واسطے | یہ نقش لکھ کر دیں ۷۸۶

۴ ع ۵	۵ ح ۵	۵ د ۵
۵ ۲ ۵	۵ ب ۵	۵ ۸ ۵
۵ ۹ ۵	۵ ط ۵	۵ ھ ۵

شفائے امراض کے واسطے | یہ لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد واصحاب سیدنا محمد وبارك وسلم دیشف صدور قوم مؤمنین۔

ش ۱	ل ۱۴	ف ۱۱	ی ۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ونـنزل من القرآن ماھو شفاء ورحمة للعالمین

Marfat.com
Marfat.com

ہلاکت دشمن کے واسطے ذیل کا تعویذ لکھ کر اس کی چاروں طرف لیٰسٓ تا مُبِیْن لکھیں۔ اور بکری کی سری لے کر اس کی شاہ رگ میں یہ تعویذ دے کر ایسی جگہ دفن کریں کہ اس کو ہوا نہ لگے۔

لیٰسٓ تا مبین باعوذ پڑھ کر بیچ میں

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

کرامت

ایک بے ادب کا سزا پانا آپ مسکنت اور خاکساری کا پیکر تھے۔ کتہ، جونج کا بال بٹ کر فروخت کر کے اپنا گذارہ چلاتے۔ ایکدن موضع ٹھٹھہ شاہ محمد میں بال بٹ رہے تھے قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک ذیلدار قوم چیمہ آیا۔ اور کہا کہ ہم کو بھی بال بٹ دو۔ آپ نے بٹ دیا۔ اور اُجرت مانگی۔ اُس نے ازراہِ تمسخر کہا کہ بجائے اُجرت کے اڑھائی ہاتھ رسّہ دوں گا۔ آپ کو غصہ آیا۔ اور کہا کہ تیسرے دن پانچھ کو رسّہ مل جائے گا۔ یا ہم کو۔ چنانچہ تیسرے روز اُس کو ذات الجنب کا دورہ ہوا اور مر گیا

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے ۱۔ میاں غلام حسین ۲۔ میاں غلام حسن۔

مدفن مولوی شہاب الدین کی وفات ماہ پھاگن میں ہوئی۔ قبر ٹھٹھہ چیمہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

شجرہ اولاد مولوی شہاب الدین ٹھٹھوی

- مولوی شہاب الدین کے دو بیٹے تھے۔ میاں غلام حسین۔ اور میاں غلام حسن۔
- میاں غلام حسین کے تین بیٹے تھے۔ سخی محمد لادولد۔ عطا الٰہی۔ اور امام الدین لادولد۔
- میاں عطا الٰہی متوفی ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء کا ایک بیٹا میاں برکت علی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہے۔
- میاں غلام حسن ولد مولوی شہاب الدین کے دو بیٹے غلام فرید و نور عالم تھے۔ جو لادولد فوت ہو گئے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۵)

شہباز خاں

مولانا شہباز خاں بلھی رح

آپ زمیندار قوم بلھی۔ جو ضلع بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور مولانا محمد جمیل صاحب جلالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ [1]

سالِ ولادت آپ نے وقائع پنوں ۱۲۵۱ھ میں تصنیف کیا، اُسوقت آپ کی عمر چالیس سال تھی۔ چنانچہ لکھتے ہیں، "چل سال گذشتہ بہ سیوشی"، اس حساب سے آپکی ولادت ۱۲۱۱ھ / ۱۷۹۶ء ایکبرر ردد سو گیارہ ہجری میں ثابت ہوتی ہے۔

تعلیم آپ نے ظاہری تعلیم مولانا محمد حسین صاحب کھوکھر ساکن کیلیانوالہ اور گاجر گولہ [ضلع گوجرانوالہ] سے پائی۔ علم ادب۔ عروض و قوافی میں خاصی مہارت حاصل ہوئی۔ کتابوں کا اکثر دھالہ رکھتے تھے۔

بعض بزرگوں کا قول ہے۔ کہ مرید بھی اپنے اُستاد صاحب کے تھے۔ ممکن ہے کہ اُن کی وفات کے بعد مولانا محمد جمیل صاحب رح کے حلقۂ احباب میں داخل ہوئے ہوں۔

شاطری میں کمال آپ شطرنج بازی میں کمال رکھتے تھے۔ اگر کسی سے شطرنج کھیلتے تو پہلے بتا دیتے کہ میں اتنی چالوں میں تجھے مات کر دوں گا۔ پھر ایسا ہی کر دیتے۔

جب کبھی اپنے سسرال کے گاؤں کیلیانوالہ میں جاتے تو وہاں سید سکندر شاہ صاحب سے اکثر شطرنج کھیلا کرتے تھے۔ [2]

---

[1] نور بہار قادری ص ۶۱ [2] خیفن محمد شاہی خطی جلد دوم ص ۱۱۲۹ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

آبادی بودہلی کا تذکرہ | مفتی غلام سرور لاہوری رح، مخزن پنجاب ص ۲۹۷ میں لکھتے ہیں۔

"بودہلی، رچنا دوآب میں ہے۔ یہ قصبہ موروثی زمینداران ہلی کا ہے۔ ان کے سوائے اور قومیں بھی اس میں رہتی ہیں۔ عمارت قصبہ کی کچی بہت اور پختہ کم ہے۔ قصبہ کے گرد بھی خام دیوار ہے۔ مگر مسجد پختہ تعمیر ہوئی ہے۔ علاقہ اس کا سرسبز و سیراب دریائے راوی کے کنارے پر ہے۔ غلہ بہت پیدا ہوتا ہے۔ دریائے چناب وزیرآباد میاں سے پچیس کوس پر ہے"

شعر گوئی | آپ کو اپنے اُستاد صاحب کی طرح شعر و سخن میں کافی ملکہ تھا۔ آپ کی نظمیں کہیں دیکھنے میں آئی ہیں۔

بدیہہ گوئی | مولانا محمد عظیم توشاہی برقندازی لیرووالی رح فرماتے تھے کہ موضع بودہلی کا ایک معزز شخص نتھو نام تھا۔ مولانا شہباز خاں کے ساتھ نہایت بے تکلف تھا۔ ایک دن کہا میرے نام کا کوئی شعر بنا دیں۔ آپ نے فی البدیہہ کہا۔

؎

چہ نامِ تو مبارک ہست نتھو — کہ اول نہ بود آخر بود نتھو

حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کی مدح سرائی | آپ کو حضرت نوشہ صاحب رح سے بہت محبت اور عقیدت تھی۔ چنانچہ نور نہال قادری میں آپ کی یہ مدح شریف درج ہے۔ ؎

اے خسرو طریقت اے والیِ گدایاں — ہم شاہی و گدائی دیدم ندیدہ بودم

چشم و چراغ قادر دلبندِ مرتضائی — ایں شان و آشنائی دیدم ندیدہ بودم

بے مثل و بے نشانی در خوبی و صفائی — ایں عاشقی و مستی دیدم ندیدہ بودم

در علم و فضل ہستی یکتا و باکمالی — پابندِ شرع چوں تو دیدم ندیدہ بودم

تو مجددِ زمانہ ہم شاہِ نو بعالم — چوں تو در الفِ ثانی دیدم ندیدہ بودم

شہبازِ تشنہ بردر سائل بقدر تمنا — میخانہ دمبدم ایں دیدم ندیدہ بودم

Marfat.com
Marfat.com

تصنیفات

آپ کی متعدد تصانیف موجود ہیں۔

(۱)

مثنوی وقائع پنوں | آپ کے استاد مولانا محمد حسین کھوکھر نے قصہ سسی پنوں فارسی میں نظم کیا۔ صرف تھل کے ذکر سے لے کر وفات تک بنایا۔ آپ نے ۱۲۵۱ھ ایکہزار دو سو اکاون ہجری میں اپنے دوست قاضی پیر بخش جلالپوری رح کی فرمائش پر حمد و نعت لکھ کر سسی کی پیدائش سے لے کر تھل تک قصہ نظم کر کے اس کا نام وقائع پنوں رکھا۔ آغاز اس طرح پر ہے ؎

حمد ست حکیم حقیقی را راز حیطۂ حد و حساب افزوں — کو کرد طبائع را شائع ز اسرار صنایع بوقلموں
راز نو نہاد و نقش نگین معکوس بطین ہیچون و چگوں — سرے ست نہاں در ہر انسان راز خیز کو ز دو کان بیروں

در حسب حال و نا صف مآل خود

زیں پیش من بندہ سر افگندہ آگندہ بقعر جہالت ہے — راز عیب گنہ بار دے سیہ سر بر نہ کنم ز خجالت ہے
شہباز بنام نیاز او ہم افتادہ بدام ضلالت ہے — اظہار کنم گفتار تو از روئے غبار و ملالت ہے

تصنیف وقائع پنوں کے وقت شہباز کی عمر چالیس سال تھی

یک یک نفسے عمرم رفتہ کہ برابر یک لک گنج بود — چل سال گذشت بہ بیہوشی چو خراموشی از بنج بود
ہر کس کہ چہ پیش بنداد بود فریاد کن و نعم سنج بود — ز خود آرائی و نا بینائی کارم پر پیچ و شکنج بود

اپنے استاد مولوی محمد حسین کی تعریف

لیکن زیں پیش حسین ولی کرد ست بیان احوال مسی — ارضاہ اللہ عفاہ اللہ جزاہ اللہ عن ملتمسی
ز آغاز نکردہ شروع او را ز انجام نمود بفہم رسی — من خجلت تمام نمودن آں عازم گشتم از بوالہوسی
تصنیف شریف و لطیف و خوشش از عیب و خلا پاکست چو جاں — ہر خستہ جگر را چوں مرہم ہر بستہ کمر را راہ رساں
من ناکس نارس را زو ہوس جرأت تماشش گشتم خواہاں — با عین حسین چہ مے سنجد ایں اسرب پر غین لعیاراں

Marfat.com
Marfat.com

سببِ تالیف

یارے ستد وفادرے ہمدم ہم محرم اسرارے بہ یقیں — در شہر جلال آباد[1] شدہ ز افضال و کمال آرام گزیں
دیں پیر شد مذ دگشت جواں از انعام شریفش پیر الدیں[2] — فرمائش کرد بمن کو دن ز تمام کلام چو دُر ثمیں

تاریخ اختتام قصہ شہباز

زیں پس تصنیف حسین نجوں کو ہست شریف لطیف زباں — حتی للقدور شعور د خرد بسطور شد از تقصور بساں
چوں در غم یار نزار بُدم خونخوار رود دل افگار و حیراں — تاریخ گذار ازیں نظم شدم۔ غم یار۔ بفہم اسرار نہاں ۱۲۵۱ھ

اس سے آگے مولوی محمد حسین صاحب کا کلام شروع ہوتا ہے۔ جس کا آغاز یہ ہے۔

شد مست شراب سلسبی د خواب ز خور جہان غافل — سر شار خمار عبار پنوں ز شرارت اخوان لا یعقل
بر جست عُمر بر بست کمر پئے قتل دو عاشق بے حاصل — بگذاشت سسی را در خلوت انداخت پنوں را در محمل

یہ مثنوی وقائع پنوں۔ محمد علی کاتب ابن آبادی نے جمعہ ۲ فروری ۱۹۲۵ء ۱۳۴۳ھ کو کتابت کی اور رسالہ پریس لاہور میں چھپی۔

(۲)

مثنوی نسخہ بدیعہ عجیب منظر | یہ نسخہ آپ نے ۱۲۷۵ھ ایکہزار دو سو پچھتر ہجری میں فارسی نظم کیا۔ اس کا بحر زلیخائے جامی کا ہے۔ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

پس از حمد خدا د نعت احمد — ز مدح چار یار و آل امجد
کنم سر نامہ در آشنائی — دہم شیرازہ وفا ز بیوفائی
وفا آمد سرشت خاک مردان — وفا شد سر نوشت پاک مردان

کتاب کا آخری شعر یعنی مقطع یہ ہے۔

قلم شد کُند از بسیاری سُیر — فقد تم الکلام المختم بالخیر

---

[1] مراد از جلال پور [2] مراد از قاضی پیر بخش ہ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۔ کاتب نے اس پر اس طرح اپنا دستخط کیا ہے۔

"تمام شد نسخہ بدیعہ عجیب منظر از دست غلام محمد عفی اللہ عنہ بتاریخ ۲۰ ماہ محرم الحرام ۱۲۹۱ھ اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ واحسن الیھما والیہ"[۳]

نوٹ

جناب ڈاکٹر باقر صاحب اورینٹل کالج میگزین لاہور نومبر ۱۹۴۳ء کے صفحہ ۴۲ پر شہباز خاں پر ایک مقالہ لکھا ہے۔ لیکن سوائے چند اشعار کے کچھ نہیں لکھا۔ اور آپ کے حالات پر کوئی روشنی نہیں ڈالی۔

[۳] اس کا یہ مخطوطہ۔ مجموعہ مخطوطات شیرانی میں۔ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے اس کا نمبر کتاب ۱۰۷۱ ھے۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۴۶)

شہزادہ شاہ

سائیں شہزادہ شاہ لاہوری رح

یہ سید فضل شاہ مجذوب لاہوری رح کا مرید تھا۔ مستانہ وار رہتا۔

واقعہ بیعت | حکیم احمد علی خاں لاہوری رح لکھتے ہیں۔

"یہ ایک جاٹ تھا اور سکھوں کے جنگی بیڑے میں عہدہ دار تھا۔ اس کے حالات عجیب و غریب ہیں۔ اس کی تازہ شادی ہوئی تھی۔ یہ گونا لے کر سسرال چلا آتا تھا۔ راستہ میں حقہ پینے کے واسطے حضرت کی خانقاہ میں ٹھہر گیا۔ آپ کا دستور تھا کہ اپنا حقہ کسی کو نہ دیا کرتے تھے۔ اس نے حقہ مانگا۔ آپ نے حقہ کے عوض گالیاں دیں۔ وہ تلوار نکال کر مارنے کو مستعد ہو گیا۔ لوگوں نے اس کے غصہ کو ٹھنڈا کیا۔ اور دوسرا حقہ دیا، یہ پی کر جانے لگا۔ آپ نے کہا کیا تو چلا جائے گا؟ جو رب دیا ہاں جاتا ہوں۔ کھونس لے جو کھونستا ہے۔ غرض اپنے گاؤں کو چلا گیا، اور اپنی ماں سے کہنے لگا کہ "فضل شاہ میرے اندر روڑ گیا ہے۔ اور اس نے میرا لک تے پک سارا سڑیا ہے" یعنی فضل شاہ میرے اندر گھس گیا ہے اور اس نے میری کمر اور میرا سینہ جلا دیا ہے۔ ماں نے پوچھا۔ بیٹا! پھر اس کا علاج کیا؟ کہا تو اس کے پاس جا کر سفارش کر۔ اس کی ماں اپنی بہو اور بیٹے کو ساتھ لیکر آئی۔ اور منت سماجت کرنے لگی۔ کہ ان دونو کی نوجوانی پر رحم کر۔ مگر کیا ہو سکتا تھا شہزادہ کا یہ حال ہو گیا کہ صرف روڑ کنکر کھاتا۔ اور یہی کہتا "فضل شاہ لک تے پک"۔ آپ کی وفات کے بعد مزار پر بھی رات بھر یہی صدا لگاتا

Marfat.com
Marfat.com

اور قبر پر ہاتھوں کو ایسی حرکت دینا جیسی آرہ کش کرتے ہیں۔[1]

کرامت

ککو سائیں کے ہاں اولاد ہونا | اس کے پیر بھائی ککو سائیں کی اولاد جیتی نہ تھی۔ ایک رات اُس نے کہا شہزادہ شاہ! کوئی جیتا جاگتا بیٹا تو دلوا۔ کہنے لگا اچھا میں کھوکھر (نام موضع) جاتا ہوں۔ اور وہاں سے لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد کہنے لگا بھئی! بیٹا تو لایا ہوں مگر گنجا ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد کہنے لگا۔ لے بھئی۔ ایک اور لایا ہوں مگر ادھورا سا ہے۔ چنانچہ پہلا بیٹا گنجا پیدا ہوا۔ جو جیتا رہا۔ اور دوسرا تین چار برس کی عمر پاکر مر گیا۔ پھر ککو سائیں نے گنج کا علاج پوچھا۔ کہا گوجرانوالہ میں ملے گا۔ اتفاقاً بچہ کی والدہ کو گوجرانوالے جانے کا اتفاق ہوا۔ کسی بوڑھیا نے کہا۔ بکائن کے پتے پیس کر لگا دو۔ چنانچہ اس کے لگانے سے گنج اچھا ہو گیا۔ اسی طرح کی اور بے شمار کرامات ہیں۔[2]

---

[1] سلہ اسرار التصوف۔ حصہ دوم۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۴۷)

شیر شاہ

بابا شیر شاہ برقنداز لاہوری رح

آپ کا نام قادر شاہ۔ المعروف قادو شاہ۔ المخاطب بہ شیر شاہ تھا۔ والد کا نام محمد صالح نمدہ مال۔ آپ کوچہ نمدہ مالاں۔ دہلی دروازہ۔ لاہور میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے دل محبت فقرا سے لبریز تھا۔ اور آثار شکر ہویدا تھے۔ جب بارہ سالہ ہوئے تو مولوی محمد اعظم صاحب انصاری برقنداز جالندہری رح کی بیعت ہوئے۔ مگر انہوں نے آپ کا غلو انس دیکھ کر اپنے بیٹے میاں غلام حسن صاحب کے سپرد کر دیا تھا۔ اور کہہ دیا تھا کہ یہی تمہارے پیر ہیں۔ [1]

آداب شیخ آپ عشق مربی میں یہاں تک سرشار تھے کہ جہاں اُن کا نام سُن لیتے سجدہ کر دیتے۔ جب کبھی اپنے پیر خانہ، جالندہر بستی شیخ درویش میں جاتے تو پاس ادب سے کبھی چارپائی پر یا بلند جگہ پر نہ بیٹھتے۔ اور یہ دستور اخیر عمر تک رہا۔ تا حیات مرشد امرتسر سے پیدل چل کر جایا کرتے سو اپسی کے وقت چار کوس تک پیدل پاؤں آیا کرتے۔ بیٹھک سے حلقہ خانقاہ تک روزانہ صبح جھاڑو کیا کرتے۔ اور [illegible] کی دعا کے بعد ہر صبح و شام خانقاہ کا طواف کیا کرتے۔ جب تک بستی میں رہتے [illegible] نہ مارتے۔ نہ درکارتے۔ خود کھانا کھانے سے پہلے کتے کو روٹی ڈال [illegible] بستی کے باشندوں کی تعظیم کیا کرتے۔ اپنے پیر صاحب کی زندگی میں بھی [illegible]

---

[1] انوار التعارفیہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ علی۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

نہ کی۔ وفات کے بعد اُن کی قبر کا بھی ویسے ہی احترام کرتے۔ کبھی بے تکلف ہو کر نہ بیٹھتے اُدھر منہ کر کے نہ کبھی تھوکا۔ نہ پاؤں دراز کئے۔ نہ ہنسے۔ جب زیارت مزار سے پچھلے پاؤں لوٹتے تو بستی کے لڑکے آپ کے ساتھ چمٹ جاتے۔ یا پیٹھ پر بیٹھ جاتے۔ تو آپ اُلٹ کر گر پڑتے۔ لڑکے ہنستے۔ تو آپ بھی اُن کے ساتھ ہنستے۔ ناراض نہ ہوتے۔ اگر کبھی امرتسر میں ہوتے تو توپ والہ دروازہ سے باہر جالندھر کے راستہ پر جا کر قرآن شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرتے۔ اور پچھلے پاؤں ڈیرہ پر پہنچ جاتے۔ [۲]

نعرہ مارنا | اگر کبھی جالندھر بستی شیخ میں جاتے تو لڑکے آپ کو گھیر لیتے اور کہتے شیر بیبھ مار [یعنی بھبک مار] آپ اُن کے خوش کرنے کو لَا یُحِبُّهَا لِوَتِهَا اِلَّا هُوَ کا زور سے نعرہ لگاتے۔ اور چند قدم چھلانگ مار جاتے۔ [۳]

عبادات | ابتدا سے ہی آپ میں ذوق شوق روز افزوں تھا۔ عبادت میں لگ گئے۔ بڑے بڑے مجاہدات اور چلے کئے۔ درگاہ حضرت داتا گنج بخش لاہوری [۴] اور مزار حضرت میاں میر قادری اور دیگر بزرگان لاہور پر متعدد گوشوں۔ چلوں میں مجاہدے کئے۔ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے جسم میں قدرتی وفور طاقت تھا۔ چہرہ لال گلال۔ آنکھیں مے گوں رہتی تھیں۔ [۵]

یارانِ طریقت | آپ کے خواص احباب و مریدین یہ تھے۔

۱ مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر بن محمدی شاہ انصاری ساکن بستی شیخ درویش متصل جالندھر مصنف کتب انوار القادریہ اور اشارات الشفا وغیرہ۔

---

[۱] [۲] [۳] انوار القادریہ خطی۔ [۴] حضرت داتا گنج بخش کا اصلی نام علی بن عثمان جلابی ہجویری تھا۔ شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی رح کے مرید تھے۔ بحکم مرشد غزنی سے چل کر لاہور تشریف لائے۔ ۴۶۵ھ / ۱۰۷۲ء میں انتقال کیا۔ [۵] میاں میر کے والد کا نام قاضی سائیں دتہ تھا۔ فاروقی النسب سندھی الاصل تھے۔ شیخ خضر سیوستانی کے مرید تھے ۱۰۴۵ھ / ۱۶۳۵ء میں وفات پائی۔ [۶] انوار القادریہ سے ماخوذ

Marfat.com
Marfat.com

۲ میاں پیر بخش حکاک ۔ سکاٹن کوچہ لنڈیگراں ۔ لاہور ۔
۳ میاں غلام علی حکاک ۔
۴ میاں پیر بخش طوائف دینا نگری یتیم مچھی منڈی ۔ لاہور ۔
۵ میاں فتح الدین ملک تیز ابیہ ۔ کوچہ مکھے زئیاں کشمیری بازار ۔ لاہور ۔
۶ میاں کرم بخش لوہار لاہوری
۷ میاں نبی بخش جسراح امرتسری
۸ چوہدری محمد گھمار لونگرہ ۔ امرتسری
۹ خدا بخش گھمار لیتر امرتسری
۱۰ اللہ بخش تیلی تمباکو فروش
۱۱ نتھو خرادی امرتسری
۱۲ میاں غلام حیدر خان پشاوری
۱۳ میاں عمر الدین ورائن حسین پوری
۱۴ مراد علی درپرستانی
۱۵ دیندار پہاڑیہ
۱۶ میاں عیدا
۱۷ صوبہ نمدہ مال
۱۸ محمد بخش المعروف مہندد بافندہ نمدہ مال
۱۹ شرف الدین خیاط
۲۰ مسمات مائی بیگم پٹھانی
۲۱ پنڈت رادھا کشن کشمیری شہ

شہ انوار الفاروقیہ خطی ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

واقعہ وفات

آپ نے وفات کے وقت اپنے مرشد ارشد کا اسم گرامی ان الفاظ میں پکارا۔
"یا میاں غلام حسن" یہ کہہ کر جان بحق تسلیم کی۔

تاریخ وفات | بابا شیر شاہ کی وفات ہفتہ وقت عصر دسویں ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ ایکہزار تین سو ایک ہجری مطابق آٹھویں فروری ۱۸۸۴ء ایکہزار آٹھ سو چوراسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۴۷ سنہ ستائیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار محلہ سلطان پورہ لاہور میں ہے۔

قطعات تاریخ

از مولانا غلام قادر شاہ اثر مصنف انوار القادر

۵

عازم دار بقا شد چو ز دار فانی — شیر شہ قادری آن خضر رہ حق دانی
اثر زار بتاریخ وصالش گفتا — شنبہ بود دہم ماہ ربیع الثانی
۱۳۰۱ھ

(۲)

چراغ قادریہ شیر شاہ نوشاہی — بدار خلد روان شد چو زین سرائے محن
ببادیر خود آن کلمہ کہ آخر گفت — فتاد سال بیان۔ یا میاں غلام حسن
۱۳۰۱ھ

(۳)

شیر شاہ قادری نوشاہی — کہ در شش بود خلق را مامن
چون برفت از جہان اثر سالش — گفت خاموش شد۔ چراغ زمن
۱۳۰۱ھ

(۴)

مرشد ما شیر شاہ قادری — شد ز دنیا چون سوئے عقبیٰ رواں
چونکہ بود او آفتاب فیض حق — شمس فیض ہو۔ بود تاریخ آں
۱۳۰۱ھ

مادہ تاریخ "مظہر قیوم" ۱۳۰۱ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۴۸)

شیر شاہ

بابا شیر شاہ ولی شیرد کی والد ہ

آپ قوم سندھو سے۔ موضع شیرد کے ضلع شیخوپورہ کے رہنے والے تھے۔ وہیں مدفون ہیں۔ بابا مولا شاہ قصاب امرتسری کے مرید و خلیفہ تھے۔ اپنے علاقہ میں آپ کا فیض عام تھا۔

یاران طریقت آپ کے خورد مرید یہ تھے۔

۱	سائیں عالم شاہ ولد قادر بخش وٹیس	پنوان چک ۷۶، ضلع شیخوپورہ
۲	میاں نتھو لوہار	کوٹلہ کاہلواں " "
۳	محمد شریف بروالہ	محلہ سندھو پورہ لائل پور
۴	مستری عبداللہ لوہار	چوہدری والہ چک ۷ "
۵	بشیر احمد حجام	" "
۶	کرم بخش جٹ	" "

شجرۂ نقرائے بابا شیر شاہ ولی شیرد کی والد

سائیں عالم شاہ ولد قادر بخش وٹیس۔ آبائی وطن شاہ نشمور فیض پور تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور ہے۔ اب پنوان ضلع شیخوپورہ سکونت پذیر ہے ۱۳۸۸ھ میں ارادت پائی بعمر ۱۳۹۲ھ میں مجھے دوشیزہ والی میں ملا بعمر ساٹھ سال

- منشی ولد تاج دین کمہار شیرد کے
- غلام محمد کمہار۔ کھوکھر کی ملیاں
- محمد عنایت کمہار "
- محمد صادق شیخ شیخوپورہ
- محمد منیر ولد صادق۔ محلہ کچا گول بھٹہ لائل پور
- محمد منیر ولد شریف بروالہ سندھو پورہ "
- محمد نذیر ولد بوٹی قریشی۔ لائل پور
- عبدالحمید ولد محمد شریف۔ گوجرہ
- مشتاق احمد ولد نیاز احمد لائل پور "

Marfat.com
Marfat.com

ص

(۴۹)

صالح شاہ

حاجی سید صالح شاہ مشہدی رح

ابن سید جلال شاہ مشہدی۔ موضع کوٹ رسولپور یاں۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔ اور کبھی موضع ایسر کے۔ ضلع شیخوپورہ میں بھی رہتے۔

بیعت و خلافت آپ نے بحضرت حضرت میاں نواب علی و لد میاں غلام حیدر صاحب سندر پوری رح بیعت کر کے اجازت خاندان عالیہ قادریہ نوشاہیہ حاصل کی۔ اور خلافت پائی۔

اوراد و وظائف آپ نماز پنجگانہ۔ اور نوافل تہجد کے پابند اور ہر وقت ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے۔ دعائے حزب البحر۔ دعائے سیفی۔ درود کبریت احمر۔ درود اکبر درود مستغاث۔ حرز قادریہ۔ تکبیر عاشقاں قصیدہ غوثیہ ختم شریف قادریہ نوشاہیہ، چہل کاف با توکل کا روزانہ ورد رکھتے۔

مجموعہ وظائف کی اشاعت آپ نے تمام وظائف خاندان کو جمع کر کے بنام مجموعہ وظائف خاندان قادری نوشاہی بوساطت قاضی نظام الدین ساکن کوٹ خضری ضلع گوجرانوالہ چھپوا کر شائع کیا۔

اویسی سلسلہ سے مستفیض ہونا آپ کو اویسی خاندان سے بھی نسبت حاصل تھی۔ آپ نے اپنا شجرہ اویسی اس طرح مجھے بتایا تھا۔

سید صالح شاہ۔ مرید سید معظم شاہ نوکھری کے۔ وہ مرید شیخ برخوردار کے۔

Marfat.com
Marfat.com

وہ مرید سید محمد شاہ مدفون دانے والی ضلع گوجرانوالہ کے۔ وہ مرید میراں سید حاکم شاہ مدفون کوٹ کیسلیاں ضلع گوجرانوالہ کے۔ وہ مرید میراں حاجی سید علی مدفون اسرور، اُدھانگری کے۔ وہ مرید میاں علی ابن شہاری اسروری مدفون میانعلی ضلع شیخوپورہ کے۔ وہ مرید شیخ جلال الدین کھگہ ملتانی کے۔ وہ مرید خواجہ عالم الدین کے۔ وہ مرید شاہ عبداللہ مہدی معشوق الٰہی کے۔ وہ مرید شیخ جلال الدین محمد رُومی کے۔ وہ مرید خواجہ فخر الدین عراقی کے۔ وہ مرید خواجہ ابو محمد سبزگی کے۔ وہ مرید خواجہ زین العابدین کے۔ وہ مرید شیخ ابوالحسن سبزگی کے۔ وہ مرید خواجہ ابو عالم کے۔ وہ مرید شیخ حبیب اللہ نوری کے وہ مرید خواجہ ابو سعید متوکل کے۔ وہ مرید خواجہ سید برہان الدین محقق ترمذی کے۔ وہ مرید خواجہ ابوکبیر کے۔ وہ مرید خواجہ عبدالرحمٰن کاشانی کے۔ وہ مرید خواجہ عبدالکریم ستاری کے۔ وہ مرید خواجہ شرف الدین کے۔ وہ مرید خواجہ سلیمان متوکل کے۔ وہ مرید خواجہ عالم الدین کے۔ وہ مرید خواجہ ابو محمد سامی کے۔ وہ مرید خواجہ معروف کرخی کے وہ مرید خواجہ شمس الدین کے۔ وہ مرید خواجہ حسام الدین کے۔ وہ مرید خواجہ اویس قرنی کے۔ وہ مرید حضرت محمد رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جملہم اللہ تعالیٰ۔ [1]

کرامات

بابا امیر الدین نقشبندی کا فیض سلب کرنا ایک بار آپ ضلع شیخوپورہ کا سفر کر رہے تھے۔ کوٹلہ شیخو بیگ کے پاس سے گذرے۔ وہاں نقشبندیہ سلسلہ کے ایک بزرگ بابا امیر الدین نام رہتے تھے۔ (جو میاں شیر محمد شرقپوری رح کے پیر و مرشد تھے۔) انہوں نے حضرت نوشہ گنج بخش رح کے اسم گرامی سے کچھ حقارت کی اور کہا کہ وہ سماع سنتے تھے۔ آپ چونکہ وابستگان سلسلہ نوشاہیہ سے تھے اس لئے آپ کی طبیعت میں جوش آگیا۔ ایسی

---

[1] تاریخی لحاظ سے اس شجرہ پر کئی جگہ اشکال وارد ہوتے ہیں۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

نگاہِ غیرت کی کہ اُن کا فیض سلب کر لیا، اور چلے آئے۔ آخر اُنہوں نے پیچھے سے آکر کافی الحاح وزاری کی۔ اور دوبارہ آپ سے فیض حاصل کیا۔

مخدوم صاحب گیلانی کو اولاد کی دُعا | ایک مرتبہ آپ بیچ گیلانی میں زیارت مزارات سادات کرام کے واسطے حاضر ہوئے۔ حضرت مخدوم سید محمد غوث الحسنی رح کے محل شریف میں بیٹھے تھے۔ کہ آپ کے درویشوں کو وجد و ذوق حاصل ہوا۔ اُسوقت مخدوم سید حامد گنج بخش سابع سجادہ نشین درگاہِ غوثیہ محبوبیہ موجود تھے۔ اُنہوں نے یہ خاص حالت آپ پر طاری دیکھ کر آپ کے آگے التماس کی کہ میرے ہاں کوئی اولاد نہیں۔ آپ میرے حق میں دعا فرماویں۔ آپ نے دُعا فرمائی۔ اور بشارت دی کہ حق تعالےٰ آپ کو لڑکا عطا فرماوے گا۔ اور اپنے پاس سے تعویذ بھی دیا، چنانچہ آپ کی دُعا سے یکم محرم ۱۳۳۹ھ (یکہزار تین سو اُنتالیس ہجری (۴ ستمبر ۱۹۲۰ء) کو اُن کو فرزند عطا ہوا۔ جس کا نام تاریخی خیرات حسین رکھا گیا، اور وہ اب بعمر تریپن ۵۳ سال ۱۳۹۲ھ یکہزار تین سو بانوے ہجری میں بنام مخدوم سید شمس الدین تامن اپنے والد کی جگہ درگاہِ غوثیہ کے سجادہ نشین ہیں۔

حج و زیارات | آپ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کی زیارت۔ اور بغداد شریف و کربلائے معلےٰ اور نجف اشرف کی زیارات سے مشرف ہوئے۔

خاندان نوشاہی کے بزرگوں سے محبت | آپ کی میرے دادا صاحب حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح اور میرے والد بزرگوار اعلیٰحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب المتخلص بہ نوشاہی سے بہت محبت تھی۔ بھڑی شریف کے عُرس پر آتے تو اُن حضرات کی ملاقات کے واسطے مسجد درگاہِ رحمانیہ میں ضرور حاضر ہوتے۔ اسی طرح میرے (شرافت کے) ساتھ بھی خاص الفت رکھتے تھے۔

اولاد | آپ کے چھ بیٹے ہوئے۔

۱ پیر احمد شاہ۔ بارعب ہیں۔ ان کے دو بیٹے خادم حسین اور طالب حسین موجود ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۲ پیر رحمت شاہ لاولد فوت ہوئے۔

۳ پیر محمد شاہ۔ شاہ طبیعت ہیں۔ ان کے چار لڑکے پیر عنایت شاہ۔ یوسف شاہ انور شاہ اور علی حسین موجود ہیں۔ ان میں سے پیر عنایت شاہ صاحب عبادت وظائف خوان، نیک اطوار ہیں۔ ان کے سوا باقی سب اصحاب شیعہ مذہب اختیار کر چکے ہیں۔

۴ پیر ولایت شاہ۔ یہ موضع ایسر کے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے تھے۔

۵۔ پیر انور شاہ بچپن میں فوت ہوئے۔

۶ پیر حسن شاہ بچپن میں فوت ہوئے۔

یارانِ طریقت آپ کے خواص درویش یہ ہیں۔

۱	پیر احمد شاہ فرزند اکبر	کوٹ ہرا پوراں۔ گوجرانوالہ	
۲	پیر محمد شاہ فرزند سوم	〃	〃
۳	پیر عنایت شاہ ولد پیر محمد شاہ نبیرہ	〃	〃
۴	پیر یوسف شاہ ولد پیر محمد شاہ	〃	〃
۵	پیر ہادل شاہ ولد پیر قمر شاہ مشہدی شاعر	اگوہڈار	〃
۶	پیر اکبر شاہ ولد پیر عالم شاہ مشہدی	〃	〃
۷	پیر برکت شاہ ولد پیر عالم شاہ مشہدی	〃	〃
۸	سائیں لدھا مراسی	ڈڑی والہ	〃
۹	حاجی سائیں اللہ دتہ قوم سنگل خادم حاضر باش	ساگر	〃
۱۰	حافظ رحیم بخش مراسی	کوٹ حضری	〃
۱۱	سید صادق حسین بخاری	سائب	〃
۱۲	مولوی عبدالکریم مراسی امام مسجد تھانے والی	خانقاہ ڈوگراں	شیخوپورہ
۱۳	پیر سدیدن شاہ	مہڑ بالہ چک ۲	〃

Marfat.com
Marfat.com

۱۴	سید مقبول شاہ ولد سید نور شاہ شہیدی	جویانوالہ	ضلع شیخوپورہ
۱۵	سید لشیر شاہ ولد سید رسول شاہ بن سید نور شاہ شہیدی	〃	〃
۱۶	سید باقر شاہ ولد سید نادر شاہ شہیدی	〃	〃
۱۷	سائیں رحمت علی ڈوگر متوفی ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء	میانوالی	〃
۱۸	سائیں لال دین گلگو	مدھوپور	〃
۱۹	سید رسول شاہ بخاری	بھوپال والہ چک نمبر	لائل پور
۲۰	سید حسین شاہ ولد سید دولت شاہ بخاری	〃	〃
۲۱	سید اسحاق شاہ ولد سید دولت شاہ بخاری	〃	〃
۲۲	سید غلام رسول شاہ ولد سید حسین شاہ بخاری پٹواری	〃	〃
۲۳	سید ظہور حسین ولد سید حامد علی شاہ بن سید دولت شاہ بخاری	〃	〃
۲۴	سید فاروق حسین ولد سید حامد علی شاہ بخاری	〃	〃
۲۵	بابا جی خان پٹھان	×	〃
۲۶	سید شاہ نواز حسانیاں والہ	میاں چنوں	ملتان
۲۷	سید محمد حسین شاہ بخاری	ڈلہ کولیاں	ہوشیارپور
۲۸	سائیں غلام حسین		

تبرکات | آپ کی تسبیح اور کلاہ چہار ترکی اولاد کے پاس موجود ہے۔

تاریخ وفات | سید صالح شاہ کی وفات بمنگلوار وقت نماز فجر انیسویں صفر ۱۳۶۳ھ ایکہزار تین سو تریسٹھ ہجری مطابق چودہویں فروری ۱۹۴۴ء ایکہزار نو سو چوالیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی سنہ نوجلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر کوٹ رسول پوریاں ضلع گوجرانوالہ میں اپنے والد کے گنبد میں مشرقی طرف ہے۔

مادۂ تاریخ «شاہ خادم الفقرا» ۱۳۶۳ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۵۰)

ظہورالدین

فقیر سید ظہورالدین بخاری برقندازی لاہوری

آپ فقیر سید خلیفہ نورالدین بن فقیر سید غلام محی الدین نوشاہ ثانی بخاری برقندازی لاہوری رح کے فرزند اکبر و مرید و خلیفہ تھے۔ ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۵ء میں پیدا ہوئے (روساء پنجاب ص ۲۴۱)

تحصیلداری | رائے بہادر کنھیا لعل لاہوری لکھتا ہے۔

"یہ شخص پہلے تحصیلدار تھا۔ پھر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوا۔ اب پنشندار ہے"[1]

تاریخ وفات | فقیر سید ظہورالدین کی وفات ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ ایکہزار تین سو گیارہ ہجری مطابق نومبر ۱۸۹۳ء ایکہزار آٹھ سو ترانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۵۶ سنہ جلوسی تھا۔

مادۂ تاریخ

"طوطی خوشنوا فریب" ۱۳۱۱ھ

فقیر سید ظہورالدین کی اولاد کا مختصر تذکرہ

فقیر سید ظہورالدین کے ایک ہی فرزند سید نوبہارالدین تھے۔ جو اپنے والد صاحب کی زندگی میں ہی انتقال کر گئے۔

---

[1] تاریخ لاہور۔ ص ۴۷۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

فقیر سید نوید الدین کے دو بیٹے تھے۔ فقیر سید افتخار الدین۔ اور فقیر سید اقتدار الدین۔ ان دونوں کی پرورش اور تربیت ان کے دادا کے سایۂ عاطفت میں ہوئی۔

فقیر سید افتخار الدین اپنے دادا فقیر سید ظہور الدین کی وفات کے بعد صوبہ پنجاب کے درباری حیثیت سے صاحب عزّ و جاہ ہوئے۔ انگریزی حکومت کے ابتدائی زمانے میں یہ منصب عزّ و وقار کا نشان اور خاندانی شرافت کی سند متصور ہوتا تھا۔ ان کی شادی اپنے دادا کے چھوٹے بھائی فقیر سید قمر الدین کی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن سے ان کی تین بیٹیاں ہوئیں جن میں سے ایک کا نام مبارکہ بیگم تھا۔ فقیر سید افتخار الدین ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء میں رشتہ ملازمت میں منسلک ہوئے۔ اور ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں اسسٹنٹ کمشنر کے عہدے پر فائز ہوئے دوسری بیوی سے ان کا ایک بیٹا فقیر سید سراج الدین تھا۔

فقیر سید سراج الدین گوجرانوالہ میں ڈپٹی کمشنر کے عہدے پر فائز رہے۔ ان کے دو بیٹے فقیر سید وقار الدین۔ اور فقیر سید انوار الدین موجود ہیں۔ [۲]

---

[۲] حیاتِ مراتب ص ۲۲۸۔ مصنفہ ڈاکٹر محمد عبداللطیف ایم اے پی ایچ ڈی ۱۹۶۳ء شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ع

(۵۱)

عبدالمیر

سید عبدالپیر گیلانیؒ

شجرہ نسب | آپ کے والد بزرگوار کا نام سید عباس علی شاہ تھا۔ ابن سید شرف شاہ بن سید غلام علی شاہ بن سید انور شاہ بن سید شاہ جمیل بن سید شاہ الہ داد بن سید شاہ حبیب بن سید حکیم بن سید بدیع الدین آغا شہید۔ [1]

بیعت طریقت | آپ کی بیعت بابا لال شاہ گوجرطوروالہ رح سے تھی۔ صاحب خلافت واجازت تھے۔ میرے (شرافت کے) والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی ساہنسیالوی قدس سرہٗ کے ساتھ ایک مرتبہ موضع موسے دغلاں ضلع گوجرانوالہ میں آپ کی ملاقات ہوئی۔ بہت ادب واعتقاد سے پیش آئے۔

عملیات | آپ کو عملیات میں خاص یدطولیٰ تھی۔ کئی امراض پر منظور شاہ علی کا پڑھ کر دم کیا کرتے۔ [2]

اولاد | آپ کے چھ بیٹے ہوئے۔

۱ سید عنایت شاہ ۲ سید ولایت شاہ ۳ سید امانت علی ۴ سید باغ علی ۵ سید اولاد حسین۔ ۶ سید صابر علی متوفی جمعہ ۲ محرم ۱۳۹۲ھ مقام چک دان ضلع گوجرانوالہ

تاریخ وفات | سید عبدالپیر کی وفات موصوف بمقام ۱۳۵۵ھ موہنوں نومبر ۱۹۲۶ء میں بعہد حاجی ہشم ہوئی۔ تاریخ

مدفن | آپ کی قبر کھوکھے والی متصل مدد کھلواں ڈاکخانہ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ میں ہے

---

[1] فیض محمد شاہی حنفی جلد دوم۔ ص ۲۷۲۔ [2] ایضاً ص ۹۹۵ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۵۲)

عبدالرحمٰن

میاں عبدالرحمٰن پنڈی والے رح

المشہور میاں رحمان - موضع پنڈی لوہاراں مضافات جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں صدرالدین تھا۔ ابن سلطان محمد بن عبدالرسول بن محمد عظیم بن محمد نسیم بن شیخ شہاب بن عبدالرحیم بن حافظ شمس الدین بن حضرت شیر غازی (مدفون پنڈی لوہاراں) بن شیخ نتھو بن داؤد بن لقمان بن افضل بن شیخ اکرم - رحمہم اللہ تعالیٰ [1]

بیعت طریقت | میاں رحمان کی بیعت شیخ محمد بخش نوشاہی - ساکن کوٹلی شہانی ضلع گجرات سے تھی۔ اپنے پیر صاحب کے نہایت فرمانبردار تھے۔

درگاہ نوشاہیہ کی زیارت | آپ ہر سال بائیسویں پھاگن کو حضرت سید حافظ روح اللہ ابن سید محمد امین مختار السالکین برخوردار کے عرس مبارک پر ساہن پال شریف حاضر ہوا کرتے اور زیارت درگاہ حضرت نوشاہ علیہ الرحمۃ سے مشرف ہوا کرتے۔ حضرت سید فاضل شاہ ولد سید محمد امین صاحب رح کے ساتھ آپ کو بہت محبت و عقیدت تھی۔

---

[1] مدینۃ الانساب خطی - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۵۳)

عبدالغنی

میاں عبدالغنی برقندازی ستارکوٹی رح

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں غلام علی تھا۔ ابن حافظ کریم بخش بن حافظ حاجی نور محمد [انہوں نے سات حج کیے۔ موضع بھیڈ سلیال ضلع جہلم میں امام مسجد تھے۔ گھوڑے سے گر کر فوت ہوئے] بن میاں محمد حیات بن میاں محمد خورشید بن میاں محمد فاضل قوم منہاس۔

آپ کے آبا و اجداد قصبہ سیلاں ضلع گجرات کے قاضی تھے۔ آپ کے والد صاحب موضع کوٹ ستار میں چلے آئے۔ جو سیلاں سے ایک میل مغرب کی طرف ایک گاؤں ہے آپ کی نشوونما وہیں ہوئی۔ وہاں کے امام مسجد تھے۔

بیعت طریقت | آپ نے حضرت مولانا سید فقیر اللہ شاہ بن سید احمد شاہ رضوی نوشاہی برقندازی بدوملہی والے کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اپنے پیر صاحب کے نہایت عاشق اور شیدا تھے۔ گاہ بگاہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ میں حاضری دیا کرتے۔

فیض صحبت | آپ کو میرے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب رضوی سے بھی بڑی عقیدت تھی۔ آپ ساہن پال شریف ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور فیض صحبت سے مستفیض ہوا کرتے۔ حضرت سید پیر مکھن شاہ صاحب [illegible] دیکھا تھا۔

انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر جانا | ۱۳۴۵ھ کا واقعہ ہے کہ آپ ساہن پال شریف میں آئے۔ اور مجھ کو (شرافت کو) کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ [illegible]

Marfat.com
Marfat.com

حمایت اسلام کا جلسہ دیکھیں۔ چنانچہ میں بھی آپ کے ہمراہ ہوا۔ دسمبر کا مہینہ تھا۔ دریائے چناب سے پایاب گذر کر رسول نگر سے علی پور چھٹہ تک تانگہ پر گئے۔ فی سواری ایک آنہ کرایہ تھا۔ وہاں سے لاری پر سوار ہو کر براستہ گوندلانوالہ۔ گوجرانوالہ گئے۔ فی سواری چار آنہ کرایہ تھا۔ وہاں سے لاری پر لاہور پہنچے۔ فی سواری چھ آنہ کرایہ تھا۔ جلسہ سرائے ڈربھٹہ روڈ پر چنیوٹی طرف اسلامیہ کالج کے گراؤنڈ میں منعقد تھا۔ شیخوپورہ کے ڈپٹی کمشنر مہدی زمان خان جلسہ کے صدر تھے۔ کئی علماء نے تقریریں کیں۔ سید سلیمان ندوی بھی اس جلسہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ گوجرانوالہ کے رئیس اعظم چوہدری عطاء اللہ خان تارڑ بھی وہاں موجود تھے۔

اس جلسہ پر ایک ہندو وکیل جس کا نام کنھیا لال گابا تھا حلقہ اسلام میں داخل ہوا اس کا اسلامی نام خالد لطیف گابا رکھا گیا۔ یعنی پہلے بھی کنھیا لال گابا تھا پھر بھی کنھیا لال گابا رہا۔ اس وقت ایک شاعر نے ایک قطعہ بنا کر پڑھا۔ ؎

گابا کہ مرد نیک نجیب و شریف ہیں — حلقہ بگوش ملت دین حنیف ہیں
کل تک جناب وہ جو کنھیا کا لال تھے — شکر خدا کہ آج وہ خالد لطیف ہیں

سید عبدالغنی سن کر بہت خوش ہوئے۔

حلیہ و لباس | آپ کا قد درمیانہ۔ سر کے بال زلفیں دراز سینہ تک۔ داڑھی ایک قبضہ سے قدرے دراز۔ سر پر ٹوپی کاؤں والی۔ لباس درویشانہ رکھتے۔

شاعری | آپ پنجابی میں شعر بھی کہتے تھے۔ آپ نے ایک شجرہ خاندان نوشاہی مطبوعہ گھسیٹا رام تھا۔ نمونہ کلام کے طور پر اس کا ایک پیارہ۔ ایک درمیانہ ایک آخری بند یہاں درج کیا جاتا ہے۔

وہ ذرہ قدرت تیری سایاں تجھ بن جھڑیاں لایاں — رحمت نال غلاظت دھوویں پل وچ دین صفایاں
فضلوں رزق پوچا دیں بھاں دیکھیں نہیں کمایاں — نام تصدق ذات اپنی دے لوں لوں شوق رچا دے
آتش بال محبت دل وچ وصلوں جام پلا دے

Marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ محمد حاجی نوشہ رنگن چڑھیا وحدت دے دریاچ تر کے کھاں نوں اس چڑیا
دِتا چھٹا بیج عشق دا دانہ اِک نہ اڑیا اپنی رنگن گوہڑی سیتی عشقوں بیج ولادے
آتش بال محبت دل چ وصلوں جام پلادے

عاجز عبدالغنی بیچارہ بہت تساڈا پایہ بُھکھا دیکھ دلیری غنیاں منگدا کجھ سرمایہ
باہجھ تساڈے ناکوئی تکیہ ہر دم رکھو سایہ بُھوٹھے کھانا پاغریباں شفقت نال کھوادے
آتش بال محبت دل چ وصلوں جام پلادے [بیاض ذکاء الدولہ صفحہ ۲۷]

[بیاض تسلیم بشارت خطی]

مکتوب

آپ کچھ عرصہ علاقہ لائل پور میں ملازم رہے۔ وہاں سے آپ نے ایک مکتوب بزبان فارسی میرے والد ماجد اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی نور اللہ مرقدہٗ نے بھیجا تھا۔ وہ یہ ہے:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

صبا بگوشۂ آں بام گر بمے گذری اِذا لقیت حبیبی فقل لہٗ خبری
ترا چہ نفع کہ ما را بہجر مے سوزی ولو فرحت بھذا ارضیت فی ضرری

مبیع العلم والحیاء ناصر الدین والتقویٰ اولنا ومولنا حضرت محمد والمصطفےٰ نور اللہ تعالیٰ عمرھما وصدرھما۔

از غریب الوطن عبدالغنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ کہ ابواب خیریت فیما بین مفتوح اند۔ احوال بریں منوال کہ نوازش نامہ ضیاء القمر مفرح القلب والنور البصر کہ کم عقلاں را از خواندن آں رونق افزودے و بیدلاں را از دیدن آں تسکین بودے برسید و از مطالعہ آں تشویش دیرینہ کہ ذخیرہ دلشتہ بودم برید و در حیرت کشید تا از کم فرصتی فراغت یافتم و از حالت خود نامہ فرستادم۔ کار روائی این احقر سوئے ڈاک دیگر انی مال متاع ہیچ نیست از دعائے خیر آں صاحبان بالکل کار آسان تر ست دیگر بندہ از شاہ کوٹ بجانب جنوب بفاصلہ ۱۲ میل براہ کرتال زندہ است جملہ احباب سلام۔ عبدالغنی از محمود چک ۱۲ گوگیرہ بیرونجات ۱۹۰۰ء"

Marfat.com
Marfat.com

(۵۴)

عبداللہ شاہ

شیخ عبداللہ شاہ لاہوری رح

یہ سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری رح کا مرید تھا۔

پیر صاحب کی خدمت میں حضوری | حکیم احمد علی خاں لاہوری رح لکھتے ہیں۔

"یہ بھی حضرت کے فدایوں میں سے تھا۔ اور صدق دل سے آپ کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا۔ اور جان و مال سے ہرگز دریغ نہ کرتا تھا۔ اس کا ایک بیٹا قادر بخش بھی جو فوت ہو چکا ہے آپ سے ارادت رکھتا تھا۔ دوسرا بیٹا شیخ اللہ دتہ زندہ ہے اور سرکاری ملازم ہے۔" [1]

---

[1] اسرار التصوف حصہ دوم۔ تراخت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۵۵)

علم الدین

سائیں علم الدین برقندازی پوٹھوہاری

آپ قوم تیلی سے تھے۔ موضع کرنب بلوچ علاقہ گوجر خاں کے رہنے والے تھے۔ میاں غلام حسین برقندازی بڑکلی والہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

نیض صحبت آپ کو میرے (شرافت کے) جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر برخورداری سیاہپیالوی رح سے بھی نیض صحبت تھا۔ ان کے ساتھ بڑی محبت اور عقیدت تھی۔ اور سائیں کرم الدین برقندازی بگوالی رح سے بھی ارادت تھی۔

اوراد و وظائف آپ کلمہ طیبہ۔ درود شریف ہزارہ۔ چہل کاف اور حرز یمانی یعنی دعائے سیفی کا روزانہ بلاناغہ وظیفہ کیا کرتے۔ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی درگاہ شریف پر اکثر حاضری دیا کرتے تھے۔

قدر و منزلت آپ گاہ بگاہ گولڑہ شریف میں حضرت سید مہر علی شاہ[1] چشتی نظامی رح کے پاس بھی جایا کرتے۔ پیر صاحب آپ کی بہت قدر کیا کرتے۔ اور عزت و احترام سے بٹھاتے ایک روز پیر صاحب آپ کے ساتھ کلام کر رہے تھے۔ کسی شخص نے عرض کیا۔ یا قبلہ! یہ سادہ لوح ٹوپی پوش فقیر ہے۔ اس میں کیا خصوصیت ہے کہ آپ بڑے بڑے علماء و فضلاء مجلس نشین کو چھوڑ کر اس سے باتیں کرنے میں۔ پیر صاحب نے فرمایا تم کو پتہ نہیں کہ یہ حضرت غوث الاعظم کے سلسلہ کا درویش ہے۔

---

[1] سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی خواجہ شمس الدین سیالوی کے مرید تھے۔ کتاب سیف چشتیائی۔ اعلاء کلمۃ اللہ تحقیق الحق وغیرہ ان کی تصنیف ہیں۔ سنہ ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء میں انتقال کیا۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کرامت

آپ کا مرید شاناں نمبردار ساکن چک جانو کلاں کہتا تھا کہ ایک مرتبہ میں آپ کے پاس گیا، آپ اُس وقت درگاہِ حضرت بوعلی صاحب کی مجاورت میں تھے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ آپ کی کبھی کوئی کرامت نہیں دیکھی۔ رات کو آپ نے مجھے بستر صف پر کر دیا، سردی کا موسم تھا۔ اوپر کے لئے رضائی دی۔ میں اوڑھ کر سو رہا۔ جب سویرے اُٹھا تو رضائی میرے نیچے بچھی تھی۔ اور اوپر چادر تھی۔ میں حیران رہ گیا۔

یارانِ طریقت | آپ مجرد درویش تھے۔ خواص مرید یہ تھے۔

۱	شاناں وڑائچ نمبردار	چک جانو کلاں ضلع گجرات
۲	سلطان ترکھان۔ آپ کا وظائف وچلیاتاسی کے پاس ہے،	دریانوالی کُبنہ گوجرانوالہ
۳	رحمت اللہ ترکھان	" "
۴	محمد بخش ترکھان	" "
۵	پیر محمد کمہار	" "
۶	احمد کمہار	" "
۷	محمد بخش کمہار	" "
۸	خورشید علی علما	" "
۹	محمد الدین حجام	" "
۱۰	محمد الدین ثانی	" "
۱۱	خدا بخش موچی	" "
۱۲	غلام محمد موچی	" "
۱۳	اللہ دتہ موچی	" "
..	[illegible] وراں	" "

Marfat.com
Marfat.com

۱۵	خان محمد داداں	دریانوالی کہنہ	گوجرانوالہ
۱۶	خان ثانی داداں	〃	〃
۱۷	سلطان تارڑ	〃	〃
۱۸	خان تارڑ	〃	〃
۱۹	چنن ماچھی [۲]	〃	〃

سالِ وفات | سائیں علم الدین کی وفات ۱۳۴۶ھ ایکہزار تین سو چھیالیس ہجری مطابق ۱۹۲۷ء ایکہزار نو سو ستائیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۸ سنہ اٹھارہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع کرنب بلوچ۔ علاقہ گوجر خاں۔ ضلع راولپنڈی میں ہے

مادۂ تاریخ

"شاہِ خوش اقبال" ۱۳۴۲ھ

---

[۲] نیفِ محمد شاہی خطی جلد سوم ص ۸۶ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۵۶)

علی

بابا علی قلندر پانی پتی کی والدہ

اس کے والد کا نام اللہ دتہ قوم اعوان سے تھا حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری سابنیالوی رح کا مرید تھا۔ اپنے مرشد کا بڑا عاشق صادق روزِ جد تھا۔

سالِ ولادت | اس کی پیدائش ۱۲۶۳ھ ایکہزار دوسو تریسٹھ ہجری میں مقام پانی پت کے کلاں ہوئی۔

عبادت | نماز روزہ کا پابند تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت کیا کرتا۔ وظائف خاندان قادری نوشاہی پر خوا ظبت رکھتا۔ صالح آدمی تھا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کسی سے خوف نہ کرتا۔ بڑے بڑے جوہدریوں کو بھی ہدایت دیتا۔ ملامت کرتا۔ حق گو تھا۔ بوجہ تقوے کے کسی کے گھر کا کھانا نہ کھاتا۔

حیوانات پر رحم | اس نے اپنے آبائی پیشہ کے مطابق ادائل میں ایک بندریا رکھی۔ اس کو لے کر چلا۔ اس کے پاؤں دھوپ میں جلنے لگے۔ تو ازراہ شفقت اس کو کاندھوں پر اٹھالیا۔ اس کے بعد بندر یا بچہ وغیرہ کبھی نہ رکھا۔

خیفتان | اس کا دم درود۔ گنڈ تعویذ بڑا چلتا تھا۔ دعا اور بددعا کا اثر ہوتا تھا بوجہ بزرگی کے لوگ اس کو "میاں علی محمد" کہہ کر پکارتے تھے۔

حلیہ و لباس | بابا علی کا قد درمیانہ۔ رنگ گندم گون۔ سر کے بال سفید کانوں تک ریش سفید۔ کپڑے سفید و تنگ رکھتا۔ دستار اور چادر سفید ہوتی۔

میرے والد بزرگوار علی حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی فرماتے

Marfat.com
Marfat.com

تھے کہ میری عمر جب آٹھ سال تھی اُسوقت میں نے اُس کو دیکھا تھا۔ میرے قبلہ گاہ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب رح نے موضع پانڈوکی میں مجھے دکھایا تھا۔ کہ یہ میاں علی قلندر ہے۔ اور ہمارے جد بزرگوار حضرت نوشاہ ثانی کا مرید ہے۔

اولاد | اس کا فرزند نرینہ کوئی نہیں تھا۔ دو لڑکیاں عائشہ اور فاطمہ نام تھیں۔

سالِ وفات | بابا علی قلندر کی وفات بعمر اسّی سال ۱۳۴۳ھ ایکہزار تین سو تینتالیس ہجری مطابق ۱۹۲۴ء ایکہزار نوسو چوبیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ ۱۵ پندرہ جلوسی تھا۔

مدفن | اس کی قبر موضع پانڈو کے کلاں۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"قلندر خاموش ہوا" ۱۳۴۳ھ

---

۱ یہ سارے حالات فیض محمد شاہی خطی جلد ششم۔ ص ۴۴۵ سے لکھے گئے ہیں۔

شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۵۷)

علی گوہر

میاں علی گوہر جھنگی والے رح

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں نور الٰہی ساکن ٹانڈہ شریف تھا۔ ابن میاں عبدالغفور بن میاں غلام مصطفےٰ بن خواجہ بخت جمال المعروف بہ تیر انداز جھنگی والے۔ قوم وڑائچ سے تھے۔ میاں سلطان مست[1] ولد میاں سلطان ملک سپہاری نوشہروی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ اوصاف درویشی سے موصوف تھے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔ میاں مولا بخش اور میاں غلام قادر۔

بار طریقت | آپ کے ایک درویش باوا چھوچھنے شاہ نام تھا۔

مدفن | آپ جھنگی بخت جمال۔ ضلع گورداس پورہ میں ہے۔

شجرۂ اولاد میاں علی گوہر جھنگی والے رح

- میاں علی گوہر کے دو بیٹے تھے۔ میاں مولا بخش اور میاں غلام قادر لاولد۔
- میاں مولا بخش، میاں غلام مصطفےٰ ولد سلطان مست نوشہروی رح کا مرید تھا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ میاں غلام غوث بچپن میں فوت ہوا۔ میاں غلام سرور۔ میاں غلام احمد مجذوب لاولد۔ اور میاں غلام حسن۔

---

[1] میاں سلطان مست نوشہروی رح متوفی ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء کا ذکر شریف تواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ لطیفات النوشاہیہ کے چھٹے طبقہ کے چھٹے باب میں لکھا جا چکا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

میاں غلام سرور۔ میاں محمد فاضل ولد میاں غلام مصطفےٰ نوشہروی رح کا مرید تھا۔
سنہ ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں فوت ہوا۔ اس کے تین بیٹے ہیں احسان الحق۔ محمد ادریس اور محمد جاوید اختر
یہ تینوں بھائی موضع بہبانی کے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے ہیں۔

احسان الحق کا ایک لڑکا فرخ احسان موجود ہے۔

محمد ادریس ولد غلام سرور کا ایک لڑکا زاہد اقبال موجود ہے۔

محمد جاوید اختر ولد غلام سرور ۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں مجھے نوشہرہ شریف کے
عرس پر ملا۔ اسوقت اس کی عمر اکیس ۲۱ برس تھی۔ یہ شجرہ اسی کی زبان سے لکھا گیا ہے

میاں غلام حسن ولد میاں مولا بخش کو گھوڑے رکھنے کا شوق تھا۔ اس لئے
بابا گھوڑیاں والا کے نام سے مشہور تھا۔ میاں محمد فاضل ولد میاں غلام مصطفےٰ نوشہروی
کا مرید تھا۔ سنہ ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء میں فوت ہو کر بہبانی کے میں دفن ہوا۔

انتباہ

یہ شجرہ نسب سنہ ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء میں لکھا گیا تھا۔ جن کو موجود لکھا ہے اس کا یہ مطلب ہے
کہ وہ اُس سال میں موجود تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

علی محمد

میاں علی محمد نجّار دلاوری رح

یہ موضع دلاور چیمہ کا رہنے والا تھا۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکوارت نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح کا مریدِ اخلاصمند تھا۔ لکڑی اور عمارت کا کام اچھا کرتا۔ جب اس کے پیر صاحب کی وفات ہوئی۔ تو اُن کا مزار اِس نے اپنے ہاتھ سے پختہ بنایا۔ اس کے والد کا نام گھسیٹا تھا۔

اولاد | اس کا ایک لڑکا غلام رسول نام تھا۔ جو ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۳ء میں فوت ہوا

سالِ وفات | میاں علی محمد کی وفات ۱۳۱۹ھ ایکہزار تین سو اُنیس ہجری۔ مطابق ۱۹۰۱ء ایکہزار نو سو ایک عیسوی میں بعہدِ سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ بکرمی جنوسی تھا۔ [1]

مدفن | اس کی قبر دلاور چیمہ کلاں۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے

مادہ تاریخ

"نورانی بخت" ۱۳۱۹ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد ششم۔ ص ۸۲۷ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

حکیم میاں علی محمد ڈھب الہ

والد کا نام میاں چوغطہ ولد محمد یار تھا۔ آبا و اجداد سے پیشہ تجارتی کرتے تھے۔ اور سوضع ڈھب جیمہ۔ علاقہ گکھڑ۔ ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے ۱۲۲۶ھ میں پیدا ہوئے آپ کی بیعت طریقت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکپوری نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔

خدمات مرشد | آپ کچھ عرصہ اپنے پیر روشن ضمیر کی خدمت میں رہے۔ وضو کراتے۔ مٹھیں بھرتے اور حضرت صاحب کی چارپائی کے نیچے سو رہتے۔ ایکدن آنجناب نے نظر عنایت کی اور فیض باطنی سے مالا مال کر دیا۔ [1]

اخلاق و عادات | آپ صاحب علم درویش تھے۔ فن طب میں بھی ماہر تھے۔ ظاہری و باطنی مریض آپ کے ہاتھ سے شفا پاتے۔ فن کیمیا سے بھی کچھ واقف تھے۔ لکڑی کا تخت پوش بنا رکھا تھا۔ رات کو اس پر تہجد ادا کرتے۔ اور اسی پر بیٹھ کر وظائف ادا کیا کرتے عارف کامل اور ولی اللہ تھے۔ آپ کا لباس اپنے مرشد عالیجاہ کی طرح ہوتا۔ دستار سبز رنگ رکھتے۔ عرس بھڑی شریف پر ہر سال حاضر ہوا کرتے۔ پیر روشن ضمیر کا حکم تھا کہ ہر وقت خوش دل رہا کرو۔

زیارت شیخ | جب آپ کے شیخ عالی جاہ کا دنیا سے انتقال ہوا تو آپ معمول رہا کرتے

---

[1] فیض محمد شاہی خطی، جلد اول۔ ص ۲۳۶۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ایک رات خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور گھوڑے پر سوار ہیں اور فرمایا تم کو کہا تھا کہ ہمیشہ خوش دل رہا کرو۔ تم غمگین کیوں ہوتے ہو۔[۲]

مکتوب

آپ کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جو اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف طریقہ سلوک حاصل کرنے کے متعلق لکھا۔

بجناب فیض مآب پیر روشن ضمیر دستگیر افتادگان۔ دستگاہ درماندگان حضرت پیر و مرشد جیو۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

این غلام شراب الآلام اگرچہ از چند گاہ از حضور فیض گنجور دور و مہجور ست اما خدا شاہد حال ست کہ دل پیش از منزل در قدوم سعادت لزوم حاضر مے باشد۔ عرض این ست کہ آنچہ از زبان درافشان این احقر را فرمودہ بودند دو سہ روز میسر شدہ و بعدہٗ ما را معلوم نشدہ کہ چہ تقصیر صادر شدہ کہ آن طریقہ حاصل نمے شود بنابراں معروض میدارد کہ از راہ مرحمت و عنایت فرمائند کہ آن طریقہ باز حاصل شود زیادہ۔

آرزو دارم کہ خاک آن قدم — طوطیائے چشم سازم دمبدم

رقیمہ نیاز علی محمد

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد جلیل المعروف محمد بخش

۲ میاں محمد خلیل۔

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱ میاں محمد جلیل فرزند اکبر

---

[۲] ایضاً۔ جلد چہارم۔ ص ۲۳۴۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۲ میاں محمد خلیل فرزند اصغر

۳ سائیں اکتدین مصطفیٰ

۴ میاں فتح الدین

واقعہ وفات

ایک مرتبہ ملک میں طاعون کی وبا پھیلی ۔ آپ بیماروں کی خبر گیری کرتے ۔ ایکدن آپ کا رنگ متغیر ہو گیا ۔ اہل خانہ نے وجہ پوچھی ۔ تو آپ نے کہا کہ آج سرگی کے وقت میرے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانی رح خواب میں ملے ہیں اور فرمایا ہے کہ تم ہمارے پاس چلے آؤ ۔ لہذا اب میری تیاری ہے چنانچہ تیسرے روز کو تہجد کے وقت میں دنیا سے چلا جاؤں گا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ بوقت وفات آپ نے کہا میرے مرشد صاحب تشریف لائے ہیں ۔ اور ادب سے کہا السلام علیکم ۔ یہ کہتے ہی روح پرواز کر گئی

تاریخ وفات میاں حکیم علی محمد کی وفات بعمر پچاسی ۸۵ سال ساتویں شعبان ۱۳۱۱ھ ایکہزار تین سو گیارہ ہجری ۔ مطابق تیرہویں ۱۳ فروری ۱۸۹۴ء ایکہزار آٹھ سو چورانوے عیسوی ۔ موافق بکرم چھاگن سمت ۱۹۵۰ ایکہزار نو سو پچاس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۔ ۳۷ جلوسی تھا ۔

مدفن آپ کی قبر موضع دھب چیمہ ۔ ضلع گوجرانوالہ میں گاؤں سے ایک فرلانگ جنوب کو چاہ شیخوں والہ غربی پر پختہ بنی ہوئی ہے ۔

مادہ تاریخ

"زہے مختار اولیا" ۱۳۱۱ھ

---

۳ ایضاً ۔ جلد اول ص ۳۳۶ = جلد سوم ص ۱۰۱ = جلد چہارم ص ۸۵۳ =

۴ ایضاً ۔ جلد چہارم ۔ ص ۲۳۶ ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۶۰)

عیدے شاہ

بابا عیدے شاہ لاہوریؒ

آپ قوم حجام سے لاہور کے باشندہ تھے۔ ابتدائے احوال میں چندے سرکاری ملازمت کی۔ پھر راہِ حق کا شوق ہوا تو بابا جواہر شاہ لاہوری رح کی بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اکثر لوگ آپ سے مستفیض ہوئے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱ مولوی رحیم اللہ المعروف بابا سوہنے شاہ لاہوری رح

۲ سائیں اللہ دتہ لاہوری

۳ سائیں مسکین شاہ۔ ساکن لاہور یا نوالی۔ ضلع سیالکوٹ

۴ سائیں احمد الدین فقیر " "

زمانہ وفات | آپ کی وفات چودھویں صدی ہجری کے پہلے ربع میں ہوئی۔

مدفن | آپ کی قبر لاہور۔ گورستانِ میانی صاحب میں ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۱)

عیسےٰ

رائے عیسےٰ بھٹی روشن شاہی خونی والا ؒ

والد کا نام رائے صدرالدین ولد رائے ابراہیم خاں بن رائے پناہ محمد بن رائے افضل قوم بھٹی تھا۔ آگے سلسلہ نسب رائے بھویہ ولد رائے بُلار بھٹی کو ملتا ہے۔ [1]

---

[1] رائے بُلار بھٹی حضرت شاہ ابوالخیر مراد شاہ نولکھ ہزاری شاہ کوئی بن سید عمر الحسینی ؒ کا مرید تھا۔ اُس وقت علاقہ ساندربار میں مالدیو بھٹی حکمران تھا۔ شاہ صاحب اپنے مرشد شیخ عبدالجلیل چوہڑ شاہ بندگی لاہوری ؒ کے حکم سے اس بار میں تشریف لائے۔ مالدیو بھٹی بڑا جابر سردار تھا۔ شاہ صاحب کا ایک بکرا غصب کر کے ذبح کر کے کھالیا۔ اُس کا نوکر کلار نامی بھٹی تھا۔ جو اُس کے کٹے بچھڑے چرا کر گذارہ کرتا تھا۔ اُس نے شاہ صاحب کا بارہ سالہ روزہ افطار کرایا۔ آپ اُس پر خوش ہو گئے۔ اور فرمایا اس علاقہ میں سرداری تیری ہوگی۔ شاہ صاحب کی غیرت سے مالدیو کا گاؤں ویران ہو گیا۔ اور وہ خراب و خستہ حال ہو گیا۔ اُس کی جگہ پر رائے بُلار بھٹی مالک بن گیا۔ پندرہ سو ۱۵۰۰ مربعہ زمین کا مالک ہو گیا اور بمقام تلونڈی آباد ہوا۔ اُس کے گاؤں میں کالو کھتری دکاندار دھڑوائی تھا۔ اُس نے بھی شاہ صاحب کی خدمت میں اولاد کے واسطے التماس کی۔ چنانچہ آپ کی دعا سے ۸۸۰ھ / ۱۴۷۵ء میں بابا نانک پیدا ہوا۔ جو بعد میں بڑا صاحب حال عمر پا کر ۹۵۳ھ / ۱۵۴۶ء میں فوت ہوا۔ رائے بُلار نے اس کو اپنا پیر بھائی سمجھ کر سات سو پچاس ۷۵۰ مربعہ زمین اُس کو دے دی۔ رائے بُلار کا بیٹا رائے بھویہ والد کے بعد رئیس ہوا تلونڈی اُس کے نام پر مشتہر ہوئی۔ مرآۃ القوانین نے خاتمہ میں بابا نانک کے متعلق لکھا ہے۔ "وبمقام تلونڈی رائے بھویہ ولادت یافت" رائے بُلار کی قبر ننکانہ صاحب کے پاس بلند ٹیلہ پر واقع ہے شرافت

Marfat.com
Marfat.com

رائے عیسٰے جو حضرت مولوی حافظ امام الدین ولد حافظ نور محمد صاحب نوشاہی روشن شاہی کھرلاں والہ کا مرید تھا۔ اُن کی دعا سے اپنے علاقہ کی سرداری ملی۔

گاؤں آباد کرنا | رائے عیسٰے کی سکونت موضع خُونی بھٹیاں میں تھی۔ جو نالہ ڈیک کے جنوبی کنارہ پر ایک پُرانا گاؤں ہے۔ اِس نے خونی سے نکل کر ۲ دو میل شمال مغرب کی طرف ایک گاؤں بنام ٹھٹھہ عیسٰے آباد کیا اور اپنی سکونت وہاں رکھی۔

ملکیت زمین | اس کے پاس زمین کا کافی رقبہ تھا چنانچہ ۲۰۰ دو سو مربعہ زمین اپنی حقیقی ہمشیرہ کو دے دی جو موضع نبی پور کھرلتی خاندان میں شادی شدہ تھی۔ اور ۳۰۰ پانچ مربعہ زمین بُلاقا سنگھ کو دے دی۔ اُس کو اپنے بیٹوں کی طرح جانتا تھا۔ اور ۱۰۰ سو مربعہ زمین اپنے پاس رکھی۔ جو آج تک اولاد کے قبضہ میں چلی آتی ہے۔

کچہری کرنا | رائے عیسٰے کے زمانہ میں انگریزوں کی حکومت ہوگئی۔ تو یہ اپنے علاقہ میں بطور آنریری مجسٹریٹ کچہری کرتا تھا بقدر ضرورت لکھ پڑھ بھی لیتا تھا۔

شجرۂ اولادِ رائے عیسٰی بھٹی خُونی والے

- رائے عیسٰے نے خونی سے نکل کر اپنے نام پر ٹھٹھہ عیسٰے آباد کیا۔ جو مثلع شیخوپورہ میں ننکانہ صاحب سے پانچ میل جنوب کی طرف بچے کے جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس کے تین بیٹے تھے۔ رائے برکھا۔ رائے سردارا۔ اور رائے قطبدین۔

- رائے برکھا ذیلدار تھا۔ اس کے پانچ بیٹے تھے۔ اللہ داد۔ دائم۔ نتھیلہ۔ مُلاّ۔ اور اسماعیل۔

- اللہ داد نمبردار اور ذیلدار تھا۔ موضع برکو آباد کیا۔ اپنی سکونت کوٹ بھٹیاں میں رکھی۔ اس کے [illegible] محمد۔ ولی محمد۔ احمد۔ مکھا۔ سیدہ۔ محبت

Marfat.com
Marfat.com

- نور محمد۔ میرپور کا نمبردار تھا۔ اس کا ایک بیٹا انور خان ہے
- انور خان نمبردار ہے۔ اس کے دو بیٹے صابر حسین اور طاہر حسین موجود ہیں۔
- ولی محمد ولد اللہ داد میرپور میں رہتا تھا۔ اس کے چار بیٹے ہیں۔ جعفر، حسین، نذیر اور نواب۔
- جعفر کے تین لڑکے اکبر، ظفر اور رشید موجود ہیں۔
- حسین ولد ولی محمد کے دو بیٹے سیف علی اور بوٹا موجود ہیں۔
- نذیر ولد ولی محمد کے دو لڑکے صابر اور بابر موجود ہیں۔
- احمد ولد اللہ داد۔ خوئی میں رہتا تھا۔ اس کے تین بیٹے ہیں۔ بشیر، نذیر اور عنایت۔
- بشیر میرپور میں رہتا ہے۔ اس کے دو لڑکے سخاوت و نجابت موجود ہیں۔
- نذیر ولد احمد خوئی میں رہتا ہے۔ اس کا ایک لڑکا شہادت موجود ہے۔
- مکھا ولد اللہ داد میرپور میں رہتا تھا۔ اس کے چار بیٹے ہیں عنایت، اقبال، انور اور کبیر۔
- عنایت کے دو لڑکے شوکت اور رفاقت موجود ہیں۔
- سعید ولد اللہ داد۔ خوئی میں رہتا ہے۔ اس کے پانچ لڑکے۔ بخشا، نجابت، شہادت، سرور اور رشید موجود ہیں۔
- محبت ولد اللہ داد کوٹ بھٹیاں میں رہتا ہے اس کے دو لڑکے بشیر و ظفر علی موجود ہیں
- موہرا ولد اللہ داد، کوٹ بھٹیاں میں رہتا ہے۔ اس کا ایک لڑکا سعادت موجود ہے۔
- دائم ولد رائے بہرکھا ذیلدار۔ میرپور میں آباد رہا۔ اس کے چار بیٹے تھے۔ بشیر، شہیر، سلطان۔ اور راجہ۔

کبیر، خیرپور میں رہتا تھا۔ اس کے تین لڑکے نجابت، شہادت اور نواب موجود ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

- شہمیر ولد دائم کا ایک بیٹا خضر نام ہے۔
- خضر کے دو لڑکے نذیر حسین اور عابد حسین موجود ہیں۔
- سلطان ولد دائم کے دو بیٹے فقیریہ اور جگدیو موجود ہیں۔
- جگدیو کا ایک لڑکا ابو موجود ہے۔
- راجہ ولد دائم کا ایک لڑکا اکبر موجود ہے۔
- متھیلا ولد رائے برکھا ذیلدار نے موضع پکا آباد کیا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ امیر۔ اور میر۔
- امیر کے چھ بیٹے ہیں۔ غلام حسین۔ انور۔ ممتاز۔ ظہور۔ سلطان اور مختار۔
- انور کا ایک لڑکا امان اللہ موجود ہے۔
- ممتاز ولد امیر کا ایک لڑکا سلطان موجود ہے۔
- ظہور ولد امیر کے تین لڑکے اسلم۔ سلیم۔ اور نعیم موجود ہیں۔
- میر ولد متھیلا کے چھ بیٹے ہیں۔ محرم۔ سارنگ۔ عبداللہ۔ شفیع۔ خانہ دراں اور غفور۔
- سارنگ کا ایک لڑکا نصر اللہ موجود ہے۔
- ملا ولد رائے برکھا ذیلدار۔ میرپور میں رہا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ اللہ دتہ اور سرور
- اللہ دتہ کے دو لڑکے ظفر اور غفور موجود ہیں۔
- سرور ولد ملا کے دو بیٹے بدریت اور غضنفر موجود ہیں۔
- بدریت کا ایک لڑکا مظہر حسین موجود ہے۔
- سماعیل ولد رائے برکھا ذیلدار۔ موضع پکا میں رہتا تھا۔ اس کے چھ بیٹے ہوئے راجہ۔ فتح محمد۔ سرفراز۔ شہباز۔ افتخار۔ اور نصر اللہ۔
- راجہ کا ایک لڑکا حیدر موجود ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

- فتح محمد ولد سماعیل کا ایک لڑکا عاشق المعروف بوٹا موجود ہے۔
- سرفراز ولد سماعیل کا ایک لڑکا ہانسگا موجود ہے۔
- شہباز ولد سماعیل کا ایک لڑکا خضر موجود ہے۔
- افتخار ولد سماعیل کا ایک لڑکا اکبر موجود ہے۔
- نصراللہ ولد سماعیل کے دو لڑکے رشید اور ایوب موجود ہیں۔
- رائے سردار ولد رائے عیسیٰ بھٹی۔ موضع خونی میں رہتا تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ رائے رحمت اور رائے حسین۔
- رائے رحمت۔ کوٹ حسین میں رہتا تھا جو اس کے چھوٹے بھائی نے آباد کیا تھا۔ اس کے دو بیٹے ہیں۔ عنایت اور ہدایت
- عنایت کے چار لڑکے۔ امیر۔ سرور۔ احمد اور انور موجود ہیں۔
- ہدایت ولد رائے رحمت کے دو لڑکے محمد سلم اور محمد اکرم موجود ہیں۔
- رائے حسین ولد رائے سردار نے اپنے نام پر کوٹ حسین آباد کیا۔ جو خونی سے دو میل شمال کی طرف ہے۔ اس کے تین بیٹے رائے نثیر خان۔ محمد خان اور رشید خان موجود ہیں۔
- رائے نثیر خان۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اپنے علاقہ کے رئیسوں میں سے ہے شکارہ شیخوپورہ اور لاہور میں بھی اس کی کوٹھیاں ہیں۔ ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہے۔ اس کے دو لڑکے ہمایوں اور بابر موجود ہیں۔
- رشید خان ولد رائے حسین کے دو لڑکے گلو اور بابر موجود ہیں۔
- رائے فتحدین ولد رائے عیسیٰ بھٹی کے چار بیٹے تھے۔ بہادر۔ احمد۔ عنایت اور حیات لاولد یہ کوٹ عیسیٰ میں رہتے تھے۔
- بہادر کے پانچ بیٹے ہوئے۔ اللہ دتہ لاولد۔ خدا بخش۔ صدر دین۔ اکبر

Marfat.com
Marfat.com

اور خانوادہ ران ۔

- خدا بخش کا ایک بیٹا محمد امین موجود ہے ۔
- صدر دین ولد بختاور امسوقت نمبردار ہے ۔ اس کے تین لڑکے عباس ۔ شوکت اور ریاض موجود ہیں ۔
- اکبر ولد بختاور کے دو لڑکے سرور اور سخی موجود ہیں ۔
- خانوران ولد بختاور کا ایک لڑکا غلام دستگیر موجود ہے ۔
- احمد ولد رائے فتحدین کے چار بیٹے ہیں ۔ عبداللہ ۔ ولایت ۔ سعید اللہ ۔ اور حبیب اللہ ۔
- عبداللہ کے چار بیٹے موجود ہیں ۔ عطاء اللہ ۔ سرفراز ۔ شہادت اور نذیر ۔
- عطاء اللہ کے دو لڑکے نصر اللہ اور ظفر اللہ موجود ہیں ۔
- سرفراز ولد عبداللہ کا ایک لڑکا اللہ دتہ موجود ہے ۔
- شہادت ولد عبداللہ کا ایک لڑکا عابد حسین موجود ہے ۔
- ولایت ولد احمد کے چار بیٹے افتخار ۔ امتیاز ۔ مختیار اور فخر الدین موجود ہیں ۔
- افتخار کا ایک لڑکا امجد موجود ہے ۔
- سعید اللہ ولد احمد ۔ لاہور میں رہتا ہے ۔
- حاجی عنایت ولد رائے فتحدین کے تین بیٹے ہیں ۔ سلطان لاولد ۔ نواب خان ۔ حاجی انور
- نواب خان کے دو لڑکے ظفر اللہ و نصر اللہ موجود ہیں ۔
- حاجی انور ولد حاجی عنایت کے چھ لڑکے ۔ اسلم ۔ اصغر ۔ منظور ۔ برکت ۔ ایوب اور عبدالغفور موجود ہیں ۔

انتباہ

یہ شجرہ نسب ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں لکھا گیا ۔ جن کو موجود لکھا گیا ہے ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ اُس سنہ میں موجود تھے ۔

Marfat.com
Marfat.com

غ

(۶۳)

غلام احمد

میاں غلام احمد دھنوہ والے

آپ قوم جنجوعہ سے موضع دھنوہ خورد علاقہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ میں امام مسجد تھے۔ حضرت سید شمس الدین بن سید اللہ دتہ صاحب سرخورد دری ساہنپالوی ڈھلوالہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ حضرت موصوف ساہنپالوی کے ساتھ آپ کی بہت عقیدت تھی۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ - میاں فضل الٰہی۔ روشن چہرہ تھے۔ ان کا ایک بیٹا میاں اکبر علی اسوقت ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود تھے۔ اس کا ایک لڑکا محمد شریف موجود ہے۔

۲ - میاں فیض رسول۔ سادہ مزاج تھے۔ ان کا ایک بیٹا میاں نور حسن تھا۔ اس کا ایک لڑکا منیر حسین اسوقت موجود ہے۔

سال وفات | میاں غلام احمد کی وفات ۱۳۲۹ھ اکہترویں سو انتیس ہجری مطابق ۱۹۱۱ء ایکہزار نوسو گیارہ عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی سنہ دوسو جلوس تھا۔

ماده تاریخ

« مرغوب طبع » ۱۳۲۹ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد اول۔ ص ۱۹۱۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۶۳)

غلام حسین

میاں غلام حسین فاروقی ساہنپالوی رح

[1]

آپ فاروقی النسب تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکدرات نوشاہی ثانی برخورداری ساہنپالوی رح کے مرید تھے۔ صاحب علم وفضل وحلم وحیا تھے۔ پیر روشنضمیر نے آپ کو اپنے گاؤں ساہن پال تشریف کی امامت مسجد پر مقرر کیا۔ آپ مدت العمر اس دینی خدمت کو انجام دیتے رہے۔ مسجد میں درس بھی دیتے۔ کتابت بھی کیا کرتے۔ علم طب اور فن کیمیا میں بھی مہارت تھی۔

عملیات | آپ کو عملیات سے بھی دلچسپی تھی۔ آپ کو اپنے نانا صاحب میاں شہاب الدین دھب والا رح سے عملیات کی اجازتیں تھیں۔

نوبتی بخار کے واسطے | آپ یٰسین شریف اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ دھاگہ پر دَم کر دیا کرتے۔

تین روٹی کے تین ٹکڑے لے کر۔ ایک پر فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ۔ دوسرے پر لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا۔ تیسرے پر وَخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا لکھتے۔ اور تین روز کھلاتے تو نوبتی بخار اُتر جاتا۔

تحریر کتب | آپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک مجموعہ وظائف ہے۔ جو آپ نے اپنے پیر روشنضمیر نوشاہی ثانی رح کی سند اور اجازت سے لکھا تھا۔ اُس میں درود اکبر، درود ہاجی، دعائے حزب البحر۔ دعائے قدح بسند۔ سورۂ مزمل۔ اور تعویذات و فال نامہ اور چند نسخہ جات وغیرہ درج ہیں۔

---

[1] آپ کے والد کا نام مولوی صدرالدین تھا بن مولوی غلام نبی بن میاں شرف الدین فاروقی ساکن لدھیانہ حال ساہنپال۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اولاد آپ کی شادی مولوی ابراہیم رسول نگری ؒ کی بیٹی سے ہوئی تھی۔ اس سے تین ۳ بیٹے۔ اور تین ۳ بیٹیاں ہوئیں۔

— بیٹوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ میاں عنایت اللہ۔ یہ اٹاری شام سنگھ ضلع امرتسر میں چلا گیا۔

۲۔ میاں فضل حسین۔ یہ علاؤالدین کے خورد۔ ضلع گوجرانوالہ میں چلا گیا۔

۳۔ میاں فیض احمد۔

— بیٹیوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ رابعہ بی بی۔ یہ موضع لنگے۔ ضلع گجرات میں بیاہی گئی۔

۲۔ نواب بی بی۔ یہ موضع سرانوالی۔ ضلع گوجرانوالہ میں بیاہی گئی۔

۳۔ ایمنہ بی بی۔ یہ موضع اگرویہ۔ ضلع گجرات میں بیاہی گئی۔

شاگردانِ رشید آپ کے درس سے جن لوگوں نے قرآن مجید یا کتابیں پڑھیں۔

۱	سید بوٹے شاہ ولد سید عمر بخش برخورداری	ساہنی پال شریف۔	گجرات
۲	سید کرم الٰہی ولد سید فاضل شاہ	〃	〃
۳	سید حاکم شاہ ولد سید عطا محمد	〃	〃
۴	مولاداد ولد میوہ دین ترکھان	〃	〃
۵	حبیب اللہ ولد میوہ دین ترکھان	〃	〃
۶	محمدا ولد چنن ترکھان	〃	〃
۷	رکن ولد الہ دین	〃	〃
۸	خوشی ولد جوغطہ بافندہ	〃	〃
۹	کرم دین ولد کریم بخش کشمیری	〃	〃
۱۰	سیدہ محمد بی بی بنت سید محمد امین برخورداری	〃	〃

Marfat.com
Marfat.com

۱۱	سیدہ روشن بی بی بنت سید محمد امین	برخوردار	ساہنپال شریف	گجرات
۱۲	سیدہ اللہ جوائی بنت سید عمر بخش	"	"	"
۱۳	عمراں زوجہ مولو ولد شرفا تارڑ	"	"	"
۱۴	عمراں بنت لکھو مراسی	"	"	"
۱۵	عمراں بنت سالم ترکھان	"	"	"
۱۶	مغلانی بنت مانہہ ترکھان	"	"	"

زمانہ وفات میاں غلام حسین کی وفات چودھویں صدی ہجری کے پہلے عشرہ میں ہوئی۔

شجرہ اولاد میاں غلام حسین فاروقی ساہنپالوی

- میاں غلام حسین کے تین بیٹے تھے۔ میاں عنایت اللہ لاولد۔ میاں فضل حسین۔ اور میاں فیض احمد لاولد
- میاں فضل حسین موضع علاؤالدین کے خورد ضلع گوجرانوالہ میں جا بسا گیا۔ اس کے دو بیٹے ہوئے۔ میاں محمد صادق اور میاں محمد شریف۔ یہ لاولد فوت ہوا۔
- میاں محمد صادق۔ پہلے شہر گوجرانوالہ میں جا بسا گیا۔ وہاں سے کراچی جا کر مستقل رہائش اختیار کر لی۔ وہاں فاروق پرنٹنگ پریس فریئر روڈ کراچی کا مالک ہے۔ اس کے تین بیٹے ہیں۔ محمد طارق۔ محمد نسیم۔ اور محمد سلیم۔
- ڈاکٹر محمد طارق ایم بی بی ایس۔ آجکل ۱۳۹۲ھ میں لنڈن میں ہے۔
- محمد نسیم۔ ایجوکیشن آفیسر اسلام آباد میں ہے۔
- محمد سلیم۔ فاروق پرنٹنگ پریس کراچی کا منیجر ہے۔

انتباہ میاں غلام حسین کی اولاد کی یہ تفصیل کتاب انساب قریش ص ۹۷۔ سے لکھی گئی ہے

Marfat.com
Marfat.com

(۶۴)

غلام قادر

مولانا غلام قادر شائق فاروقی رسول نگری

آپ اعلم العلما۔ افضل الفضلا۔ صاحب علم و حلم و تقوٰے و ورع تھے۔ آبا و اجداد سے منصب قضا و افتا میں ممتاز چلے آتے تھے قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرہ نسب | آپ فاروقی النسب تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مولوی شیخ احمد تھا ابن میاں مشرف بن میاں مخدوم بن میاں معصوم بن میاں علم الدین بن میاں شاہ رخ بن میاں شاہداد بن میاں فتح محمد بن میاں بازید بن میاں محمد فاروق [1]

بیعت طریقت | آپ کی بیعت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔ خلافت و اجازت سے مشرف تھے۔

قصیدہ بردہ کا وظیفہ | آپ کو اپنے پیر و مخدوم نے قصیدہ بردہ کا وظیفہ عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اس کی رکوٰۃ ادا کی۔ اس کا طریقہ اس طرح تحریر کرتے ہیں۔

پہلے سورہ فاتحہ گیارہ بار پڑھے۔ پھر آیت شریف لقد جاءکم رسول تا العرش العظیم پڑھے۔ اس کے بعد قصیدہ بردہ اس طریقہ سے سات بار پڑھے کہ پاک پانی کے کنارہ پر قبلہ رو ہو کر بیٹھے اور تھوڑا سا آٹا اور گڑ ملا کر آدھا پانی میں ڈال دے اور آدھا اپنے ہاتھ پر رکھے قصیدہ پڑھنے سے فارغ

---

[1] بیاض خاندان فاروقیہ خطی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہونے پر۔ سورۂ فاتحہ گیارہ بار۔ اور آیت شریف مذکور بھی پڑھے۔ سات روز تک وقت مقرر اور جگہ مقرر پر پڑھا کرے۔ تاکہ انچاس ۴۹ مرتبہ ہو جائے۔ اور زکوٰۃ پوری ہو جائے۔ گوشت۔ جماع۔ لہسن۔ پیاز۔ تمباکو۔ جھوٹ اور دیگر برائیوں وغیرہ سے پرہیز رکھے۔ پڑھنے میں معنوں کے سمجھنے کا لحاظ رکھے۔ بدھوار کے روز شروع کرے۔ اس کے بعد دائمی وظائف اصلاح پر کیا کرے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ المستغاث۔ المستغاث۔ المستغاث
المستغاث یا خیر الوریٰ۔ المستغاث یا نور الہدیٰ۔ المستغاث یا سند
الحاضرین۔ المستغاث یا شافع المذنبین ؎

استغیثوا لعاجز مضطر شمروا ذیلکم الی المدد

انت مولٰنا وھادینا وخذ بیدینا یارسول اللہ باذن اللہ۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ یہ درود شریف تیرہ ۱۳ بار اول پڑھے۔ پھر ایک بار قصیدہ شریف پڑھ کر تیرہ ۱۳ بار درود شریف مذکور پڑھے۔ اس طرح روزانہ وظیفہ کیا کرے۔ ؎۲

دعائے قاموس آپ یہ دعائے قاموس روزانہ پڑھا کرتے تھے۔

اِلٰھِیْ قَدْ تَلَاطَمَتْ اَمْوَاجُ قَامُوْسِ قُدْرَتِكَ فَظَهَرَ فِیْ كُلِّ مَقْدُوْرٍ
اَثَارُ قُدْرَةٍ عَجِیْبَةٍ لَا یَبْلُغُ كُنْهَهَا عُقُوْلُ الْعُقَلَاءِ وَفُهُوْمُ الْعُلَمَاءِ وَاَوْهَامُ
الْحُكَمَاءِ فَكُلُّ شَیْءٍ بِقَبْضَةِ قُدْرَتِكَ اَسِیْرٌ اِنَّ ذَالِكَ عَلَیْكَ سَهْلٌ یَسِیْرٌ وَاَنْتَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِالْاِجَابَةِ جَدِیْرٌ۔ یَا شَدِیْدَ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَسْئَلُكَ

؎۲ وسائط السلوم خطی۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

مَدَدًا مِّنْ حِكْمَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مَدَدًا مِّنْ سُلْطَانِكَ وَاَسْئَلُكَ مَدَدًا مِّنْكَ
تَسْخِيْرَ كُلِّ مُتَمَرِّدٍ وَّتَلْيِيْنَ كُلِّ صَعْبٍ وَّاِذْلَالَ كُلِّ مَنِيْعٍ وَّقَهْرَ كُلِّ عَدُوٍّ
وَّمَحْقَ كُلِّ خَصْمٍ وَّاِذْهَاقَ كُلِّ مُنَافِقٍ ذِيْ شِقَاقٍ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْهَوَامِّ
فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ الْمَكْوُنَاتِ اِلَّا وَلَيَّنْتَ بِيَدِيْ عَزِيْمَتَهٗ وَكَسَرْتَ شَكِيْمَتَهٗ
شَمِيْمَتَهٗ وَفَرْطَ عُتُوِّهٖ وَتَفْزَعُ عِنْدَهٗ بِعِزَّتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا مُعِزُّ
يَا مُذِلُّ يَا مُقَدِّمُ يَا مُؤَخِّرُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ
اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .

دشمن کے واسطے دعائے قاموس کو جلالی وجمالی اشیاء کے ترک کے ساتھ منگلوار کے دن ایک سو بار پڑھے ۔ اس کے بعد ایک بار روزانہ پڑھا کرے ۔ اگر کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو سو بار پڑھے ۔ [۳]

مفتی اعظم ہونا ڈاکٹر محمد نواز قریشی فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی کتاب انساب قریش میں لکھتے ہیں ۔

" آپ عربی فارسی کے جید عالم فاضل اور بہترین خوشنویس تھے ۔ آپ رسول نگر میں مفتی اعظم تھے ۔ رسول نگر میں ہی فوت ہوئے ۔ " [۴]

حج کو جانا اگرچہ آپ کا حج کو تشریف لے جانا مشہور نہیں ۔ مگر آپ کی ایک بیاض میں یہ عبارت لکھی ہوئی پائی گئی ہے ۔

" این فقیر یکبار در جدہ شریف در آب قدر قلتین وضو ساخت و تیمم نکرد اگرچہ حدیث مضطرب ست از خوف انکار حدیث یکبار عمل کردہ شد " [۵]

میں نے ایک مرتبہ جدہ شریف میں قلتین کے مقدار پانی میں وضو کیا ۔ اور تیمم نہ کیا اگرچہ یہ حدیث مضطرب ہے ۔ مگر انکار حدیث کے ڈر سے ایک بار عمل کر لیا گیا ۔

[۳] بیاض شمائق نمبر ۲ خطی ۔ [۴] انساب قریش ص ۹۸ [۵] بیاض شمائق نمبر ۲ دوم ۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

اس سے ثابت ہوا کہ آپ حج کی سعادت سے مشرف ہوئے تھے۔

غیر شرعی عبارت پر تنقید | مولانا شائق کی بیاض ۲ میں شرح نصوص الحکم فصِ ہارونی میں ایمانِ فرعون کے متعلق یہ عبارت درج ہے۔

" وکان قرۃ عین لفرعون بالایمان الذی اعطاہ اللہ الذی عند الغرق فقبضہ طاھرا مطھرا لیس فیہ شیئ من الخبث کانہ قبضہ عن ایمانہ قبل ان یکسب شیئا من المعصیۃ والاسلام یحت ماقبلہ "

(حضرت موسےٰ علیہ السلام) فرعون کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے۔ اُس ایمان کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے غرق ہونے کے وقت اُس کو عطا کیا۔ اور اس کو پاک صاف دُنیا سے لے گیا۔ (اس حالیکہ اُس میں کوئی چیز خباثت والی نہ رہی۔ کیونکہ اللہ کریم نے اُس کو ایسی حالت میں قبض کیا کہ ایمان لانے کے بعد اُس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ اور اسلام جو ہے۔ پہلی سب معصیتوں کو مٹا دیتا ہے۔

مولانا صاحب اِس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔

" این مسئلہ مخالف اہل سنت و جماعت ست یعنی اسلام فرعون "

فرعون کے اسلام کا مسئلہ اہل سنت وجماعت کے مسلک کے خلاف ہے۔

عملیات

خرید و فروخت میں برکت کے واسطے | یہ آیت شریف لکھ کر تجارت کے سامان میں رکھیں تو اللہ تعالیٰ اُس کی خرید و فروخت میں برکت کرے گا۔ یہ ہے

" وعندہ مفاتح الغیب لایعلمہا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقۃ الا یعلمہا ولا حبۃ فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا

Marfat.com
Marfat.com

یا بس الا فی کتب مبین ۔ "

دفع بلیات کے واسطے | اگر کوئی مصیبت درپیش ہو یا وبا دافع ہو جائے تو یہ تعویذ لکھ کر اپنے مکان کے دروازہ پر چسپاں کر دے ۔

" بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ولی الوالی یا دافع البلاء و یا سامع الدعاء و یا کاشف الضر والبلاء بحق شرف النبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ " [۵]

محبت زوجین کے واسطے | یہ آیت شریف لکھ کر اپنے پاس رکھے ۔

" ومن الانعام حمولۃ وفرشا ۔ کلوا مما رزقکم اللہ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین ۔ "

دفع صداع کے واسطے | اگر کسی کو مرگی ہو تو یہ اسم اعظم کا نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں ۔ ☆ ۱۱۱۱ ۱۱۱۱ ھ و

تصنیفات

مولانا غلام قادر شائق کی متعدد تصانیف یادگار ہیں ۔

۱ ۔ **شمائق نامہ** | یہ رسالہ آپ نے ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں بطرز محمود نامہ نظم کیا ہے ۔ ہر ایک حرف کے سات اشعار ہیں ۔ جس حرف سے شروع ہوتے ہیں ۔ اسی حرف پر ختم ہوتے ہیں ۔ حروف تہجی کے پورے اشعار بنائے ہیں پہلی غزل میاں درج کی جاتی ہے ۔ اس کے دو نسخے میری نظر سے گذرے ہیں ۔ دونوں مصنف کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں ۔ ایک تو کتب خانہ دانشگاہ پنجاب لاہور میں ہے ۔ اس میں سے نقل کیا جاتا ہے

[۵] بیاض شمائق خطی نمبر ۲ ۔ ترانت

Marfat.com
Marfat.com

غزل الف

بحر این غزل مفاعیل مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن،

اے خوں سرشتہ جامہ بزخم تو لالہ را
چشمت بقتل دم زدہ رم دہ غزالہ را

از شوقِ شمع سوزشِ پروانہ عین وصل
جزوے بمحو و ثبت نخواند ایں رسالہ را

اول قدم ز ہستیِ خود در گذر پس
از بہر سر سیاب تو جائے حوالہ را

آں یوسف از کنارِ پدر رفتہ شد بمصر
نکشید ہے ارز لیخا ازاں آہ و نالہ را

آمد خطِ سواد بدورِ بیاضِ رخ
کس در شب ایں ندید عجب ماہ و ہالہ را

آسان و خوشگوار نمودی چہ طعمِ عشق
اکنوں بحلق غصہ نمود ایں نوالہ را

آزردہ دل ز فرقت و درد وصل شائقم
کس مے برد بیارمن اینک حوالہ را

- اس رسالہ کے خاتمہ پر ان الفاظ میں دستخط نقل ہے۔

" الحمد للہ والمنۃ کہ باختتام رسید و باتمام انجامید رسالہ پُر ملالہ شائق نامہ از تالیف فقیر غلام قادر ساکن بلدہ رسول نگر متخلص بہ شائق ست و در سوز و گداز باطنی بر بلبل و پروانہ فائق۔ در بیان تجلیِ صورتِ محبتِ مجازی کہ عکسِ آئینہ حقیقت را عین کارسازی ست چنانچہ تازیانہ عشق زبانِ حال را بسانِ مقال انداختہ حتے کہ ذکرِ ہجر و وصالِ محبوب غالباً در رو درج ساختہ۔ پس آثارِ ذاتِ محبوبِ حقیقی از آئینہ مجازِ او متجلی ست۔ و وجودِ شاہدِ معانی بزیورِ سخن بیازارِ او متحلی۔ تمت

الله بسیف محبته وهواه واوصله الی لقاء من یتمناه اللهم

امین یارب العالمین۔

Marfat.com
Marfat.com

قطعۂ تاریخ تالیفِ این رسالہ از مولف عفی عنہ

سوز داغِ دل بہ سنجیدم بقرطاس اے رفیق — خوش بامیدِ وصال و ممتحن با دردِ غم
چونکہ ذکرِ ہجر نشتر ذکرِ وصلش مرہم ست — گفتہ ام تاریخ بہرِ نظمش ۔ نشتر و مرہم ہم

فہرست مخطوطاتِ شیرانی ۔ مرتبہ ڈاکٹر محمد بشیر حسین ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان دانشگاہِ پنجاب لاہور کے جلدِ اول ص ۱۴۷ پر اس رسالہ کا تعارف اس طرح لکھا ہے۔

"نمبر ۸۱۰ ۔ شایق نامہ ۔ مصنفہ غلام قادر متخلص بہ شایق ساکن رسول نگر بجوابِ محمود نامہ مکتوبہ و مصنفہ بسال ۱۲۹۲ھ [۱۸۷۵ء] ۔ بخطِ مصنف [غزلے بہر ردیف مثلِ محمود نامہ دارد] برائے کلیاتِ اوردک ۔ اینجے ۲۹ ۱۷ سپرنگر ۵۶۹" مگر اینجے نے میر فہام حسین شایق کے کلیات کا ذکر کیا ہے جو دوسرا شخص ہے عارف

دوسرا نسخہ شایق نامہ کا مولانا کے بیاض نمبر ۲ میں ہے ۔ دستخط بلفظہ وہی ہے ۔ جو پہلے نسخہ پر ہے ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل تاریخیں زائد ہیں ۔ جو پہلے نسخہ میں نہیں ۔

نظمِ تاریخِ تالیفِ این رسالہ از مولوی صاحب
محبوبِ عالم ساکن سہاوہ سلمہ ربہ

کتاب آبِ معانی سے عقد گوہر ہے — شرابِ شوق سے سرشار ایک ساغر ہے
حروف اوس کے ہیں صہبائے عشق سے سیہ مست — نقوط اس کے بکاغذ سپیدِ اخگر ہے
سوادِ لوس کی غزالوں کے چشم سے بس شوخ — بیاض اوس کی عجب چول مہ منور ہے
مصنف اُس کا جو مولیٰ غلام قادر ہے — مجاز اُس کی حقیقت میں قند و شکر ہے
سخن کے ذوق سے عالم جو ہو رہے مدہوش — عسل سے میٹھا وہ بولا لو ۔ ایک ساغر ہے ۱۲۹۲ھ

ایضاً نظمِ تاریخ از مولوی صاحب موصوف

چوں بجوشش آمد بخارِ جنبشِ سودائے عشق — موج زد بیروں بساحل در طمِ دریائے عشق

Marfat.com
Marfat.com

۹۲ ۱۲ھ
شد نمودار ز دلِ پُر شورِ شائق این شرار — داد عالم شعلۂ تاریخ ۔ نورِ تہائے عشق

قطعۂ تاریخ تالیف این رسالہ از جناب
پیر صاحب شاہ سردار گیلانی تخلص شائق
ایضاً ساکن انارکلی لاہور خلف الرشید
محمد شاہ جیو رحمہما اللہ تعالیٰ

شائقا ہست گفتۂ شائق — بحرِ محمود نامۂ خوب جواب
ہر کہ او ساغرِ آدرد تا لب — مئے تاریخ سازدش سیراب
۱۲۹۳
« ساغرِ لب »

۲ - بیاض نمبر ۱ | طول ۸ ½ انچ ۔ عرض ۴ انچ ۔ ورق ۲۵۹ ۔ خوشخط۔ بعض جگہ سے کرم خوردہ ۔ جلد اُکھڑی ہوئی ۔

۳ - بیاض نمبر ۲ | طول ۷ ½ انچ ۔ عرض ۵ ½ انچ ۔ ورق ۲۷۳ ۔ خوشخط جلد اُکھڑی ہوئی۔

۴ - بیاض نمبر ۳ | طول ۷ ½ انچ ۔ عرض ۵ ½ انچ ۔ ورق ۲۳۰ ۔ خوشخط۔ جلد مقسوط ۔

یہ تینوں بیاضیں مولانا شائق رسول نگری رح کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہیں ان میں کافی [illegible] سرمایہ جمع کیا ہے ۔ تقریباً ایک سو ستر کتابوں سے زیادہ کا ان میں [illegible] درج کیا ہے ۔ تفسیر ۔ حدیث ۔ فقہ ۔ تصوف ۔ طب ۔ لغت ۔ عروض ۔ تاریخ [illegible] ۔ صرف ۔ نحو ۔ منطق ۔ ادب ۔ معانی ۔ مناظرہ اور مناقب وغیرہ کے مضامین [illegible] ۔

تینوں بیاضوں کا مختصر تعارف

تینوں بیاضیں [illegible] نے بہت [illegible] والد بابا کا کلام جمع کیا ہے

Marfat.com
Marfat.com

جن کا مختصر ذکر یہاں کیا جاتا ہے۔

جن شعراء کی غزلیں حاشیوں میں لکھی ہیں ان کے نام

۱ ابوالمعالی
۲ بسحاق
۳ بیدل
۴ جلال اسیر
۵ جنید
۶ حافظ
۷ حسن ملتانی۔ منشی
۸ حسین
۹ حمیدالدین ناگوری
۱۰ خاقانی
۱۱ خسرو۔ امیر
۱۲ خضر کشمیری
۱۳ رفیع
۱۴ رونق
۱۵ سعید قریشی
۱۶ شادمان گکھڑ
۱۷ شایق رسول نگری
۱۸ شرف۔ شاہ
۱۹ شمس تبریزی
۲۰ شمس دین
۲۱ شوق۔ اللہ جوایا چک ساہ
۲۲ شوکت
۲۳ شہرت
۲۴ شہیدی
۲۵ صدیق حسن خاں
۲۶ صدیق مظفر احمد
۲۷ صفی
۲۸ ظفر
۲۹ عاصم
۳۰ عالمگیر۔ اورنگ زیب
۳۱ عباس۔ شاہ اصفہان
۳۲ عطاء اللہ۔ میر
۳۳ علی مرتضےٰ رفیع
۳۴ غلام رسول عادل گڑھی
۳۵ قصاب
۳۶ کافی
۳۷ لطف اللہ نیشاپوری
۳۸ مادھو رام
۳۹ محبوب عالم سوہلوی
۴۰ محسن
۴۱ مخلص کاشی
۴۲ مرتضےٰ سید
۴۳ مسکین
۴۴ مقیم کشمیری۔ پیر
۴۵ نادر۔ میرانوالیہ
۴۶ ناصر علی سرہندی
۴۷ نتھو رام۔ اردو غزل
۴۸ نظام
۴۹ نعمت خان عالی
۵۰ نور اللہ کشمیری
۵۱ نیاز احمد دہلوی
۵۲ واقف نورالحسین

۵۳ ہندی

Marfat.com
Marfat.com

اُن شعراء کے نام جن کا کلام۔ نظم۔ رباعی۔ قطعہ یا دوہڑہ وغیرہ اِن بیاضوں میں آیا ہے

۱ اصغر علی نسیم دہلوی ۔ مرزا
۲ اکبر بادشاہ ۔ جلال الدین
۳ اوحدالدین
۴ جعفر زٹلی نارنولی ۔ میر سید
۵ خلدی ۔ عبدالرحمٰن مولانا ۔ اردو کلام
۶ رحیم شاہ ۔ دوہڑہ پنجابی
۷ رضائی
۸ رُوحی
۹ سُتھرا ہندی اشعار
۱۰ سراج الدین بوتالیہ ۔ مولوی
۱۱ سرخوش ۔ محمد افضل
۱۲ سرمد ۔ محمد سعید
۱۳ سکندر شاہ ۔ دوہڑہ پنجابی
۱۴ صوفی صافی
۱۵ عبدالرحمٰن ۔ علامہ
۱۶ عبدالعزیز دہلوی ۔ مولانا شاہ
۱۷ عبداللہ انصاری ۔ شیخ
۱۸ عطاء اللہ خانقاہی
۱۹ علی حیدر قافیہ ۔ پنجابی اشعار
۲۰ غلام قادر جلال پوری ۔ مولوی
۲۱ غلام قادر بن فاضل شاہ بٹالوی
۲۲ غنیمت کنجاہی ۔ محمد کرم ۔ مولانا
۲۳ فردوسی طوسی ۔ ابوالقاسم
۲۴ فرید گنج شکر ۔ مسعود چشتی ۔ خواجہ
۲۵ فخرالدین رازی ۔ امام
۲۶ فانی
۲۷ قاسم ۔ مرزا ۔ اردو اشعار
۲۸ قطب الدین بختیار ۔ مولوی
۲۹ کمال اسمٰعیل
۳۰ کمال خجندی ۔ بابا
۳۱ مجدد الف ثانی ۔ شیخ احمد سرہندی
۳۲ محتشم کاشی
۳۳ محمد حسین گاجرگولیہ ۔ مولوی
۳۴ محمد یعقوب کھیالی والہ ۔ مولوی
۳۵ محمد معصوم سرہندی ۔ خواجہ
۳۶ میر حسین
۳۷ نعیم اللہ بہرائچی ۔ مولانا
۳۸ نورجہاں بیگم ۔ نواب

Marfat.com
Marfat.com

۳۹ وارث ۔ میاں ۔ دوہڑے پنجابی ۴۰ وارث شاہ ۔ پیر ۔ دوہڑے پنجابی

اُن شعراء کے نام جن کے قصائد بیاضوں
میں درج ہیں۔

۱ قصیدہ ۔ حضرت حسان بن ثابت رض عربی ۔ درشان حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ از مواہب اللدنیہ ۔ ۳۵ اشعار۔

۲ قصیدہ ۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار رح

۳ قصیدہ ۔ حضرت امیر خسرو دہلوی رح

۴ قصیدہ ۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح ۔ از اخبار الاخیار

۵ قصیدہ ۔ نواب زیب النسا بیگم مخفی متخلص ۔ درشان نعوت

۶ قصیدہ ۔ ظہوری ۔ در مدح محمد یوسف حکیم ۔ از مقدمات ظہوری ۵۶ اشعار

۷ قصیدہ در منقبت شاری کاشغاری ۱۰۱۹ھ

۸ قصیدہ ۔ حضرت سید حسن رسول نما دہلوی رح ۔ درشان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

۹ قصیدہ ۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی م ۱۲۴۷ھ درشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از اتحاف النبلاء المتقین ۔ ۲۸ اشعار

اُن شعراء کے نام جن کی مناجاتیں بیاضوں
میں درج ہیں

۱ مناجات حضرت ابوبکر صدیق رض عربی ۔ بدرگاہ قاضی الحاجات ۔ ۱۱ اشعار

۲ مناجات حضرت امام محمد غزالی طوسی رح

۳ مناجات حضرت حکیم سنائی رح بدرگاہ الٰہی ۱۵ اشعار

۴ مناجات حضرت شیخ سعدی شیرازی رح ۸۰ اشعار

۵ مناجات حضرت شیخ عبداللہ رض عربی

Marfat.com
Marfat.com

۶ مناجات شیخ نصیرالدین رح

۷ مناجات امیر سعداللہ کاشمیری رح بدرگاہِ الٰہی ۱۰۱ اشعار

۸ مناجات مولوی قطب الدین خاں۔ شاگرد مولوی محمد اسحاق مرحوم۔ اردو۔

۹ مناجاتِ فقیر۔ در شوقِ زیارتِ مدینہ منورہ۔ مسدس

اُن شعراء کے نام جن کی نعتیں بیاضوں میں درج ہیں۔

۱ حضرت امام زین العابدین۔ عربی

۲ مُلّا معین الدین الہروی رح

۳ مولانا نظامی رح۔ مخمس

۴ مولانا عبدالرحمٰن جامی رح

۵ مُلّا اوحدی رح

۶ نصیرا فاضل شاہی حلیہ نبوی م

۷ بابا۔ شاگردِ مُلّا عطاء اللہ خانقاہی رح

۸ عبیداللہ کشمیری حلیہ نبوی م

۹ مفتی غلام سرور

۱۰ مولوی بشیرالدین شاگرد تخلص۔ مسدس

۱۱ مولوی احسان اللہ ممتاز

۱۲ مولوی فائق

۱۳ محمد عالم

۱۴ نعت شریف بزبانِ ترکی

۱۵ مرثیہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن بزرگوں کے نام جن کے مکاتیب بیاضوں میں درج ہیں۔

۱ خواجہ محمد معصوم سرہندی رح بنام حافظ عبدالغفور رح

بنام مرزا عبیداللہ بیگ رح

بنام خواجہ محمد ابراہیم رح

بنام ایضاً

بنام مُلّا نعمت اللہ رح

Marfat.com
Marfat.com

۲ فقیر مجددی - بنام قاضی قطب الدین رح

۳ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح بنام حافظ نصری رح

بنام ایضاً

بنام مولوی نور محمدؒ

۴ عالم مدینہ منورہ۔

۵ مولوی عبداللہ غزنوی رح بنام پسر خود مولوی محمد رح

۶ مولوی سراج الدین گوجرانوالیہ بنام مولوی محمد حسین لاہوری رح

۷ مولانا غلام قادر شائق رسول نگری صاحب ہر شہ بیاض ہا۔

بنام مولانا سید حافظ قتل احمد پاکپتن نوشاہ ثانی ہا

بنام مولوی نور الدین بھیروی

۸ مولوی غلام رسول عادل گڑھی رح بنام محمد عیسیٰ صدر منشرم ۱۲۹۷ھ

مقالات وخطبات جو بیاضوں میں درج ہیں

۱ مکالمہ حضرت امام اعظم رح با ابو قتادہ رح در مسجد کوفہ

۲ مقالہ ۳۲ - از کتاب اطباق الذہب

۳ مقالہ ۳۴ " "

۴ مقالہ در تشریح فقیہ وعالم ومجتہد - از مولانا شائق۔

۵ خطبہ جمعہ اولیٰ وثانیہ - عربی دو عدد -

۶ خطبہ جمعہ عربی منظوم - از مولانا شائق

۷ خطبہ جمعہ منظوم - از [illegible]

۸ خطبہ نکاح عربی -

Marfat.com
Marfat.com

جن لوگوں کے ناموں کے معمّے بیاضوں میں درج ہیں

۱	احمد	۴ عدد	۱۵	جلال	۲۹	شیخ احمد	۴۳	محمد - ۳ عدد	
۲	اختیار		۱۶	جنید - ۲ عدد	۳۰	عالم	۴۴	معین	
۳	اشرف		۱۷	حاجی	۳۱	عطا	۴۵	منصور	
۴	السلام علیکم		۱۸	حسام	۳۲	علا - ۲ عدد	۴۶	موسےٰ	۲ عدد
۵	اللہ		۱۹	حسن - ۴ عدد	۳۳	علی - ۶ عدد	۴۷	میر جان	
۶	امین - ۲ عدد		۲۰	حسین	۳۴	عماد	۴۸	ناصر	۲ عدد
۷	ایاز		۲۱	حشم - ۲ عدد	۳۵	عمر	۴۹	نجم	۲ عدد
۸	بابر - ۲ عدد		۲۲	خسرو	۳۶	فرید	۵۰	نعمت	
۹	بایزید		۲۳	سراج	۳۷	قاسم	۵۱	نور	
۱۰	بہادر		۲۴	سعدی	۳۸	کلانور	۵۲	واسع	
۱۱	بہرام		۲۵	سلام	۳۹	لطیف	۵۳	ہاشم	
۱۲	بہمن		۲۶	سلمان	۴۰	مالک	۵۴	یوسف	
۱۳	تاج		۲۷	شجاع - ۲ عدد	۴۱	مبارک	۲ عدد		
۱۴	جان		۲۸	شعبان	۴۲	محسن	—		

اُن بزرگوں کے نام جن کی تاریخہائے وفات بیاضوں میں درج ہیں۔

ان تینوں بیاضوں میں تقریباً دو سو بزرگوں کے سنین وفات و قطعاتِ تاریخ درج ہیں۔ کچھ مولانا سابق کی اپنی طبع مبارک کا نتیجہ ہیں اور کچھ دوسرے شعراء کا۔ ہزار سال ہجری تک تو اکثر قطعات مخبر الواصلین سے لکھے ہیں۔ ان سب کا بیان تو موجب

Marfat.com
Marfat.com

طوالت ہے۔ یہاں تیرھویں صدی ہجری کے سب سنین لکھے جاتے ہیں کہ وہ عموماً دوسری کتابوں سے نہیں ملتے۔ وہ یہ ہیں۔ وفیاتِ رجال

۱۲۰۱ھ	غلام داؤد	از دلشاد	مادہ تاریخ رضی اللہ عنہ
۱۲۱۰ھ	سید جمال علی بلگرامی	از سید رحم رسول بالا	ع مرجع اقبال و ہمت عمدۂ کون و مکاں
۱۲۱۵ھ	محمد فیض کہالی والہ	از جمال اللہ کیلانی	نعم الحضوری
۱۲۱۶ھ	والدِ ناسخ		ع بارسول حق شہی محشور بادا
۱۲۲۵ھ	قلندر بخش جرأت	از ناسخ	ع ہائے ہندوستان کا شاعر مُوا
۱۲۲۹ھ	مرزا محمد علی بیگ	〃	رشکِ یاقوت صد خیف
۱۲۳۲ھ	مرزا محمد باقر ولد کاظم خاں	〃	ع حشر بادا با امام المتقین
〃	مجتہد کربلائی	〃	ع رہبرِ دیں شہ از دنیا برفت
〃	غسلِ صحت ناسخ	〃	ع الٰہی باد دائم تندرستی
۱۲۳۳ھ	نادر	از میاں نور احمد میرٹھ والہ	نادر وقات یافت
〃	حسلہ وحی بیہ بر مدینہ منورہ		
۱۲۳۴ھ	مفتی غلام حضرت لکھنوی		بود او خادمِ شرع
۱۲۴۳ھ	مولوی شیخ احمد فاروقی	از شایق	عالمِ فاضلِ فائق
۱۲۴۷ھ	مولوی اسمٰعیل شہید دہلوی		
۱۲۵۰ھ	بابا اشرف دین	از شایق	ع فضلہ اللہ باکرامہ
۱۲۵۳ھ	کلام اللہ و تفسیر کردہ محمد خاں چٹھہ بحضرت گنج بخش در لاہور		
	ع وقف گشت طلام المجید بسم اللہ		
۱۲۵۵ھ	(مطابق ۱۸۹۶ء) جھنڈا پنڈت		کشتہ شد خنزیر
۱۲۶۲ھ	تعمیرِ حوض		ع دُور سازِ خباثت و حدثے

Marfat.com
Marfat.com

۱۲۶۲ھ مولوی صاحب بگے والہ کلاں۔ غلام محی الدین پشتی دین افتاد

۱۲۶۶ھ سید عباد اللہ شاہ مگھووالیہ۔ از سیاں محمد۔ ع رخ سادات ہم۔ چراغ نبی

〃 فضل احمد پسر سید احمد

〃 (اسم کرم خوردہ) از فرید الدین فرنگی ع بگو۔ راج شہاب الدین شمس الدین نور الدین

۱۲۶۸ھ میاں صاحب عبد الرحمن جوکالیاں والہ ع معدن دیم فضل و احسان بود

〃 سید محمد علی شاہ گکھڑ والہ از سیالکوٹ اری الشمس کوٹ

〃 سلیمان صاحب سنگھڑ والہ ۷ صفر۔

〃 میاں حاجی

۱۲۷۰ھ مولوی صاحب تصور والہ (غلام محی الدین) از مولوی صاحب جھانوریانوالہ خیریت کل

۱۲۷۱ھ غلام محمد بگے والہ عمر ۱۲۹ سال از سیالکوٹ ھو شیخ معمر

۱۲۷۷ھ روشندل از سیالکوٹ روشندل نقار روشن

۱۲۷۸ھ (اسم کرم خوردہ) ملوطی باغ ارم

۱۲۸۱ھ ترتیب دیوان فقیر نور الدین منور ع گو منور شد زمین این سحیفہ نوردین

۱۲۸۳ھ مولوی حسن محمد دھریکیاں۔ از شیخ عبد اللہ چک عمر تم بالخیر

〃 〃 دخل خلدا ابجدیہ

〃 مولوی صاحب غلام رسول ٹھیکریاں والہ استاذ عامی

〃 از سیالکوٹ ع ھو شیخی معلم العلما

〃 اعتبار شاہ جانشین سکندر شاہ دارا دار۔ ع ہستی دنیا بداں بے اعتبار

۱۲۸۶ھ سید حافظ فضل احمد نوشاہی۔ از سیالکوٹ ع وہ وہ منشرح و محقق

〃 مولوی صاحب اکرام الدین دیگوی عمر ۸۰ سال از سیالکوٹ ع مولوی می کمان را سخا فی العلم

دیگر ذو شرف دیگر لا بد عمدہ فضلائے دہر

Marfat.com
Marfat.com

۱۲۸۶ھ	غوث محمد ساکن موضع ترڈیاں والد ولد کریم بخش			فروغ
۱۲۸۸ھ	شادی رانی بھوپال			شد مہ نو ہمقراں با آفتاب
۱۲۸۹ھ	مولوی عبداللہ	از سایق	کان عبداللہ عجیبًا حافظًا	
〃	میاں غلام رسول	〃		حکیم نیفن رسانے
〃	ایمنہ بی بی - ۱۵ ربیع ۱۹۳۵ء			وہ طوطی باغ ارم
۱۲۹۰ھ	محمد بخش			آہی از محمد بخش ما را
〃	والد مولوی صاحب وگکے والہ قاضی حسن دین		کہ قاضی حسن دین فاز حقًا	
〃	والدہ ماجدہ مولوی شیخ احمد صاحب عمر ۶۲ سال			بود ضعیفہ چہ مکرمہ
〃	تولد محمد عالم پسر محمد دین را ہمکے			چہا نیر اعظم
۱۲۹۱ھ	مولوی غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والہ - از محمد عالم			اہل مہ پیا مبر
	از غلام حسین -			اَفَلَتْ نُجُومُ الْاِحْتِرَام
				عَیْنُ فَیَضَانٍ عَمِیق
〃	مسجد کوٹ بھوانی داس مہینہ احمد علی - از عبدالعزیز - قام مسجد کبیت العتیق			
〃	پیدائش ... اسم کرم خوردہ			ماہِ خُرشید لقا
۱۲۹۲ھ	شیخ شمس الدین	از سایق		رُوحِ وے با صدر جنت شاد باد
〃	والدہ محمد دین و نور دین [یعنی اہلیہ مولانا غلام قادر سایق صاحب جنبا]			
	از سایق			دو حسرت بے زوال آید
〃	تصنیف سارقۃ الانوار غلام رسول عادل گڑھی از سایق			نو نسخہ معجزات
۱۲۹۳ھ	تعمیر مسجد مفتی صاحب میانی والہ	〃		زہے خانہ خدائے

ؔ حسرت کا لفظ دو بار شمار کر کے اس میں سے زوال کے اعداد نکال دیں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۲۹۴ھ مولانا سید حافظ روح اللہ نوشاہی۔ از شائق ع گل زیبا ز باغ نوشہ افتاد[۵]

" عبدالرسول قصوری " غوث بلا ریب[۹]

۱۲۹۵ھ غلام محی الدین ولد غلام نبی بگے والہ ع شد فوت ولد بزہر مارے

۱۲۹۷ھ دوست محمد عالم. ع آں گلبدنے غنچہ دہاں بود

۱۲۹۸ھ تولد غلام رسول ولد مولوی محمد دین۔ از صوفی زادۂ نیک اختر

۱۲۹۹ھ گلاب شاہ فقیر رسول نگری از شائق زاہدا فارغ

" قاضی حسن دین حکیم عمر ۵۸ سال ۸ جمادی الاولیٰ چہاوہ راست خو بود

" محمد یار درزی ع زدنیا شد محمد یار خیاط

" مولوی حکیم غلام احمد کوتاہ کاتب و شاعر۔ خمیس۔ ۱۸ ربیع الثانی۔

" ع برد اللہ مضجعہ حقا

ع عالمے فیاض عالم با کمالے بود

چہ بکسر بود فیاض زمان

" محمد اکبر ولد فضل کوکارہ از مولوی سراج الدین ع مسکن ہا دہاد ریاض جناں دخل الخلد۔

کتابوں کے خطبے تحریر کرنا۔

مولانا شائق کا طریقہ تھا کہ اپنی پسندیدہ علمی کتابوں کے خطبے یعنی دیباچے اپنی بیاضوں میں نقل کر لیتے تھے۔ چنانچہ کتب ذیل کے خطبے درج ہیں۔ طوالت کے خوف سے یہاں تحریر نہیں کئے گئے۔ صرف ان کے نام لکھنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

---

۵ باغ نوشہ کے اعداد ۱۳۶۴ سے گل زیبا کے اعداد ۷۰ نکال دیں تو تاریخ وفات ظاہر ہوتی ہے۔

۹ غوث کے اعداد ۱۵۰۶ سے ریب کے ۲۱۲ تفریق کریں تو سال انتقال برآمد ہوتا ہے شرافت

Marfat.com
Marfat.com

—— بیاض نمبر ۱ میں کتب ذیل کے خطبے درج ہیں۔

۱ اثنا عشری رد روافض - از مولوی غلام علی ترسری ؒ

۲ انشائے مرزا قتیل ؒ

۳ قصائد بدر چاچ

۴ صفرات القدس دفتر دوم از بدر الدین سرہندی

۵ دیوان مخفی - از نواب زیب النسا بیگم ؒ

۶ شرح شرعۃ الاسلام

۷ شرعۃ الاسلام - یہ دوسری بیاض میں بھی لکھا ہے۔

۸ شرح مثنوی مولانا روم موسوم بہ مکاشفات رضوی از مرزا محمد رضا ؒ

۹ غیاث اللغات - از مولانا غیاث الدین رامپوری ؒ

۱۰ فصوص الحکم - از شیخ محی الدین ابن العربی - دوسری بیاض میں بھی لکھا ہے۔

۱۱ قول الجمیل فی بیان سواء السبیل - از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ؒ - یہ تیسری بیاض میں بھی ہے

۱۲ گلستان - شیخ سعدی شیرازی ؒ

۱۳ گلستان مسرت - (حدائق المعانی) از عبد الرحمن شاکر

۱۴ مقامات حریری ابو محمد قاسم بن علی الحریری

۱۵ مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندی ؒ

۱۶ نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیر سید الانس والجان از داؤد حمد الدین میر [illegible] ترکی جالندھری ؒ - اس کا خطبہ دوسری بیاض میں بھی ہے۔

۱۷ سلم فی علم المنطق - یہ دوسری بیاض میں بھی تحریر ہے

—— بیاض نمبر ۲ میں مندرجہ ذیل کتابوں کے خطبے لکھے ہیں۔

۱۸ الطباق الذہب (اسلام کی ایک عربی کتاب شرف الدین عبد المؤمن بن ہبۃ اللہ الحروف بشتروہ اصفہانی کی تصنیف ہے - کشف الظنون : ۱۱۶ - مارف)

Marfat.com
Marfat.com

۱۹ امام الکلام در عدم وجوب فاتحہ خلف الامام - از مولانا عبدالحی لکھنوی ؒ

۲۰ تاریخ الخلفا - از امام جلال الدین سیوطی ؒ

۲۱ تفسیر روح البیان - از شیخ اسمٰعیل حقی ؒ بحکم شیخ ابن عثمان نزیل قسطنطنیہ

۲۲ توقیعات کسرٰے ۔ (از جلال الدین محمد طبا طبائی - عارف)

۲۳ دافعۃ البلوٰے - یہ رسالہ تقلید مجتہدین کے اثبات میں ہے - اس پر علمائے ذیل کی مواہیر و تصدیقات درج ہیں ۔
محمد صدر الدین - سید نور حسین علیم الدین حسین ۔ محمد قطب الدین
محمد اسد علی - سید محمد ہاشم - بلطف محمد کریم اللہ راست - محمد شاہ
فقیر حواجہ ضیاء الدین - خدا بخش ۔

۲۴ درّہ نادرہ - (محمد مہدی استرابادی - عارف)

۲۵ دیوان مظہر جانجاناں ؒ

۲۶ رسالہ در علم مناظرہ

۲۷ رسالہ منظوم بے نقط - از ناجی ؒ

۲۸ رسالہ نخشبی ؒ

۲۹ زمرد فی علم الطب

۳۰ سنن الدارمی

۳۱ شبستان خیال (از فتاحی نیشاپوری - عارف)

۳۲ کلیات جامی - از مولانا عبدالرحمٰن جامی ؒ

۳۳ لمعات در مسائل وحدت الوجود - اس میں ۲۸ لمعے ہیں ۔ از فخر الدین عراقی

۳۴ معراج النبوت - از ملا معین الدین الہروی ؒ

۳۵ میزان الافکار شرح معیار الاشعار (از قاضی محمد سعد اللہ مراد آبادی م ۱۱۲۹ھ)

Marfat.com
Marfat.com

۳۶ نزہۃ الارواح ۔ امیر حسینی ہروی رح

۳۷ الوافیہ فی علم النحو ۔ از محمد بن عمر بلخی رح

— بیاض نمبر ۳ میں ذیل کی کتابوں کے خطبے تحریر ہیں ۔

۳۸ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ الاحکام لمذہب ابی حنیفہ ۔ از سید ابوالفیض محمد الشہیر بالمرتضیٰ الحسینی الزبیدی رح ۔ جلد اول صفحہ ۲۳۳ جلد دوم صفحہ ۲۳۳

۳۹ عین الفاجۃ فی کشف الفاتحۃ

۴۰ لوائح ۔ از مولانا عبدالرحمٰن جامی رح

۴۱ نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب ۔ تقریر نواب مختص از صدیق بن حسن نواب ریاست بھوپال ۔

۴۲ نور الابصار (اس نام کی متعدد عربی اور فارسی کتابیں ہیں ۔ عارف)

ان بیاضوں میں جو استفتا اور فتوے تحریر ہیں

بیاض ہائے ثلاثہ میں مسائل تو بہت زیادہ درج ہیں ۔ لیکن یہاں اُن کی فہرست لکھی جاتی ہے جو بصورت استفتا تحریر ہیں ۔ اور باحال قلمی صورت میں ہیں ۔

۱ استفتا متعلقہ تراویح ۔

۲ استفتا متعلقہ خریدنِ غلہ گندم

۳ استفتا متعلقہ احوالِ برزخ

۴ استفتا ۔ علمائے ملکِ سوتر نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح کی خدمت میں بھیجا ۔ اور ساتھ پانچ رسائل بھیجے ۔ شاہ صاحب نے ان کے جواب دیئے ہیں ان پر ستترہ علماء کی مواہیر و تصدیقات ہیں ۔

۵ فتوٰے اثبات ایصالِ ثواب ۔ اس پر چار علما کی مواہیر تصدیق ثبت ہیں ۔

۶ فتوٰے جواز نکاحِ سیدہ زانیہ فاسقہ با شخصِ غیر سید ۔ از مولوی محمد سراج الدین و عبدالقادر

Marfat.com
Marfat.com

۷ فتوائے متعلقہ توحیدِ وجودی وشہودی - از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ؒ

۸ فتوائے متعلقہ رہن

۹ فتوائے متعلقہ مسئلہ نسب - اس پر گیارہ علماء کی مواہیر ثبت ہیں

اشعار گوئی

مولانا شائق رسول نگری فارسی کے بہترین شاعر تھے۔ آپ کے اشعار کے کچھ نمونے آپ کی بیاضوں سے نقل کئے جاتے ہیں۔

غزل مسبحع

اے مہوشِ نازک بدن در بر قبا میزیبدت — وے شوخ نرگس پرفتن چشم حیاے زیبدت

زلفِ تو در صد بند ہم رُوئے تو گُل مانند ہم — لعلِ تو شکر خند ہم ہر جا بجاے زیبدت

بر سر مرصع تاجِ زر در بر قبائے تنگ تر — با چابکی بستہ کمر اے خوش ادا ے زیبدت

بر چہرہ غالیہ عنبریں زُنگی پسر گلشن نشیں — چوں ماہ داغ اندر جبیں اے دلربا ے زیبدت

ساعد بسیم آمیختی بازو بہ تیغ آہیختی — از بسکہ خونہا ریختی در کف حنا ے زیبدت

بر دوگیتی زور او دراں افگندہ سر چوں چاکراں — ہم تاج و تخت سروراں در زیرِ پا ے زیبدت

شائق بسے زاری کند از چشم خونباری کند
چندانکہ غمخواری کند بارے سخا ے زیبدت [1]

نواب ٹونک کی آمد پر | ایک مرتبہ نواب محمد علی خاں دہلی یا سے ٹونک لاہور آیا، تو آپ نے ایک دوست کی التماس پر یہ اشعار بنائے ؎

شجاعٌ مُطاعٌ بطبعٍ کریم — محمّد علی خان نوّابُ مُلک

اتی مُلکَ فنجاب لِلسَّیرِ فیہ — علیٰ بحرِ مُلکٍ جَریٰ مثلَ فُلک

---

[1] بیاضِ شائق رسول نگری قلمی نمبر ۱ - ص ۲۰۲ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

درآمد بہ پیچاب نوآب ٹونک — شجاع و دلیر و بہل پُر ہنر
مظفر بدنیا معزز بدیں — بہادر پیلے بے بہا دُر بداں [11]

رباعی دامن دار | یہ رباعی آپ نے خوشنویسوں کے لئے بنائی ہے۔ ہر مصرع میں آٹھ حرف گھیرے دار ہیں۔ اس کی مشق کرنے سے گھیرے پختہ ہو جاتے ہیں۔

ے

بلبل مکن چنیں فغاں روزی بیابی وصل گُل — می باش خوش دل بد مکن شاداں روی در بزم گُل
ہاں جاں فدائی یار کُن خوش باش در شوق وصال — می در قدح چوں کی خوری فارغ شوی از جزو و کُل [12]

رباعی لاہور میں بنائی | اس کے متعلق آپ نے اپنی بیاض نمبر ۲ میں لکھا ہے۔

"از فقیر غلام قادر عفی عنہ در انارکلی لاہور تالیف نمودہ است"

ے

ایں کثرت نقطہ ہا ست در پیش یکے — کثرت ہمہ وحدت ست چوں یافت یکے
در دیدۂ احولاں ست کثرت ہمہ شرک — در چشم موحداں یکے نیست شکے

تاریخ گوئی | آپ مادہ تاریخ بنانے اور قطعات تاریخ نظم کرنے میں اُستاد کامل تھے۔ آپ کی قلمی بیاضوں میں بہت اکابر کے قطعات درج ہیں۔ یہاں بخوف طوالت نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ اور مادہ ہائے تاریخ اس سے پہلے لکھے جا چکے ہیں۔

خطبات

آپ کے متعدد عربی خطبے آپ کی بیاضوں میں موجود ہیں۔ یہاں ایک عربی منظوم خطبہ درج کیا جاتا ہے۔

---

[11] [12] بیاض شمائل قلمی نمبر ۲ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

خطبہ جمعہ

ھذہ خطبہ جمعہ من تالیف فقیر غلام قادر عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد کل حین للہ ذی الجلال ۔۔۔ اعطی لکل خلق رزقًا بلا سؤال

یھدی لمن یجاھد فی الدین مستقیمًا ۔۔۔ بالمال والجوارح والقلب والمقال

سبحانہ تعالیٰ عن کل نوع شرک ۔۔۔ سبحانہ تقدس عن نقص والزوال

لا قوۃ لعقل لا ھمۃ لفکر ۔۔۔ ان یحمدوا الھًا ذا الحکمۃ الکمال

اختار کل رسل بالفضل والرسالۃ ۔۔۔ حتی یبلغوھا ردحًا لا متثال

فاختار ختم رسل من بنیھم حبیبًا ۔۔۔ من اسمہ محمد ذو الحسن والجمال

من ذا الذی دعانا لطفًا الی الٰہ ۔۔۔ من ذی الذی نھانا عن منکر ضلال

من اسمہ شریف من جسمہ لطیف ۔۔۔ من ذاتہ عفیف عن عارض الخیال

یا ایھا البرایا صلوا علی محمد ۔۔۔ صلوا علی محمد یا طالبی الوصال

والال والصحابۃ اعنی علی شفیق ۔۔۔ صدیقہ رفیق فی الغار ذی الملال

فاروق ذی العدل اللہ حامی الدین احمد ۔۔۔ عثمان ذی السخاوۃ ذا صاحب المنال

کرار ذی الشجاعۃ قتال اھل الکفر ۔۔۔ والستۃ البواقی فازوا بفوز عال

سبطین للرسول ببتٍ لہ بتول ۔۔۔ عمیہ بالشمول ھما احسن الخصال

والتابعین کلا والمسلمین جملا ۔۔۔ فاغفر لا جمعیھم یا سامعًا لتال

یا ایھا السکاری من لذۃ الملاھی ۔۔۔ یا ایھا الکسالی فی حکم ذی الجلال

تو بوا الی رحیم بالعجز والتضرع ۔۔۔ فادعوہ کل یوم بدو امع اللیال

واسعوا الی اذان صلوا صلوۃ جمعہ ۔۔۔ وامر بسبیل ینجی من الوبال

Marfat.com
Marfat.com

یا واهب العطایا یا غافر الخطایا — یا حافظ البرایا اسمع لقیل قالی

اذ نبت کل ذنب اقررت به ولکن — ارجوک یا الهی عفوًا بحسب حالی

فاغفر لنا بلطفک یا خیر من یکرم — وارحم بمحض فضلک یا خیر من نوالی

افتح لنا بخیر واختم لنا بخیر — والطف بنا بخیر یا دائم النوالی

ے

اے دل بیا بشنو کہ تو کارے نکردۂ — کارے کہ کردنی ست تو بارے نکردۂ

مشہور گشت نام تو شہباز فی المثل — حیرانم از تو زانکہ شکارے نکردۂ

روحانیاں بہ بسملگ کفتند عیب تو — تو عزت خلیفہ شمارے نکردۂ

رو در رہ شریعت نہ گام تیز رو — آیا مگر ہنوز گذارے نکردۂ

عمر عزیز تو کہ چو لعل ثمین بود — ارزاں فروختی و عیارے نکردۂ

چیزے کہ دادنی ست باخلاص دل بدوں — در راہ ذوالجلال نثارے نکردۂ

رو نفی خویش کن تو در اثبات ذات حق — توحید را مگر تو حصارے نکردۂ

بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم

انہ تعالیٰ جواد کریم ملک قدیم بر رؤف رحیم۔ بنشینید۔

خطبہ ثانیہ

الحمد للہ الذی شرف یوم الجمعۃ علی سائر اللیالی والایام وجعلہ مغفرۃ لذنوب المسلمین التائبین وکفارۃ للآثام وفرض علینا صلوٰۃ وخطبتہ لتقویۃ اساس الدین والاسلام والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمدن الذی جعل الجمعۃ حجًا للمساکین وعیدًا للخواص والعوام وعلی آلہ واصحابہ وعترتہ الذین سعوا الی ذکر اللہ الملک العزیز العلام۔

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ الخ۔

Marfat.com
Marfat.com

تقریر

مولانا شائق نے اپنی بیاض نمبر ۲ میں محدثین وفقہائے زمانہ کے متعلق فارسی میں اپنی ایک تقریر تحریر کی ہے۔ وہ بلفظہٖ یہاں درج کی جاتی ہے۔

تقریر فقیر عبدالقادر عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ۔ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ باید دانست کہ عجب فسادِ زمان بظہور آمد۔ وزیبے اوان عناد سر برزد کہ باوجود التہاب شمع علم، واکتساب مایۂ حلم بعضے ملایانِ متعصب در حق مجتہدان فتنہا انگیختند۔ وتیغ شکوہ ومذمت برسر ایشاں آمیختند۔ وبعضے در حق اہل حدیث اگرچہ حدیث مروی صحیح صریح غیر منسوخ باشد تہمت گمراہی مطلقاً مے بندند۔ واگر کسے شکوۂ اہل حدیث کند بالا ویار شدہ گفتگوئے او بدل وجاں پسندند۔ از اضغاث آں چنداں تحیر وتفکر روئے دہد کہ بمیداں تحریر نگنجد وبمیزاں تقریر نسنجد۔ طریق مستقیم وراہ راست این ست کہ تہمت تضلیل بر کسے از ائمہ حدیث وائمہ فقہ واہل تصوف کہ مشہور وموثوق بہم اند نباید نہاد۔ اگرچہ در مسائل فروع اختلاف واقع شود۔ بحدیث معاذ بن جبل قولہٗ علیہ السلام وقتے کہ معاذ را بسوئے یمن فرستادند یا معاذ بم تقضی قال بکتاب اللہ قال فان لم تجد [قال] فبسنتک [قال فان لم تجد] قال فاجتہد برائی قال اصبت فالزم۔ پس اگر حدیث صحیح باشد نسخ ومعارضہ وتاویل بقدرے کہ بدعت را مائل نباشد روئے جائز ست۔ واگرچہ مسئلہ فقہ مجتہد فیہ بودہ باشد خطا وصواب در روئے درست ست کہ المجتہد قد یخطی وقد یصیب۔ بعضے از مسائل ترجیح مسئلہ مختلف افتادہ وبدقت نظر خود روئے بجانب [illegible] خلاف بعضے از روئے عناد واعتساف ست نجات او غیر مرجو۔ واگر از قصور علم ست معفو۔ اول باید فہمید کہ مجتہد گاہے مخطی وگاہے مصیب

Marfat.com
Marfat.com

اگر مصیب ست دو اجر خواہد یافت ۔ واگر مخطی ست یک اجر ۔ پس شخصے کہ شکوہ و مذمتِ او سازد امید وارِ کدام ثواب ست ۔ بلکہ مستحق عتاب و عذاب کہ مخالفِ نص ست ولا یغتب بعضکم بعضاً ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرھتموہ ۔ ومجتہد حدیث را ہمیں حال ، وبنائے اعتقاد بر ظنِ عدالتِ رواۃ است وحال آنکہ در علمِ عقائد ہمیں ست کہ سوائے انبیا علیہم السلام کسے معصوم نیست پس بنائے علمِ حدیث بر ظنِ خیر ست بر رواتِ حدیث ۔ دیگر محدثاں ، احادیث را چند قسم کردہ اند در نسخہ تا شصت و چہار ۶۴ مثلاً صحیح و حسن و مرفوع و مرسل و منقطع و موقوف و معضل وغیرہا ۔ و در زمانِ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و خلفائے راشدین و تابعین این اقسام نبودند ۔ پس اگر گویند کہ علم فقہ بدعت ست کہ در قرنِ ثالث پیدا شدہ ۔ پس اقسامِ حدیث را ہمیں حال ست کہ بعد قرونِ ثلاثہ حدیث ظاہر شد ۔ و صاحب صحیح بخاری و مسلم را اگرچہ ثقہ دانند ۔ اما حدیثے در شانِ ایشاں وارد نشدہ کہ نسخہ صحیح بخاری و صحیح مسلم صحیح و معمول بہا تا لیف خواہد شد ، و بر غیرِ ایں در نسخہ اعتبارے نیست ۔ پس چوں سبب صحتِ شاں محض حسنِ ظن بکمال ست ۔ و حال آنکہ بعد انبیا کسے معصوم نیست ۔ خطا بر اجتہادِ دے ہم رواست ۔ ہم چنیں حسنِ ظن بر متونِ علمائے فقہ کہ باجتہادِ کامل خود استنباط مسائل از نص و حدیث و آثارِ صحابہ و تابعین کردہ ، و صحیح را از سقیم و ناسخ را از منسوخ جدا ساختہ اند ۔ بعضے ملقب بہ مفتی الثقلین و بعضے بہ تاج الشریعۃ موسوم شدند ۔ و بلاشک از علمائے ایں زمان در علوم تفسیر و حدیث و فقہ کامل تر بودہ اند ۔ پس اگر در نسخہ از نسخہ ہا فقہ مسئلہ ضعیف واقع شود و حدیث صحیح مخالفِ او باشد عمل بر آں مسئلہ نہ از حدیث نباید فہمید ۔ بلکہ تجنب ازاں باید گزید ۔ چرا کہ در اجتہاد خطا و صواب ہر دو را باشند ۔ پس اگر کسے از روئے انصاف گوید کہ در ایں مسئلہ بر حدیث عمل باید کرد ۔ فقہائے متعصب بجاں برخیزند و بر دامنِ او تہمتِ وہابیہ بے تفتیشِ حالِ او مے بندند ۔ دیگر آنکہ ہر گاہ

Marfat.com
Marfat.com

در بعضے احادیث ترمذی ونسائی وابوداؤد وابن ماجہ را مقابل صحیحین مجال مقال بودہ باشد۔ و در اصول حدیث اختلاف افتادہ باشد۔ پس در بعض مسائل ھدایہ چہ جائے شکوہ باشد۔ آناں را کہ گویند در وے مسائل ضعیف اند۔ ہمیں بس ست حق را ستی کلام پیشیں علمائے ربانی صاحب مجد واحترام۔ اہل تفسیر در بسیار آیات متشابہات تاویل میکنند چنانچہ معلوم است ایشاں را۔ وہم چنیں حال ست کہ در احادیث متشابہات تاویل را ہم روا دارند۔ چنانچہ امام نووی در حدیث ان قلوب بنی آدم کلھا بین اصبعین من اصابع الرحمٰن تقلب واحد یصرفھا کیف یشاء۔ پس این ہمہ شور و شغب در میان چیست؟ و خدا داند کہ حق دائر بجانب کیست؟ اما بقدر حوصلہ ہمہ کس دامن نص وحدیث گرفتہ۔ و اگر بنظر ظاہر دریں ہر دو خلاف باشد دامن فقہائے متدین مجتہد باید گرفت و اگر در فقہائے اختلاف رود بارجح قول رجوع باید کرد۔ والحاصل غلو در دین جائز نیست قولہٗ تعالیٰ۔ یا اھل الکتٰب لا تغلوا فی دینکم۔ خواہ محدث باشد خواہ مجتہد خواہ عامی۔ آنانکہ در حدیث غلو کردند اہل ظواہر مسمی شدند۔ اکثر ایشاں سوائے نص وحدیث، اجماع امت وقیاس را ہم منکر شدند۔ و بعضے فقط تابع رائے مجتہدین شدند خواہ سند او تا امام مجتہد رسد یا نرسد۔ پس ہمیں کلمہ موجب فساد گشت۔ واکثر در بعض مسائل عبادات مختلف اند "

مکتوبات

آپ کے مکاتیب و مراسلات تو بہت ہوں گے مگر مجھ کو صرف دو مکتوب دستیاب ہوئے ہیں۔ وہ یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مکتوب بنام پیر روشن ضمیر | یہ آپ نے اپنے مرشد ارشد حضرت مولانا سید حافظ علی احمد پاکدات نوشاہ ثانی رح کے نام لکھا ہے۔ کسی مستورہ کے حق میں دعائے خیر کی التماس کی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

ے

" ارباب حاجتیم زبان سوال نیست
در حضرت کریم تمنا چہ حاجت ست

بجناب ملک مآب عمدۂ دودمان مصطفوی، خلاصۂ خاندان مرتضوی چہرہ پرداز عرائس مقامات، و سمہ نواز ابروئے کرامات، قدوۂ مسالک حقیقت دار شاد، پیشوائے طریقت و سداد، معدن معارف ازلیہ انسیہ، مخزن لطائف قدسیہ، ثمرۃ البتول پروردۂ کنار جناب رسول مقبول، کہ رضائے خود در رضائے محبت اہل بیت خود بفحوائے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ مشارک و مساہم گردانید بعد از الوف الوف تسلیم و التکریم کہ پروردۂ آب و ہوائے اعتقاد، و نشو و نمائے یافتۂ محبت و انقیاد، کہ سالکان عرصہ چہار مصلائے شریعت احمدی را ازاں چارہ نیست۔ بموقف عرض باریافتگان حضور مطلع النور آنکہ یکے از عتبہ بوسان پرستاران مسند نشین سراد قات عصمت، و نو یاوۂ گلبن عفت، کہ اسم شریفہ آں صاحبہ در سویدائے باطن ہدایت موالمن پوشیدہ و مخفی ست، میخواہد کہ نتیجہ عرض این ملتمس را بحنائے اجابت رنگین ساختہ۔ ثمرِ دعا بہدف مراد برسانند۔ والسلام ۔ ۱۳ ۔

مہر (غلام قادر رم الحمد للہ)
۱۲ ۷۰

(۲)

مکتوب بنام مولوی نور الدین بھیروی | مولوی نور الدین بھیروی۔ مہاراجہ جموں کے طبیب تھے۔ مولانا غلام قادر شائق نے اپنے بڑے بیٹے مولوی محمد دین کو علم حدیث اور طب پڑھنے کے واسطے اُن کے پاس بھیجا۔ اور ساتھ ہی یہ مکتوب ارسال کیا۔

---

۱۳ ؎ وسائط العلوم خطی۔ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com
Marfat.com

«هدیه الرقیمة الشمیمة الی العلامة الفهامة المولوی

نورالدین البهریة الحال الوارد بقصبة جمّوں۔ من الفقیر عبدالقادر

الساکن قصبة رسول نگر۔

الحمد لله الذی خصّ من جنس الحیوانات نوع الانسان۔

بفضل المنطق الاجلی وحسن البیان۔ وانتخبه من عموم المخلوقات

بخصوص اللقاء ودخول الجنان۔ والصلوٰة والسلام علیٰ من ارسله

بالحجج الواضحات واقوی البرهان۔ وعلیٰ اله واصحابه الذین یحرزون

قصبات نتائج الحسنات والاحسان۔ امابعد فمن الفقیر عبدالقادر بعد

السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم والاشتیاق الیٰ وصالکم والتمنّی الیٰ رؤیة

جمالکم بلوح وبوح ما سُبِق کرعلی بالکم۔ واعلموا انّ هذا الفقیر

فی حال الشدّة والرخاء بشعار الحمد ملتبس وباستدعاء العافیة للوجود

فائض الجود من الله ملتمس۔ لقد اخبرنی مخبرٌ صادقٌ۔ ان العالم

النحریر الکامل فی التقریر والتحریر اعنی نورالدین سلمه الله عن الافات

والتدمیر بحسب القسمة اقام عند الامیر الشهیر براجه فی عهدة الطیابة

بالمشاهرة المعینة المسطورة بالکتابة المتضمنة لقوله تعالیٰ

اولئک لهم رزق معلوم۔ وذالک فی اللوح المحفوظ مرقوم۔ الحمد لله علیٰ

ارتفاع مدارجکم وانتصاب معارجکم۔ وابن الفقیر المسمی بمحمد دین

صاحب الذهن الذهین لما سمع تشریف ایتانکم الی جمّوں اشتاق

الیٰ لقائکم بقلب بالمحبة مشحون لیقتبس منکم نورًا من انوار العلم

ویستسقی منکم شربة من انهار الحلم۔ لان هذا زمان قحط الرجال

واندراس بناء العلوم وقرب الی الزوال۔ ووجودکم فیه مثل الکبریت الاحمر

Marfat.com
Marfat.com

لنفع عوام الخلق وخواصته من الاسود والاسمر۔ بل ذاتكم كالمنادى
المفرد العلم۔ اذا نودى الى الارتضاع بالسلم السلم۔ فالحاصل الى
ذالك الطالب الصادق ان جاء لديكم فاحسنوا اليه كما احسن الله اليكم
والمحسن عند الله ماجور وعند الناس مشكور۔ وانظروا اليه بعين الرحمة
والشفقة فعلموه نبذاً من علم الحديث والطب والحكمة وهو فى الخط
الفارسى جيد الرقم وفى العربى محدد القلم والاغلب ان يكون فى خدمتكم
مسترشداً متعلماً لاخائناً متألماً وعسى ان يسركم ولا يضركم ان شاء
الله تعالى۔ تمت الرقعة۔"

اس کے بعد مولانا شائق خود بھی جموں پہنچے اور مولوی نورالدین سے ملاقات کی
آپ کو معلوم ہوا کہ وہ سخت غیر مقلد (وہابی) ہیں۔ آپ نے اُن سے تقلید کا مسئلہ
دریافت کیا۔ وہ کوئی جواب نہ دے سکے اور خاموش ہو گئے۔ آپ نے اس مکتوب کے اخیر
پر یہ واقعہ ان الفاظ میں لکھ دیا۔

" فاردت الذهاب اليه وقصدت لديه افادنى بثلثة مسائل لكنى
رايته غير مقلد الى غاية الدرجة فسالته عن مذهب المقلدين من زمان
المجتهدين الى وقتنا هذا (اعنى جميع المفسرين والمحدثين اما شافعى او
حنفى او مالكى او حنبلى فما معنى تخصيصهم وتقليدهم هم بمذهب معين
فان ضللت جميعهم فما لفت حديث لا يجتمع امتى على الضلالة۔ وان
وجدتهم مهتدين فما معنى دعوى عدم التقليد منك ومنهم اهل
التقليد فما هذا الا خرط القتاد۔ فلم يجبنى بل سكت ومن العجب هو معتقد اهل
التوحيد الوجودية وعنده فتوحات مكية والفصوص يطالعهما وغيرهما ليلاً ونهاراً او
ابن تيمية وغيره يسمون لهم ملاحدة وكفاراً۔ تمت بقية الرقيمة"، [اس سے بیاض نمبر ۲ شروع ہوتی ہے]

Marfat.com
Marfat.com

تحریر کتب

مولانا سائق فارسی خط نستعلیق۔ اور عربی خط نسخ کے بہترین خوشنویس تھے۔ آپ کے قلم کی لکھی ہوئی متعدد کتابیں میری نظر سے گذری ہیں۔ ان میں سے کچھ رسائل کے خاتموں سے آپ کے دستخط یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

دستخط لوائح | " تمام شد رسالہ لوائح من تصنیف زبدۃ المحققین وعمدۃ المدققین نورالدین عبدالرحمٰن عارف جامی قدس سرہ العزیز من بداحقر العباد فقیر غلام قادر عفی عنہ ۱۲۹۷ھ روز پنجشنبہ اول رجب "

" الحاشیۃ العجیبۃ اللامعۃ فی حل بعض اللوائح۔ از شیخ محمد بن فضل اللہ "

(۲)

دستخط ضیاء النیر | " تمام شد مناجات فقیر رحمہ اللہ ۱۲۹۷ھ "

(۳)

دستخط تحصیل التعرف | اس کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے۔

" کتب فی ایام الصیام الفقیر عبدالقادر عفی عنہ ۱۲۹۸ھ ہجریۃ "

آخری صفحہ پر یہ دستخط تحریر ہے۔

" قد تمت الرسالۃ العجیبۃ المبارکۃ المسماۃ تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف من الشیخ عبدالحق بن سیف الدین المحدث الدہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ من ید خط احقر العباد الفقیر عبدالقادر بن العالم الفاضل الشیخ احمد الساکن بلدۃ رسول نگر عفی عنہ ۱۲۹۸ھ ۴ شوال روز چارشنبہ وقت الضحیٰ "

" کاتب ھذہ الرسالۃ عبدالقادر عفی اللہ عنہ ورحمہ اللہ تعالیٰ بمحض فضلہ وکرمہ وغفرلوالدیہ واستاذہ اللھم اغفر لکاتبہ ولمن قرأ وعمل بما فیہ واعتقد فانہ سواء السبیل۔ ۱۲۹۸ھ

Marfat.com
Marfat.com

" از مسودات محرره حافظ نورالدین سلمہ اللہ نقل برداشتہ شد۔ بس کتاب تحصیل تعرف قلمی ست "

" این عبارت از نسخہ منقول عنہا نوشتہ شد۔ در آخر نسخہ منقول عنہا بخط شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ صاحب کتاب بدست خود مرقوم بود "۔ تمت کتابتہا و مقابلتہا صبیحۃ یوم السبت ثانی عشر رمضان سنۃ الف وخمسون " شیخ صاحب علیہ الرحمۃ این نسخہ برائے امیر ابراہیم جد میر احسن خاں دیوان صوبہ آلہ آباد فرستادہ بود "

(۴)

دستخط مرج البحرین | " تمام شد رسالہ مرج البحرین وجامع الطریقین اے طریقہ فقہ و تصوف از تصنیف محدث دہلوی شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ از دست فقیر غلام قادر بن شیخ احمد اللہم اغفرہما بیست و دوم ماہ شوال ۱۲۹۸ھ صورت ختم پذیرفت "

(۵)

دستخط مقالہ ہفتم | " مقالہ ہفتم در اشارت بزیارت بیت اللہ ، ؎

اے زگلت نازدہ سر جیب دل ماندہ ز جیب و طنت پا بگل

تمام شد بہ جولائی ۱۸۸۱ء در لاہور مسجد موراں "

(۶)

دستخط سفر السفرین | " تمت الرسالۃ المسماۃ بسفر السفرین ۱۲۹۸ھ من ید عبد القادر عفی عنہ "

(۴)

دستخط قول الجمیل | " قد تم قول الجمیل ، مع بعض ترجمہ از دست فقیر عبد القادر ولد الفاضل العلامہ شیخ احمد اللہم اغفرلہما ۔ ۱۲۹۹ھ "

Marfat.com
Marfat.com

(۸)

دستخط لمعات | "تمام شد رسالہ لمعات بعون اللہ تعالیٰ وحسن توفیقہ درعلم تصوف خصوصاً در مسئلہ وحدت وجود ۱۲۹۹ھ" ۱۵ھ

صنایع وبدایع شعری

مولانا بڑے صنعت پسند تھے۔ اکثر وہ اشعار بیاضوں میں تحریر کرتے جن میں کوئی نہ کوئی صنعت ہوتی اور خود بھی باصنعت اشعار بناتے۔

تضمین سورۂ اخلاص | آپ نے سورۂ اخلاص کی تضمین میں یہ قطعہ عربی بنایا۔

طالب التوحید حقًا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ — لیس محتاجًا لعون الخلق اَللّٰهُ الصَّمَدْ

لَمْ یَلِدْ شخصًا وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یوجدہ شخص — لَمْ یَکُنْ ما کان اشباہ لَهٗ کُفُوًا اَحَدْ

شعر جامع الحروف | از لطیف اللہ نیشاپوری رح۔ اس ایک شعر میں سارے حروف تہجی آتے ہیں۔

اثر وصف غم عشق خطت — ندہد حظ کسے جز بضلال ۱۶ھ

صنعت تجنیس | ارشادات حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۱ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

۲ اَلْمَاءُ بِالْمَاءِ۔

۳ قول حضرت عائشہ صدیقہ رض یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ فَقِدَ فَقِدِیْ۔ (بیہقی)

۴ اِنَّ فِیْ بُسْتَانِنَا نَارَنْجَنَا — مَنْ جَنٰی نَارَنْجَنَا نَارًا جَنَا ۱۷ھ

۱۵ھ بہ سب رسائل بیاض شمائل نمبر ۲ میں درج ہیں۔ ۱۶ھ ۱۷ھ بیاض شمائل نمبر ۱۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

۵ - "هٰذا هٰذا هَذا هٰذا هٰذا

بیہودہ گفت فاعل مفعول مطلق (بیہودہ گفتن) مفعول بہ (این را) مفعول لہٗ (از بہر این)

هذا هذا هذا ؟"

مفعول فیہ (در حق این) منادی این بدل این

۶ - "اَبَاحَنِیْفَۃَ اَبَاحَنِیْفَۃَ وَهُوَ السَّافِعِیّ" [یعنی بجنبیس اَبَاحَنِیْفَۃَ]

۷ -

"اے شیر شیر شیر شتر سیر مخور اے پیک پیک پیک تنک تنگ مخور"

۸ - رقعہ:" اے حکیم چکنم بروم بزدم یا نزدم پدرم بدرم میکند۔ مادرم بما درم نمیدہد۔ برادرم برآذرم میفشاند۔ خواہرم جواہرم مے دزدد۔ عمم غمم میخورد۔ خالم حالم نے پرسد۔ چکنم بروم یا نزدم"

شعر عجیب

عَلَا صَبِیٌّ عَلٰی کُثَیِّبٍ یُحَجِّلُ الْبَدْرَ وَالْهِلَالَا

فَقُلْتُ مَا اسْمُکَ فَقَالَ لَوْلُوٌ فَقُلْتُ لِیْ فَقَالَ لَا لَا

نکتہ ہائے عجیبہ

۱ - "سَنَۃُ الْوِصَالِ سَنَۃٌ وَسَنَۃُ الْفِرَاقِ سَنَۃٌ" (سَنَۃ سال۔ سِنَۃ اونگھ)

۲ - "قَدِّمْ فِلَاکَ وَاِلَّا فَلَا لَکَ" (فِلَاک بھگوڑا)

۳ - "مَنْ مَنَّ وَمَنَّۃٌ مُنَّ مِنْہُ" (مَنَّۃ احسان جتلانا۔ مُنَّ کاٹا گیا)

صنعت غیر منقوط بے نقطہ حروف استعمال ہوئے ہیں۔

۱ - "حمد للہ آکہ عالم را کو روا کردہ کام آدم را

---

۱۸ بیاض مشائخ نمبر ۱ - شرافت

Marfat.com
Marfat.com

ہمدم لا الہ الا اللہ — کرد ہر حال محرم دم را
رہروِ گرم ما رسول اللہ — سرد آورد دیم مسلم را
داور ما در ہلاکِ ہر اعدا — سرد ہم دودِ آہ ہر دم را
مدح احمد مدام گو ماہر — کو دوا داد درد ہر دم را "

۲۔

[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

صنعت منقوط | اس میں سب حروف نقطہ والے ہیں۔

۱۔ غزل منقوطۃ الحروف از سعید قریشی ؎

بغزل چین بچیں جبینش بیں — زیب بخش حبیبش چینش بیں
زیب بخش حبیبش زینش — ز تنش ز یستے بزینش بیں
پیش بختش ز پیش بینیِ بخت — بخشش بخت پیش بینش بیں
تیغ تیزے بزن بزشت خبیث — تیزیِ تیغ تن نشینش بیں

؎ بیاض شایق نمبر ۲ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

فیض بخشی بحیثش بلیثش زبلیثش — جلیثِ فیفشش بہ بلیثش زنلیثش بیں
بشب جشن تخت بخشں بُتی — تخت بخشی بہ بت جبینش بیں
پہ پشیزے نہ بیثش پیشش چیں — پیثش بخشش زپیثش زنلیثش بیں

۲ - از گوہر منظوم۔

فیثش بخشش خبثث زشتی زین زبیث — نفیج بختن خفث جنبثش غیظ غیثش
شیثب شیخی قثر خزبیں غیظ غرثب خثم — شیثں زشتی خشث جنبثش خلیثش خیثش

صنعت رقطا | اس میں ایک حرف منقوط۔ اور ایک حرف غیر منقوط بالترتیب آتا ہے۔

بسط غاق و فرخ شعبہ جلب وخلق — قاز و زاغ وچورہ شاخ وباغ وخوی
غسلن وتوث و بوق و ثلج وقحبہ زجج — شاخ وتوت ونای وبرف وشلف وشوی
بغض وشاب ویحث وخلب وثوب وجوف — بیخ وبرنا ناب وترب و توش و نوی
غرب وبستاں مقر برق وشلخ ولبلع — رنگ وباغ وچرغ وبرخ ولطفہ خوی
رحل پای وشتر بوی و زرق ریو — شغل بیشہ وشم شمیدن ریخ بوی[۲۰]

صنعت خیفا | اس میں ایک لفظ منقوط۔ اور ایک لفظ غیر منقوط بالترتیب آتا ہے۔

بت سادہ رخ دلدار چینی — لطیفے دلچسپے نادرہ بینی
چنیں سادہ رخ ماہ فتن وار — بچیں در روم و نخشب در نبینی
بزن رطل نبیذ لعل نغزش — کہ بے رطل نبیذ او چنینی
بچیں لالہ ز جیب او بشب در — ز جیب او بجز لالہ نچینی
بتے دلدار چینی دارم و نغز — چنیں دارد بت دلدار چینی

[۲۰] بیاض شایق نمبر ۱ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

ے

فرخ دام و شقن کم خفب سوشمار ذیب گرگ و ظبی آہو تخت گاہ
خشی شہم و فن کار و بیت کد قیط گر ماشین آہو شجن راہ

صنعت مقلوب مستوی | اس سے یہ مراد ہے کہ عبارت سیدھی اور اُلٹی پڑھی جائے۔

۱۔ از قاضی ارجانی ے

مودتہ تدوم لکل ھول وھل کل مود تہ تدوم

۲۔ ے

شکر تبرا زدئے وزارت برکش شو ہمرہ بلبل بلب ہر مہوش

۳۔ ے

شکر دہنا نمے سواری دیر آ دلبئے مغانہ در کش

۴۔ اشعار ذیل میں۔ پہلے اور تیسرے مصرعوں کے الفاظ مقلوب مستوی ہیں۔ اور چوتھے مصرع کے الفاظ میں صنعت قلب ہے۔ ے

تخت و شش و ترق و فیش و سوش و طوط زیرد گند و بیخ و گول و مہک و مار
ثاق کاک و غل و لل و شاش و چاچ کیل لیک و غیم میخ و راس سار

صنعت منفصل الحروف | ان اشعار میں سب حروف الگ الگ لکھے گئے ہیں۔

راز ہفت کشور۔ ے

اے دل زرہ کرد در آور رہ دادار وز درد رہ آورد درش آے درد آر
داد دوش آراری وز درد و دادش آور ز دل آرائی در آور ز دل زار
رخ زردی دل زاری و دارونی رخ و دل رو رو و روان آر ز درد رہ دد کار
دوری ز درد دلبر دل زار ازان روی از رخ زردی آور در روزن داد دار
از راوی آزادی در راہ ارادت آزاد رود زود رہ دور ز آزار

Marfat.com
Marfat.com

صنعت چہار بحر | یہ غزل چار بحروں میں پڑھی جاتی ہے۔

(۱) رمل مسدس مقصور — فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

(۲) رمل مسدس مخبون مقصور — فاعلاتن فعلاتن فعلان

(۳) خفیف مسدس — فاعلاتن مفاعلن فعلات

(۴) سریع مطوی موقوف — مفتعلن مفتعلن فاعلات

— از رونق —

اے رخ و ابروئے تو بدر و ہلال — شاہدِ خوبیِ تو حسن و جمال

طرّۂ گیسوئے تو مشکِ ختن — نرگسِ جادوئے تو چشمِ غزال

منظرِ نور تو در ابرِ مطیر — جلوۂ حُسنِ تو بر اوجِ کمال

شاہدِ خوبیِ تو گشتہ پدید — نیست برابر ئے تو ہندوئے خال

تیرِ حُسنِ تو بر اوجِ فلک — مدحتِ روئے تو از امرِ محال

منفعل از خطِ تو سبزہ خطاں — رُخِ گل و خوش قدِ تو سروِ جمال

بستہ گیسوئے تو جان و دلم — میکشم از سوئے تو رنج و ملال

زینتِ کوئے تو از اشکِ من ست — چشمہ دیدہ بہ از آبِ زلال

ساکنِ کوئے تو از آنِ تمیز — رونقِ خستہ برامیدِ وصال

ذو معنی عبارت | "رَاَیْتُ کَافِرًا فِیْ کَافِرٍ عَلٰی کَافِرٍ لِیَقْتُلْ کَافِرًا"

یعنی میں نے دیکھا ایک سیاہ چہرہ والے کو بیچ اندھیری رات کے۔ اوپر گھوڑے کے۔ یا کہ قتل کرے چور کو۔

قصیدہ تاریخیہ | سید جمال علی بلگرامی کی تاریخ وفات کے متعلق اُن کے فرزند سید رحم رسول بالاللہ نے یہ سولہ اشعار کا تاریخیہ قصیدہ لکھا، جس میں ذیل کی صنعتیں ملحوظ رکھی ہیں۔

۱۔ ہر ایک مصرع سے تاریخ یعنی ۱۲۱۳ھ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ تینتیس تاریخیں ہوئیں۔

Marfat.com
Marfat.com

۲- ہر شعر کے حروفِ منقوطہ جمع کرنے سے تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ (۱۶) تاریخیں ہوئیں۔

۳- ہر شعر کے حروفِ غیر منقوطہ جمع کرنے سے تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ (۱۶) تاریخیں ہوئیں۔

۴- ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ (۱۶) تاریخیں ہوئیں۔

۵- ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروف منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ (۱۶) تاریخیں ہوئیں۔

۶- ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ غیر منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ (۱۶) تاریخیں ہوئیں۔

۷- ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ غیر منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ سے ضم کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ سولہ (۱۶) تاریخیں ہوئیں۔

۸- ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروفِ منقوطہ کو خواہ کسی شعر کے پہلے مصرع کے حروف منقوطہ سے ملائیں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ (۱۵) تاریخیں ہوئیں۔

۹- ہر شعر کے پہلے مصرع کے حروف منقوطہ کو۔ خواہ کسی شعر کے پہلے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ (۱۵) تاریخیں ہوئیں۔

۱۰- ہر شعر کے دوسرے مصرع کے حروفِ منقوطہ کو خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ (۱۵) تاریخیں ہوئیں۔

۱۱- ہر شعر کے دوسرے مصرع کے حروف منقوطہ کو خواہ کسی شعر کے دوسرے مصرع کے حروف غیر منقوطہ سے جمع کریں تو تاریخ برآمد ہوتی ہے۔ یہ پندرہ (۱۵) تاریخیں ہوئیں۔

یہ سب ایک سو اٹھاسی (۱۸۸) تاریخیں ہوئیں ؎

مرجع اقبال و ہمت عمدۂ کون و مکاں — اسوۂ ملکِ سعادت قبلۂ ہر انس و جاں

قدوۂ اقطابِ دہر و مجمعِ ارشادِ حق — دادرِ امجادِ ملت ناصرِ قابلؒ

Marfat.com
Marfat.com

صاحبِ علم و طریقت ہادیِ مجد و صفا — سرورِ اہلِ علم و عرفان و پیشوائے امجداں
امجدِ ملکِ صلاح و کعبۂ اہلِ خرد — رسیمِ اصحابِ صولت رونقِ اہلِ جہاں
داورِ صدق و ثواب و امجدِ ملکِ علوم — محرمِ مجدد علاؤ باعثِ امن و اماں
اسعدِ اصحابِ جود و ہمدمِ ستّرِ خدا — عالمِ نقدِ صواب و سجدہ گاہِ راستاں
شاہِ اسلام جلال و صاحبِ رشد و کمال — عمدۂ مہر و علا مقبول و جانِ عاشقاں
محسنِ والا مکاں مستوجبِ فر و عطا — اجودِ اصحابِ نعمت کامگارِ عاقلاں
دلورِ امجاد و رشد و کعبۂ شاہ و گدا — سرورِ اقطاب و الا اہلِ جاہ و امتناں
قطبِ اہلِ احترام و اجودِ مال و قطار — اکملِ دہر امامت نورِ اقطابِ جہاں
مرشدِ اصحابِ کامل شاہِ اہلِ مجد و حلم — معدنِ مہر و صداقت اجودِ صاحبِ لال
عارفِ حق پیشوائے اہلِ کام و جاہ و قدر — احسنِ اصحابِ صدق و تاجدارِ صالحاں
حامیِ آفاقِ رحمت موجبِ مہر و ہدیٰ — سرورِ ابدالِ جاہ و قدوۂ ہندوستاں
صادقِ و کامل و لاؤ قدرت و صاحبِ جلال — عالمِ مقصودِ عرفاں پیشوائے امجداں
جاں بدلور داد اہلِ مکنت و آمال و قدر — صاحبِ علم ثناؤ مصلحِ ارجمنداں

گفت بالا سالِ میرِ امجد و مولائے صدق
یافت سبحاں را امامِ دہر والی جہاں

صنعتِ چہار تاریخیہ | مولانا وحشی رح نے مثنوی ناظر و منظور کی تاریخ یہ مصرع لکھا ہے

ع دہی نظام دُرِ دُرج درس دُرجِ دَوَل

اس میں چار تاریخیں ہیں۔ ۱ حروفِ نقطہ دار سے ۔ ۹۲۶ ھ
۲ حروفِ بے نقطہ سے ۔
۳ حروفِ متصل سے ۔
۴ حروفِ منفصل سے ۔

Marfat.com
Marfat.com

صنعت بیّنہ

الله بود یک الف و ہے و دو لام — حیراں شدہ در کنہ حروفش انام
از بیّنہ الف علی را بطلب — ز ہے و دو لام جو محمد را نام

ف حروف کے ملفوظی ناموں کے پہلے حروف کے اعداد کو شمار کرنے کو علم الزبر یا علم ابجد کہا جاتا ہے۔ اور اگر پہلے حروف کو چھوڑ دیا جائے۔ اور باقی کے اعداد گنے جائیں تو اس کو علم البیّنات کہتے ہیں۔ پس صنعت بیّنہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ اس رباعی میں علی کے نام سے اعداد "ایمان" ظاہر ہوتے ہیں۔ اس طرح کہ عین ۷۰ - لام ۳۰ - یا ۱۰ - اور اسم محمد سے اعداد "اسلام" عیاں ہوتے ہیں۔ اس طرح کہ میم ۴۰ - حا ۸ - میم ۴۰ - دال ۴ -

صنعت مخلوط | اس میں عربی - فارسی - اردو اور پنجابی کے الفاظ مخلوط ہوتے ہیں۔ یہاں کچھ نمونے لکھے جاتے ہیں۔

۱ - سید جعفر زٹلی کے اشعار۔ بادشاہ کی مدح میں ؎

اے شہنشاہ مطلع الخیرات — نافع الخلق دافع الحاجات
اُٹھ در بیش ہمت مکڑی — فیل چوں بھیڈ اسپ چوں بکری
اشرفی در پیہ چوں گوہر — مے نشانی چو کوڑی و کنکر
بر درِ دولت تو باد مدام — دُنکۂ فیض دھونسۂ انعام
جز تو کس نیستد جہاں حالا — شوم کی گانڑ پھاڑنے والا [۲۱]

۲ -

نہوں ہیندا از در زداں مینوں گنیندائی — فی النفس والطبیعت لاٹاں مریندائی
لیست دموع عینی فی الھجر بالعطل — ہیندا غریب غم دی ندی کیڑ دا ویندائی

---

[۲۱] یہ مذکورہ صنعتیں یاض شایق نمبر ا میں درج ہیں۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

آں شاہ علا، دُنیا و دیں بزرگ را — نورِ ظہور نیوں نیوں سجدے کریندائی
در کون و لامکاں دہل حُسن تو زنند — ایہ تیرا عشق جگ وچ جھنبر گھتیندائی
اَلصَّبْرُ فِی الْبَلَایَا وَالشُّکْرُ فِی النِّعَمْ — تیرا ظہور مینوں باتاں دسیندائی
اَقْسَمْتُ بِالْحَدِیْثِ وَلَا یَنْطِقُ اللِّسَان — ایہ دل کباب وانگوں تڑ تڑ سڑیندائی

طالب زباں پنجابی و عربی و فارسی
دت عشق پیر مینوں تلقین کریندائی [۲۲]

۳ - مولانا شائق اشعار ذیل کے متعلق لکھتے ہیں: "اشعار در ابتدائے جوانی گفتہ"

اگر موئہ نباشد بار ریڑی — نیا یر آب گر صد بار گیڑی
اگر پانی ودیا خشک ہووے — نہ ہلّد با ہزاراں زور ہیڑی
اگر دُکان وچ آتش نہ پھوکند — نہ کھڑ سیدر با ہزاراں تپک کھیڑی
نباشد مُطلقاً تمّاں سوادی — اگر صد بار با قندش لویڑی
تہی پاجانا ہچھالے پُر از عقل — اگر موچی دہد جُتّی سُہر ڑی
مجاہ ہرگز بنزدِ نانوائی — چو روٹی مے دہد باسی کُہر ڑی
اگر با اہلِ زر زور ت نہ چلّد — عجب باشد کہ با ایشاں کھہیڑی [۲۳]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ - مولوی محمد الدین خوشنویس
۲ مولوی نور الدین خوشنویس

---

[۲۲] بیاض شائق قلمی نمبر ۲۔
[۲۳] بیاض شائق قلمی نمبر ۱، شرافت نوشاہی۔

Marfat.com
Marfat.com

سالِ وفات | مولانا غلام قادر شائق فاروقی کی وفات ۱۳۰۰ھ انیسویں صدی ہجری مطابق ۱۸۸۳ء انیسویں صدی آٹھ سو تراسی عیسوی میں بعہدِ سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۲۶ سے چھبیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ یہ قصبہ دریائے چناب کے جنوبی کنارہ پر۔ ساہن پال شریف کے بالمقابل۔ پانچ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

قطعہ تاریخ

مولانا شائق نے اپنی وفات سے ایک دن پہلے اپنی یہ تاریخ خود بنائی۔ اور دوسرے روز انتقال فرمایا۔

آلہی از کرم پیدا کنی خلق — تعطوا الرزق فضل غیر عدل
چو با فضلت شدم محتاج گفتم — کہ۔ یا اللہ کرمنا بفضل ۱۲ھ

۱۳۰۰ھ

مادہ تاریخ

"صاحب عزت و توقیر" ۱۳۰۰ھ

۱۲ھ فیض محمد شاہی خطی جلد اول ص ۹۶ - شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۵)

غلام قادر

مولانا سید غلام قادر برخورداری ساہنیالوی

آپ سید عبداللہ ولد سید خیر اللہ نوشاہی برخورداری کے فرزند اکبر تھے۔ اپنے نانا حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح کے مرید و خلیفہ تھے۔ علم ظاہری و باطنی میں کامل اکمل تھے۔ آپ کے مفصل حالات کتاب تسریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں لکھے جا چکے ہیں۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ کتاب تذکرہ شعرائے پنجاب[1] سے آپ کا ذکر لکھا جاتا ہے

۲۹۱۔ سید غلام قادر نوشاہی گجرانوالہ۔

"غلام قادر پسر سید عبداللہ نوشاہی بود در سال ۱۲۰۳ در دیہے موسوم بہ پانڈو کی در نزدیکی گوجرانوالہ متولد شد در بیست پیر بزرگ خود تحصیل علم کرد و بشغل معلمی در آمد و بلقب اُستاذ الکل ملقب گردید۔ در سال ۱۳۰۶ بسن یکصد و سہ سالگی رحلت کرد و در دیہ ساہن پال در گجرات مدفون گردید اشعار خوبی ہم دارد اینک دست۔

کاتب این غلام قادر داں
روز سہ شنبہ و بوقت سحر

غلام قادر، سید عبداللہ نوشاہی کے بیٹے سنہ ۱۲۰۳ھ میں موضع پانڈو کی سعادت گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے اپنے والد بزرگوار کے پاس علم حاصل کیا اور تدریس کا شغل جاری کیا اور اُستاذ الکل کے لقب سے ملقب ہوئے اور ایک سو تین سال کی عمر میں سنہ ۱۳۰۶ھ میں وفات پائی اور موضع ساہن پال گجرات میں دفن ہوئے۔ اشعار اچھے کہتے تھے۔

قادر او را ہلک کرد عیاں
من نوشتم اگر تو داری خبر

---

[1] تذکرہ شعرائے پنجاب ص ۲۶۳۔ شائع کردہ اقبال اکیڈمی کراچی۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۶۲)

غلام محمد

سید حافظ غلام محمد برخورداری ڈھلؒ والے

فرزند یگانہ سید احمد بخش ولد سید اللہ دتہ بن سید فتح الدین نوشاہی برخورداری ساکن ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر ضلع گجرات۔

آپ کا تذکرہ شریف التواریخ کی دوسری جلد سوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں کیا جا چکا ہے۔ یہاں آپ کا تعارف آپ کے دستخطوں سے کیا جاتا ہے۔

(۱)

دستخط علم فقہ کی ایک پنجابی منظوم کتاب پر اس طرح دستخط کیا ہے۔

"بپاس خاطر حضرت میاں صاحب میاں شمس الدین جیو مرقوم ساخت۔ تحریر بتاریخ نوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۶۲ھ از دست خط فقیر حقیر غلام محمد بوقت عصر صورت تمامیت یافت"

(۲)

ایک کتاب پر آپ نے اپنے قلم سے یہ شعر لکھا ہے ؎

"غلام محمد ست مالک کتاب بگویندگی دیگرے را خراب"

سال وفات سید حافظ غلام محمد کی وفات ۱۲۷۶ھ ایک ہزار دو سو چھتر ہجری مطابق ۱۸۵۹ء ایک ہزار آٹھ سو اُنسٹھ عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ جلوسی تھا۔

مادہ تاریخ "غریب نوازؒ" ۱۲۷۶ھ

ا سید شمس الدینؒ، سید غلام محمد کاتب ہذا کے حقیقی عم بزرگ تھے۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۶۷)

غلام محمد

میاں غلام محمد لوہار کریلیانوالہ

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکدرت نوشاہی ثانی برخورداری ساہیوالی رح کا راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ کسب آہنگری کیا کرتا۔ موضع کوٹ ٹاہلی والا۔ المعروف کریلیانوالہ۔ سکونت رکھتا۔ جو ساہن پال شریف سے دو میل بجانب مائب واقع ہے۔

اپنے پیر روشنضمیر کی خدمت دل وجان سے کیا کرتا۔ حضرت نوشاہی ثانی رح کی اہلیہ محترمہ حضرت سیدہ حسن بی بی صاحبہ رح فرمایا کرتی تھیں۔ کہ

"غلام سچ مچ دا غلام ہے"

زمانہ وفات میاں غلام محمد لوہار کی وفات چودہویں صدی ہجری کے پہلے ربع میں ہوئی۔

Marfat.com
Marfat.com

(۲۸)

غلام محی الدین

میاں غلام محی الدین جٹ ؒ

یہ طائفہ جٹات سے تھا۔ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکدات نوشاہ ثانی برخورداری سابنیالوی ؒ کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ گاہ بگاہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوتا رہتا۔

یہ ثابت نہیں ہو سکا کہ اُس نے اپنی قوم جٹات میں سلسلہ نوشاہیہ کی کچھ اشاعت بھی کی ہے یا نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

غلام محی الدین

حکیم غلام محی الدین چک کپا والے رح

آپ کے والد ماجد کا نام مولوی سلطان محمد تھا۔ ابن مولانا فتح محمد بن مُلّا محمد وارث بن مُلّا عارف۔ قوم جنجوعہ راجپوت سے تھے۔ آپ کے آباواجداد موضع چک کپا متصل بھولا ہوتے ضلع سیالکوٹ میں رہتے تھے اور طبابت پیشہ کرتے تھے اور امامت مسجد بھی انہیں کے متعلق تھی۔ [1]

ولادت و تعلیم آپ کی پیدائش ۱۲۵۵ھ / ۱۸۳۹ء ایکہزار دوسو پچپن ہجری میں ہوئی۔ آپ نے ظاہری علم ادب فارسی اور فقہ و طب کی کتابیں پڑھیں طبیب کامل ہوئے۔ آپ بڑے ذہین و فطین، اہل دانش و فرہنگ تھے۔

بیعت طریقت تحصیل علم کے بعد آپ کو راہ حق کا شوق پیدا ہوا۔ تو آپ موضع ساہن پال تشریف لے گئے۔ اور حضرت مولانا سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ اور اشغال قادریہ نوشاہیہ کی اجازت پائی۔ آپ کے حال پر پیر نوشہ نظیر کی کمال مہربانی تھی۔

اوراد و وظائف آپ شریعت کے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ باجماعت۔ اور نوافل بھی ادا کیا کرتے۔ رمضان شریف کے روزے پابندی سے رکھتے۔ تراویح بیس رکعت ادا کرتے۔ نماز کی جماعت خود کراتے۔ اپنے گاؤں میں امام مسجد تھے۔ جب تراویح پڑھتے تو

---

[1] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد سوم۔ ص ۱۸۴ بشرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

تاثیر قرآن سے روتے۔ روزانہ تہجد کے بعد سورۂ مزمل شریف گیارہ مرتبہ۔ اور قصیدہ غوثیہ اور سورۂ ملک پڑھا کرتے۔ نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین۔ اور دعائے حزب البحر اور درود مستغاث پڑھتے۔ اور شیخ فاضل الدین بشاوری رح کی یہ مناجات غوثیہ بھی پڑھا کرتے تھے۔

ع

جا صبا بغداد میں میری طرف سے عرض کر — بندۂ زار و خدا را بر من مسکین نگر
گرچہ ہوں یا پیر خدمت میں مقصر سر بسر — پر تمہارا نام رکھتا ہوں میں اپنے سر اُپر

یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر [۲]

تدریس | آپ کا حافظہ قوی تھا۔ جب شاگردوں کو سبق پڑھاتے تو سکندر نامہ قطامی اور بہار دانش اور علم طب فارسی کی کتابوں کی عبارتیں زبانی پڑھاتے جاتے۔

فیس طلب کرنا | آپ بیماروں کا علاج کرتے تو آپ کے دم مسیحائی سے مریض شفا پا جاتے ویسے کہا کرتے کہ اگر مجھ سے علاج کرانا ہو تو مجھے فیس دو۔ کیونکہ میں عیال دار ہوں اور مجھے خرچ کی ضرورت ہے۔ اور اگر مفت علاج کرانا ہو تو میرے بیٹے حکیم مولا داد سے کراؤ۔ کیونکہ وہ مجرد ہے۔

شعر خوانی | آپ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے ؎

ہنگام تنگدستی درویش کوش و مستی — کیں کیمیائے ہستی قارون کند گدا را

ع

علی کے نام کی تسبیح جو ورد ہے من کا — ہزار شکر کہ دانا امام پایا ہے [۳]

وفات کے بعد کرامات

ایک وظیفہ بتانا | آپ کے فرزند حکیم مولا داد صاحب بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک وظیفہ کے

---

[۲] ایضاً جلد چہارم۔ ص ۲۴۸ [۳] ایضاً جلد دوم۔ ص ۸۵۷۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کچھ الفاظ فراموش ہو گئے۔ آپ کی وفات ہو چکی تھی ایک رات خواب میں ملے اور بتایا کردہ الفاظ یہ ہیں۔ "وعلی اللہ قصد السبیل۔" [۴]

بیٹے کی تعریف کرنا | ایک مرتبہ آپ ستھو چوکیدار کو خواب میں ملے اور فرمایا بیٹے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ پُوت۔ کپُوت۔ سپُوت۔ میرا بیٹا سولادا دپُوت ہو گا۔ [۵]

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی دسترس تھی۔ اپنے پیر و مُرشد سے آپ کو اجازتیں حاصل تھیں آپ کے بیاض میں سے چند عمل درج کئے جاتے ہیں۔

درد ہر قسم کے واسطے | "از حیاتی صاحب قبل احمد رحمۃ اللہ علیہ برائے درد دندان و درد ریح و درد سر آیت شریف شش مرتبہ خواندہ بر محل درد دم کند۔ انشاء اللہ شفا خواہد شد۔ آیت کریمہ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ"

ہر ہیم اور ذوق و شوق کے واسطے | "بندگی حضرت معروف کرخی" فرمودہ اند ہر کرا ہیچے پیش آید در راہِ دین۔ اول و آخر درود شریف صد کرت و نہ کرت این دعا بخواند شوق و ذوق حق تعالیٰ مزید گردد۔ دعا مبارک این ست

"اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ" [۶]

تمام مقاصد کے واسطے | یہ درود شریف پڑھے۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَبْسُطُ عَلَيْنَا بِهَا مِنْ نِعَمِكَ وَرِزْقِكَ" [۷]

چوہے کو دفع کرنے کے واسطے | اگر کسی کھیت کو چوہے لگتا تو آپ اُس کے اردگرد پھر کر سورہ یٰسٓ پڑھتے جب خَتَمْ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ پر پہنچتے تو چوہے کا خیال

---

[۴] ایضاً جلد چہارم ص ۲۴۷ [۵] ایضاً بحوالہ بیاض حکیم غلام محی الدین۔ [۶] ایضاً شرافت

Marfat.com
Marfat.com

کرکے اُس پر مُہر لگاتے تو چوہے کھیت کو چھوڑ جاتا۔ ۵

اِن کے علاوہ حضرت نوشاہ ثانیؒ نے آپ کو کشائش امور دینی و دُنیادی اور فتح جنگ اور برکت ذخیرہ طعام۔ اور خلاصی دردِ زہ۔ اور جُلب اور اِنشراح۔ اور ہر مشکلات کے واسطے عملیات کی اجازت دی ہوئی تھی۔ جو آپ کے بیاضِ قلمی پر تحریر ہیں۔

مکتوب

آپ کا ایک مکتوب یہاں درج کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے اپنے مرشد صاحب کی طرف لکھا تھا۔

"حضرت قبلہ و دوجہاں من۔

؎ اگر از خدمتت دُورم بدل شرمندگی دارم
ولے قمری صفت ہستم کہ طوقِ بندگی دارم

ذرّہ بے مقدار غلام محی الدین معروض خدمت عالیہ مے نماید۔ چند بار تردد فائز شدن بخدمت شدہ بودم۔ بموجب غفلت توقف در پیش آمد۔ اِنشاء اللہ بشرطِ خیریت مع عیال و اطفال عنقریب بزیارت روضہ مقدسہ نوشہ گنج بخش، و حصولِ خدمت مبارک دیدہ را روشنائی بخشد۔ بخدمت جملہ صاحبان از جملہ عیال و اطفال بندگی قبول باد"

ملفوظ آپ فرماتے۔ دینی دُنیاوی مقاصد کے واسطے درود ہزارہ ایک ہزار ایکسو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہیئے۔ ۹

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند حکیم مولاد داد صاحب تھے جو سوہنگ شاہی خاندان میں بابا روڈے شاہ ساکن دُدالہ جیہ متصل وزیر آباد کے مرید تھے اور طریق ملازمت رکھتے تھے۔ لاولد فوت ہوئے۔

شہ ۹ ایضاً من ۲۴۷ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

واقعہ وفات

حکیم صاحب حضرت غوث الاعظم رح کے حضوری تھے۔ چنانچہ جب آپ کا وقت وفات قریب ہوا تو بغداد شریف کی طرف اشارہ کیا کہ وہ آگئے۔ زیارت غوثیہ سے مشرف ہوئے۔ پھر اپنے بیٹے مولا داد صاحب کو الوداع کیا اور جان بحق تسلیم کی۔ [1]

تاریخ وفات | حکیم غلام محی الدین صاحب کی وفات بعمر ستر سال ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ بمطابق گیارہویں جولائی ۱۹۰۷ء ایکہزار نوسو سات عیسوی موافق اٹھائیسویں ۲۸ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ ایکہزار تین سو پچیس ہجری [2] ایکہزار نوسو چونسٹھ بکرمی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی سد سات جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار چک کپتا۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

آیت شریف فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔

۱۳ ۲۵

ھ

---

[1] ایضاً [2] ایضاً ۔ دیگر جلد ششم ص ۲۱۷ ، شرافت

Marfat.com
Marfat.com

(۷۰)

غلام محی الدین

سید غلام محی الدین نوشاہی برخورداری ساہنپالوی رح

آپ سید عبداللہ ولد سید خیر اللہ برخورداری کے دوسرے بیٹے تھے۔ آپ کا ذکر اس سے پہلے شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے دوسرے طبقہ کے آٹھویں باب میں لکھا جا چکا ہے۔ یہاں کتاب مذکرہ شعرائے پنجاب ص ۳۲۶ سے آپ کا ذکر درج کیا جاتا ہے

۳۶۶۔ "محی الدین، سید غلام محی الدین نوشاہی۔ ساہن پال"

سید غلام محی الدین پسر سید عبداللہ بن سید خیر اللہ نوشاہی مرد صاحب علم وفضل بود وخط نستعلیق بسیار خوب مے نوشت در سال ۱۲۹۰ ہجری بعالم بالا رہسپار گردید۔ در دہ ساہن پال مدفون گردید علاقہ بسیار شدیدے را نسبت بادبیات فارسی داشت اشعار زیر را ادمرد دہ ہست۔

روزے آدینہ دبوقت زوال — دلمن ما ہست چک ساہن پال
نوشہ حاجی بگو بر تو نام — از سر لطف بنگری حالم
تو زبان مرا چو سیف بساز — دشمن ما ز بیخ بر انداز
بخت بیدار کن بنام خدا — ذوق و شوقم بدہ بنام خدا"

سید غلام محی الدین، سید عبداللہ بن سید خیر اللہ نوشاہی کے بیٹے ہیں، صاحب علم وفضل تھے۔ نستعلیق خط بہت اچھا لکھتے تھے ۱۲۹۰ھ [۱۸۷۳ء] میں عالم علوی کو سدھار گئے۔ اور ساہن پال کے گاؤں میں مدفون ہوئے ادبیات، فارسی سے بہت شغف رکھتے تھے۔ اشعار دیل آپ کے ہوے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۱)

غلام نبی

مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری ؒ

آپ بھاکھری سادات سے تھے۔ اپنے والد ماجد مولانا سید وارث علی شاہ صاحب کے مرید و خلیفہ تھے۔ علوم شریعت و طریقت کے عالم۔ اور مشرب توحید و تصوف کے عارف تھے۔ کمالات ظاہری و باطنی آپ کو حاصل تھے۔

نماز تہجد آپ نماز پنجگانہ اور نوافل تہجد کے پابند تھے۔ آپ شرح انوار العاشقین میں اس کا طریقہ اس طرح لکھتے ہیں۔

"جب طالب تزکیہ نفس کر چکا تو اب اس قابل ہو گیا کہ ذکر جہر میں مشغول ہو۔ تو چاہیے کہ نماز تہجد کی عادت کرے۔ آدھی رات کے بعد یا دو ثلث رات کے بعد طہارت کامل کرے۔ اور نماز تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں۔ ہر ایک رکعت میں بعد فاتحہ قل ہو اللہ تین تین بار پڑھے۔ بعض قل ہو اللہ ایک بار۔ اور دوسری رکعت میں دو بار۔ تیسری رکعت میں تین بار۔ علیٰ ہذا القیاس۔ ہر رکعت میں عروج کرے کہ بارہویں رکعت میں بارہ دفعہ ہو جاوے۔ اور بعض بطریق نزول پڑھتے ہیں کہ اول میں بارہ بار پڑھے۔ دوسری میں گیارہ بار۔ علیٰ ہذا القیاس نزول کرتا رہے۔ بعض ایک رات میں عروج اور دوسری رات میں نزول پڑھتے ہیں۔ اور بارہ رکعت سے کم بھی پڑھتے ہیں۔" [1]

---

[1] شرح انوار العاشقین۔ ص ۱۴ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

اذکار جلالی وجمالی | آپ لکھتے ہیں۔

"بہت اذکار جلالی وجمالی ہیں کہ جن کے ثمرات سالک کے دل پر بہت طاری ہوتے ہیں، بعض ذکر جلالی جب سالک کرتا ہے تو انوار تجلیات جلالی نازل ہوتے ہیں کہ سالک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ اس طرح پر کہ سر جدا اور تن جدا۔ یہاں تک کہ سات ٹکڑے ہو جاتے ہیں، بلکہ حضرت دادا شیخ فرماتے ہیں۔

بیت

ہفت پارہ چہ کہ بل پارہ ہزار ۱۰۰۰ گر شود ازدے ازدو با در بدار[۲]"

تصنیفات

آپ کی تصنیف سے دو کتابیں موجود ہیں

(۱)

شرح انوار العاشقین | - یہ انوار العاشقین کی اردو میں شرح لکھی ہے۔ جو آپ کے والد سید وارث علی شاہ کی تصنیف ہے مسئلہ وحدت الوجود میں ایک مختصر فارسی مثنوی ہے اس شرح کا آغاز اس طرح پر ہے۔

"الحمد للہ الذی مظہر نورہ الکائنات ولمع نورہ من الموجودات کلمع السراج فی المشکوۃ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد مظہر ایاتہ من الجلال والجمال والہ مراۃ الکرامات واصحابہ مصدر الزبر والبینات۔

امابعد ثنائے کبریا ونعت مصطفےٰ عرض پرداز ہے۔ فقیر غلام نبی حسینی قادری نوشاہی کہ ایک رسالہ مختصر تصنیف شریف حضرت مرشدی ومولائی وولدی

---

[۲] شرح انوار العاشقین۔ ص ۵۰۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

دلبجائی عارف باللہ حقائق آگاہ حضرت سید وارث علی شاہ نوشاہی قادری جالندہری کا عنداتِ متفرق سے نعمتِ غیر مترقبہ کی طرح فقیر کو دستیاب ہوا۔ اور اس سے پہلے علم ہی نہیں تھا کہ آپ نے کب تصنیف فرمایا۔ چونکہ سالکانِ طریقت کو اس کا یاد رکھنا فردی ہے اس لئے بعض احباب نے استدعا کی کہ اس کی شرح زبان اردو میں کی جاوے کہ آجکل رواج اسی زبان کا زیادہ فہم ہے۔ ہر آئینہ سالکانِ مسلکِ خدا دانی کے لئے مفید ہو اور طبع پسند اہلِ تجرید ہو۔ اگرچہ مردانِ خدا کے رموز وہی لوگ جانتے ہیں۔ اور ہم گروہ بے بضاعت کو اس کی تشریح سے کچھ نسبت نہیں۔ لیکن امداد روحی مرنہیں حضرات سے توقع کرکے تحریر میں لاتا ہوں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔"

حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے ایک شعر کی تشریح شرح انوار العاشقین میں حضرت نوشہ صاحبؒ کے ایک شعر کی تشریح اس طرح کی ہے۔

"تشغلِ کثیر الاسرار۔ حضرت پیر و مرشد دین و دنیا حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی گنج الاسرار میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ؎

تیئیسو کلمہ چودہ اں حرف — جیوں سورج بگلا دے برف

چودہ اں حرف یہ ہیں۔ ۱ ش شاہد۔ ۲ ح حافر۔ ۳ ن ناظر۔ ۴ ک کلیم۔ ۵ ح حی۔ ۶ ق قدیر۔ ۷ س سمیع۔ ۸ ب بصیر۔ ۹ ع علیم۔ ۱۰ ع عزیز۔ ۱۱ ج جبار۔ ۱۲ س سلام۔ ۱۳ ب بدیع۔ ۱۴ ب باقی یہ چودہ اں حرف ہوئے۔ باقی رہے تیئیس کلمہ وہ یہ ہیں کہ پندرہ اسم صفاتی اللہ جل شانہ کے دہرانے سے تیئیس ہوتے ہیں۔ ۱ حافر۔ ۲ ناظر۔ ۳ شاہد۔ ۴ قدوس۔ ۵ ودود۔ ۶ حی۔ ۷ قیوم۔ ۸ ظاہر۔ ۹ باطن۔ ۱۰ غفور۔ ۱۱ رؤف۔ ۱۲ نور۔ ۱۳ ہادی۔ ۱۴ بدیع۔ ۱۵ باقی۔ طریق اس کا یہ ہے کہ سالک متخلی بالطبع بیٹھے اور سر کو زانوؤں میں لے۔ اور ام الدماغ میں ایک لطیفہ کا خیال کرے بشکل آفتاب۔ اور سمجھے کہ یہ نور شہودی ربانی ہے۔ پھر حبس دم کے ساتھ زبان خیال سے کہے کہ این ست اللہ کہ شاہد ست۔ شاہدے کہ حافر ست۔ حافرے کہ ناظر ست

Marfat.com
Marfat.com

ناظرے کہ شاہد ست۔ شاہدے کہ قدوس ست۔ قدوسے کہ ودود ست۔ ودودے کہ حی ست۔ حیّے کہ قیوم ست۔ قیومے کہ ظاہر ست۔ ظاہرے کہ باطن ست۔ باطنے کہ غفور ست۔ غفورے کہ رؤف ست۔ رؤفے کہ نور ست۔ نورے کہ ہادی ست۔ ہادیٔ کہ بدیع ست۔ بدیعے کہ باقی ست۔ زبان کو کام کے ساتھ چسپاں رکھے۔ جب ایک دور پورا ہو جاوے تو دوسرے حرف سے دورہ شروع کرے۔ اسی طرح مشق کرتے کرتے چودہ دورہ ایک دم میں کرے۔ دیکھے جو دیکھے۔ اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں۔

اَللّٰہ اَللّٰہ ایسا کہیے　　آپ بیچ میں جاتا رہیے

اسم ذات کا مراقبہ کرے۔ فنائے کلی حاصل ہو جاوے گی۔ بشریت کا نام نہ رہے گا۔ اس دائرہ سے دورے کی حقیقت معلوم کرے۔"

— شرح انوار العاشقین کو اس طرح ختم کیا ہے۔

"واللہ الموفق بالصواب والیہ مرجع المآب۔ ختم کیا اللہ تعالےٰ نے اس رسالہ کو میرے ہاتھ سے کہ اس کا نام فتح انوار العاشقین ہے۔ ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ تیرہ سو پندرہ ہجری [اپریل ۱۸۹۸ء] میں۔ اور اللہ مسلمانوں کو اس سے مستفیض کرے۔ اور فقیر کو بطفیل اپنے بندگان مقرب کے بخشش دے۔" [۳]

(۲)

مثنوی اسرار وارثی | یہ اردو میں نظم کی ہے۔ اس کے متعلق آپ خود لکھتے ہیں۔

"اس فقیر نے ایک کتاب مسمی بہ اسرار وارثی لکھی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی خالی از فوائد نہیں ہے"

---

[۳] شرح انوار العاشقین مطبوعہ ہے۔ اس کے کل صفحات ۶۹ سطوری صفحہ ۲۲ ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

شعر گوئی آپ صرف نثر نگار ہی نہیں تھے بلکہ اُردو کے بہترین شاعر بھی تھے۔ آپ کی یہ غزل انوار العاشقین کے عنوان کے طور پر لکھی ہوئی ہے۔ اپنا تخلص حسینی کرتے تھے۔

غزل

واہ واہ کیا ہے ستایا یار نے — دل کو لے کر منہ چھپایا یار نے
خود کہاں میں ہوں قریب از جان مگر — ہم کو دُنیا میں پھرایا یار نے
جُست جو میں خوں ہوا اپنا جگر — منہ نہیں اب تک دکھایا یار نے
واعظا ہم سے نہ کر یہ چھیڑ چھاڑ — ہم کو ہے جو کچھ بلایا یار نے
آستانے پر بٹھا کر شوخ نے — پھر نہیں پردہ اُٹھایا یار نے
زلف و رخسارے کے اپنے شوق میں — کفر و ایماں سے چھڑایا یار نے
جان و دل ایمان و دیں تقوا و زُہد — ہم سے مستی میں چھڑایا یار نے
ہم میں کچھ باقی نہیں ہوش و خرد — کیا کہیں کیا کچھ دکھایا یار نے
لَنْ تَرَانِی کہہ کے پھر چمکا جمال — کوہِ جاں کو ہے جلایا یار نے
حُسن بیچوں میں ہزاروں شان میں — دمبدم جلوہ دکھایا یار نے
ہر مکاں سے ہو کے فارغ شوخ نے — دل میں اپنے گھر بنایا یار نے
آپ ہی عشق و جنوں میں کر کے قید — اپنے در پر ہے بٹھایا یار نے
پردۂ پندار کو میرے جلا — اپنے گھونگٹ کو اُٹھایا یار نے
جب تلک ہم تھے نہیں آتا تھا وہ — ہم نہیں تو منہ دکھایا یار نے

اے حسینی ہستی و وہم و گماں
ایک جلوہ میں بھلایا یار نے [۲]

---

[۲] بیاض سفینہ شرافت خطی ص ۲۳۱۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

واقعۂ وفات

مولانا حکیم غلام قادر انصاری برقندازی جالندھری رح نے اپنی کتاب انوار القادریہ الملقب بہ ریاض النوشاہیہ میں لکھا ہے کہ سید غلام نبی حسینی بھاکھری رح حج کو گئے اور زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً سے مشرف ہو کر واپس آ رہے تھے کہ بحر ہند میں جہاز پر ہی وفات پا گئے۔

شجرہ فقرائے سید غلام نبی حسینی بھاکھری

سائیں احمد علی شاہ رئیس متونی ۳ صفر ۱۳۷۰ھ جنیٹھ ضلع
آبائی وطن موضع چونالہ تحصیل دوسوہہ
ضلع ہوشیارپور تھا۔
مدفون چک ۳۷۵ بستی کدھالہ ضلع لائل پور

سائیں نظام الدین رائیں۔ ساکن فیروز چک ۳۸۲۔
تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائل پور،
یہ شخص ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۶ء میں مجھ کو ملا تھا۔
شریف نوشاہی

Marfat.com
Marfat.com

ف

(۲۷)

فتح الدین

مولوی فتح الدین سرانوالیہ

والد کا نام مولوی شیخ احمد قوم کھوکھر تھا۔ آباد اجداد۔ موضع سرانوالی۔ علاقہ وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ آپ وہیں ۱۲۲۹ھ ایکہزار دو سو انتیس ہجری میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۱۴ء ایکہزار آٹھ سو چودہ عیسوی تھا۔

سرانوالی کی وجہ تسمیہ اس کی وجہ تسمیہ کے متعلق دو روایتیں منقول ہیں۔

۱۔ یہاں کسی پرانے وقت میں قوم سُراء زمیندار آباد تھے۔ اُن کی وجہ سے اس گاؤں کا نام دراصل سُراداں والی تھا جو بعد میں کثرت استعمال سے سرانوالی رہ گیا۔ لیکن اب قوم سُراء کا یہاں کوئی متنفس آباد نہیں۔

۲۔ اس گاؤں کے گرد کسی زمانہ میں چار دیواری تھی۔ اور اُس کے دروازہ پر شیروں کی تصویریں تھیں۔ اس کو بنام شیراں والی کہتے تھے۔ جو بعد میں بنام سرانوالی مشہور ہو گیا۔

میرے والد صاحب اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی قدس سرہ دوسری روایت کو صحیح فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ ہم نے بچپن میں سیالکوٹ کے ایک سید صاحب کو دیکھا ہے وہ اس گاؤں کا نام اپنی تحریرات میں شیرانوالی لکھا کرتے تھے۔

بیعت طریقت و تکمیل آپ کی بیعت طریقت حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد باکرات نوشاہی ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔ اور اوراد و وظائف کی اجازت اُن سے

Marfat.com
Marfat.com

حاصل کی ۔ ابھی آپ کا سلوک نامکمل تھا کہ اُن کا وصال ہو گیا ۔ تو اُن کے بعد اُن کے پوتے حضرت سید حافظ رُوح اللہ بن سید محمد امین صاحب مختار السالکین رح سے اسباقِ طریقت حاصل کئے ۔ آٹھ سال کے بعد وہ بھی وفات پا گئے ۔ تو آپ غم و الم سے بہت رویا کرتے ۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ حافظ صاحب تشریف لائے ہیں ۔ اور اپنے چھوٹے بھائی حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح کو دستار بندی کی ہے ۔ اور اپنا سجادہ نشین بنایا ہے ۔ جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کی تسلی ہو گئی ۔ اور حضرت شاہ صاحب رح کی طرف رجوع کیا ۔ اور اُن سے تربیت و تکمیل پا کر خلافت سے فائز ہوئے ۔

اخلاق و عادات | آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرتے ۔ شریر لوگوں کو سختی سے پیش آتے ۔ مسجد کی امامت آپ کے متعلق تھی ۔ شریعت و طریقت کے جامع تھے ۔

آدابِ شیخ | آپ کو اپنے پیر و مُنعم سے کمال محبت تھی ۔ اُن کی اولاد کے بھی خادم رہے ۔ آپ فرماتے تھے کہ ہم نے اپنے پیر صاحب کی تین پشتوں کے پیچھے نماز ادا کی ہے ۔ حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی رح اور اُن کے بیٹے حضرت مولانا سید محمد امین صاحب مختار السالکین ۔ اور اُن کے فرزند حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح ۔ ان تینوں بزرگوں کے اقتدا میں نمازیں پڑھی ہیں ۔

جب کبھی حضرت شاہ صاحب رح سرانوالی میں تشریف لے جاتے تو جب مسجد سے نماز پڑھ کر نکلتے تو آپ اُن کی جوتیاں اپنے ہاتھ سے سیدھی کر کے رکھتے ۔

کمالات | آپ عالم ۔ عارف ۔ حکیم ۔ طبیب ۔ کاتب تھے ۔ نسخ اور نستعلیق خطوں کے خوشنویس تھے ۔ کئی قرآن مجید قلمی لکھے ۔ تدریس بھی کرتے ۔ کاشتکاری کا شغل بھی رکھتے ۔ مادہ تاریخ نکالنے کا بھی ملکہ تھا ۔ دیوانِ حافظ کے اشعار پڑھ کر آپ کو تاثیر ہو جایا کرتی ۔ اور رویا کرتے آپ سادہ طبیعت ۔ دردمند ۔ سودبہ ۔ صابر اور شاکر تھے ۔ کئی کئی روز فاقہ پیش آجاتا مگر آپ صبر سے وقت گذارتے ۔ آپ کے دم درود اور دعا سے اکثر لوگ فیض اُٹھاتے تھے ۔

Marfat.com
Marfat.com

کرامات

بیٹے پر ناراضگی | آپ کا ایک بیٹا میاں محمد الدین ایکمرتبہ کسی بات میں آپ سے جھگڑا تو آپ سخت ناراض ہوئے اور بددعا دی کہ تیری نسل منقطع ہو گی۔ چنانچہ وہ دنیا سے بے اولاد فوت ہوا۔

کشف واقعہ | ایک مرتبہ آپ نے از راہ کشف حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب رح کو کہا کہ آپ کا فیض باطنی حضرت سید محمد علی[1] شاہ صاحب قادری کرمانی رح اولاد حضرت شیخ داؤد کرمانی[2] قادری شیر گڑھی رح کی توجہ سے کھلا ہے چنانچہ یہ ایسا ہی تھا۔

وفات کے بعد کرامات

بیٹے کو تنبیہ کرنا | ایک مرتبہ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح سرانوالی میں تشریف لے گئے۔ آپ کا بیٹا میاں شہاب الدین جو وہابی مذہب اختیار کر چکا تھا۔ کسی مسئلہ میں اُن کے ساتھ بہت جھگڑتا رہا۔ رات کو جب سویا تو آپ خواب میں مل کر اُس کو بہت ڈانٹا کہ تو بڑا بے ادب ہے کہ ہمارے پیر و مُنعم کے پوتا سے جھگڑتا ہے۔ جا اُن سے معافی لے۔ چنانچہ صبح بیدار ہو کر وہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب سُنایا اور معافی لی اور نذرانہ بھی دیا۔

قبر کا فیض | آپ کے مزار سے تا حال لوگ مریضوں کے واسطے خاک لے جاتے ہیں اور اُن کو کھلاتے ہیں تو شفا ہو جاتی ہے چنانچہ موضع ڈالہ کے لوگوں کو اس پر بہت اعتقاد ہے

---

[1] سید محمد علی شاہ متوفی ۱۳۲۸ھ / ۱۹۱۰ء کے والد کا نام سید غلام محی الدین تھا۔ ان کی قبر موضع ڈالہ میں ہے۔ "دو جسم اند و یک جان محمد علی" موضع اگرو ضلع گجرات میں رہا کرتے حضرت شاہ صاحب ان کو بہت تعریف سے یاد کرتے تھے۔ ان کے دو بیٹے فاضل شاہ اور احمد علی شاہ نام تھے۔ [2] شیخ داؤد کرمانی متوفی ۹۸۲ھ / ۱۵۰۴ء قدوم سید حامد شیخ ناصر کرمانی اوچی اولاد قدوۃ اللہ کے خلیفہ تھے شیر گڑھ ملتان میں مزار ہے

Marfat.com
Marfat.com

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ میاں محمد الدین۔

۲ میاں امام الدین۔

۳ میاں شہاب الدین۔

۴ میاں خیر الدین حکیم۔

یہ چاروں مذہب وہابیہ نجدیہ کے پیرو ہو گئے تھے۔

تاریخ وفات | مولوی فتح الدین صاحب کی وفات بعمر نوے ۹۰ سال بہفتہ کے دن پچیسویں ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ اکہزار تین سو انیس ہجری مطابق تیئیسویں ۲۳ اگست ۱۹۰۱ء اکہزار نو سو ایک عیسوی۔ موافق پندرہویں ۱۵ بھادوں سمت ۱۹۵۸ اکہزار نو سو اٹھاون بکرمی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ یکم جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر سرانوالی متصل دربار آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ [۳]

مادۂ تاریخ

"زبدہ تقدات" ۱۳۱۹ھ

---

[۳] یہ سارے حالات نیض محمد شاہی خطی جلد چہارم۔ ص ۶۸۰ سے لکھے گئے ہیں۔ ۔ شرافت۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۳)

فتح الدین

سائیں فتح الدین سیالکوٹی

بعض تذکروں میں فتح محمد تحریر ہے۔ آپ کا آبائی وطن موضع گھوئیں کے ضلع سیالکوٹ تھا۔ قوم بافندہ سے تھے۔

واقعہ بیعت آپ کی عمر بیس سال ہوئی تو آپ کو راہِ حق کا شوق پیدا ہوا اور بزرگوں کی تلاش میں نکلے۔ دربار بابا گلوشاہ۔ اور دربار شاہ حبیب دانا۔ اور دربار حضرت سچیار پیر نوشہرہ شریف۔ اور دربار حضرت امام علی شاہ مکان شریف رتڑ چھتر پر حاضر یاں دیں مگر تسکین خاطر کہیں سے نہ ہوئی۔ واپس آ گئے اور غمگین حالت میں پندرہ روز تک کسی سے کلام نہ کیا۔ آپ کی والدہ نے کہا۔ بیٹا تم سیالکوٹ میں حضرت امام علی الحق رح کے روضہ پر جاؤ۔ وہاں سے جو حکم ہو اُس پر عمل کرنا۔ چنانچہ آپ وہاں جا کر چالیس روز روضہ کے دروازہ پر بیٹھے رہے۔ جب چالیسواں روز ہوا تو غلہ منڈی کی طرف سے ایک روشنیوں کی جماعت ظاہر ہوئی اور امام صاحب کے روضہ کے اندر داخل ہوئے۔ اُن کا جو سرکردہ تھا۔ اُس نے آپ کو ایک گٹھڑی پکڑائی۔ جب باہر نکلے تو آپ نے وہ امانت واپس کی۔ اُس بزرگ نے فرمایا۔ میرا نام نوشہ گنج بخش ہے۔ اور یہ تمہاری ہی جاگیر ہے۔ تم بھڑی شاہ رحمان میں جاؤ۔ جو شخص حضرت پاک صاحب کے روضہ کے اندر بیٹھا ہوگا اُس کا مرید ہو جانا۔ چنانچہ اس بشارت سے بہت خوش ہوئے۔ اور پیدل سفر کرتے ہوئے بھڑی شریف پہنچے۔ اُس وقت روضہ شریف کے اندر سائیں مستان شاہ رح ساکن کلیر والا بیٹھے تھے۔ چنانچہ اُن کے ہاتھ پر بیعت کی۔

Marfat.com
Marfat.com

متعدد چلے کرنا | پیر صاحب نے آپ کو حکم دیا کہ چند چلے کرو۔ چنانچہ

۱۔ پہلا چلہ آپ نے دریائے چناب پر کیا۔ چالیس روز پانی میں کھڑے رہ کر عبادت کی۔ رانوں کا گوشت مچھلیاں کھا گئیں۔

۲۔ دوسرا چلہ آپ نے نالہ اَیک میں کیا۔ اتفاقاً اُن دنوں میں بڑا سیلاب آیا۔ چودہ فٹ پانی چڑھ گیا۔ اور آس پاس بھی تین تین میل تک پانی پھیل گیا۔ جب پانی اُترا تو لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے پاس پانچ مرلہ کے قریب زمین بالکل خشک تھی۔ اور سانپ بچھو پانی سے بچنے کے لئے آپ کے پاس جمع تھے۔

۳۔ تیسرا چلہ آپ نے موضع گھوئیں کے میں کیا۔ زمین کے تہہ خانہ میں چالیس روز رہے۔ روزانہ ایک دانہ جَو۔ اور ایک گھونٹ پانی سے افطار کرتے۔

۴۔ چوتھا چلہ موضع کیاں پور سیکھاں متصل نارووال میں کیا۔ وہاں بھوتوں کا مقام تھا۔ آپ نے اُن کو کہا کہ میں حضرت غوث الثقلین رح کا درویش ہوں۔ چنانچہ جنات وہاں سے جگہ چھوڑ کر چلے گئے۔

۵۔ پانچواں چلہ آپ نے موضع سہارن تتلیاں ضلع سیالکوٹ میں کیا۔ وہاں کے لوگ رات کو آپ کے پاس آگ کے شعلے نکلتے دیکھتے۔ صبح کو جب جا کر دیکھتے تو آپ کو صحیح سلامت پاتے۔

۶۔ ایکبار آپ بھڑی شریف جا رہے تھے۔ راستہ میں زمیندار کھاد ڈال رہے تھے۔ نفس نے گنا مانگا۔ آپ نے اُس کھیت کے پاس بستر ڈال دیا۔ اور چالیس روز عبادت الٰہی کرتے رہے اتنے عرصہ میں زمینداروں نے کھاد ڈال کر اُس کی پتری بھی جلا دی تو آپ نے نفس کو مخاطب ہو کر کہا۔ دیکھ لیا۔ خدا نے تجھے گنا دینا پسند نہیں کیا۔

۷۔ ایک بار آپ نے راستہ میں چلتے ہوئے نعرہ لگایا۔ ایک جاٹ کہنے لگا کہ ایسے فقیروں نے نعرے مار مار کر زمین کو جلا دیا ہے۔ آسمان سے بارش ہی نہیں ہوتی۔ آپ اُسی جگہ بیٹھ گئے

Marfat.com
Marfat.com

رات کو اسقدر بارش ہوئی کہ مکانات بھی گرنے لگے۔ آپ چالیس روز کے بعد وہاں سے اُٹھے۔

الغرض آپ نے مختلف جگہوں پر اکعیس چلے کئے۔ اُن میں سے تین مقامات پر آپ کی یادگار میں عُرس بھی ہوا کرتا ہے۔

اخلاق | آپ صابر و شاکر تھے۔ آپ کے گھر میں چھ چھ ماہ تک فاقے رہتے۔ مگر آپ صبر کیا کرتے۔ کسی کو کچھ سوال نہ کرتے شریعت کے پابند تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت بہت کرتے کبھی ایک دن میں پورا ختم شریف ہی کر دیتے۔

کرامات

آپ سیف اللسان تھے۔ جو کچھ منہ سے کہتے پورا ہو جاتا۔ کشف قلوب بھی حاصل تھا۔ کئی مرتبہ سائل کا مطلب خود ہی بیان کر دیتے۔

کشف قلوب | ایک مرتبہ ایک زمیندار خدمت میں آیا اور ایک ناجائز عورت کے متعلق خیال کیا کہ وہ میرے ساتھ نکاح کرلے۔ آپ نے خود بخود اُس کے ضمیر سے آگاہ ہو کر فرمایا بھائی! وہ کمینی ذات ہے۔ تمہارا کہنا مان جائے گی۔

بارش سے نہ بھیگنا | آپ کے مرید سائیں مہرالدین چھٹہ نوئیں والیہ سے منقول ہے کہ ایکدن آپ بھڑی شریف میں ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ بارش شروع ہو گئی۔ آپ کے مصلّا پر کوئی قطرہ نہ پڑتا۔ آپ کے کپڑے بالکل خشک رہے۔ عہ

عہ بارش میں نہ بھیگنا بعض اولیاء اللہ کی کرامات میں منقول ہے چنانچہ۔

۱۔ شاہ اعلیٰ چشتیؒ جا رہے تھے۔ رستہ میں بارش شروع ہو گئی۔ مگر اُن سے دو قدم کے فاصلے پر ہوتی۔ وہ خشک رہے۔ [تذکرہ اولیائے ہند ج ۲ ص ۹۰] ۲۔ مرزا مظہر جانجاناںؒ جا رہے تھے۔ بارش ہوئی انہوں نے دعا مانگی میرے پاس نہ بھیگیں چنانچہ وہ خشک رہے۔ [تذکرہ ج ۲ ص ۱۱۸] شریف

Marfat.com
Marfat.com

نعرہ کی تاثیر | سائیں مہرالدین موصوف کہتے تھے کہ میں آپ کے ساتھ کئی مرتبہ سفر میں ہمرکاب ہوتا تھا۔ جب بیس پچیس کوس منزل کرکے تھک جاتا تو آپ اُس وقت نعرہ لگاتے۔ میرا جسم ایسا ہلکا ہو جاتا کہ تھکاوٹ کا نام نہ رہتا۔

شعر خوانی | آپ کبھی کبھی یہ شعر پڑھا کرتے ؎

کھادا پیتا عاشقاں نل دل کیتا بھوگ نیکی بدی نہ عاشقاں جو ہونا سو ہوگ

اولاد | آپ کے دو بیٹے ہوئے۔

۱ سائیں محمد حسین مرحوم

۲ میاں اللہ دتا۔ یہ بغداد شریف میں ملازمت کرتے تھے۔

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	حاجی الحرمین سائیں مہرالدین چیٹھہ زائر بغداد و کربلا و نجف اشرف	لوئیں والہ۔ گوجرانوالہ
۲	سائیں محمد حسین فرزند اکبر	حاجی پورہ سیالکوٹ
۳	میاں اللہ دتا فرزند اصغر	〃 〃
۴	سائیں نعامت علی	〃 〃
۵	چودھری نواب الدین	〃 〃
۶	سائیں اللہ دتا	〃 〃
۷	سائیں نظام الدین ولد نتھا ماچھیکے والہ	〃 〃
۸	سائیں نظام الدین ولد نبی بخش پنوار	بدوچیمہ 〃
۹	سائیں خان محمد ولد جواہر پنوار	〃 〃
۱۰	سائیں دین محمد ولد جیون پنوار	〃 〃

---

[1] سائیں فتح الدین سیالکوٹی کے سب حالات مکتوب سائیں مہرالدین چیٹھہ سے لئے گئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

۱۱	سائیں نظام الدین ہلوان	بدوچیدہ	سیالکوٹ
۱۲	سائیں نواب شاہ قریشی	〃	〃
۱۳	سائیں حسین شاہ قریشی	〃	〃
۱۴	کرم دین ولد عیدا موچی	〃	〃
۱۵	فضل دین ولد عیدا موچی	〃	〃
۱۶	سائیں مولا بخش	ڈھپئی آسواں	〃
۱۷	سید محمد شاہ	کوٹلی سید رفقت اللہ	〃
۱۸	سائیں شاہ میر		〃
۱۹	سائیں اللہ دتا		〃
۲۰	منشی سہارن	شکرگڑھ	〃
۲۱	سائیں تاج الدین م ۹ رشوال ۱۳۸۹ھ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۹ء بعمر ۹۳ سال		〃
۲۲	میاں نور ماہی		〃

واقعہ وفات

جب آپ کی عمر کا آخری دور آیا تو آپ اپنے پیر خانہ کلیر والہ میں گئے۔ وہاں سے بھڑی شریف درگاہ حضرت پاک صاحب رح پر سلام کیا۔ پھر واپس سیالکوٹ پہنچ کر پانچویں محرم کو حضرات اماجین رضی اللہ عنہما کا ختم شریف کرایا۔ اور پھر اپنے تمام محلہ حاجی پورہ کے لوگوں کو بلا کر اُن کو ضیافت کیا اور کہا کہ اب ہم سفر آخرت کرنے والے ہیں۔ پھر فرمایا قرآن مجید ہمارے ساتھ قبر میں دفن کرنا۔ رات کو آپ نے ذکر نفی اثبات شروع کیا۔ اور اسی شغل میں جان بحق تسلیم کی۔ بلکہ بعد وفات بھی آپ کے جسم سے ذکر اسم ذات دیر تک مسموع ہوتا رہا۔

تاریخ وفات | سائیں فتح الدین رح کی وفات اتوار ۲۰ سائیسویں محرم ۱۳۲۹ھ ایکیزار

Marfat.com
Marfat.com

تین سو انتیس ہجری مطابق انتیسویں جنوری ۱۹۱۱ء کو گیارہ عیسوی، موافق ستارہویں ماہنگ سمت ۱۹۶۷ کو سترہ سو بکرمی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ یکم جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر شہر سیالکوٹ۔ محلہ حاجی پورہ میں کوٹھی ساون مل کے قریب ہے۔ قبر پر پہلے پالکی بنی ہوئی تھی۔ ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء میں سائیں مہرالدین چیمہ نے اُس پر گنبد بنوا دیا ہے پاس مسجد پختہ اور فقیروں کے لئے ڈیرہ بنا ہوا ہے۔ آجکل ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں سائیں مراد علی درویش جاروب کش ہے۔ ہر سال گیارہویں جیٹھ کو وہاں عُرس ہوتا ہے۔

مادۂ تاریخ

"غریقِ ھُدٰے" ۱۳۲۹ھ

Marfat.com
Marfat.com

(۷۴)

فتح محمد

قاضی بابا فتح محمد برقنداز کھیرد والے

آپ بابا سید شاہ برقنداز پٹیالوی کے مرید تھے۔ وہ مرید حافظ شیر محمد پٹیالوی کے۔ وہ مرید بابا سید جعفر شاہ پٹیالوی کے جن کا ذکر مآثر الاحبار میں گذر چکا ہے۔

خدمات مرشد آپ نے بارہ ۱۲ سال تک اپنے مرشد بابا سید شاہ کا بل جیلد یا۔ بارہ ۱۲ سال کے بعد اُنہوں نے اٹھارہ ۱۸ روپے آپ کو دیئے کہ کہیں سے بیج خرید کر لاؤ۔ آپ اپنے گاؤں موضع کھیرد میں گئے۔ اپنے اقارب و احباب کو کہا۔ اُنہوں نے بیج اکٹھا کر کے آپ کو مفت دے دیا۔ آپ پیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیج پیش کیا۔ اور مبلغات بھی واپس دے دیئے۔ بابا سید شاہ بڑے مہربان ہوئے اور سینے سے لگا کر فیض باطنی سے مالا مال کر دیا اور خلافت دے کر رخصت کیا۔ آپ اپنے وطن پہنچے۔ آپ کی برکات سے آپ کا گاؤں بنام کھیرد شریف مشہور ہوا۔ آپ اپنے گاؤں میں امام مسجد بھی تھے۔ اس لئے قاضی کہے جاتے تھے۔

بیٹے کو جرم کی سزا دلانا شہر لدھیانہ میں ایک کنجری آپ کی مریدہ تھی۔ آپ کا بیٹا اُس کے پاس گیا۔ وہ بہت خوش ہوئی۔ اُس نے اپنا قیمتی زیور اور مبلغات اُس کے سامنے سوٹ کیس میں رکھے۔ وہ لڑکا بازار سے دودھ خرید کر لایا اور اُس میں زہر ملا کر کنجری کو پلا دیا۔ وہ بیہوش ہو گئی۔ وہ لڑکا سارا زیور اور روپے چرا کر بھاگ گیا۔ کنجری کو قے ہو گئی اور ذرا ہوش سنبھالی تو تھانہ میں رپٹ درج کرائی پولیس نے ریلوے سٹیشن لدھیانہ سے اس لڑکے کو پکڑ لیا اُس پر مقدمہ چلا۔ عدالت سے

Marfat.com
Marfat.com

اُس کو تین مہینہ کی سزا ہوئی ۔ جب بابا فتح محمد نے سنا تو فرمایا ۔ کہ تین مہینے کی سزا سے کیا بنتا ہے ۔ اُس کو تین سال قید سخت ہونی چاہیے تھی ۔ چنانچہ کنجری نے نگرانی کرادی تو عدالتِ اعلےٰ سے اُس لڑکے کو تین سال سزا کا حکم ہو گیا ۔

وفات کے بعد کرامت

مثالی صورت میں ملنا | آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا تو آپ کے مرید بابا امر علی شاہ نے عرض کیا کہ اگر آج آپ کا صاحبزادہ موجود ہوتا تو ہم دونو بھائی آپس میں یکجہتی سے کام کاج کرتے ۔ آپ نے فرمایا آجائے گا ۔ چنانچہ آپ وفات پا گئے ۔ اور کھیرو شریف میں دفن ہوئے ۔ اُدھر آپ اپنے لڑکے کے پاس پہنچے اور اُس کو قید سے رہا کرا کر اپنے ساتھ لائے ۔ اور شہر دُھوری تک آئے ۔ اور فرمایا تم کھیرو چلے جاؤ ۔ میں پیچھے سے آؤں گا ۔ چنانچہ جب وہ لڑکا گھر آیا تو معلوم ہوا کہ آپ تین روز کے وفات پا چکے ہیں ۔

یارِ طریقت | آپ کے ایک درویش بابا امر علی شاہ ۔ موضع مہدیس ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے ۔ قبر کھیرو شریف میں ہے ۔

بابا فتح محمد کا عرس ہر سال چودھویں جیٹھ کو ہوتا ہے ۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۵)

فرزند علی شاہؒ

میاں فرزند علی شاہ فتحپوری والےؒ

آپ حضرت میاں نواب علی ولد میاں غلام حمید رسندرپوری رح کے اکابر خلیفوں میں سے تھے۔ آپ کے آباواجداد پیشہ تجارتی کرتے تھے۔

مسند ارشاد | آپ نے اپنے گاؤں فتحپوری حضافات مریدکے میں رہ کر سلسلہ ارشاد جاری رکھا۔ اہل عبادت و ریاضت تھے۔ صائم الدہر قائم اللیل رہتے۔ آپ کے مریدوں کی جماعت بھی پارسا و متقی تھی۔ آپ دنیا سے بے اولاد فوت ہوئے۔

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	سائیں شہاب الدین موچی	بھیانوالہ خورد	شیخوپورہ
۲	چودھری عمر الدین راجپوت	بھیانوالہ کلاں	"
۳	سائیں اللہ دتا گلگو	ٹپیالہ دوست محمد	"
۴	سید کریم شاہ	جھگیاں دینداراں شاہدرہ	"
۵	سائیں کرم شاہ	بڈھن کے	"
۶	سائیں کالا	قلومستیانا	"
۷	سائیں مسکین علی	شیرپور	"
۸	سائیں فضل الدین	ننگل	"
۹	سائیں فتح الدین	بیدادپور	"
۱۰	سائیں علم الدین	"	"

Marfat.com
Marfat.com

۱۱	سائیں نبی بخش	خان پور کلہ	شیخوپورہ
۱۲	سائیں نور بخش	〃	〃
۱۳	سائیں چُپ شاہ	〃	〃
۱۴	سائیں غلام نبی	منج	〃
۱۵	سائیں غلام محمد	〃	〃
۱۶	سائیں غلام محمد	لاگر	〃
۱۷	سائیں اللہ بخش گوجرا مرتسری		گوجرانوالہ
۱۸	سائیں نتھا	محلہ بکھتے والہ	〃
۱۹	سائیں شرف الدین بھٹی	گڑھ نذرا	〃
۲۰	سائیں اللہ بخش مستری	کوٹلی جنت رائے	〃
۲۱	سائیں فتح الدین	ملکہ	〃
۲۲	سائیں فضل شاہ	اُپّل ماچھی کے	〃
۲۳	سائیں علم الدین	قلعہ سُکھا سنگھ چیلیانوالہ	〃
۲۴	سائیں ہاشم علی	ڈھلانوالی	〃
۲۵	سائیں محمد حسین		سیالکوٹ
۲۶	سید لال شاہ		〃
۲۷	سائیں الہ دین چنگڑ	کھمبرانوالہ	〃
۲۸	سائیں سراج الدین	کوپرہ	〃
۲۹	سائیں حسن الدین	کُھیارہ گنھاں	〃
۳۰	سید طالب حسین	چابڑ باجویاں	〃
۳۱	سائیں اسمٰعیل	سوہدرہ متصل چوہنڈہ	〃

Marfat.com
Marfat.com

۳۲	سائیں محمد الدین	سہجوکے	سیالکوٹ
۳۳	سائیں منظور حسین مہاجر	شکرگڑھ	〃
۳۴	سائیں عزیز الدین	شادیوال	گجرات
۳۵	سائیں فضل حسین (فضلے دین)	چک نمبر ۹۶ جنوبی	سرگودھا
۳۶	سائیں خیرا مجذوب		لاہور
۳۷	سائیں محمد الدین لوہار	بھاٹی دروازہ	〃
۳۸	سائیں عمر شاہ مہاجر سرسوں والا	کاہنا کاچھا	〃
۳۹	سائیں جمال الدین	تلونڈی ناہریاں	امرتسر
۴۰	سائیں دت شاہ اعوان	جسرا ڈور	〃
۴۱	سائیں دیوانہ قوال		جالندھر
۴۲	سائیں مسکین شاہ مہاجر بشاوری		لائل پور
۴۳	مولوی گل محمد		〃
۴۴	سائیں دین محمد	چک نمبر ۷۹	〃
۴۵	سائیں غلام محمد	چک نمبر ۱۲ چانگوالی	〃
۴۶	سائیں محمد صدیق کشمیری	ٹلکھانوالہ	〃
۴۷	سائیں ملنگ شاہ سیرانی درویش		
۴۸	سائیں یتیم شاہ سیرانی درویش		

مستورات میں سے

۴۹	مائی حیات بی بی	فتحپوری	شیخوپورہ
۵۰	مائی رام بی بی حاجن زوجہ حاجی کریم بخش راجپوت	بھیانوالہ کلاں	〃
۵۱	مائی رابعہ بی بی رنگریز		گوجرانوالہ

Marfat.com
Marfat.com

تاریخ وفات میاں فرزند علی شاہ کی وفات ہفتہ کے دن تیئیسویں ۲۳ ذیقعد ۱۳۵۵ھ ایکہزار تین سو پچپن ہجری۔ مطابق چھٹی فروری ۱۹۳۷ء ایکہزار نو سو سینتیس عیسوی۔ موافق پچیسویں ۲۵ ماہ سنگ سمت ۱۹۹۳ ایکہزار نو سو ترانوے بکرمی میں بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سنہ ۲ دوجلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار موضع نتھیوری متصل مرید کے منڈی۔ ضلع شیخوپورہ میں گاؤں سے مشرقی طرف ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء میں روضہ گنبد والا تعمیر ہوا ہے۔

مادۂ تاریخ

"شجاعت شعار با ادب" ۱۳۵۵ھ

شجرۂ نسب میاں فرزند علی شاہ

- سائیں محمد الدین بیہوکے
  - سائیں حمیدا۔ حمیدپوری
- سائیں علی شمس علی
  - ڈھلانوالی سنہ ۱۳۹۲ھ میں موجود تھے:
    - سائیں بشیر احمد۔ ڈھلانوالی
    - سائیں محمد شفیع۔ ڈھلانوالی
    - سائیں علی محمد رئیس ڈھلانوالی
- سائیں علم الدین تلوکے نگھ
  - سائیں محمد بشیر۔ نندوے ہر پوکے
- سائیں فضل شاہ اپل پاچھی کے
  - سائیں جلال الدین بدھوپوری

Marfat.com
Marfat.com

(۷۲)

فضل شاہ

سید فضل شاہ بخاری کوٹلی والے

آپ کا آبائی وطن کشمیر تھا۔ سادات بخاری سے تھے۔ شیخ نورالدین کی اولاد امجاد سے تھے۔ وطن سے نکل کر پنجاب آئے۔ یہاں کوٹلی نواب سعداللہ خاں ضلع گوجرانوالہ میں آکر بابا پیر شاہ رح کی بیعت ہو کر خلافت پائی۔ اور یہیں سکونت اختیار کی۔ آپ کا فیض بہت جاری ہوا۔ بابا پیر شاہ مرید خواجہ اختیار شاہ چنیاں والے کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ الکوثاہیہ کے پانچویں حصہ عوارف الانوار میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ کے متعلق میاں محمد صالح ولد میاں غلام شاہ ساکن کوٹ جے سنگھ۔ ضلع گوجرانوالہ نے اپنی کتاب شمس القصص میں لکھا ہے۔

ے

کوٹلی نواب سعداللہ خاں دی اوتھے خاص ہے ڈیرا — پیر فضل شاہ صاحب جیہڑا دادا پیر ہے میرا
پاک جناب سچی تھیں جس نے عالی رتبہ پایا — حکم حضوروں ہویا تاں پھر ایس ملک وچ آیا
پیر شاہ صاحب دے اگے ہیسی سیس نوایا — ملک کشمیروں آکے یارو اتھے آسن لایا
شیخ نوردین دی نسلوں خاں صاحب دا پوتا — ذکر جنہیں وچ جس نے یارو دل اپنے نوں دھوتا
سید خاص بخاری ہے اوہ عالی شان اجالا — عالی درجہ پاک جناباں دتا رب تعالیٰ
نسل اسدی دو سگے بھائی گدی اتے جیہڑے — سردار شاہ عنایت شاہ دو دیر پیارے میرے[1]

---

[1] شمس القصص کا خطی نسخہ چوہدری خورشید احمد پوری کے پاس بمقام سیر گڑھ متصل کوٹلی ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔ شرلفت

Marfat.com
Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	شیخ حاجی ولی محمد ولد شیخ حاجی شمس الدین سلیمانی	چاوہ شریف	سرگودھا
۲	بابا غلام محمد المعروف غلام شاہ	کوٹ جے سنگھ	گوجرانوالہ
۳	بابا محمود شاہ بافندہ	مرزا جان	〃
۴	بابا محکم شاہ ولد محمود شاہ بافندہ	〃	〃
۵	بابا پھگو شاہ	〃	〃
۶	بابا فتح دین سیدھو	دھنگ والی	〃
۷	بابا چوغطے شاہ المعروف کوڑے شاہ درویش سیرانی		

مدفن | سید فضل شاہ کا مزار اپنے پیر بابا پیر شاہ کے پاس موضع کوٹلی نواب سعد اسد خاں متصل امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

چاردیواری بنی ہوئی ہے۔ ہر سال پانچویں ہاڑ کو میلہ ہوتا ہے اور چودھویں پھاگن کو ختم شریف ہوتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۷۷)

فقیر اللہ

حاجی فقیر اللہ ہندوستانی ؒ

آپ قوم زمیندار گکھڑ سے تھے۔ موضع سرام۔ علاقہ وزیر آباد۔ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرت نوشاہی ثانی برخوردار رری ساہنیالوی رح کی بیعت سے مشرف ہوئے۔

حج کی سعادت اور ملک ہندوستان کی اقامت | آپ بعمر شباب وطن کو خیرباد کہہ کر حج کو چلے گئے۔ اور زیارات حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً سے مستفیض ہو کر واپس ہوتے ہوئے ملک ہندوستان گجرات کاٹھیاواڑ کے شہر اپلیٹہ میں ٹھہر گئے۔ اور وہاں سکونت اختیار کی۔ خانقاہ پیر نوجن شاہ رح کے متولی ہو گئے۔ اور مدت العمر وہیں رہے۔

مکتوب | آپ نے کچھ عرصہ بعد اپنے پیر و مصنفیر کی طرف یہ خط بھیجا۔

"ہادی صاحب مرشدراہ نما حضرت قل احمد جیو صاحب سلامت باشند بعد ادائے آداب کے عرض ہے کہ یہاں خیریت ہے۔ آپ کی خیریت درگاہ کبھی سے ہمیشہ چاہتا ہوں۔ بندہ حج بیت اللہ شریف کا رکے ملک کاٹھیاواڑ شہر اپلیٹہ میں دار دہے۔ اور بوجہ ناطاقتی پیری عمر کے حاضر خدمت ہو نہیں سکتا۔ برائے مہربانی اللہ و اسطے میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ جل شانہ مجھ پر رحم فرماوے۔ اور عالی درگاہ خانقاہ عالی جاہ حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش قادری حنفی رح پر جا کر میرے لئے دعائے خیر مانگیں۔ کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ اور ہزارہ درود شریف پڑھنے کی ترکیب۔ اور ذکر نفی اثبات اور اسم ذات کا طریقہ تحریر فرماویں والسلام۔ العبد راقم حاجی فقیر اللہ از ملک کاٹھیاواڑ شہر اپلیٹہ"

Marfat.com
Marfat.com

آپ کا یہ مکتوب ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۳ء میں ساہن پال تشریف لیجا۔ اُس وقت حضرت نوشاہ ثانی رح کو دُنیا سے انتقال کیئے پچیس سال گذر چکے تھے۔ اِس خط کا جواب اُن کے پوتے حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ نیک اختر رح نے آپ کو لکھا۔ اور حضرت نوشاہ ثانی کی وفات کی بھی اطلاع دی۔ اور ذکر و شغل کے طریقے لکھ کر آپ کو بھیجے۔ اور بذریعہ مکاتیب آپ کی تربیت و تلقین کی۔ اور اجازت تلقین و ارشاد عطا فرمائی۔ آپ نے بسلسلہ ایک سو روپیہ نقد اور ایک بذریعہ ڈاک نذرانہ میں بھیجا۔ [1]

کشف حالات | ایکمرتبہ حضرت نوشاہ ثانی رح کے پوتے سید فاضل شاہ بن سید محمد امین مختار السالکین رح بمعہ اپنے صاحبزادہ سید کرم الٰہی کے آپ کے پاس گئے۔ جب ایبٹ روڈ سٹیشن پر اُترے تو خیال ہوا کہ اب ہم کیسے حاجی صاحب کی جگہ تلاش کریں گے۔ دیکھا تو پلیٹ فارم پر ایک درویش سیاہ پوش نظر آیا۔ وہ پوچھنے لگا کہ جناب سے کون بزرگ آئے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم آئے ہیں۔ اُس درویش نے کہا کہ مجھ کو حاجی فقیر اللہ صاحب نے آپ کے لئے بھیجا ہے۔ چنانچہ وُہ ڈیرہ پر پہنچے۔ آپ نے استقبال کیا اور کہا کہ آج مجھ کو حضرت نوشاہ ثانی رح خواب میں ملے تھے۔ اور فرمایا کہ ہمارے پوتے تمہارے پاس آرہے ہیں۔ میں نے میں نے درویش کو آپ کے استقبال کے لئے بھیجا [2]

ذکر و فکر | آپ ہر وقت ذکر و فکر و عبادت میں رہتے۔ فقر میں عالی مرتبہ پر پہنچے۔ سید کرم الٰہی صاحب نے تھے۔ گو آپ کا چہرہ بڑا سنورتھا متبحر اور متشرع درویش تھے۔ بوجہ کبر سن کے بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے اور مجھ کو پانچوں نمازوں کے بعد پانچ سورتیں یعنی پنج گنج پڑھنے کی اجازت دی۔ [3]

یاران طریقت | ہندوستان میں آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت جاری ہوا۔ بڑے بڑے سیٹھ اور تاجر آپکے مرید تھے۔ ایک درویش خدمت میاں آپ کا خادم حاضر باش تھا۔

سال وفات | حاجی فقیر اللہ کی وفات تقریباً ۱۳۱۸ھ ایکہزار تین سو اٹھارہ ہجری مطابق ۱۹۰۰ء ایکہزار نو سو عیسوی میں بعرض حکومت کلدوکشوریہ ہوئی سنہ ۲۳ تینتالیس جلوسی تھا۔ فرد ابلیغہ۔ کاٹھیاواڑ گجرات رکن بنی۔ مادہ تاریخ

[1] سے [3] سید محمد شاہی فضل جلد پنجم صفحہ ۲۶۷ شرافت۔

"فقیر اللہ شمس جہانتاب"

Marfat.com
Marfat.com

(۷۸)

فیض رسول

حکیم میاں فیض رسول فاروقی لدھیانویؒ

آپ کے والد کا نام مولوی غلام النبی ولد میاں شرف الدین بن میاں قوام الدین فاروقی تھا۔ مولانا حکیم کرم الٰہی بیگو والیہ کے چھوٹے بھائی تھے اور انہیں کے ساتھ ہو کر حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات تو شاہِ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح کے حلقہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اور خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔

تعلیم | آپ نے دینی علم کی تعلیم پائی۔ طب میں بھی خاصی دسترس حاصل کی۔ خوشنویسی میں بھی خاص مہارت تھی۔ علم ظاہر و باطن کے جامع تھے۔

مرشد سے عقیدت مندی | آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے عاشق و شیدا تھے۔ جب حضرت صاحب کو سانپ ڈس گیا اور اُن کا انتقال ہو گیا تو آپ زخم سے خون چوسنے لگے۔ کہ میں بھی اپنے مرشد کے ساتھ ہی دُنیا سے سفر کر جاؤں۔ مگر آپ کو اہل شرع ہو گئے۔ اور بچ گئے۔ [1]

عبادات | آپ شریعت کے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ۔ اور روزہ ہائے رمضان پر مواظب تلاوت کلام اللہ شریف۔ اسماء الحسنیٰ۔ اسماء نبوی۔ دعائے کبیر۔ اسبوع شریف۔ درود مستغاث۔ درود اکسیر اعظم اور دلائل الخیرات وغیرہ کا وظائف کرتے۔ روزانہ گیارہ سیپارہ کے قریب منزل ہو جاتی تھی۔ دائم الذکر والفکر تھے۔ [سائیں اللہ رکھا کوچہ جنڈوالہ بروایت سید عظیم شاہ] [2]

اخلاق و عادات | آپ مہذب الاخلاق۔ قوی الجذبہ تھے۔ لطیف جلالی طبیعت والے تھے۔

---

[1] فیض محمد شاہی خلفی جلد اول ص ۱۱۸۔ [2] ایضاً ص ۲۹۶۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کا خوف نہ رکھتے۔ صاحب ترک و تجرید تھے۔ ایک دن اہلیہ نے کہا کہ آپ کچھ کماتے نہیں۔ آپ نے اُس کو طلاق دے دی۔ اور اُس کے فراق سے سبکدوشی حاصل کی۔ کچھ عرصہ مجذوب ہو گئے۔ پھر سالک ہوئے۔ [۳]

لاہور کی بالمنی صوبہ داری | ایک مرتبہ حضرت شاہ ثانی رح آپ پر کمال مہربان ہوئے۔ اور فرمایا جس نے تم کو دیکھا اُس نے ہم کو دیکھا۔ پھر فرمایا کہ تم لاہور چلے جاؤ۔ کہ تم ہماری طرف سے لاہور کے صوبہ دار ہو۔ چنانچہ آپ اپنے گاؤں لدھے والہ چیمیاں سے چل کر لاہور تشریف لے گئے۔ صوبہ دار سے مراد لاہور کی قطبیت ہے۔ [۴]

امر بالمعروف | آپ کے ایام وُرُودِ لاہور میں نواب عبدالمجید خاں قزلباش فوت ہو گیا۔ لاہور کے کثیر التعداد لوگ اُس کے جنازہ پر جمع ہوئے۔ بہت سے علما و فضلا بھی موجود تھے۔ اُس کی نعش پر ریشمی دوشالہ پڑا تھا۔ کسی مولوی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ ریشمی دوشالہ ڈالنے سے منع کرے جب صفیں قائم ہو گئیں تو آپ نے آگے بڑھ کر بلند آواز سے کہا کہ اس کی نعش سے ریشمی دوشالہ اُتار دو تاکہ جنازہ جائز ہو۔ ایک شخص نے کان میں چپکے سے کہا کہ چُپ رہو۔ یہ نواب صاحب ہیں اور شہر کے رئیس اعظم ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب نوابی کو پیچھے چھوڑ آیا ہے۔ چنانچہ آپ کے ارشاد پر دوشالہ اُتار لیا گیا۔ اور نماز جنازہ پڑھی گئی۔

وجد و حال | سید واصل حق لاہوری سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ ہمارے والد صاحب سید پیر مکھن شاہ رح کے ساتھ اُن کے مرید سائیں عبداللہ کے پاس گڑھی شاہو میں گئے۔ سائیں عبداللہ نے یہ گیت گایا۔

سورے نت نت نئے سوہاگ لال سورے آئے — میں تے چھنکوں گی عطر گلاب لال سورے کے
اس برہوں نے کھایا ماس بدن بھیا کو کلا — اس حال تھیں کت وِل جاؤں لال سورے آئے
شوہ نالی دین ایمان لال سورے آئے

---

[۳] فیض محمد رشاہی حنفی جلالوی۔ ص ۳۵۵ ؛ [۴] ایضاً ص ۳۵۲ ؛ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

یہ اشعار سن کر آپ کو وجد ہو گیا، یہاں تک کہ قریب الموت ہو گئے۔ دیر کے بعد افاقہ ہوا۔ [5]

ذوقی حالت | ایک مرتبہ آپ مسجد میں نماز مغرب کی جماعت کرا رہے تھے۔ کہ آپ پر ایک ایسی ذوقی حالت طاری ہو گئی کہ بے ساختہ نماز میں یہ شعر پڑھنے لگ گئے۔

ہ مُنڈیا جھلیاں والیا وے تیرے جھلیاں تے کالیاں بندیاں نی
اینہاں بندیاں نے بند بندھا حل پا پریم دیاں تندیاں نی
اساں عشق اللہ کولوں منگ لیا کر کے منتاں تے ٹھڈکیاں ونڈیاں نی
ایتھے جنگلیاں دیکھ نہ بھل جیدر، اینہاں جنگلیاں دے گل مندیاں نی [6]

حلیہ۔ لباس اور خوراک | آپ شاہ قد۔ تنومند۔ زورآور۔ خوبصورت۔ پاک سیرت تھے۔ لباس سادہ کھدر کا رکھتے۔ ہر روز سم الفار خام چھ ماشہ کھاتے۔ اور گاہ بگاہ ایک سیر حلوا۔ اور ایک سیر گوشت خوراک کھایا کرتے۔ اور باوجود اسقدر خوراک کے پانچوں نمازیں ایک وضو سے پڑھ لیا کرتے۔

ایکمرتبہ بانا پہلوان سے دست پنجہ لیا تو اُس کی انگلیوں سے خون نکلنے کے قریب ہو گیا۔ [7]

کرامات

بارش کا تھم جانا | سید کرم الٰہی ولد سید فاضل شاہ برخورداری صاحبنیالوی رح سے روایت ہے کہ حضرت سید مکھن شاہ لاہوری رح فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم بعجہ میاں فضل رسول کے ایک سماع کی مجلس میں اکٹھے تھے۔ وجد و ذوق ہو رہا تھا کہ بادل جھک آیا اور ایک موٹا قطرہ زمین پر گرا۔ تو آپ نے جوش سے اوپر دیکھ کر بلند آواز سے کہا۔

---

[5] فیض محمد شاہی خلعتی جلد اول۔ ص ۴۳۱ = [6] ایضاً ص ۸۸۲ = [7] ایضاً جلد دوم ص ۱۲۰۔ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

"خبردار۔ نیچے فطرہ نہ گرے صاحب کا نام ہی لے رہے ہیں"

اُسی وقت مینہ بند ہو گیا، دیر تک مجلس ہوتی رہی۔ سماع ختم ہونے کے بعد زور سے بارش ہوئی۔ ؎

تاثیرِ نگاہ | سید مکھن شاہ برخورداری رح ساہنسی پال شریف سے بحکم حضرت سخوشہ صاحب لاہور میں وارد ہوئے تو میاں فیض رسول رح لاہور میں رہتے تھے۔ آپ نے لاہور کے درویشوں سے ان کا تعارف کرایا۔ ایک دن ایک شخص اُن کی خدمت میں وجد کے لئے حاضر ہوا۔ انہوں نے اُس کو گُڑ دم کر کے کھلایا، لیکن اُس کو وجد نہ ہوا۔ اُسی طرح سنگدل بیٹھا رہا۔ آپ کو بڑی غیرت آئی اور اُس کو کہا کہ تو مشکوک النسب ہے۔ ورنہ حضرت غوث شاہ عالیجاہ رح کے پوتے کی توجہ سے تجھے ضرور اثر ہو جاتا۔ پھر آپ نے اُس پر توجہ کی۔ تو اُسی وقت وہ تڑپنے لگا، اور بیہوش ہو گیا۔ آپ اُس کو اُسی حالت میں چھوڑ کر امرتسر چلے گئے۔ بعد میں اُس کی حالت زیادہ نازک ہو گئی۔ سید مکھن شاہ رح نے بھی ہاتھ پھیرا، دوسرے فقیروں نے بھی توجہات کیں۔ اُس کو اٹھا کر دربارِ حضرت شاہ محمد غوث رح اور دربار حضرت داتا گنج بخش رح پر بھی لے گئے۔ مگر اُس کو ہوش نہ آئی۔ آخر تین روز کے بعد آپ امرتسر سے واپس آئے۔ اور اُس کو گلے لگایا، تب اُسے ہوش آئی۔ اُس نے اُٹھ کر پڑھا، لا الٰہ الا اللہ فیض رسول رسول اللہ۔ آپ نے اُس کا منہ بند کر دیا، اور فرمایا میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ غلام ہوں، محمد رسول اللہ پڑھو۔ اُس نے کہا میں نے دیکھا جو دیکھا۔ ؎

ایک شخص کے مرنے کی اطلاع دینا | ایک مرتبہ آپ کے مرشد کے صاحبزادہ سید محمد امین محمد السالکین برخورداری ساہنسپالوی رح نے اپنا ایک مرید تربیت کے لئے آپ کے پاس بھیجا آپ نے اُس کو چلہ بٹھایا۔ جب چلہ پورا کر کے نکلا تو اُس نے دنیا کا مال متاع مانگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سب کچھ تو تجھ کو مل جائے گا مگر تو جلدی ہی مر جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

؎ فیض محمد شاہی خطی جلد اول، ص ۱۳۰ ؎ ایضاً ص ۳۵۵ ؎ شرافت

Marfat.com
Marfat.com

بچہ پیدا ہونے کی دعا | مسمات سیدبی بی زوجہ سائیں صدرالدین جوگی کہتی تھی کہ ایک دفعہ آپ ہمارے پاس نورپور چابلاں میں تشریف لائے۔ میرا ایک بچہ فوت ہوگیا تھا۔ میں غمگین بیٹھی تھی۔ آپ نے فرمایا۔ تیرے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کی ران پر داغ ہوگا۔ وہ حیاتی والا ہوگا۔ چنانچہ بعد ازاں میرے ہاں لدھا پیدا ہوا۔ [۱۰]

مفقود الخبر کا واپس آنا | ایک مرتبہ لدھے والہ چیمیاں میں رکن الدین لوہار کی والدہ نے آپ کے سامنے عرض کیا کہ میرا لڑکا مفقود الخبر ہوگیا ہے۔ دعا کرو کہ جلدی آجاوے۔ آپ نے فرمایا تم سیویاں پکاؤ ہم کھا کر دعا کریں گے۔ اُس نے سیویاں پکائیں۔ آپ کھانے بیٹھے تو آپ نے اشارہ کرکے تین بار فرمایا۔ آجا۔ آجا۔ آجا۔ آپ کھا کر مسجد میں پہنچے تو وہ لڑکا گھر آگیا۔ [۱۱]

یارانِ طریقت | آپ کی صلبی اولاد تو نہیں تھی۔ البتہ روحانی فرزند تھے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

۱	سید عظیم شاہ	کوٹ مومن سرگودھا
۲	سائیں صدرالدین ولد الہدین باشندہ	گاکھڑہ کلاں گجرات

تاریخِ وفات | میاں فیض رسول کی وفات ہفتہ کے دن پچیسویں رجب ۱۲۹۷ھ ایکہزار دوسو ستانوے ہجری مطابق تیسری جولائی ۱۸۸۰ء ایکہزار آٹھ سو اسی عیسوی۔ موافق بیسویں ہاڑ سمت ۱۹۳۷ ایکہزار نو سو سینتیس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۲۳ تئیسویں جلوسی تھا۔ [۱۲]

مدفن | آپ کی قبر موضع لدھے والہ چیمیاں متصل احمد نگر۔ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"رخصتِ ابد" ۱۲۹۷ھ

---

[۱۰] فیض محمد شاہی حلی۔ جلد اول۔ ص ۹۷ = [۱۱] ایضاً۔ ص ۸۸۲ =

[۱۲] ایضاً = مکتوب حاجی محمد شریف فاروقی نوشاہی لدھے والہ۔ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com
Marfat.com

ق

(۷۹)

قادر بخش

میاں قادر بخش فقیر ہریئے والے رح

آپ موضع ہریئے والہ مضافاتِ گجرات کے رہنے والے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکوات نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنیالوی رح کے سعادتمند یاروں سے تھے۔ صاحب درد و شوق تھے۔

پیر صاحب کی زیارت جب حضرت نوشاہِ ثانی رح کا انتقال ہوا تو ان کے چالیسواں کے ختم شریف پر آپ بھی ساہن پال شریف حاضر ہوئے۔ جب ختم شریف کا کاروبار پورا کر کے آپ باہر نکلے تو حضرت صاحب مثالی صورت میں زندہ آپ کو ملے۔ اور فرمایا۔

"تو بھی آیا ہوا ہے" یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ حضرت پیر روشن ضمیر بعد از وفات آپ کو زندہ ملے۔

Marfat.com
Marfat.com

(۸۰)

قطب الدین

مولوی قطب الدین حسنی الیہ

آپ کا آبائی وطن موضع حسن والی ضلع گوجرانوالہ تھا۔ آپ کے آباواجداد وہیں کے امام مسجد چلے آتے تھے۔ آپ حضرت مولانا سید حافظ قتل احمد پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری صاحبزادہ لوئی کے خاص یاروں میں سے تھے۔ صاحب ارشاد وہدایت تھے۔ پیر روشن ضمیر کے دل وجان سے فرمانبردار وخادم تھے۔ آپ نے موضع حسن والی کی مسجد میں ایک چلہ بھی کیا تھا۔

طریق ملامتیہ کی روش | آپ مثنوی مولانا روم کا حلقہ رکھتے۔ رقیق القلب تھے۔ پڑھ کر رویا کرتے۔ نفس کشی کے واسطے طریق ملامتیہ کی روش پر کاربند رہتے۔ کبھی ایک مونچھ منڈا دیتے۔ کبھی نصف داڑھی۔ کبھی ساری داڑھی منڈا دیتے۔ کبھی لمبی داڑھی رکھ لیتے۔ اور لڑکوں کو کہتے کہ مجھے دے مارو۔[1]

اولاد | آپ کا ایک ہی لڑکا میاں فتح خاں نام تھا۔ جو موضع ڈوگرانوالہ متصل حویلی سندھواں ضلع گوجرانوالہ میں بس گیا۔

سلسلہ ارشاد | آپ سے اکثر لوگ مستفیض ہوئے۔ بڑے بڑے افسر اور سرکاری ملازم اور کئی سجادہ نشین لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں آئے۔

سال وفات | مولوی قطب الدین کی وفات ۱۳۲۳ھ ایکہزار تین مونیسیں ہجری مطابق ۱۹۰۵ء ایکہزار نو سو پانچ عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ شہ پانچ جلوسی تھا۔[2]

مدفن | آپ کی قبر موضع گھنوکے ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ مادہ تاریخ "نظیر الاسلام" ۱۳۲۳ھ

---

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد سوم ص ۵۲ ۔ [2] ایضاً ص ۵۲ ۔ شرافت۔

Marfat.com

قمرالدین

فقیر سید قمرالدین بخاری برقندازی لاہوری ؒ

آپ فقیر سید نورالدین منور ولد فقیر سید غلام محی الدین بخاری برقندازی لاہوری ؒ کے فرزند اور مرید و خلیفہ تھے۔ شہر لاہور میں سکونت رکھتے تھے۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۷ء میں پیدا ہوئے۔ آخر عمر تک مجرد رہے۔

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ فقیر سید جلال الدین۔

۲ فقیر سید ظفرالدین۔ کتاب رؤسائے پنجاب ص ۱۴۲ میں مظفرالدین تحریر ہے۔ متولد ۱۲۶۷ھ / ۱۸۵۱ء

۔ فقیر سید جلال الدین کے چار بیٹے ہوئے۔ فقیر سید معین الدین۔ فقیر سید معزالدین۔ فقیر سید علیم الدین اور فقیر سید صلاح الدین

۔ فقیر سید معین الدین المتوفی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں اندرون بھاٹی دروازہ لاہور اپنے بزرگوں کے متولی اور فقیر خانہ کے مختار کار ہیں۔ نادر کتب خانہ۔ اور ذاتی عجائب گھر ان کے قبضہ میں ہے۔ مجھ کو (شرافت کو) بڑے ادب اور احترام سے پیش آئے۔ صاحب اولاد ہیں۔

۔ فقیر سید ظفرالدین ولد فقیر سید قمرالدین کے تین بیٹے ہوئے۔ فقیر سید حسن الدین۔ فقیر سید فخرالدین اور فقیر سید حسین الدین۔ [1]

---

[1] یہ تفصیل حیات مراتب ص ۲۳۵ مصنفہ ڈاکٹر محمد عبداللطیف ایم اے پی ایچ ڈی ۱۹۶۳ء سے لکھی گئی ہے۔ شرافت

Marfat.com

ك

(۸۲)

کرم الٰہی

مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی بیگووالیہ رح

آپ کے والد کا نام مولوی غلام النبی تھا۔ بن میاں شرف الدین بن میاں قوام الدین۔ بن میاں معصوم بن میاں علم الدین بن میاں شاہ رخ بن میاں شاہ داد بن میاں فتح محمد بن میاں باز ید بن میاں محمد فاروق رح۔

یہ شجرہ نسب بیاض خاندان فاروقیہ خطی میں اسی طرح ہے۔ مولوی کرم الٰہی فاروقی نے اپنے قلم سے یہی شجرہ نسب لکھا ہے۔ کتاب فیض محمد شاہی جلد اول۔ ص ۸۸۹ میں بھی یہی شجرہ درج ہے۔

مگر ڈاکٹر محمد نواز فاروقی حافظ آبادی رح نے کتاب انساب قریش میں میاں علم الدین سے اوپر شجرہ الٹ پلٹ کر اس طرح لکھا ہے۔ علم الدین بن محمد فاروق بن شاہداد بن شاہ فیروز عرف شاہ رخ بن فتح دین بن بایزید بن نعر اللہ بن شیخ فرید الدین گنج شکر رح

ڈاکٹر صاحب نے اس پر کوئی حوالہ نہیں دیا۔ میرے خیال میں پہلا شجرہ صحیح ہے۔ اور بابا فرید شکر گنج رح سے یہ انتساب درست نہیں۔ کیونکہ بابا صاحب تک سات سو سال کا زمانہ ہے جس میں کم از کم اکیس پشتوں کا وقفہ ہے۔ اور یہاں صرف تیرہ پشتیں لکھی ہیں۔

تربیت و تعلیم | آپ کے آباواجداد پہلے پانڈو کے۔ پھر منجر چھٹہ۔ پھر موضع لدھے والہ چیمیاں میں رہے۔ آپ کی ولادت اسی گاؤں میں ہوئی اور یہیں پرورش پائی۔ باپ دادا سے عالم و فاضل و طبیب ہوتے چلے آئے۔ آپ نے بھی علم ادب فارسی اور طبابت کو کمال تک پہنچایا۔ فن خوشنویسی بھی اچھی طرح سیکھا۔ کتابیں لکھ کر فروخت کرکے گھر کا خرچ چلاتے۔

Marfat.com

واقعہ بیعت | ایک روز آپ مسجد میں بیٹھ کر کتابت کر رہے تھے۔ اتفاقاً حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرات نوشاہ ثانی ابن سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق ہردواری سانبیانوی دہلی تشریف لائے۔ نماز عصر ادا کی اور مسجد میں چلنے پھرنے لگے۔ اور نرم نرم آواز سے یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

بے ادب را بسعادات بقا نزلتے نیست　　لاجرم شیوہ مردان سخندان ادب ست

چند بار اس کو تکرار فرمایا تو مولانا کرم الٰہی رح کے دل میں اس شعر سے ایسی تاثیر ہوئی کہ اسی وقت لکھنا چھوڑ دیا اور اٹھ کر حضرت نوشاہ ثانی رح کی تعظیم کی اور عرض کیا کہ مجھے غلامی میں قبول کیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحب کی بیعت ہو کر داخل سلسلہ نوشاہی ہوئے۔

روزینہ غیب | پیر روشن ضمیر نے آپ کو فرمایا کہ تم کتابت کا کام چھوڑ دو۔ یہ تکلیف دہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تم کو پانچ روپے روزانہ پہنچا دیا کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مدت العمر آپ کو یہ روزینہ بلتاریخ۔

پھر ایک مرتبہ حضرت نوشاہ ثانی رح نے اپنے خاص وقت میں آپ کو دعا دی کہ "میاں کرم الٰہی دیغ تیغ تمہاری چلتی رہے گی" اور قیامت کے روز ہمارے فقر کا جھنڈا تمہارے ہاتھ میں ہوگا۔

عبادت | آپ شریعت اور طریقت کے پابند۔ نماز پنجگانہ۔ اور نوافل تہجد پر مواظبت رکھتے۔ اوراد و اذکار نوشاہی کو پورا کرتے۔ پاس انفاس بھی ہر وقت جاری تھا۔[1] کثیر العبادت قوی النسبت تھے۔ اپنے پیر روشن ضمیر کی محبت میں سرشار رہتے۔ خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے جسمانی اور روحانی بیمار آپ کے دم مسیحائی سے شفا پاتے تھے۔

خوش طبعیاں

آپ نہایت خوش طبع اور شیریں زبان تھے۔ لطیفہ گو بذلہ سنج۔ بعض اوقات مسخری بھی کرتے جو پر لطف اور نتیجہ خیز ہوتی۔

---

[1] نبض محمد شاہی خطی جلد اول۔ ص ۲۹۷ بروایت سائیں اللہ رکھا ولد والد خود میاں جیو گجنڈ والے شرافت

Marfat.com

ہندوؤں اور مسلمانوں کا سلام | ایک دفعہ آپ کہیں جا رہے تھے۔ راستہ میں کسی جگہ ہندو اور مسلمان اکٹھے بیٹھے تھے۔ آپ نے ہندوؤں کو پہلے سلام دیا۔ "صاحب سلامت"، پھر مسلمانوں کو کہا "السلام علیکم"۔ اس بات پر ہندو لوگ مسلمانوں پر فخر کرنے لگے کہ حکیم صاحب نے ہم کو پہلے سلام دیا ہے۔ لہٰذا ہمارا مذہب بہتر ہے۔ آپ نے برجستہ جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارے مذہب میں استنجا پہلے کیا جاتا ہے۔ اور وضو بعد میں کیا جاتا ہے۔ اس جواب پر ہندو شرمسار ہوئے[۲]

مہر کن سے بات چیت | ایک دفعہ آپ نے مہر کن کو کہا کہ میری انگشتری کے نگین پر میرا نام "کرم الٰہی" کندہ کردو۔ اُس نے ازراہِ خوش طبعی کہا کہ بجائے "کرم" کے "کریم" لکھا گیا ہے آپ نے فرمایا۔ تو پھر آگے "گیر" لکھ دو۔ وہ شرمسار ہوا۔[۳]

باطنی دستار بندی | آپ کے چھوٹے بیٹے حکیم محبوب عالم بیان کرتے تھے کہ جب آپ کے والد مولوی غلام النبی رح کی وفات ہوئی تو حضرت نوشاہ ثانی رح فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لائے جب واپس چلے گئے تو آپ کو خیال آیا کہ حسب دستور فقرا جناب مرشد صاحب سے دستار بندی نہیں کرائی۔ رات کو جب سوئے تو خواب میں دیکھا کہ حضرت پاکھپتن جھڑ والے کے ہاتھ میں کئی دستاریں ہیں۔ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح ان کو فرماتے ہیں کہ میاں عبدالرحمٰن! فلاں دستار میاں کرم الٰہی کو پہنا دو۔[۴] چنانچہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے آپ کے سر پر دستار باندھی۔[۵]

مکتوبات

آپ کے تین عدد مکاتیب یہاں درج کئے جاتے ہیں جو آپ نے اپنے پیر و مرشد کے نام تحریر کئے۔

---

[۲] فیض محمد شاہی خطی۔ جلد نہم ص ۲۴۴۔ [۳] ایضاً۔ جلد ششم۔ ص ۳۱۴۔
[۴] ایضاً۔ جلد اول۔ ص ۳۸۶ [۵] یہ ایسا ہی ہے جیسا پیر بہاء الحق ملتانی کو سرکار دو عالم نے خرقہ پہنایا (تذکرہ ص ۱۲۶ مقدمہ شرر)

Marfat.com

مکتوب اوّل | " مقتدائے محمدیاں ۔ پیشوائے آلہیاں ۔ سلامت ۔

بندۂ کرم الٰہی بعد ادائے آداب تسلیمات معروض مے رساند ۔

یوسف رُخے درآید شاید بدیدۂ من ۔۔۔ مانند چاہِ کنعاں دارم براہ چشمے

وسلامتیِ ذاتِ ملکی صفات از جنابِ مجیب الدعوات دایماً طلبگار ۔ حسب الارشاد واجب الانقیاد در موضع ملھکے رسیدہ یک تھان پارچہ خام بقدرِ سیزدہ[۱۳] درعہ از بوٹا ملھکا گرفتہ آمدہ وچیزہائے خود از سیالکوٹ خریدکردہ بخدمت ارسال داشتہ ۔ امید کہ خواہد رسید ۔ وبخدمت جمیع صاحبان بوٹا شاہ ومکھن شاہ ومحمد امین ومحمد شفیع وحافظ روح اللہ واکبر علی وفاضل شاہ وجمیع پاکدامنان ومائی صاحبہ بندگی بعد انکسار پذیرا فرمائیند ۔

ایں قالبِ فرسودہ گر از کوئے تو دور است ۔۔۔ القلب علیٰ بابک لیلاً ونہاراً

آں کسے را کہ حالِ من پرسد ۔۔۔ یک بیک را سلامِ من برساں "

مُہر ذکرم الٰہی ؛

مکتوب دوم | " ع مشکل بتوجہ تو آساں

برداشتہ از خاک ونواختہ لطف فقیر کرم الٰہی ابراز لوازم تواضع باتخاضع را ذریعہ افتخار دارین پنداشتہ مبرہن رائے عالی میگرداند کہ از شنیدنِ خبر فرحت اثر زبانی فقیر بخشا خاطرم گل گل بشگفت ۔ عالم برایں منوال کہ عرصہ عیشت دشمنش روز میگذرد کہ بعارضہ تپ علیل ماندم ۔ ودشمنانِ عبدالحکیم ہم والدہ وے ہمیں علت کسلمندی مانده اند ۔ الحال بفضلِ الٰہی قدرے رعایت صحت ۔ انشاء اللہ ہرگاہ مزاج بصحت کشیدہ بدارد دیدہ نورے حاصل کنم واز قدمبوسی مشرف شوم ۔ ومسمی غلام محمد نبیرہ ، نہایت عداوت دارد ودر مسجد

Marfat.com

حافظ نشانده - توقع واثق کہ توجہ برحالِ این مضطرب یاد نمودہ بیخ کنی یعنی استیصالِ دشمن نا مبردہ نمائیند - کہ این خار بجانم میخلد - خدارا این خار دفع نمائیند - و بخدمت مائی صاحب جیو و صاحبان محمد امین صاحب و محمد شفیع صاحب و بوٹا شاہ صاحب بندگی بعد نیاز قبول فرمائیند ۔"

مکتوب سوم | بندہ کرم الٰہی لوازم سجدات معتقدانہ و مراسم تسلیمات فدویانہ بجا آوردہ معروض بحضور پر فور السرور سراپا نور حضرت میانصاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ میرساند - للہ الحمد کہ فیمابین ابواب خیریت و فرحت مفتوح - تکیہ گاہ - حسب الامر قدر توام کتاب طلا کار یعنی کلمات موسیٰ از میان محمد آوردہ مقابلہ نمودہ بود - بجائے شک اول تخمیناً بقدر شانزدہ[16] و بشک دوم ہفدہ[17] ورق ناقص بظہور انجامیدہ میخواست کہ باین چنین خط ناقص کتابت نمایم ولیکن چون نیک نگریستم و خوض کردم دانستم کہ از عدم خوشخطی ازین ترک ترک بہتر - و این شک لایق شق میگردد - ولہذا بخدمت آنحضرت معروض داشتہ - امید کہ اگر فراغت افتد تا چند روز قبل از عاشورہ رونق افزائے کلبۂ احزان این بے جان و نورافزائے چشمان نگران باشند - و بخدمت مائی صاحبہ معہ مستورات محترمات و جمیع صاحبزادگان صاحب بوٹا شاہ و مکھن شاہ و محمد امین و محمد شفیع و حافظ روح اللہ و علی اکبر و فاضل شاہ بندگی بعد نیاز پذیرا افتد - اگر مرضی مبارک تشریف آوردن باین صوب باشد تا عین شفقت و الا نہ خلل فرمائیند کہ باین زشت خطی ناقص را کامل کند - ؎

جو سگ ہو دے دربار داگل میں پیشہ اقرار دا
خاوند نہیں کر کار دا ایہ چال ہے مینسار دی[18] "کرم الٰہی"

---

[16] یہ تینوں مکاتیب اصل خطی مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی - میرے کتبخانہ میں موجود ہیں - شرافت

Marfat.com

تصنیفات

آپ نے اکثر کتب صوفیائے کرام کے مطالعہ سے چودہ[۱۴] سال کے عرصہ میں تین[۳] عدد کلاں[۶] شجرے مرتب کئے۔ جن میں سے دو[۲] عدد کپڑے پر ہیں۔ اور تیسرا کاغذ پر ہے۔ اس کے نیچے کپڑا لگایا ہے۔ ان میں صوفیوں کے سب سلسلوں کے شجرے۔ اور بعض کے نسب نامے اور تاریخہائے وفات۔ اور بعض کے مختصر حالات اور کوائف بھی درج کئے ہیں۔ یہ شجرے ۱۲۹۴ھ / ۱۸۷۷ء میں مکمل ہوئے۔ بطورِ گلزار بنائے گئے۔ جدولیں اور دائرے بنا کر ان میں نام لکھے ہیں۔

یہ شجرے ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء میں میں نے [شرافت نے] مضمون کے لحاظ سے دوکتا بیں مرتب کردی ہیں۔

۱۔ گلزارِ آدم | اس میں شجرہ جات مذکورہ میں سے نسب نامے یکجا کر دئیے ہیں۔

۲۔ گلزارِ فقرا | اس میں محض طریقت کے شجرے اکٹھے کر دئیے ہیں۔

اعترافِ کمال

مولانا مفتی غلام سرور لاہوری رح نے ۱۲۸۰ھ میں کتاب خزینۃ الاصفیا تالیف کی تو شاہی خاندان کے بزرگوں کے حالات حضرت سید مکھن شاہ لاہوری رح سے طلب کئے۔ انہوں نے مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی صاحبِ ذکر ہذا کو کہا۔ آپ نے چند صفحات مسجع و مقفّٰی عبارت میں لکھ کر ان کو دئیے۔ انہوں نے مفتی صاحب کو پیش کئے۔ مفتی صاحب نے پڑھ کر کہا کہ مولوی لوگ عبارت بنانے میں اپنی علمیت جتاتے ہیں۔ سید مکھن شاہ نے فرمایا۔ کہ مفتی صاحب! اگر تمہارے جیسا ایک سو غلام سرور اکٹھے ہو تو مولوی کرم الٰہی کی ایک خنصر انگلی جیسا نہیں ہو سکتا۔

سہ پہلے دو نو شجرے جو کپڑے پر ہیں۔ یہ آجکل ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں مولانا کرم الٰہی کے پوتے حکیم محمد حسن ولد حکیم محبوب عالم فاروقی کے دولتخانہ میں بمقام بیگووال ضلع سیالکوٹ موجود ہیں۔ اور تیسرا شجرہ جو کاغذ پر مرقوم ہے۔ وہ آپ نے اپنے مرشد کی اولاد کو نذرانہ میں دیا تھا۔ وہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ شرافت

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ میاں عبدالحکیم ؒ

۲ حکیم محبوب عالم ؒ

- دونو آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

تاریخ وفات | مولانا حکیم کرم الٰہی فاروقی کی وفات۔ اتوار۔ بارہویں[۱۲] ذیقعد ۱۳۲۱ھ ایکہزار تین سو اکیس ہجری۔ مطابق اکتیسویں[۳۱] جنوری ۱۹۰۴ء ایکہزار نوسو چار عیسوی موافق انیسویں[۱۹] ہاینگ سنہ ۱۹۶ ایکہزار نوسو ساٹھ بکرمی[۵] میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ چار جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع بیگووالہ۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادہ ہائے تاریخ

۱ "اعظم علی" ۱۳۲۱ھ

۲ "غمگسار" ۱۳۲۱ھ

---

[۵] مکتوب مولوی عبدالحکیم بیگووالیہ، فیض محمد شاہی خطی۔ جلد اول۔ ص ۵۲۷ شرافت

Marfat.com

کرم بخش

صوفی کرم بخش فاضل شاہی لاہوری رح

آپ مرید و خلیفہ بابا گلاب شاہ لاہوری رح کے تھے۔ وہ مرید بابا علی اکبر شاہ کے۔ وہ مرید شیخ عادل شاہ لاہوری کے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے چوتھے حصہ موسوم بہ "تاج التراجم" میں لکھا جا چکا ہے۔

آپ چند عرصہ درگاہ حضرت داتا فاضل شاہ قلندر نوشاہی لاہوری رح کے متولی بھی رہے۔ صاحب علم درویش تھے۔ پیشہ کفشہ دوزی کیا کرتے۔ فارسی اور اردو میں شعر بھی کہتے تھے۔

تصنیفات

آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک خطی بیاض میں ایک شجرہ شریف۔ اور ایک نظم جو شیخ فاضل شاہ لاہوری رح آپ کی تصنیف سے ملی ہیں۔ وہ یہاں درج کی جاتی ہیں۔

شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی

یہ شجرہ آپ نے فارسی میں نظم کیا۔ تاریخ تمام ۲۰ شعبان المبارک ۱۲۹۹ھ مطابق ۷ جولائی ۱۸۸۲ء ؎

یا الٰہی از طفیل خواجۂ بر دوسرا — خاتم پیغمبراں یعنی محمد مصطفےٰ

یا الٰہی از طفیل حیدرِ مشکل کشا — گوہرِ بحرِ ولایت ہادیِ راہِ ہدیٰ

از طفیلِ رونقِ شرعِ نبی عالی مقام — افسرِ شاہانِ فلک درگہ حسن بصری بنام

از طفیلِ حضرتِ عالی گہرِ پاک و نجیب — آں شہنشاہے کہ بر فلکِ عجم زاہد حبیب

Marfat.com

از طفیلِ آں گُلِ گلزارِ دینِ مصطفٰے — حضرتِ داؤد ثانی سایۂ لطفِ خدا
از طفیلِ آں گُلِ گلدستۂ باغِ جناں — حضرتِ معروف فخرِ پیشوائے انس و جاں
آں سَرِ سَرْوِ سَخا کز راستی دارالگہر — شمعِ بزمِ مسندانِ شرعِ سیّدِ خیر البشر
دستگیرِ بیکساں آں سرمۂ چشمِ امید — شیرِ میدانِ شجاعت حضرتِ شاہِ جنید
یا الٰہی دِہ مرا در ہر دو کون نقدِ مراد — از طفیلِ حضرتِ بوبکر شبلی پاک زاد
از طفیلِ لعلِ کانِ دانش و والا مقام — طالبِ حق عبدِ واحد آں عزیزِ خاص و عام
از طفیلِ آں مہِ لطفِ خدائے ذوالجلال — فرخِ کرطوسی محیطِ علم و خورشیدِ کمال
از طفیلِ آں جنابِ مریمِ دلہائے ریش — بوالحسن بہنامِ شاہِ مرتضٰی جانِ قریش
از طفیلِ عاشقِ حق خندۂ صبحِ امید — شاہ شاہاں حضرتِ مخدومِ عالم بوسعید
از طفیلِ آں بہارِ گلشنِ صدق و صفا — راحتِ جانِ محمد نورِ چشمِ مرتضٰے
دستگیرِ بیکساں شامِ ولایت را سحر — غوثِ اعظم قطبِ عالم رہبرِ جن و بشر
از طفیلِ آفتابِ نورِ حق در زیرِ دلق — حضرتِ سلطان احمد سیدی محمود خلق
از طفیلِ اخترِ برجِ صفا عالی جناب — خواجۂ ہر خواجگاں آں سیفِ دیں عبدالوہاب
از طفیلِ آں نہالِ بوستانِ مصطفٰے — چرخِ عظمت سیّدِ بولفرِ دیں کانِ حیا
از طفیلِ آفتابِ آسمانِ اعتلا — سیّدِ صوفی صفا را صبح و صبحِ اصطفا
از طفیلِ آں شہِ بحر و ولایت را گہر — سیّد احمد احمدِ مختار را لختِ جگر
اخترِ برجِ سعادت سایۂ لطفِ الٰہ — سیّدِ مسعود عرفِ معرفت صبح و ضیا
از طفیلِ عاشقِ حق مجمعِ ناز و نیاز — از کرم ہائے علی سیّد علی آں سرفراز

سلہ یہ اسم شجرہ میں نہیں۔ فالتو درج ہو گیا ہے۔

سلہ یہ نام اور شعر زائد ہے۔ شجرہ میں داخل نہیں۔ اشرافت

Marfat.com

از طفیلِ میرِ بزمِ سروری والا لقب — سیّد شاہ میر شاہِ خسروانِ عالی نسب
از طفیلِ نورِ چشمِ شافعِ روزِ جزا — سیّدِ پاکاں جنابِ شمس دیں صبحِ صفا
از طفیلِ سرفرازِ لطفِ ربِّ ذوالجلال — حضرتِ سیّد محمد غوثِ آں صاحب کمال
از طفیلِ آں شہِ ہر دردِ دلہا را دوا — حضرتِ سیّد مبارک گوہرِ تاجِ سخا
از طفیلِ افسرِ اوجِ سریرِ برتری — حضرتِ معروف چشتی صدرِ بزمِ سروری
از طفیلِ آں نگینِ خاتمِ دستِ سخا — حضرتِ شاہ سلیماں گوہرِ لطف و عطا
از طفیلِ آں جنابِ فیضِ بخشِ انس و جاں — بے نوا را گنج بخشِ آں نوشتہ شاہِ شہاں
از طفیلِ آنکہ از الطافِ او زرگشت خاک — پاک رحماں کیمیائے رحمتِ رحمانِ پاک
از طفیلِ آنکہ باشد در عبادت چوں ملک — عبدِ رحماں پیشِ او شد سرنگوں چرخِ فلک
از طفیلِ مستِ جامِ معرفت نورِ صفا — شاہِ فاضل آں قلندر مشربِ رندِ آشنا
از طفیلِ دافعِ جور و جفا عالی جناب — شاہِ عادل آنکہ عادل شاہ شد او را خطاب
از طفیلِ آں جہانگیرِ ولایت ذوالکرام — شاہِ اکبر اکبرِ شاہِ شہاں والا مقام
از طفیلِ بلبلِ باغِ امیدِ خاص و عام — رنگ و بوئے معرفت شاہِ گلاب دارستہ نام
تا نبی شامِ نبوت را ست شمعِ تابدار — تا علی بر شمعِ آں قرباں شدہ پروانہ وار
چشمِ ما تا اشک ریزاں ست در دردِ حسین — آں حسین ابنِ علی آں مصطفےٰ را نورِ عین

تا قیامت دار روشن شمعِ ایمانِ مرا
از پئے عزّ و کرم بخشائے خدا جانِ مرا

منقبت شاہ فاضل قلندر لاہوری رح

گشت از داغِ غمِ تو سینۂ من لالہ زار — اے گلِ گلزارِ عرفاں را تو ئی ابرِ بہار
در دلِ نامت ہمچو بلبل میکنم لیل و نہار — خوانمش در اشتیاقِ ایں غزل را بارِ بار
مہرِ تو در سینہ ام پنہاں چو مستی در شراب — شوقِ تو در خاطرم مضمر چو سوزاں در شرار

Marfat.com

بسکہ میگیرم بشوقِ حضرتت لیل و نہار
قلزمِ چشمِ ترم دارد گہر را در کنار

سوئے من اے ساقیِ میخانۂ وحدت مگر
مے رہائید نشۂ نامِ تو اندوہِ خمار

صبر و بزم سروری ہائے ذاتت اے عالی جناب
فاضلی و نامِ تو فاضل مدت یک پنیکار

سر ز جیبِ ذرۂ خاکم زند خورشید حشر
آسماں گردد اگر از تربتم خیزد غبار

خلعتِ عرفاں کرم بخشش گدا را کن عطا
تا کند از خویش یکسو این قبائے مستعار

بتاریخ ۲۸ ماہ صفر ۱۲۹۹ ہجری

رباعی در مدحِ شاہ فاضلؒ

بیا بہ سلسلۂ خاندانِ نوشاہی
کنی بہ کشورِ عرفاں امیری و شاہی

بدوجہاں چہ غمی بارِ منعمت بردش
بسوئے حضرتِ فاضل شدہ آہِ من راہی

اولاد آپ کا ایک ہی بیٹا سائیں محمد دین تھا۔ جو آپ کا بھی مرید و خلیفہ تھا۔

سالِ وفات صوفی کرم بخش کا انتقال ۱۳۱۷ھ ایکہزار تین سو سترہ ہجری مطابق ۱۹۰۰ء ایکہزار آٹھ سو ننانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۶۲ سال تین ماہ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار لاہور متصل ریلوے سٹیشن تکیہ داتا فاضل شاہ قلندر میں ہے[1]

مادۂ تاریخ

"ذی رتبہ" ۱۳۱۷ھ

---

[1] صوفی کرم بخش لاہوری کے حالات میرے ایک عزیز میاں محمد اشرف نوشاہی لاہوری نے اپنے ایک مکتوب میں مجھے ارسال کئے۔ جس کا پتہ یہ ہے۔ معرفت ایس فضل الرحمن اینڈ کمپنی ۳۷ ہی ٹی روڈ لاہور۔ مرتب

Marfat.com

(۸۴)

کرم شاہ

شیخ کرم شاہ حسن والیہ رح

آپ کے آباواجداد قوم برہمن سے تھے۔ اور ہندو مذہب رکھتے تھے۔ آپ کا نام کرم چند تھا۔ موضع حسن والی ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

اسلام قبول کرنا ایک مرتبہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرت نوشاہی ثانی برخورداری ساہنیالوی رح موضع حسن والی میں تشریف لے گئے۔ آپ نے اُن کے انوار ولایت کو دیکھا تو معہ اہل وعیال کے اُن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ آپ کا اسلامی نام کرم شاہ رکھا گیا۔

بیعت طریقت آپ حضرت نوشاہی ثانی رح کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اور سلوک قادریہ نوشاہیہ پورا کرکے خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ آپ اپنے پیر روشن ضمیر کے نہایت منظور نظر تھے۔ اُنہوں نے دعا فرمائی تھی کہ کھانا اور لباس تم کو عمدہ اور نفیس ملا کرے گا چنانچہ آپ کا باطن فقیرانہ۔ اور ظاہر امیرانہ تھا۔ آپ پاکباز عارف باللہ تھے۔ بہت لوگ آپ سے بہرہ یاب ہوئے۔

اولاد آپ کے دو بیٹے تھے۔ میاں امام الدین اور میاں محمد۔ دونوں آپ کے ہی مرید تھے۔

Marfat.com

(۸۵)

کوڈی شاہ

بابا کوڈی شاہ مجذوب رح

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہِ ثانی ساہنیالوی رح کا مرید و درویش مجذوب الطوار تھا۔

مجذوبانہ کلام | ایکمرتبہ یہ درویش حضرت نوشاہِ ثانی رح کے ہمراہ سفر میں تھا۔ ایک گاؤں میں کمہاروں کے گھر ڈیرہ تھا۔ سردیوں کا موسم تھا۔ رات کو پیار کے اندر سوئے تھے۔ کوڈی شاہ کو حاجت ہوئی تو اُٹھ کر پیار میں پیشاب کر دیا۔ کمہاری صاحب خانہ نے جھڑکا کہ باہر جا کر پیشاب کرو تو ناراض ہو کر اُس کو کہا کہ ٹکے ٹکے کے گدھے اندر پیشاب کریں اور کوڈی شاہ سردی میں باہر جاوے۔ [1]

---

[1] تفیض محمد ساہی حطی جلد اول ص ۵۰۰۔ سرور بیت سائیں اللہ رکھا ولد سیاں جیوں گوجر جنڈ والا شرافت

Marfat.com

گ

(۸۲)

گلاب شاہ

بابا گلاب شاہ کوٹلی والے

آپ قوم باندہ سے تھے۔ موضع کوٹلی بال گوبند المعروف کوٹلی ریت والی بضاعات قلعہ دیدار سنگھ میں سکونت رکھتے تھے۔

شجرۂ بیعت آپ مرید و خلیفہ بابا رمضان شاہ۔ ساکن جوڑا سیاناں۔ ضلع گوجرانوالہ کے وہ مرید بابا عظیم شاہ کوٹلی والے کے۔ وہ مرید میاں غلام رسول ولد میاں خدا بخش رحمانی بھڑی والے کے۔ وہ مرید میاں بختاور ولد میاں شکر علی رحمانی بھڑی والے کے تھے۔ [1]

درگاہِ سلیمانیہ میں حضوری آپ چند عرصہ اپنے دادا پیر بابا عظیم شاہ کوٹلی والے کے مزار پر جاروب کش رہے۔ وہاں سے آواز آئی۔ تمہارا فیض حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح کے پاس ہے۔ چنانچہ آپ اُن کے مزار پر بمقام بھلوال تشریف حاضر ہوئے۔ وہاں رات کو مراقبہ کیا۔ آپ پر منکشف ہوا کہ آپ کے گرد ایک دیوار بن گئی ہے۔ ایک نور کا شعلہ آسمان سے اُتر کر اُس چاردیواری میں نازل ہوا۔ پھر ایک سانپ کی شبیہ نظر آئی اس کے بعد شیر نمودار ہوا۔ وہ صورتیں غائب ہوگئیں اور آواز آئی تم کو گلاب شاہ کر دیا ہے۔ تم کوٹلی میں چلے جاؤ۔ چنانچہ آپ نے کوٹلی بال گوبند میں ڈیرہ لگا دیا۔

کرامات

بچہ پیدا ہونے کی دُعا منقول ہے کہ آپ کا جسم بھاری اور پیٹ بڑا تھا۔ ایک دن کوٹلی میں

---

[1] میاں بختاور رحمانی بھڑی والہ کا ذکر شریف التواریخ کی دوسری جلد طبقات النقشبندیہ کے پانچویں طبقہ میں بھی بعجائے شرافت

Marfat.com

چکر لگا رہے تھے کہ ایک زمیندار عورت نے کہا بابا جی! آپ حاملہ ہیں۔ آپ نے فرمایا تم بھی حاملہ ہو، چنانچہ اس کو حمل نمودار ہو گیا، جب پیدائش کا وقت ہوا تو اس کو بچہ پیدا نہ ہوتا تھا، آپ پھر اس کوچہ میں چلے گئے تو اس عورت نے کہا بابا جی! کیا آپ کو بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ اب تو ہلکے ہو۔ آپ نے فرمایا تم کو بھی بچہ پیدا ہو گیا ہے چنانچہ خدا کے ام سے اس کو لڑکا پیدا ہوا۔

تولید فرزند کی دعا ایک مرتبہ آپ لاہور گئے۔ وہاں ایک عورت نعامت کشمیرن نے عرض کی کہ میرے ہاں اولاد نہیں، آپ نے دعا فرمائی۔ اس کو حمل کے آثار ظاہر ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ پھر لاہور وارد ہوئے۔ اس کو پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ آپ سے تو کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ البتہ فلاں مولوی صاحب سے میں نے تعویذ لئے تو کچھ امید لگ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر مولوی صاحب کی دعا کا اثر ہے تو نو مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو جائے گا۔ اور اگر ہماری دعا کا اثر ہے تو پیدا نہ ہوگا، چنانچہ ساڑھے گیارہ[1] ماہ گزر گئے کچھ پیدا نہ ہوا۔ آخر اس عورت کو پالکی میں اٹھا کر کوٹلی میں آپ کی خدمت میں لائے تو اسی وقت لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد اس عورت کو دس[2] بچے پیدا ہوئے۔

نماز کی جماعت کرانا ایک مرتبہ آپ کے دوست سائیں امیر شاہ چشتی ساکن چک واگو ضلع گوجرانوالہ آپ کے پاس کوٹلی میں آئے۔ نماز ظہر کا وقت ہوا تو دونو صاحب وضو کر کے نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ دونو ایکدوسرے کو کہتے کہ آپ امام بنیں۔ آخر بابا گلاب شاہ مصلّہ پر کھڑے ہو گئے۔ جب فارغ ہو کر کے سلام پھیرا۔ تو سائیں امیر شاہ نے دیکھا کہ پچاس شخص صف میں دائیں طرف اور پینتالیس[3] شخص بائیں طرف کھڑے ہیں۔ پھر وہ اشخاص غائب ہو گئے۔ تو سائیں امیر شاہ آپ کے کمالات کا معترف ہوا۔

---

[1] مکتوب میاں نیک محمد ولد شیر محمد کشمیری ساکن محلہ چک ضلع گوجرانوالہ بروایت سائیں حمید علی فقیر نوشاہی ساکن ٹھیڑی گلاں ضلع گوجرانوالہ۔ [2] مکتوب سائیں نور الدین درویش ساکن چک منڈیوں ضلع گوجرانوالہ شرافت

Marfat.com

یاران طریقت | آپ نے تمام عمر شادی نہیں کی۔ مجرد رہے۔ آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	میاں امام شاہ ولد میاں پیر بخش رحمانی	بھڑی شریف	گوجرانوالہ
۲	میاں خدا بخش ولد میاں پیر بخش رحمانی	〃	〃
۳	میاں محمد الدین ولد میاں عمر شاہ رحمانی	〃	〃
۴	بابا بودھائے شاہ ارائیں	کوٹلی بال گوبند	〃
۵	بابا امام شاہ ارائیں	〃	〃
۶	سائیں پیراں دتہ ارائیں	〃	〃
۷	بابا توکل شاہ کمہار	چک سندھواں	〃
۸	بابا چوغطے شاہ بافندہ	〃	〃
۹	سائیں دتے شاہ موچی	سادو گورایہ	〃
۱۰	سائیں کوڈے شاہ کمہار	بڈھا گورایہ	〃
۱۱	سائیں فتح الدین بافندہ	لوتالہ	〃
۱۲	سائیں دتے شاہ کمہار	پھلسوکے	〃
۱۳	سائیں مہر علی جٹ	کھتے کے	〃
۱۴	سائیں لال دین جٹ	چک گورداس	〃
۱۵	بابا جوانے شاہ چوہڑا	ساگو بھاگو	〃

زمانہ وفات | بابا گلاب شاہ کی وفات تیرہویں صدی ہجری کے آخری ربع میں ہوئی۔

مدفن | آپ کا صندوق سات سال تک امانت کے طور پر دفن رہا۔ سات سال کے بعد ٹکا لگ گیا۔ تو جسم امن دار ن تھا۔ دوبارہ وہیں کوٹلی بال گوبند ضلع گوجرانوالہ میں دفن ہوئے۔ ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۳ء میں سائیں حیدر علی درویش نے سات سو روپیہ کی لاگت سے مزار پر گنبد

Marfat.com

بنوایا ہے۔ اور پانسو روپیہ خرچ کر کے پاس مسجد تعمیر کرائی ہے۔ سالانہ میلہ ماہِ جیٹھ کی چھٹی تاریخ کو ہوتا ہے۔ [1]

شجرہ فقرائے بابا بگلاب شاہ کوٹلی ولی

- سائیں پیراں دتہ ارائیں۔ ساکن کوٹلی بال گوبند۔ اس کا میلہ ۱۳ جیٹھ کو ہوتا ہے
  - اللہ دتہ ارائیں میرالی والہ
  - نتھو ارائیں میرالی والہ
- سائیں دتے شاہ کمہار چھتوکے۔ گوجرانوالہ
  - اللہ جوایا کمہار چھتوکے
- بابا چوغطے شاہ بافندہ ساکن چیمہ سندھواں۔ اس کا میلہ ۱۱ جیٹھ کو ہوتا ہے
  - رمضان ارائیں سجادہ نشین چیمہ سندھواں
  - فتح دین ارائیں چیمہ سندھواں
- سائیں فتح الدین بافندہ توتالہ۔ ضلع گوجرانوالہ
  - لدھا بافندہ توتالہ
  - لبھا بافندہ توتالہ
- سائیں دتے شاہ موچی ساکن سادھوکے ضلع گوجرانوالہ
  - اپنے گاؤں میں ایک چبوترہ بھی کیا۔ اس کا میلہ ۲ رہاڑ کو ہوتا ہے۔
  - سائیں وزیر شاہ لوہار۔ ساکن رنجانی متصل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
    - سائیں خیر علی جٹ قلعہ دیدار سنگھ
      - سائیں رمضان فقیر۔ بھتر۔ ضلع گوجرانوالہ
    - سائیں کرم دین موچی۔ ساکن اوڈھو ضلع گوجرانوالہ، ۱۳۷۶ھ بمطابق ۱۹۵۷ء اپنے دادا پیر سائیں دتے شاہ کی قبر پر مجاور تھا۔
- بابا جوائے شاہ چوہڑا۔ ساگو بھاگو ضلع گوجرانوالہ
  - سائیں بھوپو شاہ چوہڑا چیمہ سندھواں
    - سائیں بدھو شاہ چوہڑا چیمہ سندھواں
  - سائیں اردو شاہ چوہڑا ساگو بھاگو۔

---

[1] مکتوب سائیں نور الدین درویش مراسی چیمہ سندھواں۔ سائیں حیدر علی بافندہ ۱۳۷۷ھ بمطابق ۱۹۵۷ء میں بمقام ٹھیری ٹھلہ ضلع گوجرانوالہ میں بابا فتح شاہ کی خانقاہ پر رہتا تھا۔ یہ مرید سائیں امام شاہ کا۔ وہ مرید سائیں باغ علی کا۔ وہ مرید سائیں وزیر شاہ کا۔ وہ مرید بابا توکل شاہ کا۔ وہ مرید بابا بگلاب شاہ کوٹلی والا کا۔ شرافت

Marfat.com

(۸۷)

گوہر

میاں گوہر حجام پیرکوٹی رح

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری سابنپالوی رح کا راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ اس کی سکونت موضع پیرکوٹ میں تھی۔ جو قصبہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ سے شمال کی طرف ایک گاؤں ہے۔

اِس کے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانی رح بمعہ اپنے پوتے سید حافظ رُوح اللہ رح خلف اکبر مولانا سید محمد امین مختار السالکین رح کے اِس کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ رات کو تہجد کی نماز کے واسطے اُٹھے۔ تو اُن کو سانپ ڈس گیا۔ اور انتقال فرما گئے پہیں سے اُن کا جسد اطہر سابن پال شریف لے جاکر گورستانِ حضرت نوشاہ عالیجاہ رح میں روضہ مبارک سے مغرب کی طرف دفن کیا گیا۔

یہ ۱۲۸۶ھ ایکہزار دوسو چھیاسی ہجری کا واقعہ ہے۔ اُسوقت میاں گوہر حجام بقید حیات تھا۔ اور پیرکوٹ میں موجود تھا۔

Marfat.com

(۸۸)

گھڑی ساز

گھڑی ساز مجذوب لاہوریؒ

یہ سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری کا مرید مخلص تھا۔ کتاب اسرار التصوف حصہ دوم میں اس کے حالات اس طرح لکھے ہیں۔

"ایک گھڑی ساز جس کا نام یاد نہیں۔ نہایت ہی راسخ الاعتقاد اور صادق الیقین تھا۔ ہر روز علی الصباح نہایت لذیذ اور نفیس کھانے پکا کر (سید فضل شاہ مجذوب کی خدمت میں) لاتا اس کی دلی آرزو یہ ہوتی کہ آپ نوش فرما دیں۔ مگر آپ کہہ دیا کرتے کہ یہ محتاج کھانا ہے۔ کبھی ایک آدھ لقمہ تناول کر لیتے۔ تو وہ ایسا خوش ہو جاتا کہ گویا تخت سلطنت مل گیا۔ مدتِ مدید کے بعد ایک روز کہنے لگا۔ مجھے آپ کی خدمت کرتے ہوئے مدت مدید گذر گئی ہے کچھ دلوائیے۔ آپ نے ایک پیسہ نکال کر دے دیا، وہ تو آگ بگولا ہو گیا، اور غضب آلود ہو کر کہنے لگا۔ میری اسقدر مدت کی خدمت کا بس یہی ثمرہ ہے۔ اور کنارے کر چھاتی پر چڑھ بیٹھا۔ بڑی مشکل سے لوگوں نے آپ کو (سید فضل شاہ کو) اس کے ہاتھ سے بچایا۔ خانقاہ سے نکلتے ہی کپڑے پھاڑ ڈالے۔ اور تادمِ مرگ یہی کہتا رہا کہ "دے دے گا سوے گا۔ نہ دے گا نہ لے گا" آخر کار مقبولِ خلائق ہوا۔"

Marfat.com

(۸۹)

گہنا

میاں گہنا عادل گڑھی رح

اس کے والد کا نام سکندر۔ قوم دھاڑیوال پیشہ حجامت تھا۔ عادل گڑھ چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ میں سکونت تھی۔ حضرت مولانا سید حافظ قتل احمد پاکزات نوشاہ ثانی رح غوردار ساہنیالوی رح کا مخلص مرید تھا۔

اخلاق وعادات | نماز، روزہ کا پابند تھا۔ نماز فجر سے پہلے کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد کیا کرتا۔ درویشوں کی خدمت بجا لاتا۔ فقرا سے محبت رکھتا۔ نیک نیت سلیم تھا۔ نیک کلام کیا کرتا۔ اخیر عمر میں زیادہ تر مسجد میں وقت گذارتا۔ کھانا وہیں منگاتا ہر سال بائیسویں ساون کو اپنے مرشد صاحب حضرت نوشاہ ثانی رح کا ختم شریف کیا کرتا

نصائح | اپنی اولاد کو نصیحت کیا کرتا۔ بیٹا نیک کلام کیا کرو۔ برے کاموں سے بچتے رہا کرو۔ اپنے باپ دادا کی عزت کو داغ نہ لگانا۔

اولاد | اس کے دو بیٹے ۱ اللہ دتا اور ۲ اللہ لوک ہوئے۔ اور ایک لڑکی رانج بی بی نام تھی۔

تاریخ وفات | میاں گہنا کی وفات بعمر نوے ۹۰ سال پندرہویں ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ ایکہزار تین سو تینتیس ہجری۔ مطابق اٹھائیسویں ۲۸ جولائی ۱۹۱۵ء ایکہزار نو سو پندرہ عیسوی بس بعہد سلطنت جارج پنجم دلد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ ۶ چھ جلوسی تھا۔

مدفن | حافظ عبداللہ چشتی تلامی امام مسجد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر عادل گڑھ چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ میں ہے۔ [1]

مادہ تاریخ "چراغ صلح" = ۱۳۳۳

[1] فیض محمد شاہی خطی جلد پنجم ص ۲۰۶ شرافت

Marfat.com

(۹۰)

گھوڑے شاہؒ

بابا گھوڑے شاہ گیلانیؒ

آپ کا نام سید عباس علی تھا گیلانی خاندان سے تھے۔ بابا لال شاہ گوجر طوروالہ کے مرید تھے۔ چونکہ آپ اپنے مرشد صاحب کو کاندھے پر اٹھا کر سیر و سیاحت کرایا کرتے تھے اس لئے گھوڑے شاہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ایک درویش پر توجہ مولوی مقبول محمد جلالوی نے سبیل سلسبیل ص ۷۰ میں لکھا ہے کہ "آپ کی روحانی طاقت اور توجہ زبردست تھی۔ ایک درویش مبتدی زاہد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کی منازل کا حال دریافت کیا۔ درویش نے کچھ بیان کیا تو فرمان ہوا کہ آج رات ہمارے ہاں رہو۔ بعد نماز عشا عباس علی صاحب نے درویش کو اپنے پڑوس کی مسجد میں مراقب بٹھا دیا۔ بعد نماز فجر وہ درویش باہر آیا۔ برادرانِ طریقت سے وہ درویش متکلم ہوا کہ الحمدللہ شاہ صاحب کی توجہ باطنی نے ایک رات میں میرا سالہا کا سفر طے کرا دیا۔"

دوستوں پر شفقت مولوی مقبول محمد کے ساتھ آپ کی بہت محبت تھی۔ چنانچہ لکھتے ہیں "اس خاکسار پر حضور اس حد تک مہربان شفیق رہے کہ بحالتِ علالت عبشکل سوار ہو کر خود میرے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ میری عمر کا اب اخیر قریب ہے اور چند باتیں باقی ہیں۔ یہ فرمان پاکر بندہ مشکور ہوا۔" [1]

---

[1] سبیل سلسبیل ص ۷۰۔ شرافت

Marfat.com

لال شاہ

بابا لال شاہ کشمیری کابلی رح

یہ سید فضل شاہ مجذوب گردیزی لاہوری رح کا مرید و خلیفہ تھا۔ حکیم احمد علی خاں لاہوری نے اسرار التصوف حصہ دوم میں اس کے متعلق لکھا ہے۔

"لال شاہ۔ یہ کشمیری تھا۔ تاجران کشمیر کے قافلہ کے ساتھ حضرت کی خانقاہ میں اترا تھا۔ قافلہ کو چھوڑ کر حضرت [سید فضل شاہ] کی خدمت اختیار کی۔ اور رات دن خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ مرض الموت میں آپ نے قے کی۔ اس نے چاٹ لی جب حضرت کی سوم ہو چکی تو یہ کابل کو چلا گیا۔ اور مرجع خلائق ہوا۔ بی بی مرواریہ بیگم امیر افضل خاں اس کی معتقد تھیں۔ انہوں نے حضرت کی خانقاہ کے نقشہ پر اس کے لئے کابل میں خانقاہ بنوادی۔ سنہ ۱۲۹۰ھ میں لاہور آیا۔ اور حضرت کا عرس اور مزار پر چلہ کیا۔ اس کے ساتھ ۱۸۷۳ء ایک کابلی خادم تھا۔ یہ ایسا باادب تھا کہ ہر وقت دست بستہ کھڑا رہتا۔ اور اشارہ کا منتظر رہتا۔ اس کا کتا بھی نہایت ہی مودب تھا۔ پھر لال شاہ کشمیر کو چلا گیا۔ اور سنہ ۱۳۰۵ھ میں وہیں فوت ہو گیا۔ اس کا مزار متبرک سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ شکر غالب تھا اس لئے بیعت لیتا تھا۔ چنانچہ کابل و کشمیر میں اس کے مرید بکثرت موجود ہیں۔ اور کبھی کبھی حضرت کے مزار کی زیارت کے واسطے لاہور آتے ہیں۔"

سال وفات | بابا لال شاہ کی وفات سنہ ۱۳۰۵ھ ایکہزار تین سو پانچ ہجری مطابق سنہ ۱۸۸۸ء ایکہزار آٹھ سو اٹھاسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی، سنہ ۳۱ اکتوبر عیسوی تھا۔ مادہ تاریخ "ذات مقدس" ۱۳۰۰ھ

Marfat.com

ھ

(۹۲)

محبوب علی

میاں محبوب علی[1] جھنگی والے

آپ میاں شاہ چراغ ولد عبدالغفور۔ جھنگی ماہی شاہ والے کے چھوٹے بیٹے تھے بیعت طریقت اپنے بھتیجے میاں غلام محمد ولد محمد بخش سے تھی۔

عبادات صاحب تذکرۃ المشائخ نے لکھا ہے۔

"آپ کامل بزرگ پابند شرع تھے۔ اور کئی چلے بھی آپ نے کئے۔ اور رجوع خلائق بہت تھی۔ اور عام خلق میں مشہور تھے۔"

اولاد آپ کا ایک بیٹا میاں فقیر محمد عرف بابا موجود ہے۔

یار طریقت آپ کے مریدوں سے آپ کے بھتیجے صاحبزادہ پیر میر احمد مولوی فاضل ولد میاں احمد شاہ تھے۔ جو رسالہ تذکرۃ المشائخ کے مصنف تھے۔

واقعہ وفات

مولوی پیر میر احمد لکھتے ہیں کہ

"جب آپ کی فوتیدگی کا وقت قریب آیا تو بندہ اُس وقت علاقہ ماڑی انڈس میں متعمل اسٹیشن گوجرہ، بہرام گڑھ میں تھا۔ تو رات میں بندہ کو خواب میں آپ نے فرمایا کہ ہمارا آخری وقت قریب ہے۔ تم فوراً سفر سے واپس چلے آؤ۔

---

[1] سلیم التواریخ میں آپ کا نام محمود علی لکھا ہے لیکن صحیح محبوب علی ہے۔ شرافت

Marfat.com

اور یہ خواب بوقتِ تہجد ہم کو آئی تھی۔ بندہ فوراً خواب سے اُٹھ کھڑا ہوا اور دل میں بہت تدبیریں سوچیں۔ آخر کار خواب کو سچ سمجھا۔ جب دوسری رات ہوئی تو پھر وہی خواب سخت رنجیدگی سے ظہور میں آئی۔ اور بندہ نے رائچہ علم نجوم کھینچا تو معلوم ہوا کہ یہ خواب واقعی درست ہے۔ فوراً اسٹیشن جانی وال سے ریل پر سوار ہو کر بکریاں اسٹیشن سے اُتر کر جھنگی تشریف میں آئے تو وہی حالت تھی جو خواب میں دیکھی تھی۔ اور آپ نے ہم کو روحانی تعلیم سے سرفراز فرمایا۔ اور چند عملیات کی اجازت دی۔ اور آپ کی وفات ہمارے آنے سے تیسرے روز بعد ہوئی "[۲]

زمانہ وفات | اگرچہ صاحب تذکرۃ المشایخ نے آپ کا سال وفات نہیں لکھا۔ مگر یہ بات صحیح ثابت ہے کہ آپ تشکیلِ پاکستان یعنی ۱۳۶۶ھ ایکہزار تین سو چھیاسٹھ ہجری۔ اور ۱۹۴۷ء ایکہزار نو سو سینتالیس عیسوی سے پہلے پہلے وفات پا چکے تھے۔

مدفن | صاحب تذکرۃ المشایخ نے لکھا ہے۔

"آپ کی مزار دربار حضرت ماہی شاہ کے اندر پختہ فرش میں خام مٹی سے پہلے بنائی تھی۔ اور بعد سوا ماہ کے پختہ بنوائی تو کسی کے جسم مبارک کو عام خلائق نے دیکھا تو اُسی طرح بدستور تھا۔ جیسا کہ حالت خوابیدگی میں تھا۔ یہ آپ کی خاص کرامت تھی جو حالت خوابیدگی میں ظہور پذیر ہوئی۔"

آپ کا مزار جھنگی ماہی شاہ۔ ضلع ہوشیارپور۔ مشرقی پنجاب میں ہے۔

---

[۲] تذکرۃ المشایخ خطی۔ مملوکہ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔ شرافت۔

Marfat.com

(۹۳)

محمد اعظم

بابا جی مولانا محمد اعظم برقندازی میرووالیؒ

آپ کا اسم گرامی محمد اعظم۔ لقب سامی حضرت باباجی صاحب۔ آپ پنجاب کے جلیل القدر علمائے کرام اور فضلائے عظام سے تھے۔ فضیلتِ علم اور منشیخت آپ کے خاندان میں موروثی چلی آتی تھی۔

نسب نامہ آپ قوم تارو راجپوت کے چشم وچراغ تھے۔ آپ کے والد ماجد کا نام مولانا محمد یار تھا۔ بن کرم شاہ بن غلام محمد بن شاہ عبدالملک بن زکریا محمود بن حاجی یار محمد بن شیخ جوعم بن راجہ ہنس۔ رئیس دان گلی۔ نواح کشمیر

خاندانی حالات آپ کے اجداد میں سے سب سے پہلے شیخ جوعم حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اُن کے فرزند حاجی یار محمد، قادریہ سلسلہ میں حضرت سید عبدالرزاق لاہوری رح کے مرید ہوئے۔ ولایت میں مرتبہ کمال پایا۔ مضافاتِ ایمن آباد میں موضع شیرگڑھ میں جا بسے یہیں ۱۱۱۸ھ/۱۷۰۶ء میں وفات پائی۔ اور شیرگڑھ میں مدفون ہوئے۔ آجتک ان کا مزار زیارتگاہ خلائق ہے۔ ان کی تاریخ اس مصرع سے ظاہر ہوتی ہے۔ "بادشاہے اولیا رفت از جہاں" قاضی نبی بخش ساکن ساددگورایہ ضلع گوجرانوالہ نے ان کا قصہ وحالات پنجابی میں نظم کیا ہے۔

ان کی اولاد میں مولانا محمد یار بن کرم شاہ۔ جید عالم دو متنوس تھے کبھی میرووال اور کبھی شیرگڑھ میں سکونت رکھتے۔ یہ نقشبندیہ سلسلہ میں خواجہ خان عالم باقی شریف ضلع گجرات والہ کے مرید اور خلیفہ مجاز تھے۔ ان کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خطی قرآن مجید۔ گیارہ سطور فی صفحہ۔ مترجم نثر فارسی ان کے پڑوتے مولوی مظفر حسین اور مولوی اقبال حسین کے کتب خانہ میں بمقام میرووال

Marfat.com

موجود ہے۔ اُس پر ان الفاظ میں دستخط تحریر ہے۔

"کتب ھذا القرآن من ید الضعیف المذنب والمعاصی محمد یار عفی عنہ ساکن میرووال متوطن شیر گھڑ فی التاریخ عشرین شھر محرم الحرام یوم الجمعۃ سنۃ سبعین بعد الالف والمائتین ۱۲۷۰ھ"۔ [۲۳ اکتوبر ۱۸۵۳ء]

اِن کی مہر کا سجع یہ تھا۔ "چہ غم دارم محمد یار دارم"

مولانا محمد یار کی وفات ہفتہ ۱۹ شوال ۱۳۰۵ھ ۳۰ جون ۱۸۸۸ء میں ہوئی۔ قبر شیر گڑھ کلاں متصل امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔ یہ شعر تاریخی ہے۔

گفت تاریخ بمن محمد یار — دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلُطْفِ اللّٰہ

اِن کے پوتے مولوی اقبال حسین بن مولانا محمد عظم میرووالی رح نے اِس آیت شریف سے تاریخ استخراج کی۔ "سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی"

سالِ ولادت | مولانا محمد یار کے ہاں اُن کے فرزند مولانا محمد عظم ۱۲۷۷ھ ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے ہی آثارِ رشد آپ کے چہرہ پر درخشاں تھے۔

تحصیل علوم | آپ نے قرآن مجید اور علم حدیث و فقہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار مولانا محمد یار سے پائی۔ اور فارسی ادب کی کتابیں مولانا شہباز خاں دہلوی مصنف وقائع کنول ساکن بدو دہلی ضلع سیالکوٹ سے پڑھیں۔ اعلیٰ تعلیم کے واسطے قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور۔ اور امرتسر کے مدارس میں بھی کچھ عرصہ تحصیل علم کی۔ مولوی دوست محمد قریشی ہاشمی فتح گڑھی سے علم طب میں کمال حاصل کیا۔ اپنے زمانہ میں بلند پایہ مفسر محدث فقیہ طبیب اور صوفی تھے۔

میرووال میں سکونت | آپ نے اپنی سکونت مستقل طور پر قصبہ میرووال میں رکھی۔ اِس کے متعلق مفتی غلام سرور لاہوری رح کتاب مخزنِ پنجاب صفحہ ۲۹۷ میں لکھتے ہیں۔

"میرووال۔ رچنا دوآب میں یہ ایک قصبہ سوروتی راجپوتوں کا ہے۔ قصبے کی عمارت

Marfat.com

کچی پکی ملی ہوئی ہے۔ ایک ہزار گھر۔ اسّی دکانیں ہیں۔"

بیعت و خلافت | آپ نے بیعت طریقت حضرت سید فقیر اللہ شاہ ولد سید احمد شاہ رضوی مشہدی نوشاہی برقندازی بدر دہلی والا رح کے ہاتھ پر کی۔ اور چند عرصہ کے بعد خلافت و اجازت سے مشرف ہوئے۔ مرشد کامل کے فیضانِ نظر سے آپ کو معرفتِ الٰہی میں کمال حاصل ہو گیا۔

عشقِ شیخ | آپ کو اپنے پیر صاحب سے کمال عشق تھا۔ اکثر اوقات موضع بدر دہلی میں اُن کی خدمت میں گذارتے۔ مثنوی مولانا روم اور دیگر کتب تصوف اُن کو پڑھ کر سنایا کرتے۔ وہ آپ پر بہت خوش تھے۔ اپنے پیر کی جناب میں آپ کو درجہ مُراد حاصل تھا۔

سرکاری ملازمت | چونکہ آپ ابتدا میں سکول میں بھی پانچ جماعت پڑھے ہوئے تھے۔ مزید برآں مروجہ علوم سے فارغ التحصیل تھے۔ اس لئے تلاشِ معاش میں کچھ عرصہ آپ نے لودھیانہ میں محکمہ مال میں ملازمت بھی کی۔ لیکن پھر چھوڑ دی۔

معمولات

آپ بڑے زاہد۔ عابد۔ تھے۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے۔ مسجد میر دال کی امامت آپ کے متعلق تھی۔ نماز جمعہ خود پڑھایا کرتے۔ آپ کی تقریر علمی اور پُر تاثیر ہوتی تھی۔ سامعین پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

رات کو ازیچے بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کر کے اوراد و وظائف خاندان قادری نوشاہی میں مشغول ہو جاتے۔ تلاوتِ قرآن مجید۔ سلاسلہ کرتے۔ درود کبریت احمر۔ درود تاج اور مسبعات عشر بھی روزانہ پڑھا کرتے۔ رمضان شریف میں آپ روزانہ بائیس ۲۲ پارے قرآن کریم کی منزل کیا کرتے۔ ختم خواجگان پڑھنے کا بھی معمول تھا۔

تفسیر۔ حدیث۔ فقہ اور تصوف کی کتابوں کا مطالعہ رکھتے۔ اہل بیت کرام سے آپ کو سخت محبت تھی۔ جو غلو تک پہنچی ہوئی تھی۔

Marfat.com

اخلاق وعادات

آپ کے اخلاق وعادات سلف صالحین سے ملتے جلتے تھے۔ جود وسخاوت میں آپ اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ علما۔ فقرا اور سادات سے محبت رکھتے۔ اگر کوئی مولوی آجاتا خواہ تھوڑے علم والا ہو تو اُسی کو جمعہ پڑھانے کا حکم دیتے اور اس کے اقتدا میں نماز ادا کرتے۔ بعد میں اُس کی خدمت بھی کرتے۔ مذہب اہل سنت والجماعت حنفی کے پیرو تھے۔ خوش مزاج اور خوش کلام تھے۔ آپ کی مجلس میں جو شخص بیٹھتا وہ خوش ہو کر جاتا۔ بذلہ سنجی لطیفہ گوئی آپ کے کلام کا جزو تھا۔

خوش طبعیاں | آپ اپنے دوستوں سے خوشطبعی بھی کیا کرتے۔ مثلاً

۱۔ آپ کا ایک شاگرد تھا جس کا نام بدرالدین تھا۔ ایک روز آپ نے اُس کو فرمایا۔ اپنے نام کا جوڑ کر کے سُناؤ۔ اُس نے کہا "بے زیر دال بدر"۔ آپ نے فرمایا کہ بس یہیں تک رہنے دو۔ آگے جوڑ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

۲۔ ایک مرتبہ آپ موضع چھنان میں صوفی اسمٰعیل کے پاس گئے۔ اُس کے گھر سے پتہ چلا کہ وہ اپنے فصل مکئی کی حفاظت کے لئے باہر کھیت میں گئے ہوئے ہیں۔ جب اُن کو پتہ ملا تو وہ گھر آئے۔ مولانا نے فی البدیہہ یہ شعر بنایا ؎

روز محشر کہ پئی لئی بود　　اولیں پرسشِ مکئی بود

۳۔ ایک عورت نے آپ کو سلام کیا۔ اُس کے ساتھ اُس کا لڑکا تھا۔ آپ نے پوچھا مائی! یہ بیٹا تیرا ہے؟ اُس نے از راہِ انکسار کہا نہیں جی۔ میرا کیا ہے۔ اللہ کا ہی بیٹا ہے۔ آپ متبسم ہوئے۔ اور فرمایا۔ اچھا ہوا اُس کی بھی جوڑی رل گئی۔

۴۔ ایک مرتبہ آپ کسی گاؤں میں گئے۔ ایک شخص آپ کو مٹھیں بھرنے لگا۔ آپ سے پوچھا۔ کہ بابا جی! میں توہانوں کتھوں گھٹاں؟ آپ نے فرمایا۔ بیٹا اِک گل نہ گھٹیں تے اِک نل نہ گھٹیں۔ یعنی خلق اور خصلتیں کو بچانا۔ باقی جہاں چاہے گھٹ

Marfat.com

کرامات

آپ صاحب کشف وکرامات تھے۔

ایک واقعہ کی خود بخود اطلاع دینا | ایکمرتبہ پیر علی سالک ساکن ہونگنانوالہ گھوڑے پر سوار ہوکر آپ کے پاس آرہے تھے۔ راستہ میں گھوڑا سیخ پا ہوگیا، پیر صاحب گر پڑے لیکن چوٹ آنے سے بچ گئے۔ جب میر و دال آپ کی خدمت میں پہنچے تو مولانا نے خود بخود دریافت فرمایا کہ پیر صاحب گھوڑے سے گرنے پر کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟ اُنہوں نے عرض کیا۔ آپ کی مہربانی سے بچ گیا ہوں۔

ایک بیمار کا شفا پانا | مولوی محمد لطیف صاحب زار ساکن بریار بیان کرتے ہیں۔ کہ ایکمرتبہ آدھی رات کا وقت تھا کہ میری اہلیہ کو سخت درد شروع ہوگیا، اور شدت درد سے تڑپنے لگی۔ میں گھوڑی پر سوار ہوکر اُسی وقت میر و دال آپ کی خدمت میں پہنچا۔ ڈیڑھ بجے کا وقت تھا۔ آپ مسجد میں مشغول ذکر و فکر تھے۔ میں نے جاکر حقیقت بیان کی۔ آپ نے فرمایا سو جاؤ صبح چلیں گے۔ جب صبح بریار میں پہنچے تو میرے گھر والوں نے بتایا۔ کہ جب تم بابا جی صاحب کے پاس پہنچے۔ اُسی وقت سے درد کا آرام آگیا تھا۔

عملیات

آپ کو عملیات میں بھی خاصی دسترس حاصل تھی۔ چند عملیات لکھے جاتے ہیں۔

مطلوب کو مسخر کرنے کے واسطے | (۱)

"عَطَفْتُ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ عَلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ

۱۲۳۱۱ × × ۵۱۱۶۲۲۵۴۶۲۳۶۵۴۶۲۳۶۵۶۷۲۸

مَحْوَکَاسٍ طٰهٰ هٰهٰ حٰمٓ لَحًا"

(۲)

"اَحْرَقْتُ قَلْبَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ عَلٰی مَحَبَّةِ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ وَالْقَیْتُ بَیْنَهُمْ

Marfat.com

المحبة والمودة بحق هذه الاسماء خان فا ۱۴ محل به خط مه
سماعه ۹۸ ق ۳

(۳)

« احرق قلب فلان بن فلانة احذ نه وجذبه الى محبة فلان بن
فلانة وحرقته بالنار كما تحرق هذه الاسماء وتوكلوا ياخدام هذه
الاسماء بما امرتكم به هبا العجل اوحا الساعة بحق هذه الاسماء يا مل
قه ۹۲ و ول ۹۹ ی ۲ ۱۲ لم »

(۴)

« توكلوا ياخدام هذه الاسماء لقلفطريات بالقاء المحبة و
المودة في قلب فلان بن فلانية وحركوا روحانيته الى محبة فلان
بن فلانة لا يفارقه ليلا ونهارا ولا يعصى له امرا ولا قولا ولا يخالف
له امرا بحق هذه الاسماء وحرمتها عليكم ۹۹۹۹۱۱۱۱۱۳ ع و
۱۱۱۱۶۲۱۴۶۲۱۲۶۶۹۵۶۳۱۹ لسط توكلوا ياخدام هذه الاسماء بحق
الملك الموكل عليكم الطايبين امره بحصلعليا بل هطيل كال ل باعيل
هلحل مهصيل كان »

(۵)

« توكلوا ياخدام هذه الاسماء بجلب وجذب قلب فلان بن فلانة
الى محبة فلان بن فلانة والقوا بينهم الالفة والمودة بحق هذه
الاسماء ۱۳ ۶۱۲۱ ۲۱۴۹۳ ۲۶۱۷۲۴۹
مع ۲ ع لسلكمه و ل ه
سحا ل ه ۲

لہ اگر عورت ہو تو لا يفارقها کہے ۔ شرافت

Marfat.com

" تَوَكَّلُوا يَا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْمُبَارَكَةِ وَحَرِّرُوا رُوحَانِيَّةَ الْمَحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ وَالْاُلْفَةِ بَيْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ بِالْمَوَدَّةِ التَّامَّةِ الْاَئِمَّةِ بِمَحَبَّةِ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ عَلَيْكُمْ طَاعَتُهَا لَدَيْكُمْ

ما ما ما ح عجیب و ل ُ و ح محلہ ملح

سع مہ م کر ح لح وہ کمثل قولہ تعالیٰ هُوَ الَّذِیْ

اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۔ ۱۲ سہ

چہل کاف آپ کے ہاتھ کے لکھے ہوئے چہل کاف اس طرح دستیاب ہوئے ہیں، جو شخص ان کو پڑھے، کامیابی اس کے نصیب ہوتی ہے۔

ے

كَفَاكَ رَبُّكَ كُلَّ يَكْفِيكَ وَاكِفَةٌ ۔۔۔ كِفَاكَهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلَلٍ

تَكَرْكَرًا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبِدِيْ ۔۔۔ تُحْكِيْ مُشَكْشَكَةً كَلْكَالُكَ الْكَلِكُ

كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاهُ الْكَافُ كُرْبَتَهُ ۔۔۔ يَا كَوْكَبًا كَانَ يُحْكِيْ كَوْكَبَ الْكَلَلِ

درود شریف اعظمیہ درود شریف ذیل آپ کی زبان سے ہیں۔ ان میں آپ کا پورا نام آتا ہے اور اس سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے۔

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْظَمَ دَرَجَاتِ عِنْدَكَ

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَعْظَمَ دَرَجَةً وَّاَرْفَعَ مَنْزِلَةً ۔ سہ

سہ اگر عورت ہو تو یہاں بھی اشارہ فلانۃ سے کیا جائے گا۔ سہ سہ یہ عملیات اور درود شریف مولانا محمد عظیم کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ملے ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

شعرخوانی آپ کبھی کبھی یہ اشعار پڑھا کرتے۔ آپ کی تحریر دستخطی میں اس طرح لکھے ہیں۔

از معصومہ زینب بنت فاطمہ سلام اللہ علیہا بجناب نبوی و قصہ کربلا

یا جدی من حولی یتامیٰ واخوتی	بالذل قد سلبوا القناع وجردوا
یا جد من تکلی وطول مصیبتی	لما اعاننا قوم وا قعد
یا جد لو ابصرتنی ورأیتنی	یا جدتا نحر الحسین ومورد
یا خالقی انت الرقیب علیهم	فی فعلهم ظلمًا وانت الشاهد
یا والدی السباتی علی المرتضیٰ	مال العدو بنا قد مهدوا
یا امی الزهرا قومی عد دی	وجمیع املاک السماء الشاهد وا
هذا حبیبک بالحدید مقطع	ومخضب بدمائه منشهد
والطیبون بنوک حولی قتله	فوق الصعید مقرح ومجرد
هذا المصائب ما اصیب بمثله	بشر من المخلوق لا واجد

شاعری

فن شعرگوئی میں بھی آپ کمال تھے۔ عربی۔ فارسی اور اردو میں آپ بہترین اشعار کہتے تھے۔ آپ کا نمونہ کلام یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

عربی کلام

سباعی تضمین بر رباعی شیخ سعدی

فی لیلۃ اسریٰ بہا	لمحمد خیر الوریٰ
حتی علیٰ اعلیٰ العلا	ما کان احد ھھنا
الا الالٰہ والمصطفیٰ	قالت ملائکۃ السما

بلغ العلیٰ بکمالہ

Marfat.com

وجه النبی شمس الضحیٰ — بدن النبی بدر الدجیٰ
ذات النبی نور الهدیٰ — لا مثل لحسن المصطفیٰ
فی الارض ولا فی السما — هو اجمل الکل کما

کشف الدجیٰ بجماله

فی وصفه نزل النبا — یٰسٓ طٰهٰ والضحیٰ
خیر البریة مجتبیٰ — اختاره الله واصطفیٰ
اعطاه خیرًا کلها — لا ریب ان شفیعنا

حسنت جمیع خصاله

یا ایها الموضی بما — لا یبرء الا باللقا
وجه الحبیب المصطفیٰ — ولئن تریدون الشفا
فاتون اتیکم دوا — یبرء لکم من کل دا

صلوا علیه وآله ۵

تضمین دیگر

حصل الشفا بخیاله — وصل الاسیٰ بوصاله
عذبت عیون مقاله — عظمت شیون جلاله
نصبت لواء نواله — حمدت جمیع فعاله
شرف الثریٰ بظلاله — سمک السما بنعاله
بلغ العلیٰ بکماله — کشف الدجیٰ بجماله

حسنت جمیع خصاله — صلوا علیه وآله

۵ تحفہ اخوان الصفا ۔ شرافت

Marfat.com

پادریوں کے متعلق | آپ نصیحت کرنے میں کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔ کتاب بے مثل بشر کے مقدمہ میں آپ نے ہر قسم کے لوگوں کو ملتزاً اُن کے حال سے آگاہ کیا ہے۔ اور صحیح طریقہ پر چلنے کی تلقین کی ہے چنانچہ پادریوں کو کہتے ہیں:

الا یا ایھا الیدا رتوبوا — الیٰ من بدأکم مما تقولون
فلن تجدوا شفیعًا غیر احمد — ولو ان تجھدوا من تحت قولون[1]

خود پسند مغرور مولویوں کے متعلق۔ قصیدہ فخریہ

انا الاستاذ کل الناس خدامی — فمن یعدل بحالی فی جلال
انا الصدر العلوم فاین مثلی — ولی فیہ الکمال علی الکمال
انا العلامۃ الدھر الشھیر — واعلمکم فمن منکم مثال
فمثل محمد یمکن یقینًا — ومثلی فی الوجود من المحال[2]

ہوس پرست پیروں کے متعلق قصیدہ نعمانیہ

مریدی اتنا فی کل وقت — بنقدٍ او بجنسٍ او بمال
وان کانت ببیتک خیط ابرہ — مجئتناھا ولا تخش القلال
الطعن ما امرتک یا مریدی — والا انت فی اھل الضلال

قصیدہ نسائیہ

فتأتی ادخلی فی خلوتی — الفتک کما لک فی خیال
اطیعی واحفظی سری جمیعًا — تکونی خاصۃ عند المنیٰ لی
فایۃ لسوۃ مست بجلدی — بحت من نار سقر والو بال[3]

[1] بمثل نثر ص ۵ ایضًا ص ۱۹ [2] ایضًا ص ۱۲ [3] ایضًا ص ۱۲ تراث۔

Marfat.com

گیارہویں برہمو لوگوں کے متعلق ؎

عن القرآن عمداً مُعرضینَ — قضینا عمرنا فی الغافلینَ
عنِ الطرقِ الهدایۃ ھا ربینَ — ترکنا الحق معترضاً علیہ
ولا نرعی حقوق النّاسِ فینا — یقیناً لا نصوم ولا نصلی
لسینا اللہ ربَّ العالمینَ — عَصَینا فی الاوامر والنواھی
نودّی کل شھرٍ یارھوینَ[۹] — ترکنا کل حسناتٍ ولٰکن

دہابیوں کے متعلق۔ رباعی ؎

رجاءً للنجاتِ من العذاب — الٰھی ثبّت من کُلّ الوھابی
بفضلک یوم یُبعث للحساب — اغثنی یاغیاث المستغیثین

فارسی کلام

کانگرسی مولویوں کے متعلق ؎

چو من بیکسے را تو ئی دارد رَس — غلامِ تو ام ایّھا الکانگرس
خُدا در گذرد و رو پیتم نما — اگر در غلامیت کردم خطا
مرا بائیدم سیم و زر بہر زیست — مرا از مسلمانیم سُود چیست
چرا در رہِ گاندھی نیا موختم[۱۰] — من از ذکر و قرآں چہ اندوختم

انگریز پرستوں کے متعلق ؎

کہ او را سزد تاجِ ہندوستاں — میازار انگریز دوری رساں
کجا یابد او کرسی و میز را[۱۱] — ہر آنکس کہ رنجاند انگریز را

---

[۹] بے مثل بشر ص۱۵ [۱۰] ایضاً ص۱۱
[۱۱] ریفؔ ص۱۳ شرافت نشاہی۔

Marfat.com

دیوبندی مولویوں کے متعلق

غزل

الا دیوبند یا جامے ز شربت شکر و گرمے
که دل پر زآتش نجدی نیارامد ز سر دمے

دماغِ دیوبندی را گرفته بوے بد نجدی
فرود آرد به شکمش تا دهد آواز گرو گرمے

نه معلوم ست کانیسان را به پیغمبر چه پرخاش ست
که از مدح و ثنائے او بدل دارند شرمے

چو بغضِ مصطفے در دل چه ایمانے چه اسلامے
چه شک فردا بنار افتند باهم جمله جرمے

نه باز آیند بے شرماں بدل خوفِ خدا دارند
که حرفِ بے حیائی بر زباں آرند مرمے

اگر زانیسان کنی کس را بسے شرمنده و نادم
ندارد شرم و زیر لب کند بسیار بڑبڑ ہے

چو بیشیں اہلِ حق آیند تاب گفتگو نارند
گریزاں میروند از پس بینند اڑ اڑ ہے

۱۳۵۸ھ
۱۹۳۹ء

مولوی محمود الحسن دیوبندی کو لکھا

گر تو میخواہی ز دنیا برخوری
قادری شو قادری شو قادری

میاں سید عالم خوشنویس کے متعلق

فضلِ حق بر سید عالم خوشنویس
خُلق خوش دارد مسافر را نعیس

مولوی اقبال حسین کے متعلق

از محمد اعظم اقبال حسین
نورِ علم و معرفت در قلب و عین

نبی و علی کے متعلق

محمد محمد محمد نبی
علی حق علی حق علی حق ولی

علاماتِ اولیاء اللہ کے متعلق

اقبالِ حسین اخلاقِ حسن، اخلاصِ علی، انوارِ نبی
ہم صبرِ بتول ایں جملہ صفت بعنایتِ حق ز آثارِ ولی

Marfat.com

اُردو کلام

مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق

ے

اے پیٹ تیرے واسطے ہم کیا کیا بنے — مہدی بنے مسیح بنے مقتدا بنے
بے شرم تو بھر انہیں گو ہم خیال میں — نانک بنے کرشن بنے اور خدا بنے ۱۲

پیر مراتب علی کاتب کے متعلق

ے

کتابت کے میدان کا ہے یہ علی — فدائے محمد مراتب علی
ہوں سب مشکلیں اس کی حل اے خدا — کھُلے اِس کی امید کی بھی کلی

تاریخ گوئی

آپ مادہ تاریخ بنانے میں زکی الطبع تھے۔ آپ کے چند مادہ ہائے تاریخ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضؓ کی ولادت اور وفات کے متعلق تبرکاً لکھے جاتے ہیں۔

- ولادت ۸۰ھ۔ مادہ ہائے تاریخ ۱ نیک ۲ حی حمید ۳ حسیب ۴ زکی جلی۔
۵ حبیب حبیب آکر ۶ حبیب محبوب ۷ جاء طاباً مطیباً ۸ یل اللہ ۹ وجہ اللہ

- وفات ۱۵۰ھ۔ مادہ ہائے تاریخ ۱ معلی ۲ لہ دی مکمل ۳ حلیم حمید۔
۴ بھی الایمان ۵ جید الایمان ۶ وھو الایمان ۷ انہ عویر
۸ مویل المھدی ۹ وجاء الی اللہ زکیاً ۱۰ لہ دی دین اللہ ۱۱ علیم
۱۲ پاک دل و پاک دین ۱۳ حسیب الکمال ۱۴ حبیب نبی اللہ ۱۵ قیم
۱۶ قن ۱۷ یا ولی الحمید ۱۸ امام الاول ۱۹ امام المھدی حی
۲۰ قلب حی ۲۱ قبول ہوا ۲۲ اسلم وجہہٗ ۲۳ مہدی مکمل ۲۴ ولی بلغ غایہ۔
- عمر ستر سال۔ مادہ ہائے تاریخ ۱ یس ۲ لہ دی مکمل ۳ اہل دل ۴ ھادی المھدی
۵ حامد زاہد ۶ بادم پاک ۷ ولی رحیم۔

---

۱۲ ے مثل البشر ص ۱۱ شرافت

Marfat.com

قطعہ تاریخ

امامِ پاک حضرت بوحنیفہ — کہ بردم نامِ حق بودش وظیفہ
چو از دنیا برفت آں حق مجسم — ھوالحق ۔ سال رحلت دان لطیفہ

نیز آپ نے بسم اللہ شریف کے اعداد کے ساتھ امام صاحب کے نام کے اعداد اس طرح مطابق کئے ہیں۔
"بسم اللہ الرحمان الرحیم" اور "الامام الھمام ابو حنیفۃ" کے اعداد آپس میں برابر ہیں۔ یعنی سات سو ستاسی۔

تصنیفات

مولانا محمد عظم رحکثیر التصانیف تھے۔ آپ نے کئی علوم میں کتابیں لکھی ہیں۔ اُن کا یہاں مختصر تعارف کرایا جاتا ہے۔

۱۔ غایۃ الغایۃ فی برء الساعۃ | یہ حکیم زکریا رازی کے رسالہ برء الساعۃ کا اردو ترجمہ ہے مولانا نے ۱۳۰۳ھ میں اس کو اردو میں کیا، اور ۲۰×۳۰/۱۶ سائز کے ۴۶ صفحات میں اسکو مکتبہ خادم التعلیم گوجرانوالہ سے چھپوایا۔ اس رسالہ کے ٹائیٹل کی ساری عبارت نقل کی جاتی ہے۔

"غایۃ الغایۃ فی برء الساعۃ۔ بندہ محمد عظم۔ ساکن میر دوال تحصیل عید ضلع سیالکوٹ نے واسطے عام کے۔ زیر سایہ ہمایہ۔ حضرت عالی مقام مرجع انام۔ محصل فیوض ظاہری و باطنی مجمع امور جزوی و کلی۔ جنید زمان بایزید ثانی۔ حاتم دوران نوریزدانی۔ زبدۂ آل نبی۔ قدوۂ اولادِ علی۔ معارف و حقائق آگاہ سید فقیر اللہ شاہ صاحب رضوی مشہدی ادام اللہ ظلہٗ علیٰ رؤس المومنین الیٰ یوم الدین۔ ۱۳۰۳ھ ہجری میں ترجمہ کیا۔ ۱۸۸۷ء طبع خادم التعلیم پنجاب گوجرانوالہ واقع فیروز والہ میں چھپا"

یہ رسالہ علم طب میں ہے۔ اس کا دیباچہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

"مداح ہشت و چہار محمد عظم ابن محمد یار خدمت میں ادنیٰ الابصار کے عرض کرتا ہے۔ کہ

Marfat.com

اتفاق سے ایک رسالہ بنام ہر دا لساختہ کمترین کو دستیاب ہوا ۔"
میاں اللہ رکھا میرووالی نے اس رسالہ کی تاریخ طباعت یہ لکھی۔

نتیجہ سے خوش طبع مردِ لبیب — کہ عربی کو اردو ہوا ہے نصیب
پرورشتہ اردو میں دُرِ عدن — رکھے ہیں اسے گل میں ڈالیں طبیب
خریدیں اسے دے کے وہ لعلِ جاں — کہیں اِنَّ ھٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْب
پڑی سوچ جب مجھ کو تاریخ کی — تو ہاتف نے بولا۔ لفرح قریب
میرے گوش میں ہو یہ آ کر کہا — تو سالِ طبع لکھ۔ عجیب و غریب

۱۳۰۳ھ

دیگر

رسالہ ہوا طب کا جب سنطبع — ہوئے شایق اس کے صغیر و کبیر
جو میں اس کی تاریخ لکھنے کو تھا — رسالِ تفکر بہ سعیِ کثیر
تو اتنے میں لے تف مجھ سے پکار — کہا سال لکھ دو۔ لقائے نظیر

۱۳۰۳ھ

۲- مصباح نورانی در حالات خواجہ محکم الدین سیرانی | اس کتاب میں خواجہ محکم الدین صاحب السیر کے حالات لکھے ہیں جو سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور مشائخ سے تھے۔ جن کا مزار حالقاہ شریف۔ متصل سمہ سٹہ۔ ریاست بہاول پور میں ہے۔ اس میں آپ حضرت پیچیار صاحب کی زیارت کا واقعہ بھی لکھتے ہیں۔ جو آپ نے بوقتِ اخراجِ صندوق کی لکھتے ہیں۔

"سنہ ۱۳۱۰ھ ہجری ماہ ساون و بھادوں میں دریائے چناب کے سیلاب و طغیانی کے سبب سے جبکہ سید الاولیا حضرت پیر محمد پیچیار قدس سرہٗ کا صندوق اُن کے مزار پُر انوار سے بمقام نوشہرہ شریف تحصیل گجرات پنجاب۔ جو بر لب آب چناب واقع ہے نکالا گیا تھا تو خادم الفقرا بھی شن کر وہاں پہنچا۔ اور صندوق کو کھلا کر بچشم خود

Marfat.com

زیارت سے مشرف ہوا ۔ دیکھا کہ آپ کے کسی عضو میں ایک ذرہ بھر بھی فرق نہیں ۔ آنکھ ۔ کان ۔ ناک ۔ ہونٹ ۔ دانت ۔ بال ۔ خال بدستور ہیں ۔ بے شک آپ کے وجود مقدس کی یہ عزت آپ کے اتباعِ سنت کی برکت تھی ۔ " [۱۳]

۳ ۔ لوامع الاعلام لسواطع الالہام | علامہ فیضی بن شیخ مبارک نے قرآن مجید کی بے نقط تفسیر لکھی تھی جس کا نام سواطع الالہام ہے ۔ مولانا محمد اعظم نے بنقط الفاظ کی یہ فرہنگ تیار کی ۔ جو تیسری محرم ۱۳۲۵ھ کو مکمل ہوئی ۔ اُس دوران میں امیر حبیب اللہ خان بادشاہ افغانستان ۔ لاہور آیا ۔ آپ نے یہ کتاب تصنیف کرکے اُس کے پیش کی ۔ اور جو دِ مرحم خسروانہ ہوئے ۔ اس کا دیباچہ جو آپ نے لکھا وہ تبرکاً یہاں نقل کیا جاتا ہے ۔ آپ نے تو اپنے قلم سے لکھے ہوئے مخطوطہ میں یہ صنعت رکھی ہے کہ اُس کی ہر ایک سطر لفظ " مبارک " سے شروع ہوتی ہے ۔ مگر میں یہاں درج کرنے میں اس صنعت کو ملحوظ نہیں رکھ سکا ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مبارک ست بنامِ تو افتتاحِ کلام

مبارک اسمک یا ذا الجلال والاکرام

مبارک صحیفہ کہ ملو و مشحون حمد و ثنائے مالک الملک لاشریک لہٗ باشد عزّ اسمہٗ وجلّ ذکرہٗ و آغاز مبارک و بطالع ہمایونی و ترقی اقبال روز افزون مرموز و للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ ۔ مبارک وجود فیض آمود خلاصہ موجودات ست کہ ذرات بابرکات وے زمانے کہ خلعتِ ہستی در بر کرد تاج مبارک لولاک لما خلقت الافلاک بر سر نہادہ سکہ و خطبہ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

---

[۱۳] مصباح رضوی ص ۱۳۴ ۔ شرافت ۔

Marfat.com

بنامِ مبارک خود کرفت۔ بانتظامِ عدل و داد بحسبِ قرار داد قتاب جامع الاحکام بمقتضیٰ
ما فرطنا فی الکتب من شیئ کارِ عالم مبارک آمد۔ و بمنشائے قانونِ قدرت مجموعۂ
جوامع الکلم بسمع رضی بحیثیتِ کتاب انزلناہ الیک مبارک لیتدبروا فی
آیاتہ ولیتذکر اولوا الالباب مسطور و منبوت ست۔ ہر متنفس مکلف راہ
مبارک گرفت۔

محمد کازل تا ابد ہرچہ ہست ز نورِ وجودش ہمہ نقش بست

سلام اللہ علیہ۔ و صلوٰۃ مبارک ہم بر آلِ پاکش باد و اصحاب کہ مظہر از رجس
و مبرا از رکس ایفائے عہود و سیمائے بجود داشتند۔ مبارک وقتے کہ عالم عالم
خورمی گرفتہ۔ و غنچۂ دلہا از نسیمِ بہجتِ نوروزی گل گل شگفتہ۔ مبارک قدومے کہ
بتقریب ہمایونش دعائے ابدال تاجِ اجابت پوشیدہ۔ و تمنائے اہلِ امل بر سریرِ
صداقت نشستہ۔ مبارک وصولِ مبارک خیر خوالہٰ دولت ست کہ در صبوم در ترصدِ این وقتِ
حمید و ترقبِ ساعتِ سعید بود و ندلحمد اللہ بحمدِ مبارک۔ امروز روزے ست
کہ بر مائدہ عطیاتِ شاہی ہر مائدہ خوارے دست فراز۔ و ہر امیدوارے دامن
دراز۔ مبارک باد مبارک باد صدائے نفوسِ عسل اللھم زد فزد۔ غوغائے
تہنیتِ انفاسِ اہلِ دل مبارک شگفتگی گلہائے امید نوائے عنادلِ فرخندگی نوید
جاوید۔ ہر متمول و مستہل زمرۂ خاص و عام زبانِ مبارک کشودہ۔ ازین چنین
مبارک شاہی را بہ ثنائے مبارک ستودہ۔ مہر بفرمود مہر نظرِ مبارکِ خود را بہر پست
و بالا انداختہ۔ و ماہ بہزار راہ بر ہر شیب فراز انداختہ۔

مبارک باد تاج و تختِ شاہی ترا اے سایۂ فضلِ الٰہی

مبارک کیشانِ ہنر پرور کہ ہر یک در شعارِ خاص حاضر دربارِ دربار آمدہ خیر باد یاں

Marfat.com

دست بر سر کہ از ہر دیار بلیاس مبارک باعتضار آمدہ کسے نیست کہ بے نیل مرام و بے حصول کام باز گردد و چرا؟ امروز روز مبارک قدوم میمنت لزوم زینت بخش افسر دیہیم۔ زیب افزائے چہرۂ اقلیم۔ کریم ابن الکریم ابن الکریم مبارک طالع، صالح وجود۔ امین حسین، عزیز منظر، فرخ سیر، کامل جود، ملک عادل، مبارک دم، کریم النفس، فیض مجسم، داد رس، دارا شکوہ، سکندر اقبال، رشید اجلال، پاک گوہر۔ مبارک قدم، فرخندہ فال، مالک خدم وحشم، رعایا پرور، داد گستر، فیروز عساکر۔ مبارک نظر، مبارک فکر، ناصر الاسلام، معین المسلمین۔ جناب فلک رکاب، عمدۃ الملوک، قدوۃ السلاطین، مبارک نژاد، ضیاء الملت والدین، منبع جود و احسان، مخزن نور و ایمان۔ جی سی ایم جی سلطان محمد حبیب اللہ خان مبارک نشان، والی دولت خداداد افغانستان۔ دام دولتہٗ وعمم برکتہٗ۔ امین

ے

مبارک توئی شاہ فیروز بخت مبارک ترا باد این تاج و تخت

مبارک روزی کہ من بندۂ کمترین دعا گوئے دولتم از بے ہنری خویش شرم دارم کہ در زمرۂ مبارک نالمان دعا تران در آیم چہ دارم۔ و بمجرد ضمیکہ مہر سپہر اجلال جہانداری دام اقبالہ چون ماہ در نجم مبارک جلوس فرمودہ باشد بہانہ التفات و حیلۂ توجہات چہ پیش آرم کہ نتوانم۔ اما خورشید را نظرے ست مبارک کہ سنگ خارا را لولوئے لالا بخشد۔ و شجرۂ مبارکہ را اثرے ست کہ حوالی اشجار را خوشبو دہد۔ مبارک کیش! امید دارم کہ اگرچہ در مجمع اہل تفضل و کمال پارائے آن ندارم کہ این چنین بضاعت مزجات بنظر مبارک گذارم تاہم بوساطت حسین سعادت، محتشم باخلاص تربیت یافتہ الطاف شاہی، عالی ہمت، مبارک نفس، فاضل روز فہم، نکتہ رس نشان شرافت و نجابت، ذی شان۔ چوہدری سلطان محمد خان مبارک نصیب بیرسٹرایٹ لاء

Marfat.com

این چند اوراق که اگر شرف التفات بعین عنایت یابد ورق نقره و طلاست، عهد مبارک وچه عجب که درچنین قبول افتد که شاهان را نظر بر فضل خود ست۔ دستور معظم ابوالفیض فیضی بن مبارک کہ تفسیر سواطع الالہام را بے نقط نوشتہ بحضور سلطان وقت گذرانید۔ اگر من سیمرغ سیم بیچ ابن مبارک نیم۔ آنا تو سلطان وقتی و مالک تاج و تختی۔ این چند حروف کہ در فرہنگ آن کتاب مبارک مسمی بہ لوامع الاعلام لسواطع الالہام کہ در نفس ارام کتابے ست جامع لغات بے نقاط اگر بیادگار مبارک قدوم در بلدۂ لاہور کہ از نقطۂ زدود وجود خالی ست پذیرائے خدمت عالگان عالی درآید شایان شان خسروی ست۔

مبارک آن نفس پاک و دعا رزم بیار فضل و عطا بندہ وار تا کرزم

دعاگوئے دولت۔ خاکسار محمد اعظم بن محمد یار حنفی قادری امام جامع میرو دلال تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ

۳ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ [۱۲ فروری ۱۹۰۷ء]

۴۔ رحمت الرحمان شرح قصیدۃ النعمان | یہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کے اُس قصیدہ مبارکہ کی شرح ہے۔ جو اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہا تھا جس کا مطلع یہ ہے۔

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا اَرْجُوْا رِضَاکَ وَاحْتَمِیْ بِحِمَاکَا

یہ شرح اردو زبان میں نہایت عمدہ جابجا آیات واحادیث سے مزین ہے۔ یہ پہلی بار مطبع مجتبائی دہلی میں۔ مالک مطبع حافظ محمد عبدالاحد کے اہتمام سے ۱۳۲۲ھ میں چھپی۔ دوسری مرتبہ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ میں ایورگرین پریس لاہور سے چھپی، اور مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ کی طرف سے شائع ہوئی ہے اس کے ایک سو بارہ صفحات ہیں۔ سائز ۲۰ × ۳۰/۱۲۔

Marfat.com

یہ شرح اس طرح حمدِ باری تعالیٰ سے شروع ہوتی ہے ؎

" معراج ہے چشم حوصلہ کی　　رؤیت ہے ہلال بسملہ کی
دل شکرِ خدا کا معترف ہے　　نالہ الحمد کا الف ہے
ہر موئے بدن اگر زباں ہو　　ممکن نہیں حمد کا بیاں ہو
قاصر میں سب اصل مدعا سے　　پوچھو یہ زبانِ مصطفےٰ سے "

مولانا عبدالاحد نے جب پہلی مرتبہ اس کو چھپوایا تو اس کی مدح میں یہ نظم لکھی۔

اعجوبۂ روزگار ہے یہ　　گلگونۂ نوبہار ہے یہ
اک غنچہ ہے دل لبھانے والا　　گلزار ہے گل کھلانے والا
دل لوٹ ہوں یہ اگر چٹک جائے　　مدہوش ہوں یہ اگر مہک جائے
اے شائقو طالبو ادھر آؤ　　ارزاں میں یہ پھول لوٹ لیجاؤ
یہ نسخۂ گلشن فصاحت　　معدود ہیں دیکھ لو بضاعت
لینا ہے تو آؤ جلد آؤ　　ایسا نہ ہو ہاتھ ملتے رہ جاؤ

۵۔ ہدایت المریدین | یہ رسالہ آپ نے جمادی الاولیٰ ۱۳۲۶ھ میں تصنیف کر کے چھپوایا۔ اس میں طالبانِ حق کے واسطے چوبیس ہدایات کی ہیں، اس کے بعد اسماء الحسنیٰ اور مسبحات عشر لکھی ہیں۔ اب دوسری دفعہ مولوی محمد لطیف زار نوشاہی برقندازی نے ربیع الاول ۱۳۹۲ھ میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ اس رسالہ کا آغاز اس طرح پر ہے۔

"حمد و نعت" امابعد ان دوستوں کے لئے جو خاکسار سے للہ محبت رکھتے ہیں، اور بذریعہ احقر سلسلہ عالیہ قادریہ اور طریقہ انیقہ نوشاہیہ (رحمہ اللہ من تسلسل فھا دسلک فیھا) میں داخل ہیں۔ اور ان صاحبوں کے لئے جو دیگر سلاسل حقہ اور

۱۲ کتاب رحمۃ الرحمان کا ذکر سالِ تصنیف کے لحاظ سے اوائل الاعلام سے پہلے آنا چاہیے تھا۔ مترجم

Marfat.com

طرقِ صحیحہ میں داخل ہیں۔ اور عام اہلِ اسلام کے لئے بھی یہ چند دعا یا تحریر کی جاتی ہیں۔ طالب حق کو چاہیے کہ ان کو گوشِ جان سے سُنے۔ اور صدقِ دل سے عمل کرے۔ واللہ ولی التوفیق۔" اس رسالہ کے سولہ صفحات ہیں۔

۶۔ سوانحعمری سید فقیر اللہ شاہؒ | یہ مسودہ آپ نے ۱۳۳۰ھ میں لکھا۔ کتاب مذکور کے پہلے صفحہ پر اس کے متعلق آپ نے لکھا ہے۔

"مدت سے مجھ کو اپنے بزرگانِ سلسلہ درویشی کے حالات ومقالات۔ عادات وصفات کے لکھنے کا شوق تھا۔ خصوصاً یہ تو ہر وقت مرکوزِ خاطر رہتا تھا کہ اور کچھ ہو نہ ہو (ہو تو بہتر) مگر اپنے پیر و مرشد قبلہ اہلِ حق زبدۃ الواصلین عمدۃ الکاملین قربِ بارگاہِ احدیت۔ قائم مقامِ حقیقت۔ عارفِ معارفِ نور و ایمان۔ عاکفِ معاکفِ شہود و احسان۔ واقفِ مواقفِ خلوص و ایقان جناب افاضت مآب حق آگاہ حضرت سید فقیر اللہ شاہ مشہدی رضوی قادری نوشاہی کے حالات از ولادت تا وفات۔ اور آپ کے یمن و برکات و ذکر بعضے از کرامات زہد و ریاضات بھی فرد فرد قلمبند کئے جاویں۔ تاکہ مریدانِ مخلص کے لئے اُسوۂ حسنہ اور حسبِ مقولہ مقبولہ عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ باعث نزولِ رحمتِ الٰہی ہو۔ لیکن بباعث پیش آمد بعض موانعات یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔ اور کئی دفعہ قلم اُٹھا اُٹھا کر رکھ دیا۔ چونکہ وہ ارادہ منظورِ حق تھا لیکن اس کے ظہور کا وقت علمِ الٰہی میں آگے تھا۔ اس لئے میں نے اس ارادہ کو اپنی بے علمی کے سبب ایک جی سے تو چھوڑ دیا۔ اور دوسرے جی سے کچھ خیال کرتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ وقت جو علمِ الٰہی میں تھا آپہنچا۔ اور اس کام کے فرد فرد انجام دینے کو میرے لئے برادرِ طریق و یارِ رفیق۔ کانِ سعادت و تقدس۔ درویشِ ارادت کیش حق جوئے و حق گزین منشی فتح الدین ساکن سمبڑیال کو آمادہ اظہارِ ارادہ فرمایا۔ اور چونکہ یہ کام ہونا ہی تھا برادرِ موصوف نے چند مدت تک بذریعہ قلم و زبان بار بار بلکہ بے شمار اصرار کیا۔ چنانچہ

Marfat.com

میں نے اپنے وقت وقت کے ان خیالات کو جو بتائید غیبی میرے دل میں آتے رہے۔ بطور متفرقات لکھنا شروع کر دیا۔ الحمد للہ کہ چند عرصہ میں وہ مطالب مطلوبہ درج اوراق ہو گئے۔ اور اتنے عرصہ میں تفسیر و حدیث و لغت و کتب قوم کا کافی ذخیرہ بھی حتی الوسع میرے پاس جمع ہو گیا، جن کو بطور شہادت پیش کرنا تھا۔ لیکن جب مسودہ مذکور کو مرتب و مبیض کرنے کی نوبت پہنچی۔ تو دو ایک کتابوں کی خاص ایک ہی بات دریافت کرنے کے لئے سخت ضرورت محسوس ہوئی، جن کو تجارتی کتب خانوں سے تلاش کرتے پھر دیر ہو گئی۔"

یہ مسودہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

۷۔ نذر ہوئے | اس کے متعلق آپ عرض پر لکھتے ہیں۔

"چونکہ خاکسار کو نسبتاً سلسلہ عالیہ قادریہ نوشاہیہ۔ اور ارادتاً تمام اہل اللہ سے نیاز ہے۔ لہٰذا اس کا نام تحفۃ الفقراء رکھا گیا تھا۔ اور یہ اس وقت کا تاریخی نام ہے جب کہ میں نے اس کو بتقریب گوشہ نشینی ایک دوست کے لکھا تھا۔ اب کہ بحسب ضرورت اسکی اشاعت منظور حق ہوئی۔ اور تحقیق مطالب و اسانید میں اضافہ مناسب ہو گیا۔ اور یہ محض رضائے حق کے لئے ہی لکھا گیا، تو نام اس کا نذر ہوئے ہوا۔"

یہ رسالہ مولانا نے شعار فقراء کے دلائل و اثبات میں لکھا ہے۔ مثلاً بیعت ہونا، شجرۂ طریقت پڑھنا۔ نوافل بکثرت پڑھنا۔ دائمی روزہ رکھنا۔ چلہ بیٹھنا۔ کسی بزرگ کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا۔ مجلس ذکر میں حلقہ بنا کر بیٹھنا۔ صوف کے یعنی اونی کپڑے پہننا۔ پیر کے حضور میں ننگے پاؤں رہنا۔ بزرگوں کی قدمبوسی کرنا۔ سر پر لمبے گیسو رکھنا۔ رنگین کپڑے پہننا۔ اپنے پیر کی کوئی چیز تبرکاً اپنے پاس رکھنا۔ سب کے دلائل منقح بتوفیہ اور آثار صحابہ رضی سے دیئے ہیں۔

یہ رسالہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔

"اکثرین ارادت کیشاں و خاکپائے دردنشاں محاجز گنہگار غفار کی رحمت کا امیدوار بندہ محمد عظیم بن محمد یار بخدمت ارباب ہمت و رفعت شعار ..... عرض رسان ہے۔"

Marfat.com

یہ رسالہ آپ نے منشی فتح الدین قادری نوشاہی ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔ مقرر جوڈیشل مجسٹریٹی درسکہ کی حسب ایما تصنیف کیا۔ بدھوار ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۳ھ کو ختم ہوا۔ اور اسی سال میں منشی محمد حکم سائل جنڈیالہ خاساں۔ کلرک انگریز آفس ایس ٹی سیکشن لاہور۔ نے اپنی سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا۔

اس رسالہ کے اخیر میں سلسلہ قادریہ نوشاہیہ کے بعض اوراد و وظائف تحریر کئے ہیں۔ آپ نے اس کی تاریخ ختم آخری صفحہ پر اس طرح لکھی ہے۔

ے

حسب الامتثال اسد اللہ امیر کاتباں
کرد تحریرے چہ خوش خوش باد با اخلاص جاں

گوئے بُرد از ابن مقلہ در صفائی حروف
حُسنِ خط دارد چو حسنِ خطِ جاناں در جہاں

نقشِ کلکش مے نماید دیدۂ انصاف را
چوں لآلی بر حریرے یا کواکب آسماں

یا چو خالِ روئے شاہد با سوادِ نور خیز
یا چو ماہِ چاردہ یا مثلِ گل در گلستاں

حرفِ او را حرف نے کاتب فلک با صد ادب
دست بوسش میکند وقتِ کتابت بیگماں

نقطۂ قلمش بگیرد نقطۂ دل را بخود
دائرہ دورِ قمر سرکشش او را کششِ جہاں

باد از شورِ حوادث روز و شب ایمن گزار
کاتب دساعی مولف مہتمم اندر زماں

فکر کردم از پئے تاریخِ او گفتا سروش
استعن باللہ صد کاتب و ھو المستعان

این کتاب از عونِ حق آمد چناں میخواستل
۳۰۳ ۱۳۳۳
رافعِ اعلامِ سنت قالعِ اعداء آں

۶۲ صفحات۔

عونیہ آپ نے [illegible] میں تصنیف کی جو تلوث اسم رہ کے دعا دی کو حرف بحرف

[illegible] لقاری القصیدۃ العونیہ | یہ شرح قصیدہ

[illegible] ن شوہد کم ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

احادیث نبویہ کے مطابق کرکے دکھایا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ اس قصیدہ کا کوئی فقرہ بالفاظ حدیث کے خلاف اور قابل اعتراض نہیں۔ اس لحاظ سے یہ شرح تمام شروح قصیدہ سے امتیازی شان رکھتی ہے۔ اس کا آغاز اس طرح پر ہے۔

"آج تک سنتے آئے ہیں کہ قصیدہ غوثیہ فضائے حاجات کے لئے بہت بڑا اثر رکھتا ہے خیر یہ تو ہوگا یا نہ۔ اتنا تو ہے کہ اگر اس کی اصطلاحوں کی واقفیت ہو جائے تو اس کے معانی کی سمجھ پانے سے خدا کی محبت کا ایک ایسا سبق حاصل ہوتا ہے کہ کبھی بھولتا نہیں۔ پتہ لگ جاتا ہے کہ محبت الٰہی کیا ہے؟ اور اس کا نتیجہ کیا؟"

اس کی کتابت محمد عالم گھوڑیاوی نے کی۔ اور کریمی پریس لاہور میں طبع ہوئی۔ اس کے ۱۱۳ صفحات ہیں۔ اس کی طباعت کی آپ نے یہ تاریخیں لکھیں۔

۱- "ونصلی علی حبیبہٖ سیدنا محمد ابدًا ابدًا اباد ابہ وعلی الہ الطاہرین واصحابہ واحبابہ اجمعین۔" ۱۲ھ

قطعہ تاریخ

۲-

شرح قصیدہ غوثیہ جسکی نہیں کچھ رس ختم ہوئی الہام کی میرے ایک انیس
۴۳ ۱۳ھ
حرفی صورت ساتھ سب عددی شکل جدا ایک ہزار اور تین سو گیارہ نو بائیس

۹- اسم اعظم | یہ رسالہ آپ نے باری تعالیٰ کے اسم اعظم کی تحقیق میں ۱۳۴۳ھ میں تصنیف کیا۔ اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ دنیا کی بعض زبانوں۔ عربی۔ عبرانی۔ فارسی سنسکرت اور انگریزی وغیرہ میں اسم اعظم کیا ہے۔ اور اس کی خاصیت کیا ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رض نے اسم اعظم کی جو تحریری صورت دکھائی ہے۔ اس کا فلسفہ بھی مرقوم ہے اخیر پر دعائے حفظ کاعون۔ چہل قاف قرآنی۔ اور توحید کے متعلق ضروری ہدایات دی گئی ہیں۔ یہ رسالہ گیلانی پریس لاہور میں چھپا۔ اس کے ۴۸ صفحات ہیں۔

۱۲ھ تاریخ - مدعکم ہے شرافت۔

Marfat.com

۱۰۔ بے مثل بشر | یہ کتاب آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ میں
سنہ ۱۳۵۰ھ
۳۱ ۱۹ ۲
میں تصنیف کی۔ اس میں احادیث نبویہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضور
کا حسب حلیہ مبارک۔ چہرہ کے خدوخال۔ اور حالات واخلاق۔ ہر لحاظ سے بے مثل
تھے۔ گویا یہ کتاب حدیث اَیُّکُمْ مِثْلِیْ۔ اور اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ کی توضیح ہے۔
کتاب کے اخیر پر حضور کی شان میں ایک قصیدہ حنفیہ درج کیا ہے۔ یہ کتاب مولانا کے بیٹے
مولوی اقبال حسین نے کتابت کی۔ اور گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں چھپی۔ مولوی
اقبال حسین نے آیت شریفہ ذیل سے تاریخ نکالی۔

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین" ۱۳۵۰

اور یہ قطعہ تاریخ بنایا۔

لکھی ہے یہ کتاب علی الرغم دشمناں ظاہر ہے جس سے یہ کہ بشر تھا وہ بے مثال
حاسد کے سر کو کاٹ کے تاریخ یہ لکھی اللہ بھی بے مثال محمد بھی بے مثال

اس میں سے آٹھ عدد نکال دیں تو تاریخ ظاہر ہوتی ہے اس کا حجم ۲۰۰ صفحات ہیں۔

مکتوب تقریظیہ | مولانا عبدالکریم حنفی خطیب جامع مسجد قلعہ دار ضلع گجرات نے
مکتوب ذیل بنام مولانا محمد اعظم پیرووالی بھیجا۔ جس میں کتاب بے مثل بشر کی تعریف کی ہے
وہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"بسم اللہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

اما بعد ففی خدمۃ العالم اللوذعی والفاضل اللیلمعی حامی السنۃ والمنقول۔ ماھر الفروع والاصول۔ ابن بجدۃ العلوم ظھیرا ماھر الفنون باسرھا المعظم المکرم مولوی محمد اعظم صانہ اللہ تعالیٰ عن مخافۃ العصبی ورد عاتہ ومتع اللہ المسلمین بطول حیاتہ۔ بعد اقراء السلام الذی ھو سنۃ الانام المرویۃ من سید الرسل الاعلام

Marfat.com

انی کنتُ قائم للوعظ فی المسجد الجنوبی ببلدۃ لاہور صانہ اللہ

عن الجور بعد الکور وکان موضوع کلامی وعین مرامی بیان کمالات

الحضور لا مع النور صاحب الحور والقصور صلی اللہ علیہ وسلم

الف الف مرّۃ واسمعت الاسماع الحفیۃ والمعجزات القحیمۃ

للحضار من الصغار والکبار والصلحاء والابرار اذا رجل کریم المحضر

حسن المنظر جاء الیّ بکتاب وقال فی الخطاب اکتب رایک ما یکون لک

بعد المطالعۃ بلا قیل وقال الی مولفہ فی میرووال فاذا الطالعۃ

قد قت منہ الحذوبۃ احلی من العسل والذ من الوصل ودعوت اللہ

لک متوافرۃ متکاثرۃ وقلت مسرورًا بخ بخ لک ایہا الفاضل الجلیل

والعالم النبیل للہ درّک وعلی اللہ اجرک۔

ے

کتاب کل حرف منہ دُرّ ثمین مثل اجناس اللآلی

کتاب لا نظیر لہ بدہر بحلیۃ صاحب الفضل الکمال

کتاب کل ما محوا ہ نور علی نور لمصباح اللیالی

لقد انفعت فی الاحوال طرًّا لعمری قلتُ حقًّا فی المقال

وقد رأیت کتابک کتب کثیر من الاصحاب وجمًّا غفیرًا من الاحباب ومالکان

صر الجمیل منہم الا اشتاق بمطالعتہ واستہام قلبہ لقرأتہ واراد کل

احد ان یغصب منی الا انی ما اعطیتہ

ے

ومعشوقی من شاء وہل ابصرتَ معشوقًا یعار

کما للہ تعالیٰ فی خلقہ ابدًا علی نظم ہذہ الدرر الا ان المسؤل

Marfat.com

عنك تفضل بارسال نسخةٍ واحدة الى مولوى محمد عالم القرشى الحنفى
الخطيب الجامع القلعدار وليس ببعيد من افضالك العامة وانعامك التامة
ان تفضل علىّ من تاليفاتك المفيدة وتصنيفاتك الشريفة نسخة
واحدة واجبها ذخيرة العقبى وان اجرك الا على رب العلمين وها انا
ارسل عليك على سبيل الوداد كتابا موسومًا بروح العباد فى ذكر الميلاد
ان وقعة فى حوض القبول فهو المامول والله شهيد عليّ ما اقول" ۱۲ منه

محمد عبد الكريم۔

۱۱۔ تحفۃ الصالحین | یہ رسالہ آپ نے ۱۳۵۰ھ میں تصنیف کیا، اس میں علمائے ربانی اور مشائخ کی تعظیم کے لئے جھک کر کھڑا ہونا، اور ان کے ساتھ مصافحہ اور معانقہ کرنا، اور بزرگوں کے ہاتھ، پاؤں کو بوسہ دینا، احادیث نبویہ سے جایز ثابت کیا ہے۔ کریمی پریس لاہور میں طبع ہوا۔ ۳۲ صفحات ہیں۔

مولانا نے اس رسالہ کے صفحہ پر ایک نظم درج کی ہے۔ جو یہاں لکھی جاتی ہے۔

خطاب بہ منکر

دل میں لا منکر ذرا خوفِ خدا — اور رسولِ حق سے بھی کچھ کر حیا
فعلِ نبوی سے تجھے ہے کیا عناد — قولِ احمد سے ہے کیوں دل میں فساد
جانتا ہے کیوں فقیروں کو برا — کام ان کا ہے مخالف کون سا
ہے قدم بوسی محبوب اک — ثابت از فعلِ صحابہ بے شک

شہ مکتوب خطی مولانا عبد الکریم اللہ وارثی مثنوی جمعرات ۲۴ صفر ۱۳۷۰ھ ۱۹ دسمبر
۱۹۵۰ء سمت ۲۰۱۷ بمطبوعہ دیوان الکریم۔ مرقوم از خزائن العلوم۔ مرتبہ مولانا احمد حسین احمد قریشی

Marfat.com

اور اجازت دی ہے اس کی آپ نے — جس کا جی چاہے قدمبوسی کرے

پھر تجھے انکار ہے کیوں اے شقی — ناپسند آتا ہے کیوں فعل نبی

غور سے پڑھ اس رسالہ کو تمام — جو لکھا اس میں صحیح ہے لاکلام

ہو چکا ہو جو نبی کے روبرو — اس میں پھر باقی رہی کیا گفتگو

جو صحابہ نے کیا ہو کوئی کام — سامنے حضرت کے ہو اُن پر سلام

اور کیا ہو آپ نے اُس کو پسند — پھر کیا شک اس میں ہے اے ہوشمند

مان لے ورنہ قیامت کو ضرور — رحمتِ حق سے تو ہو گا دُور دُور

جو کسی صالح کی پابوسی کرے — ہے کہاں لکھا بتا یہ شرک ہے

وہ کہاں سجدہ یہ پابوسی کہاں — فرق ہے اس میں زمین و آسمان

ایھا النجدی لنظر فی الکتاب — وایھا الحنفی مالک للجواب

قولِ احمد را اگر داری پسند — ہاں بیا چہ خواندۂ در دیوبند

فعلِ پیغمبر کو گر نہیں مانتا — پھر بتا دہلی میں کیا تو نے پڑھا

اور رد پڑھیں کیا ماری ہے جھک — رہ کے واں تو نے پڑھا کیا آج تک

ایھا الطالب کونوا صادقین — اخلصوا فتعلموا علم الیقین

حق اگر چاہو تو لو تقرا سے تم — نور اگر چاہو تو لو تقرا سے تم

حق پرستی کی اگر نیت نہیں — اور دل میں ترکِ ضد و بغض نہیں

پھر تری یہ مولویت ہے کیا — مر رہو کس کام کا جینا ترا

ہے فقیری میں بھرا نورِ خدا — مولویت میں بھلا ہے کیا دھرا

علم اک دولت ہے دولت لازوال — لیک گر ہو پاک از غل و ضلال

پاک دل مخزن ہے اس دولت کا تام — ہے چراغِ صدق یاں روشن مدام

گرچہ سب علموں میں سب سے تو بڑھا — لیک گر مطلب نہ پایا کیا پڑھا

Marfat.com

حرف اخلاص ایک ہی کافی ہے بس — کر یقیں اللہ بس باقی ہوس
گر ہوئیں لاکھوں حدیثیں تجھ کو یاد — گر نہیں اُن پر عمل اور اعتقاد
اس سے تو بہتر یہی تھا اے حبیب — اک بھی تجھ کو یاد نہ ہوتی حدیث
عزتِ فقرا ہے قرآن و حدیث — جو نہیں ہے جانتا وہ ہے خبیث
ہے قرآں عزت فقیروں کے لئے — ہے حدیث اک فخر پیروں کے لئے
اور نبی نے ان کی کیا عزت ہے کی — کیوں نہیں پھر مانتا قولِ نبی
جب کہ فقرا کی کرے عزت خدا — اور نہیں اچھا کہیں خود مصطفےٰ
پھر فقیروں سے تجھے کیا ہے عناد — ما تجیب اللہ فی یوم التناد
چھوڑ دے ان کی عداوت کا خیال — حشر میں ہو گی یہی تجھ پر وبال
چھوڑ کر ان کی عداوت۔ اور دل — صاف کر کے صدق سے آ ان کو مل
اشعۂ انوارِ ربانی کو دیکھ — لمعۂ برکاتِ سبحانی کو دیکھ
درجۂ فقر ار بھلا جانے تو کیا — تُو تو ہے شیطاں کے دھوکے میں بھلا

یہ رسالہ تحفۃ الصالحین اسطرح شروع ہوتا ہے۔ "درویشی مخالفوں کے لئے کچھ ایسی دلربائی ہے۔ کہ درویش نظر پڑا اور ان کی جان گئی رخ"

۱۲۔ شجرۂ قادریہ وحیہ نوشاہیہ | یہ شجرہ شریف آپ نے ۱۳۵۰ھ میں نظم کیا۔ اس کے چند اشعار آپ کے مرشد ارشد حضرت سید فقیر اللہ شاہ مسیدی رضوی بدولہی والے نے بنائے تھے۔ بعد میں مولانا محمد اعظم نے اس شجرہ کو پورا کیا۔ مطبع نرسی لاہور میں چھپا۔ آپ نے ۵۰ اشعار میں حضرت نوشہ صاحب رح کے نام کا شعر اس طرح بنایا ہے۔

ہ

پھر محمد نوشاہ حاجی — بحر ضلالت وچوں ناجی
مالک حق جو ہن کرا دے — نظر عنایت تاری دا

Marfat.com

۱۳- ترجمہ کبریت احمر | درود شریف کبریت احمر تصنیف مبارک حضرت غوث الاعظم رح کا یہ ترجمہ آپ نے ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء میں کیا۔ اس کا تاریخی نام ہے "امر اسم اعظم"

۱۴- ترجمہ درود تاج | درود تاج کا یہ اردو ترجمہ آپ نے جمادی الاخریٰ ۱۳۵۳ھ میں کیا۔ (یعنی ستمبر ۱۹۳۴ء میں) - بابو فیض رسول متعلم ایف اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور نے کریمی پریس لاہور سے چھپوا کر شائع کیا۔

۱۵- رسالہ فیضیہ معہ ختم غوثیہ | یہ ایک مختصر رسالہ بتاریخ مذکور ہی کا لکھا ہوا ہے۔ اور ترجمہ درود تاج کے ساتھ ہی چھپا ہے۔ چونکہ طالبان حق کے لئے مفید ہے اس لئے پورا نقل کیا جاتا ہے

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - احاد - عشرات - مآت - الوف (اکائیوں - دہائیوں - سینکڑوں - لاکھوں) میں ہم نے ایک ایسے عدد کی تلاش کی جو اللہ کے نام کی صورت پر ہو۔ اور اس کے خواص میں یہ ہو کہ جب اس کو اس کی کسی مثل میں ضرب دی جائے تو وہ اپنی صورت اور نام کو قائم رکھے۔ سو وہ ۵ ہے۔ یہ ۵ وتر یعنی طاق ہے۔ اور وتر ہی اس کی مثل ہے۔ اس میں دو شفعے ہیں۔ اور آپ وتر ہے۔ حدیث میں ہے۔ ان اللہ وتر۔ اللہ وتر یعنی ایک ہے۔ قرآن میں قسم ہے شفع اور وتر کی۔ والشفع والوتر۔

۵ کی صورت درحقیقت یہ ۵ ہے۔ جو کثرت استعمال اور کتابت سے ۵ ہو گیا۔ اس کو غور سے دیکھو۔ اللہ کی صورت ہے طغرائی خطوں میں دیکھو۔

امام غزالی رح نے پنجدریہ تعویذ کی بنا ۵ پر ہی رکھی ہے۔ اور مخمس کو مثلث کی شکل میں لا کر فرمایا ہے کہ جس کام کے لئے اس کو عمل میں لایا جائے تو فائدہ ہو خاکہ [illegible] کسی چیز پر لکھ کر سامنے کیا جائے۔ یہ تعویذ شفعوں اور وتروں سے بنایا گیا ہے۔ اس کو کسی طرف سے پھرا دو درمیان وتر ہو گا

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

Marfat.com

۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں بامعنی پانچ کلمے ہیں۔ ب۔اسم۔اللہ۔رحمٰن رحیم۔

۲۔ کلمہ طیبہ میں پانچ فقرے ہیں۔ لَآ اِلٰہَ فقرہ نفی۔ اور اِلَّا اللہ فقرہ اثباتی۔ اور محمد تجلّی ذاتی۔ رسول تجلّی صفاتی۔ اَللّٰہ جامع اسماء صفات معنی کُل الکل۔

۳۔ درود شریف حضوری میں بامعنی فقرے پانچ ہیں۔ صلی۔اللہ۔علیہ وآلہ۔وسلم

۴۔ سورۂ فاتحہ میں اللہ کے پانچ نام ہیں۔ اللہ۔رب۔رحمٰن۔رحیم۔ملک

۵۔ باری تعالیٰ کے صفات وجوبیہ پانچ ہیں۔ سمع۔بصر۔علم۔قدرت۔ارادہ۔

۶۔ اللہ کے پانچ حرف ہیں۔ ا۔ل۔ل۔ا۔ہ

۷۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ حرف ہیں۔ م۔ح۔م۔م۔د۔ [محمد]

۸۔ اولوالعزم رسل پانچ ہیں۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسےٰ۔ عیسےٰ۔ محمد علیہم السلام۔

۹۔ ارکانِ شریعت پانچ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ علی۔

۱۰۔ ارکانِ طریقت پانچ ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ علی۔ مقداد۔ سلمان۔ ابوذر رضی اللہ عنہم

۱۱۔ ارکانِ حقیقت و جامعیت پانچ ہیں۔ محمد۔ علی۔ فاطمہ۔ حسن۔ حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام

۱۲۔ مقامِ نبوت پانچ ہیں۔ مقامِ وجود۔ مقامِ محمود۔ مقامِ خلود۔ مقامِ مشہود۔ مقامِ قاب قوسین۔

۱۳ مقامِ ولایت پانچ ہیں۔ مقامِ خوف۔ مقامِ رجا۔ مقامِ تسلیم رضا۔ مقامِ فنا۔ مقامِ بقاء۔

۱۴ اس درود تاج میں آپ کے نام پانچ ہیں۔ مرفوع۔ مشفوع۔ مکتوب۔ محبوب۔ مطلوب

۱۵ ارکانِ اسلام پانچ ہیں۔ کلمہ طیبہ۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔

۱۶ اعدادِ نماز پانچ ہیں۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔

۱۷ ارکانِ نماز پانچ ہیں۔ قیام۔ قعود۔ رکوع۔ سجدہ اُولیٰ۔ سجدہ اُخریٰ۔

۱۸ مراتبِ عبادت وحصولِ قرب پانچ ہیں۔ مجاہدہ۔ مراقبہ۔ مکاشفہ۔ مشاہدہ۔ مخاطبہ۔

۱۹ حواسِ ظاہری پانچ ہیں۔ شامہ۔ ذائقہ۔ باصرہ۔ سامعہ۔ لامسہ۔

Marfat.com

۲۰ - حواسِ باطنی بھی بدستور پانچ ہیں۔ مخیلہ، واہمہ، حافظہ، متصرفہ، حسِ مشترک

۲۱ عقل پانچ ہیں۔ عقلِ معاش، عقلِ معاد، عقلِ فعال، عقلِ اول، عقلِ کل۔

۲۲ نفس بھی پانچ ہیں۔ نفسِ امارہ، نفسِ لوامہ، نفسِ ملہمہ، نفسِ مطمئنہ، نفسِ راضیہ مرضیہ۔

۲۳ پیر بھی پانچ ہیں۔ پیر امام علی مرتضےٰ رض، پیر امام حسن، پیر امام حسین، پیر عبدالقادر جیلانی پیر سید فقیر اللہ شاہ قدس سرہٗ۔

۱۶۔ بارہویں | یہ رسالہ آپ نے ۱۳۵۲ھ میں تالیف کیا۔ اس میں آپ نے گیارھویں شریف کے جستم شریف کا جواز ثابت کیا ہے۔ اور اس کے تین شق قائم کئے ہیں۔ الطعام طعام تاسعین تاریخ۔ تسمیہ للغیر۔ اور ہر ایک شق کو بدلائل شرعیہ ثابت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ میں گیارہویں کے تین ٹکڑے کر کے تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ جو ٹکڑا ان میں سے تم کو حرام ثابت ہو۔ وہ پھینک دو۔ اگر تینوں ٹکڑے جائز و حلال ثابت ہوں۔ تو ان کا مجموعہ گیارہویں کھا لیا کرو۔ اس کے کُل صفحات ۴۸ ہیں۔

۱۷۔ ترجمہ مسند امام علی رضا | اس میں وہ حدیثیں درج ہیں۔ جو حضرت امام علی رضا رض نے اپنے آبا و اجداد کی سند سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہیں۔ یہ کل ۱۹۶ حدیثیں ہیں۔ اس میں دس باب ہیں۔ ۱ کلمہ توحید میں۔ ۲ اذان میں ۳ نماز پنجگانہ اور جنازہ میں۔ ۴ اہل بیت کے فضائل میں۔ ۵ مومن حسن خلق۔ احمد محمد اسماء کی فضیلت میں۔ ۶ کھانوں پھلوں۔ پینے والی چیزوں کے بیان میں۔ ۷ خوف والدین اور صلہ رحم میں۔ ۸ فسق۔ غیبت۔ نمیمت سے بچانے میں۔ ۹ غزا و جہاد کی فضیلت میں ۱۰ احادیث متفرقہ۔

مولانا محمد اعظم رح نے اس کا ترجمہ سلیس اردو میں کیا ہے۔ اس پر چھبیس ۲۶ صفحات کا مقدمہ لکھا ہے۔ اور اس کو ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء میں تصنیف کیا ہے۔

یہ حجازی پریس لاہور میں چھپا۔ سب صفحات ۹۶ ہیں۔

Marfat.com

۱۸۔ حلیۃ النبیؐ بروایت علی رضؓ | اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلیہ بیان کیا ہے۔ جو امیرالمؤمنین حضرت امام علی المرتضٰے رضؓ کی روایت سے ہے۔

۱۹۔ تحفہ اخوان الصفا فی جواز السماع والغنا | اس رسالہ میں آپ نے صوفیوں کے سماع اور وجد کے دلائل احادیث و آثار۔ اور اقوال صوفیہ سے دیئے ہیں۔

۲۰۔ مناقب اہل البیت | اس میں آپ نے حضرت علی المرتضٰے رضؓ حضرت فاطمۃ الزہراء۔ حضرت امام حسن رضؓ۔ حضرت امام حسین رضؓ کے فضائل میں ہر ایک کے ذکر میں چالیس حدیثیں جمع کی ہیں۔ یہ نسخہ ابھی آپ کے ہاتھ کا قلمی ہے۔ طبع نہیں ہوا۔

۲۱۔ راہِ وصول در مدحِ رسول | یہ ایک درود شریف عربی میں تصنیف کیا ہے جو سارا نقطہ غیر منقوط ہے۔ کوئی نقطہ والا حرف استعمال نہیں کیا۔ یہ اسطرح شروع ہوتا ہے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَالِكِ الْمُلْكِ مَلِكِ الْمُلُوْكِ الْعَلَّامِ۔" اس کے ۳۲ صفحات ہیں۔ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں چھپکر شائع ہوا۔ سائز جیبی ہے۔

۲۲۔ مکتوباتِ اعظمیہ | یہ آپ کے مکاتیب کا مجموعہ ہے۔ جو آپ نے اپنے احباب کے نام وقتاً فوقتاً لکھے۔ یہ میں نے [ترافت نے] اسی سال یعنی ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں جمع کر کے مرتب کئے ہیں۔

مکتوبات

آپ کے تین عدد مکاتیب یہاں بطور یادگار تحریر کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکتوب بنام مولانا قاضی ظفرالدین احمد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

"الی الفاضل اللبیب البلیغ الاریب الحبر الاسدق والعلامۃ المحقق۔ الادیب الماہر النظام۔ اوحد علماء العظام۔ الارشد الامجد مولانا القاضی ظفرالدین احمد اوصلہ اللہ الی ما قصد۔

Marfat.com

بعد اهداء تحیۃ الاسلام واداء ھدیۃ السلام۔ انی مرسل الیکم

اللطیفۃ المنیفۃ المشتملۃ علی النصیحۃ بعبارۃ فصیحۃ تلیق ان تدرج

فی صحیفتکم العربیۃ وجریدتکم الادبیۃ رأیتھا الآن اذ مضت عشر

ساعات من یوم السبت فی کتاب الامام طلحۃ بن طلحۃ الشافعی المسمّی

بمطالب السئول فی مناقب آل الرسول فاردت ان لا استلذ بھا واحدًا ابل کلّ

من کان قائمًا او قاعدًا وھی ھٰذہٖ حضر عندہ علی کرم اللہ وجہہٗ انسان

فقال یا امیر المؤمنین استلک ان تخبرنی عن واجب واوجب وتحجب

واعجب۔ وصعب واصعب۔ وقریب واقرب۔ فما انجبس بیانہ بکلمابہ دلا

خلس لسانہٗ فی لھوانہٖ حتّی اجابہٗ علیہ السلام بایاتہٖ۔

ش

توب الوری واجب علیھم	وترکھم للذنوب اوجب
والدھر فی صرفہٖ عجیب	وغفلۃ الناس عنہ اعجب
والصدق فی الثبات صعب	لکنّ فوت الثواب اصعب
وکلما ضرّ فھو قریبٌ	والموت من کل ذلک اقرب

کتبہ العاصی الاحقر المدعو بمحمد اعظم الساکن ببلدۃ میرٹھ دال

صانھا اللہ عن التقلب والزوال لتحصیل رھینہ ضلع سیالکوٹ فھذا

ماھو صحیح۔ وایصال الخبر بموضع بلد وملی وکونی مدرسًا فیہ غلط صریح ،،

۱۲ ۲ مکتوب بنام سید عبد الخالق گیلانی | آپ کے ہمشیرہ زادہ سید عبد الخالق گیلانی مدرسہ دیوبند

۱۲ یہ مکتوب اخبار نسیم الصبا عربی۔ السنۃ الثانیۃ عدد ۳۔ ۶ رمضان ۱۳۱۱ھ ۱۵ مارچ ۱۸۹۴ء صفحہ ۷۔ کالم ۱/۲ سے نقل کیا گیا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

صلع سہارنپور میں تحصیل علم کر رہے تھے۔ مولانا نے مکتوب ذیل فارسی نظم میں اُن کو بھیجا۔ اور مذاہب باطلہ سے بچنے کی نصیحت فرمائی اسمعوا دعوا

تا توانی اندرخ بی در گریز — بر سرِ چکر الوی ہم خاک ریز
در دہانِ خارجی بگذار گوز — رافضی را نیز در آتش بسوز
نزد نجدی زے پسر ہرگز میا — کیں ترا خواہد نمود از حق جُدا
شیخ نجدی را بران از خویشتن — تا نیندازد ترا اندر فتن
نجدی و ابلیس ہر دو ہبچیے — انہ فی ابطہ مثل الصبی
کا لقاءِ اہلِ حق بودہ بریں — انہ لک یا فتی بلس القرین
گرچہ پیش آید رہِ دیگر برو — نیست شیطان دو خی بی ہیچ رو
روئے آں ملعون را از بول شو — گرچہ پیش آید تو ہمہ لاحول گو
الحذر بہر خدا کل الحذر — از دو خی بی دار کلامش پُر خطر
پائے بوس اہلِ حق شو اے پسر — الوہابی یجرک فی السقر
خاصہ آں خارج کہ او حنفی نماست — صحبتش ہرگز مکن کہ او از حق جُداست
یخدعون الناس فی الباسہم — اضرب الفعل علی اردا سہم
گر تو خواہی تا تو باشی حق شنو — ہیچگہ نبرد دو خی بی تو مرد
اتباعِ حضرتِ نعماں گزیں — تا شوی بہرہ ور از دُنیا و دیں
گر تو ہستی صاحبِ صدق و یقیں — از دل و جاں مذہب نعماں گزیں
قولِ او قالِ رسول اللہ بود — دان ایں را کو ز حق آگاہ بود
اجتہادش شرح قولِ مصطفےٰ ست — فکر او دشمن ز انوارِ خدا ست
مسلکِ او مسلکِ حق بے کمال — از کتاب و سنت احمد عیاں
بادت از فیضِ ازل بہرہ وری — قادری شو قادری شو قادری

Marfat.com

۳۔ مکتوب بنام مولانا سید غلام مصطفٰے نوشاہی برخورداری ساہنیالوی

"السلام علیکم

میں نے کوئی کتاب نوشاہی بزرگوں کے حالات میں نہیں لکھی۔ ورنہ مجھے بھیجنے میں کوئی دریغ نہ تھا۔ — طالب دعا فقیر محمد اعظم قادری وکیل بی[19] از میرووال ۲۰ رمضان ۱۳۴۹ھ

[۹ر فروری ۱۹۳۱ء]

تحریرات

آپ کے ہاتھ کی کئی تحریریں آپ کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ یہاں آپ کے دو دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

دستخط بر فرہنگ سکندر نامہ | فرہنگ سکندر نامہ مطبوعہ کے حاشیہ پر مولانا نے اپنے قلم سے لکھا ہے

"پئے علم کردم چو آہنگ را — گرفتم بہ آہنگ فرہنگ را
کسے گر کند دعویش از دروغ — چراغ امیدش نیابد فروغ
شود کاذب و خوار و بے اختیار — نیاید بہ بر راستاں نیز بار

قلت بفمی وکتبت بقلمی انا اضعف عباد اللہ الاکرم غلام محمد اعظم بن محمد یار۔ بعتصما اللہ فی زمرۃ الابرار۔ حنفی مذہبًا۔ والقادری مشربًا۔ ۲۰ر ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ [۳ر اکتوبر ۱۸۸۲ء]

دستخط کتاب | الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین کہ این کتاب مستطاب در بر کات جناب رسالت مآب علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام بتاریخ چہارم ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ ہجری بروز چہار شنبہ۔ از قلم شکستہ رقم بندہ محمد اعظم در جامع مسجد

[19] وکیلی سے مراد سید محمد نوشاہی ساہیلوی سے نسبت ہے جو حضرت غوث اعظم رض کے فرزند اکبر تھے۔ اشرافت۔

Marfat.com

میرو وال بوقت چاشت باتمام رسید۔ وارجوا ان یکون کتابی ھذا ناجیًا لاخرتی
ولابنی اقبال حسین بعدی ولابنیہ مظفر حسین وغیرہ بعدہ وکذالک
الی یوم القیمۃ برحمۃ اللہ تعالیٰ ولطفہ وصلی اللہ علی ھادینا ومولانا
وشفیعنا سیّد الانبیاء والمرسلین وآلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ
اھل الصدق والیقین آمین۔

اس کتاب کا حجم ۵۸۰ صفحات۔ سطور فی صفحہ ۸۔ بہت خوشخط ہے۔

مہر آپ کی اکثر کتابوں پر یہ مہر ثبت ہے۔ ۱۔ " از ہمہ شان محمد اعظم ست "

۲ آپ کے مہر والا یہ شعر بھی لکھا ہوا دیکھا گیا ہے۔

۵ " انبیاؤ اولیا را ہست بر شانِ عظیم
لیکن از ایشاں ہمہ شانِ محمد اعظم ست "

۳۔ کتاب تحفۃ الاحرار جامی پر آپ کی مہر اس عبارت سے ثبت ہے۔ یہ مہر ربڑ سے بنی ہوئی تھی۔

" افقر الفقیر الی اللہ الکریم الستار محمد اعظم بن محمد یار "

مولانا محمد اعظم معاصرین کی نظر میں

آپ کے معاصرین آپ کی علمیت اور بزرگی کے معتقد تھے۔

(۱)

انسائیکلوپیڈیا کی رائے کتاب انسائیکلوپیڈیا آنیا ریڈیلیشن ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۲۷۹ میں ہے

" محمد اعظم مولانا۔ (۱۸۴۵ء[۲۰] تا ۱۹۵۲ء[۲۱]) بمقام میرو وال ضلع شیخوپورہ مولانا یار محمد نقشبندی کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم والد ماجد سے پائی تیرہ[۲۲] برس کی عمر میں یتیم ہو گئے۔

---

[۲۰] صحیح تاریخ ولادت ۱۸۶۱ء ہے۔ [۲۱] صحیح نام محمد یار ہے۔ [۲۲] والد کی وفات کے وقت مولانا کی عمر ۲ سال تھی۔ شرافت

Marfat.com

شاہ فقیر اللہ نوشاہی کے مرید ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ عثمان گنج لاہور میں عظیمیہ سٹریٹ آپ ہی کے نام سے موسوم ہے۔ آپ نے بہت سی قابل قدر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔ برہنل بتیسر۔ اسم اعظم۔ نذر حوتے۔ العقیدۃ الیوسفیہ شرح قصیدہ غوثیہ۔ تحفۃ الصالحین۔ کبریت احمر۔ رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان۔ مولانا ۲ جون ۱۹۵۲ء کو فوت ہو کر جامع مسجد عظیمیہ میرووال ضلع شیخوپورہ میں دفن ہوئے۔"

(۲)

صوفی محمد اسمٰعیل کا خواب | صوفی محمد اسمٰعیل صاحب۔ جو ضلع جھنان تحصیل احمد نگر ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ اب جو ضلع ورن ضلع شیخوپورہ میں رہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تعلیمی ڈائری خلاصہ تیاری صفحات میں آخری صفحہ پر اپنا یہ خواب درج کیا ہے۔

"آج بتاریخ یکم شعبان المعظم ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۹۶۲ء بروز منگل علی صبح (بوقت ۵ بجے) قبلہ باباجی (مولانا محمد عظیم) میرووالی قدس سرہ العالی کی زیارت ہوئی۔ آپ سفید لباس میں ملبوس ہیں۔ سرخ رنگ چہرہ چمک رہا ہے۔ لوگ فرداً فرداً ملاقات کر رہے ہیں، جب میری باری آئی تو میں نے کہا کہ میں نے بغل گیر ہونا ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ اس وقت بھائی صاحب (صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی اقبال حسین قدس سرہ) پاس ہیں۔ موجب ہیں آپ سے چمٹ گیا اور رو رو کر کہا کہ میں نے زندگی کا ایک حصہ آپ کے زیر سایہ گذارا ہے آپ نے مجھے بچوں کی طرح رکھا تھا۔ میں کس قدر مصائب و آلام میں ہوں۔ میرا ہر کوئی دشمن ہے کچھ پڑھنے کے لئے فرمائیے۔ تحفہ ہی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ پڑھا کرو۔ هَلَكَ قَوْمُ عَادٍ میں نے عرض کیا کہ آپ قبر مبارک میں کب تشریف لے جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کل۔ لیکن اب منظور کے گھر روٹی کھانے جا رہے ہوں۔ تمہارے لئے بھی سیویاں بھیجوں گا۔"

(۳)

چوہدری عبدعلی سلمہ جاوید تصاویر دل کتاب ہے۔ کہ مولوی محمد عظم صاحب قطعہ زبان تھے۔

Marfat.com

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند مولانا اقبال حسین تھے۔

شاگردان رشید ظاہری علوم میں کثیر التعداد اشخاص آپ کے تلامذہ میں شامل ہیں چنانچہ کچھ اسمائے گرامی لکھے جاتے ہیں۔

۱	مولانا مولوی اقبال حسین فرزند آنجناب	میرجوال	شیخوپورہ
۲	مولوی مظفر حسین ولد اقبال حسین برادر آنجناب	〃	〃
۳	مولوی محمد حسین مرحوم	〃	〃
۴	مولوی مہتاب دین ولد گوہر دین	〃	〃
۵	چوہدری سردار خان ذیلدار و رئیس اعظم	〃	〃
۶	چوہدری مبارک علی خان ولد مظفر خان	〃	〃
۷	منشی وزیر علی خان ولد عنایت اللہ خان راجپوت	〃	〃
۸	چوہدری ارشاد رحیم خان ایم اے انگریزی۔ گولڈ میڈلسٹ۔ ایم اے عربی۔ ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	〃	〃
۹	سید اقبال حسین شاہ گیلانی	〃	〃
۱۰	شیخ محمد عبداللہ	〃	〃
۱۱	محمد حسین کمبوہ	نواں کوٹ منضمولہ	〃
۱۲	صاحبزادہ عمر عظیم ولد بابو محمد یوسف	مردانہ	〃
۱۳	منشی قائم علی خان ریٹائرڈ محکمہ تعلیم	〃	〃
۱۴	سید فضل حسین شاہ	چاند	〃
۱۵	سید عباس علی شاہ ولد فضل حسین شاہ	〃	〃
۱۶	سید شیر علی شاہ ولد فضل حسین شاہ	〃	〃

Marfat.com

۱۷	سید قاسم علی شاہ	چاند	شیخوپورہ
۱۸	میاں محمد شفیع	بریار کلہنہ	〃
۱۹	مولوی حاجی محمد شریف ولد مولوی حاجی حسین بخش	بریار	〃
۲۰	مولانا محمد لطیف زار بی۔ اے۔ اکاؤنٹس افسیر لاہور کارپوریشن	〃	〃
۲۱	مولوی محمد حکیم	جنڈیالہ کلمان	〃
۲۲	منشی اللہ رکھا کمبوہ	شتاب گڑھ	〃
۲۳	سید مراتب علی شاہ	اکرپوسدرل	〃
۲۴	منشی رحمت علی سکول ماسٹر گورنمنٹ سکول	مارنگ مغلی	〃
۲۵	سید مظہر علی شاہ	موہنگنا والہ	〃
۲۶	صوفی محمد اسمٰعیل ملازم محکمہ تعلیم	ڈرن	〃
۲۷	حکیم خادم علی خان ملک پوری	بدوملہی	سیالکوٹ

یاران طریقت آپ کے ارادتمندوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ آپ کے بعض خواص مریدوں کے نام یہاں درج کیے جاتے ہیں۔

۱	مولوی اقبال حسین فرزند آنجناب	میرودال	ضلع شیخوپورہ
۲	سید اقبال حسین ولد سید سردار شاہ گیلانی پنشنر محکمہ انہار امام مسجد دیلاراں	〃	〃
۳	شیخ برکت علی ولد بھایا	〃	〃
۴	شیخ اللہ دتا ولد بھایا	〃	〃
۵	شیخ اللہ بخش ولد [illegible]	〃	〃
۶	شیخ اللہ دتا ولد نتھو بخش	〃	〃
۷	حاجی شیخ خدا بخش	〃	〃

Marfat.com

۸	شیخ فتح محمد		میرودال	شیخوپورہ
۹	شیخ غلام محمد		〃	〃
۱۰	شیخ غلام حیدر		〃	〃
۱۱	حسن دین ولد رنگ علی کمبوہ		〃	〃
۱۲	محمد دین ولد رنگ علی کمبوہ		〃	〃
۱۳	مستری الٰہی بخش ترکھان		〃	〃
۱۴	اللہ رکھا بافندہ		〃	〃
۱۵	چوہدری میرخاں راجپوت کھوکھر		چک علی شمولہ	〃
۱۶	چوہدری مراد رحیم خاں		〃	〃
۱۷	چوہدری مراد علی خاں		〃	〃
۱۸	مستری محمد بوٹا ولد خدا بخش		〃	〃
۱۹	غلام محمد کمہار		〃	〃
۲۰	مولوی عبدالعزیز کنبوہ		نواں کوٹ شمولہ	〃
۲۱	ابرہیم ولد الٰہی بخش کنبوہ		طفرال	〃
۲۲	سید فضل حسین شاہ بخاری		چاند	〃
۲۳	اللہ رکھا کنبوہ		شتاب گڑھ	〃
۲۴	اللہ دتا کنبوہ		〃	〃
۲۵	مستری اکبر دین ترکھان		〃	〃
۲۶	صوفی محمد اسمٰعیل ارائیں		برج ارایاں	〃
۲۷	چوہدری قائم علی خاں راجپوت کھوکھر نمبردار سابقہ سفید پوش مردانہ			〃
۲۸	حاجی منشی قائم علی راجپوت		〃	〃

Marfat.com

۲۹	مولوی حاجی بابو محمد یوسف ولد حافظ کرم الٰہی خطیب جامع مردانہ		شیخوپورہ
۳۰	حکیم نذیر حسین ولد حکیم محمد اعظم	〃	〃
۳۱	حکیم غلام جیلانی ولد حکیم نذیر حسین	〃	〃
۳۲	مستری الہ دین لوہار	〃	〃
۳۳	مستری میراں بخش لوہار	〃	〃
۳۴	مولوی حاجی حسین بخش ولد اللہ دتا ترکھان	خطیب جامع مسجد بُریار	〃
۳۵	مولوی حاجی علی محمد ولد اللہ دتا ترکھان	〃	〃
۳۶	مولوی فقیر اللہ ولد میاں اللہ رکھا	امام مسجد	〃
۳۷	چوہدری فتح دین بُریار	〃	〃
۳۸	چوہدری محمد حسین ولد فتح دین بُریار	〃	〃
۳۹	چوہدری محمد دین ولد فتح دین بُریار	〃	〃
۴۰	چوہدری بہاؤ الدین ولد فتح دین بُریار	〃	〃
۴۱	عالم دین ولد علی گوہر بریار	〃	〃
۴۲	برکت علی بُریار	〃	〃
۴۳	میاں اللہ رکھا بافندہ امام مسجد	〃	〃
۴۴	منشی رحمت علی ولد جلال دین کمہار	〃	〃
۴۵	بڈھا تیلی	〃	〃
۴۶	رمضان ولد بڈھا تیلی	〃	〃
۴۷	الہ بخش ولد بڈھا تیلی	〃	〃
۴۸	فتح دین حجام	〃	〃
۴۹	رمضان عرف جانی ماچھی	〃	〃

Marfat.com

۵۰	چوہدری خدا بخش بریار	بریار کھینہ	شیخوپورہ
۵۱	بہاوالدین بریار	〃	〃
۵۲	مستری عبدالرحیم	کوٹ بھیراں	〃
۵۳	چوہدری نصراللہ خاں سفید پوش	ماڑی خورد	〃
۵۴	نذیر حسین جٹ	〃	〃
۵۵	میاں فقیر بخش دلدی ولد بابو محمد یوسف مردانوی	لاہور یا نوالہ	〃
۵۶	بابو محمد حکیم	جنڈیالہ کلسیاں	〃
۵۷	ڈاکٹر محمد عظیم	〃	〃
۵۸	مستری حبیب اللہ ولد رمضان مغل	نارنگ منڈی	〃
۵۹	محمد شفیع المعروف بدرالدین ترکھان	〃	〃
۶۰	مولوی فضل دین گاذر امام مسجد	رستم پور	〃
۶۱	غلام محمد ستیگر ترکھان	کچلے	〃
۶۲	پیر سید محمد گیلانی	کوٹ سیداں	〃
۶۳	پیر عبدالرحیم شاہ ولد سید محمد	〃	〃
۶۴	پیر محمد شریف ولد سید محمد	〃	〃
۶۵	سید محمد مالک گیلانی	موہنگیانوالہ	〃
۶۶	ڈاکٹر عبدالغنی ولد ڈاکٹر محمد عظیم	مریدکے	〃
۶۷	میاں فضل الٰہی ولد مفتی برکت علی	〃	〃
۶۸	مستری اسمٰعیل ولد خدا بخش ترکھان	〃	〃
۶۹	الہ دین کمہار کوزہ فروش	〃	〃
۷۰	چوہدری برکت علی ولد نور الٰہی	کوٹ پنڈی داس	〃

Marfat.com

۷۱	چوہدری برکت علی راجپوت	چوڑا راجپوتاں	شیخوپورہ
۷۲	مستری عبدالغنی ترکھان	مدھریانوالہ	گوجرانوالہ
۷۳	خلیفہ سلطان احمد سیال	محلہ سیخی اعتبار شاہ	سیالکوٹ
۷۴	فقیر اللہ ولد سلطان احمد سیال	〃	〃
۷۵	صوفی فتح الدین شاہ خطیب جامع مسجد غوثیہ	بدوملہی	〃
۷۶	حاجی شیخ علی محمد قریشی	〃	〃
۷۷	حاجی شیخ ولی محمد قریشی	〃	〃
۷۸	حاجی محمد ابراہیم زرگر	〃	〃
۷۹	ماسٹر محمد شفیع ہزاز	〃	〃
۸۰	نور محمد نوسلم	〃	〃
۸۱	مستری محمد شریف لوہار	رنسیہ وال	〃
۸۲	پیر سید رحمت علی شاہ	نونار	〃
۸۳	خوشی محمد جٹ	گیلے والی	〃
۸۴	ماسٹر حاجی حسن الدین درزی امام مسجد	ٹبہ ککے زئیاں	〃
۸۵	ماسٹر محمد الدین درزی	〃	〃
۸۶	ماسٹر محمد الدین درزی	پورہ میراں	〃
۸۷	ماسٹر غلام حسین ولد محمد الدین درزی	〃	〃
۸۸	بابو محمد ابراہیم	〃	〃
۸۹	منشی فتح الدین سمرایوی جوڈیشل محرر	ڈسکہ	〃
۹۰	پیر فضل کریم قریشی	درگا نوالی	〃
۹۱	بابو جہتاب زین ٹکٹ کلکٹر لکڑ منڈی	وزیر آباد	گوجرانوالہ

Marfat.com

۹۲	چوہدری محمد شفیع ولد نور الٰہی	بھاٹی دروازہ	لاہور
۹۳	بابو محمد شفیع	اعظمیہ سٹریٹ۔ عثمان گنج	〃
۹۴	بابو چراغ دین	〃 〃	〃
۹۵	چوہدری حاجی فیروز دین ذیلدار	قصور پورہ	〃
۹۶	بابو شفیق محمد خزانچی	پیسہ اخبار سٹریٹ	〃
۹۷	صوفی محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جی پی او رحمان پورہ۔ اچھرہ		〃
۹۸	مستری محمد اسمٰعیل ولد ستھو	باغبان پورہ	〃
۹۹	سید عطاء الرحمٰن ولد سید عبدالخالق گیلانی۔ ننکاریاں۔ حسین سٹریٹ نیو شالامار ٹاؤن		〃
۱۰۰	صوفی غلام رسول	کرڑہ جیمل سنگھ	امرت سر
	سید عبدالخالق ولد سید غلام محمد گیلانی	رام داس	〃
۱۰۲	دارے خاں ملاح قوم جھٹہ	لاہور۔	〃
۱۰۳	محمد عبداللہ شال مرحیٹ	کرڑہ بھائی سنت سنگھ	گورداس پور
۱۰۴	پیر ملک علی شاہ قریشی ہاشمی ریٹائرڈ محکمہ تعلیم	فتح گڑھ چوڑیاں	〃
۱۰۵	پیر محمد ایوب ولد ملک علی شاہ قریشی ہاشمی	〃	〃
۱۰۶	پیر محمد یعقوب ولد ملک علی شاہ قریشی ہاشمی	〃	〃
۱۰۷	پیر خورشید عالم ولد دوست محمد قریشی ہاشمی پنشنر پولیس	〃	〃
۱۰۸	بابو شفیق رسول ولد بابو محمد حکیم خٹک مالوی ستارہ خدمت ڈائرکٹر شپنگ کارپوریشن کراچی		
۱۰۹	مستری عالم دین۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ سندھ۔		
۱۱۰	میاں عبدالحق قریشی۔ باغبانپورہ۔ لاہور		
۱۱۱	میاں عبدالحق کھوکھر۔ باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ		

یہ سب لوگ اپنے پیر صاحب کے عاشق اور فرمانبردار تھے جو ان میں سے وفات پا چکے ہیں۔ اللہ کریم ان کی مغفرت کرے۔ اور جو حیات ہیں ان کو سلامت رکھے۔ آمین۔

Marfat.com

تاریخ وفات مولانا محمد اعظمؒ کی وفات بعمر اٹھانوے سال ہفتہ ۔ بائیسویں شوال ۱۳۷۵ھ ایکہزار تین سو پچھتر ہجری مطابق دوسری جون ۱۹۵۶ء ایکہزار نو سو چھپن عیسوی موافق بیسویں جیٹھ سمت ۲۰۱۳ دو ہزار تیرہ بکرمی میں بعہد سلطنت گورنر جنرل خواجہ غلام محمد ہوئی ۔ سنہ چھ جلوسی تھا ۔

مدفن آپ کا مزار مبارک موضع میرووال تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ میں جامع مسجد کے صحن کے شمال مشرقی کونہ میں درخت کھجور کے نیچے پختہ بنا ہوا ہے ۔ یوم وفات شمسی تاریخ کے مطابق ہر سال عرس ہوتا ہے ۔ آپ کے پوتے مولوی مظفر حسین صاحب بڑے اہتمام سے کرتے ہیں ۔ وعظ اور نعت خوانیاں ہوتی ہیں ۔

مادۂ تاریخ

آپ کے صاحبزادہ مولوی اقبال حسینؒ نے آیت شریف سے یہ تاریخ نکالی ۔

لھم من اللہ فضلاً کبیرًا پارہ ۲۲ ع ۳ ۔

۱۳۷۵ھ ۷۵

اعظم نام جسدا اوہ ہے پیر اعظم غوث پاک دا نظر منظور رہے جے
لہندے چڑھدے ہے دم جہان اندر کوٹ کوٹ دیوچ مشہور ہے جے
اوہدے دواریوں خیر فقیر لیندے اوتھے حرص ہوا سب دور رہے جے
میرووال دے بابے تے کرم رہدا زار[1] نوشہی کے ضرور رہے جے

شجرۂ فقرائے مولانا محمد اعظم میرووالیؒ

سید اقبال حسین ولد سید سردار شاہ گیلانی
پہلے محکمہ انہار میں ملازم رہے ۔ اب میرووال میں مسجد ذیلداراں کے امام ہیں ۔ اپنے مرشد صاحب کا سالانہ ختم شریف کیا کرتے ہیں ۔ اب ۱۳۹۳ھ میں موجود ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ ۔

منشی قائم علی صاحب رجیوٹ ۔ موضع مرداں میں سکونت رکھتے ہیں ۔ شریعت کے پابند شریف اخلاق والے ہیں ۔ ان کی گفتگو پند و نصائح سے مملو ہوتی ہے ۔ ضعیف العمر ہیں ۔ ابھی تک موجود ہیں ۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

---

[1] محمد لطیف زار نوشاہی

Marfat.com

شجرۂ فقرائے مولانا محمد اعظم میرووالیؒ

ڈاکٹر عبدالغنی صاحب۔ ڈاکٹر محمد اعظم جنڈیالہ کلاں والے کے بیٹے ہیں پہلے وکیسی نیٹر رہے۔ اب ریٹائر ہو کر اپنا دواخانہ کھولا ہے۔ سچیاری شریف۔ نوشہرہ بازار۔ پیراں مسندی مرید کے ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے ہیں میرے (شرافت کے) ساتھ بھی ارادت رکھتے ہیں۔

بابو فضل الٰہی۔ یہ منشی برکت علی ولد الٰہی بخش پنڈی داس والے کے بیٹے ہیں سلاہور میں ملازمت کرتے ہیں شریف الطبع نیک انسان ہیں یہ بھی مسندی مرید کے میں رہائش پذیر ہیں۔ اور میرے (شرافت کے) ساتھ بھی عقیدت رکھتے ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

مولوی فقیر اللہ ولد میاں اللہ دتہ موضع برمار متصل میروال میں سکونت رکھتے ہیں۔ اپنے گاؤں میں امام مسجد ہیں۔ بڑے فراخدل اور اہل سخاوت ہیں۔ میری تصنیف درود پاک شریف الصلوات کی طباعت میں دو سو پچاس ۲۵۰ روپے مدد کی۔ اور مسجد نوشاہی کی عمارت میں ایک سو روپیہ دیا۔ اس وقت موجود ہیں۔

پیر محمد سالک گیلانی۔ موضع نگانوالہ ضلع شیخوپورہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ اس علاقہ میں ان کے دم درود۔ تعویذ دھاگے کا بڑا شہرہ ہے۔

صوفی فتح الدین اس وقت جامع مسجد غوثیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے خطیب ہیں۔ مولوی محمد اعظم رح ان کو شاہ صاحب کہا کرتے تھے۔

مولوی پیر سید فضل کریم صاحب موضع درگا نوالی ضلع سیالکوٹ میں رہتے ہیں سادات گیلانی سے ہیں۔ والد کا نام محمد الدین بن رحیم بخش بن بڈھے شاہ بن حفیظ اللہ شاہ بن عبدالرسول بن لعمان شاہ بن فیروز دین بن امیر العساکر ابوالحسن شاہ بدیع الدین آغا گیلانی شہید ۹۰۳ھ ہے مدفون بھونہ متصل شکر گڑھ۔ ۱۲ شوال ۱۳۱۳ھ کو پیدا ہوئے تحصیل علم کے بعد منگلوار یکم صفر ۱۳۴۰ھ نماز ظہر کے بعد مولانا کی مسجد میں مولانا محمد اعظم سے بیعت کی۔ قصیدہ غوثیہ کی اجازت حاصل ہوئی۔ مولانا صاحب کی ان کے نام خط و کتابت ہے۔ یہ صاحبین ذکر کتب ہیں۔ ۱۳۹۲ھ میں موجود ہیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

Marfat.com

(۹۴)

محمد امین

مولوی محمد امین شاعر رح

[1]

آپ حضرت میاں سلطان مست ولد میاں سلطان ملک سپہیاری نوشہروی رح کے خورد مریدوں میں سے تھے۔ علوم صرف۔ نحو۔ منطق۔ فقہ۔ حدیث۔ اور تصوف میں کافی ملکہ رکھتے تھے۔ عروض میں بھی خاصی مہارت تھی۔ آپ کا مشرب وحدت الوجود تھا۔ خط نسخ و نستعلیق میں اُستادِ کامل تھے۔

مثنوی مولانا روم کی کتابت آپ نے اپنے پیر صاحب کے لئے مثنوی مولانا روم قلمی تحریر کی اور ہر ایک دفتر کے اختتام پر اپنا دستخط کیا۔ اور موحدانہ اشعار نظم کئے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی طبع میں روانی بہت تھی۔ چنانچہ ناظرین اہلِ ذوق کے واسطے سب دفتروں کے اخیر سے آپ کے دستخط نقل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

لمحررہ فی البدیہہ طبع ناقص در جوش بود لیکن دم نزد۔ ھو المتمم منہ للبداء والیہ المآب۔ بپاسخاطر صاحب سلطان مست ارقام یافت۔

دفترِ اول ازیں دریائے سوز — شد بانجام و کجا انجامِ سوز
سوزِ حق را نیست پایان و کنار — عمر خضر آرد اگر اندر شمار
آبِ حیوان ست ایں بحرِ عمیق — عمر دائم یافت غرقہ ایں غریق

---

[1] میاں سلطان مست کے حالات تحریف التواریخ کی دوسری جلد طبقات النقشبندیہ کے چھٹے طبقہ میں گذر چکے ہیں شرافت

Marfat.com

غرق مے شو اندریں دریائے درد
تا شوی از صحت و امراض فرد

از برائے مستی ایں جام ھُو
خم کدہ مے جو و میکن جستجو

ہر کہ او سرمست شد از جام ھُو
ہر دو عالم مست شد از جام او

(۲)

ھو المتمم باتمام رسید دفتر ثانی مثنوی المعنوی حضرت جلال الدین رومی قدس سرہٗ بتاریخ بیست و دویم شہر رمضان المبارک مطابق ۱۲۶۷ ہجری۔

دفتر ثانی ازیں دریائے سوز
شد بانجام اے چراغ افروز روز

آتش جوشش تجلی بخش روز
آب و خاکش مایۂ سودا و سوز

آب و خاکش ہیئت اشکال شگرف
زیر ہر حرفش نہاں دریائے ژرف

در صدفہائے حروفش دُرِّ راز
ہر یکے چوں آفتاب اوج ساز

آفتاب شرق زد یک ذرّہ
آب دریا از آب او یک قطرہ

ہفت دریائے فلک یک موج او
عرش بر دوشش گرفتہ اوج او

موج عشق ست ایں عمیق جاں گداز
جاں گداز جاں نواز بے نیاز

ناز او مر عاشقاں را ہم چو جاں
جانِ باقی یافتہ زد انس و جاں

روشنی جانم از اسرار اوست
جانِ من گشتہ فدائے نام ھُو ست

جوش طبعم ہم ز فیض جوش اوست
ہوش ظاہر فتنہ ایں جوش اوست

خواستے طبعم کہ چند ابیات جوش
در رقم آوردے خون آب جوش

لیک گستاخی ست دم افراشتن
پیش شاہاں حال فقر انداختن

ظاہرا تمت الکلام آمد نکو
فی الضمیر آن سرّ را باز جو

ہر شاہِ مست سرمست ازل
راز دارِ رازہائے کُنت بُول

وصف او را خواستم تا سر کنم
نام با معنیش ما را در بر کنم

Marfat.com

فرصتے نایافتہ ختم الکلام — میکنم اے رازداں خوش کلام
طبع ناقص داشت جوش از فضل ھُو — تا بگویم چند حرف از جوش ھُو
از ہمہ چیزم پسند آمد سکوت — خامشی بہتر ز رازِ لایموت

فی البدیہہ بہزار تشنج خاطر چند ابیات ایراد یافت۔ واللہ اعلم۔

(۳)

صورتِ انجام یافت دفتر ثالث مثنوی معنوی حضرت مولوی معنوی قدوۃ السالکین قدس سرہٗ

دفترِ ثالث بعونِ کردگار — خاتمہ پذرفت اے زیبا نگار
در نگارش آمد ایں رنگیں نگار — چوں نگارستاں شدہ زد روزگار
روزگارِ اہلِ دل ہم اہلِ دیں — زد گرفتہ روشنی صدق و یقیں
اہلِ دنیا را ازو صد الضرار — اہلِ دیں را دیں ازو شد برقرار

(۴)

بانجام رسید دفتر چہارم بعون الملک العلام۔ لمحررہٖ فی البدیہہ

دفترِ چہارم بصورت شد تمام — لیک در معنی کجا باشد تمام
داستانِ عشق را پایاں مدان — قصۂ محبوب را مطلوب دان
در طلب کاہل مشو کاہل مشو — در کلامِ عشقِ حق ساہل مشو
سہل مشمار ایں بیانِ سوز را — ایں شمارِ عشق دل افروز را
آتشِ از عشقِ حق در جاں فگن — خارِ وحشت را ازو آتش بزن
تا شود خارِ تو گلزارِ خلیل — گل کند گلزار از امرِ جلیل
گشتہ پنہاں زیرِ ہر گل گلستاں — گلستاں در گلستاں در گلستاں
گلستاں و خار را بیروں فگن — خارِ آتش خوار را آتش فگن

Marfat.com

تا کہ خارت گُل شود گُل آب رد — آب رد از ابر رحمت یاب او
آب رحمت ساقیِ باغت شود — نرگست گلزار ما زاغت شود
چون شوی ما زاغ ابصار خرد — نور ابصار ترا نورش خرد
تا شود پُر نور اطراف جہان — ز آفتاب رحمت خلّاقِ جان
ہر طرف بینی ز انوار حبیب — بر شعاع گردیدہ تن دامان و جیب
جیب جانت مطلع انوار ہُو — گردد اے وا بستہ اطوار ہُو
ہُو ہویدا باشد از ہر موئے تو — موئے تو باشد کلیم اللہ خو
جانِ تو چون طور باشد نور جو — نور او در ہر رگت مستور جو

(۵)

تم تمام شد الدفتر الخامس من مثنوی مولوی معنوی رحمۃ اللہ علیہ۔

دفترِ پنجم ز اکرامات ہو — در رقم آمد ز انعامات ہُو
مخزنِ خاصِ ز اسرارات حق — معدنِ پُر گوہرِ کلماتِ حق
زیرِ کلماتش معانی بس شگرف — نورِ حق جوشیدہ از حرفش بحرف
حرف حرفش ہم چو دُرہائے ثمین — پُر نمودہ گوشِ ہر صاحب یقین
از یقین گر بشنوی این مثنوی — منبعِ انوارِ نورِ حق شوی
نورِ حق جوشد ز ہر بُن موئے تو — ہم چو مہ باشد درخشان روئے تو
از برائے شاہ بست ستر خاص — فیضیاب از فیضہائے ستر خاص
باد سرسبز از عنایت ہائے ہُو — جانِ او رخشان شود از نورِ ہُو

(۶)

تمام شد مثنوی مولوی دفتر سادس۔ خاتمہ بالخیر۔

شکر ایزد را و ہم حمد و ثنا — کہ معلّے ذاتش از وصف و ثنا

Marfat.com

برتر و بالاتر از وهم جهان — کے بوصفش در رسند اہلِ زبان

ہم زمین و آسمان حیرانِ او — کرسی و عرش ست سرگردانِ او

عرش بر کرسی زدہ صافانِ اوست — با ہزاراں عز سرگردانِ اوست

بے سر و پا میروند ہفت آسمان — با ہمہ اختر شدہ حیرانِ آں

اختران و چرخ حیرانِ وے اند — ہم ملائک سرنگوں شانِ وے اند

مے نگنجد ذاتش اندر حد و عد — حد و عد را خود کہ ذاتش کے خرد

ذاتِ او در لامکان و در مکان — ہست سائر ہم چو اندر جسم جان

جانِ عالم رشحۂ از نورِ اوست — نورِ او رخشاں شدہ از نورِ اوست

نورِ او را برنتابد ارض و کوہ — جملگی افلاک ہم گشتہ ستوہ

عرش را یارائے انوارش نبود — با ہمہ عظمت فتاد اندر سجود

در را با افتادہ ہم ملک و ملک — گشتہ سرگرداں چو در دریا فلک

کہ فلک افتادہ اندر ولولہ — ہم زمین تا قاف اندر زلزلہ

کہ نداریم این قدر در خود توان — کہ برآریم از کمالاتش زبان

چونکہ عجزِ این و آں مفہوم شد — شانِ ہر واحد با و معدوم شد

نوبتِ حکمش بانسان در رسید — نورِ بارفعت بجانش در دمید

گشت انسان حاملِ نورِ قدیم — نورِ حق گردیدہ در جانش ندیم

ہم ندیم و ہم ندم در پیشِ او — گشتہ لرزاں جانِ دور اندیشِ او

حرفِ دوری گشتہ محو از صفحہ اش — نقش شد حرفِ یکے بر صفحہ اش

زاں سبب فرمانِ رب العالمین — ہست وارد در حقِ انسان ہمیں

کہ نگنجم من بعرش و آسمان — لیک گنجم در درونِ مومنان

مومنان را نورِ او رہبر شدہ — از عنایاتش بہر سو سر زدہ

Marfat.com

سرزده نورش ز جانہاے ام — پر تو افگنده ز خورشید قدم
جمله ذرات جہاں در رقص زو — رو نما گردیده از خورشید ہو
ہو ہویدا گشته از ہر موئے او — جان ہا را ہا و ہو از سوئے او
ظالم و جاہل شد او مرحوم ہم — گشته پابند نفس شوم ہم
شومیش پیدا ز فرمان بلیس — زانکه از راه حقش برد آن خسیس
لیک از ره رفتنش از سہو بود — نه چو او اندر تکبر محو بود
چون عنایاتش مدد فرمود یار — ہم سبا لا رفت از راه سجود
گشت و آمد سجده و افتاد در شمال او — شد مسجل باکرم فرمان او
از ره لطف و کرم مغفور شد — دیو ملعون رانده و مہجور شد
مقطع و پایان ندارد این کلام — چند باشد بسته راه ہم عام
خواستم طبعم کز جوشش دردمند — افگند جوشش دردی را بدرد
زانکه از فیضان این بحر قدم — با طنم گردیده جویاے قدم
از قدم افگنده موج دردمند — این محیط جود بر اہل فنون
اہل فن دان آنکه شد جویاے او — باشد ش گویاے از گویاے او
گفتگو اہل مجازاے حق گزین — کے رسد در گفتگوئے اہل دین
اہل دین را برگزین از ہر دیار — تا شنوی ہم داستان ستر یار
ستر یار از داستان عشق جو — داستان عشق را پایان مجو
ہست بے پایان چو این دریاے خون — عقل از و حیش گریزان گشته چون
باز گرداے طالب اسرار یار — گفتگو ہاے ظاہری آمد غبار
بر حقایق ہاے معنی اے امین — گفتگو آمد حجاب اے خوش حسین

سہ مثنوی کا یہ خطی نسخہ صاحبزادہ محمد امین والد میاں محمد فاضل نوشہروی کے کتبخانہ میں موجود ہے شرافت

Marfat.com

(۹۵)

محمد امین

حضرت مولانا سید محمد امین مختار السالکین برخوردار ی ساہنپالوی رح

آپ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکزات نوشاہ ثانی برخوردار ی ساہنپالوی کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔ صاحب علم و حلم و فضل و کمالات تھے خوارق و کرامات کا ظہور آپ سے ہوتا تھا۔

تاریخ ولادت آپ کی ولادت ہفتہ کے دن پچیسویں ذیقعدہ ۱۲۴۱ھ ایکہزار دو اکتالیس ہجری مطابق یکم جولائی ۱۸۲۶ء میں ہوئی۔ [1]

آپ عبادت و ریاضت میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کے حالات و مقامات میں میں نے [شرافت] ایک مستقل کتاب بنام مرآۃ الدین لکھی ہے۔ نیز آپ کے حالات کا کچھ حصہ کتاب شریف التواریخ کی دوسری جلد موسوم بہ طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں تحریر کیا جا چکا ہے۔ اس لئے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

تصنیفات

آپ کی ایک تالیف بنام وظیفہ امینیہ موجود ہے۔ جس میں آپ نے درود مستغاث کو پنجابی منظوم ترجمہ کے لکھا ہے۔ اس کو میں نے شعبان ۱۳۹۱ھ میں مرتب کیا ہے۔ اس میں آپ کا ایک مکتوب بھی درج ہے۔ [2]

---

[1] ثمرات الافکار خطی ۔ از مولانا سید حافظ قل احمد پاکزات نوشاہ ثانی رح ۔

[2] اس رسالہ کا ذکر مولانا محمد اقبال مجددی لاہوری نے احوال و آثار سید شرافت نوشاہی کے صفحہ پر کیا ہے۔ شرافت

Marfat.com

اولاد آپ کے تین فرزند ارجمند تھے۔

۱۔ حضرت مولانا سید حافظ روح اللہ رح المتوفی ۱۲ر صفر ۱۳۲۹ھ۔

۲۔ حضرت سید پیر فاضل شاہ رح المتوفی ۹ر صفر ۱۳۳۷ھ۔

۳۔ حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ رح المتوفی ۲۲ر محرم ۱۳۳۷ھ

مدحیات

آپ کی توصیف میں میں نے ایک رسالہ بنام ارمغان امینیہ نظم کیا ہے جو ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء میں حمایت اسلام پریس لاہور سے طبع کرا کے شائع کیا۔ اس میں مناقب فارسی ایک۔ قصیدہ فارسی ایک۔ غزلیات فارسی پانچ۔ مناجات فارسی ایک۔ غزلیات اردو پانچ۔ مناجات بحضور فرائض اردو ایک۔ حقایق رسم امین نثر۔ مناسبت اسم شریف و امین۔ آیات امان۔ دعائے شرافت۔ اور شجرہ طیبہ قادریہ نوشاہیہ فارسی منظوم لکھے ہیں۔ ایک چھوٹی سی غزل یہاں لکھی جاتی ہے۔

غزل

عمدۂ اخیار محمد امین — واقف اسرار الٰہی یقین

زیب دہ مسند آبائے خود — چشم بہبن بال مقامش ببین

خاص مقرب بحضور سنی — عالم عرفان شہ محی دین

خاک کف پائے سنی مردان — خادم نوشاہ شرافت قرین

تاریخ وفات مولانا سید محمد امین مختار السالکین رح کی وفات اتوار کی رات اٹھارہویں ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۰ھ ایکہزار تین سو دس ہجری مطابق آٹھویں جنوری ۱۸۹۳ء ایکہزار آٹھ سو ترانوے عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سن ۳۶ چھتیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار موضع ساہن بال شریف ضلع گجرات۔ گورستان نوشاہیہ میں اپنے والد ماجد حضرت نوشاہ ثانی کے قدموں میں ہے۔ مادہ تاریخ "مختار دو جہان" ۱۳۱۰ھ

۱؎ ارمغان امینیہ ص ۱۲ ۲؎ ص ۱۷ تا ۱۹ بخط مولوی حافظ محمد شاہ نوشاہی مرحوم ۱۰ - شرافت

Marfat.com

محمد بخش

میاں محمد بخش رسول پوری

آپ میاں شاہ محمد ولد میاں سلطان احمد رسول پوری رح کے بڑے بیٹے اور مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کی سکونت رسول پور جیٹھہ میں تھی۔ جو قصبہ علی پور جیٹھہ اور قصبہ رسول نگر کے درمیان ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔

تصنیفات

آپ صاحب علم تھے اور پنجابی زبان میں شعر بھی کہا کرتے۔ یہ چند چیزیں آپ کی آپ کی یادگار ہیں۔

۱۔ وفات نامہ میاں صاحب | اس میں اپنے والد میاں شاہ محمد کی وفات کا حال لکھا ہے۔ بطرز پوڑی نادر شاہ بنایا ہے۔ چند اشعار یہ ہیں۔

ایہ کھلدی دنیا بازار — سدا ہے نوت دا
سب کوچلتن ہے ر — جو آیا دنی تے
ہُن کرنا ہاں گفتار — میں اپنے باپ دی
شاہ محمد سچیار — اونہاں دا رسم ہے
وطن بھڑی گھر بار — رسول پور سے وچ
اونہاں دا دادا خوردار — عبدالرحمٰن بھی
شہر [illegible] — توشاہی قادری
ہر دم شب بیدار — کریندے بندگی

Marfat.com

۲۔ قصہ محکمہ معانی | خانقاہ کے نام کچھ زمین معافی تھی۔ اُس کا قصہ بنایا ہے۔

اس کے سبب تالیف کے چند اشعار ہیں۔ ؎

اِک دن شوق دے وچ آیا ذوق فقیراں سنڈا — جائے کجھ فضیلت پائے ایہو کم پسندا
نال سحر دے وقت فجر نے گئے رسول نگر دے — پاس قصر دے گھر دگر دے دُکھے لوک تہر دے
فقر فخر دیاں گلاں کر دے دُنیا دُنیا دار اں — مُڑ محکمے والیاں باتاں کر دے آپے وچ وچار اں
چنن شاہ اولاد سخی دی صدقی شاہ دا جایا — کر مہربانی کہیا زبانی اونہاں ایہ فرمایا
محکمے معانی والی حقیقت سچی آکھ سُناہو — کر تصنیف زبان اپنی تھیں سانوں لکھ سنجاہو
جیکجھ اونہاں کہیا زبانی سر تے چایا بھارا — جیکجھ حال اتھائیں دُٹھا آکھ سُنایا سارا

۳۔ قصہ ڈیہمول | اِس کے چند اشعار یہ ہیں۔ ؎

اِکدن یار دوست سویلے — بیٹھے مسجد وچ اکیلے
ڈیہمول ڈُٹھے کر دے ہیلے — مثیر جویں بھنکاری دا
اوہ دائم وچ مسیتی رہندے — آپے وچ ہمیشہ کہندے
اکدو جے نال شور مچاندے — کر دے کم خواری دا
اول آون تھوڑے تھوڑے — دِسن آپے وچ اجوڑے
ہرگز مُڑن نہ موڑے موڑے — جیوں جن ساندل باری دا
جان وتہوں وقت دیراں — ڈیہمول آون لکھ ہزاراں
اگے پچھے بنھ قطاراں — جیوں گھن ٹڈیاں ڈاری دا

۴۔ احوال زمانہ | اس کا شروع اس طرح پر ہے۔ ؎

جو کجھ کرے سو کرے خالق رب قدیر — اوہ پل وچ کر دا بادشاہ پل وچ کر دے فقیر
اوہ پل وچ خوشی دکھا دندا پل وچ کر دے دلگیر — مڑ دے نہ ہرگز موڑیاں جو لکھیا تقدیر
بے پرواہی رب دی نت نویں دکھائے کھیڈ — رنگو رنگ پیدا یقیناں اُس نوں اکو جیہڈ

Marfat.com

اُس نوں سب برابری کیڑی ہا تھی بھیڈ اوہ بود کرے نا بود تھیں اُسنوں قدرت ایڈ

دوہڑہ

الف ایس زمانے دی سار دیکھو اک آوندیاں تے اِک جاندیاں نی
اِک کھڑے کیس ہر اگناں نی اک ہر رسنگار بناوندیاں نی
اِکناں سُتیاں رین وہا وندی اے اک روندیاں تے کُرلاوندیاں نی
اک خوش بخوش محمد بخشا اک تیرے وانگوں بچھوں تاوندیاں نی

تحریرات | آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی مندرجہ ذیل چیزیں آپ کے وارثوں کے پاس موجود ہیں۔ میں نے (شرافت نے) خود دیکھی ہیں۔

۱	قصیدہ روحی۔	۱۳	وفات نامہ حیا نقد صاحب
۲	دعائے سریانی	۱۴	ابیاتِ منصور
۳	مناجاتِ امیر علی	۱۵	قصہ محکمہ دعائی
۴	ساعت نامہ	۱۶	قصہ ڈیہول
۵	فالنامہ	۱۷	کافی پہلے شاہ
۶	دیو نامہ	۱۸	ابیاتِ فقیر
۷	حساب ضمیر	۱۹	ابیاتِ محکمہ اول
۸	شناختن ساعت روز و شب	۲۰	ریختہ شاہ مراد
۹	احکام الصلوٰۃ	۲۱	ریختہ وارث شاہ
۱۰	قفر نامہ	۲۲	ابیاتِ محمد حسین
۱۱	شجرۂ نوشاہی	۲۳	چوربیتی وارث شاہ
۱۲	میجرنی اشرف	۲۴	زکی نامہ۔

یہ سب چیزیں رسول پور چھہ میں ہیں۔

Marfat.com

دستخط زکی نامہ سے آپ کا دستخط نقل کیا جاتا ہے۔

"تمت تمام شد نسخہ زکی نامہ و فرمودہ پیغمبر علیہ السلام تاریخ رمضان المبارک ۱ روز پنجشنبہ وقت پیشی اول۔ ماہ کاتک ۱۵ سمت ۱۹۳۲ بہ بدستخط محمد بخش ولد میاں شاہ محمد فقیر نوشاہی قادری ساکن خوجیانوالہ تمام شد"

آپ کی اولاد نرینہ کوئی نہیں۔ آپ کے بھائی کی اولاد باقی ہے۔

سال وفات میاں محمد بخش کی وفات ۱۲۹۳ھ یکہزار دو سو ترانوے ہجری مطابق ۱۸۷۶ء یکہزار آٹھ سو چھہتر عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۱۹ انیس جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر موضع رسول پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

قطعہ تاریخ

آپ کے دوست نے بنایا تھا۔ یہ ہے

افسوس کاں محمد بخش اہل علم حلم — از دار فانی آہ بآخر کشید رخت
یارے کہ بود واقف احوال و صنف آں — گفتا بسال رحلت او۔ یار نیک بخت

۱۲۹۳

مادہ تاریخ

"نیک اختر بود" ۱۲۹۳ھ

Marfat.com

(۹۷)

محمد حنیف

مولوی محمد حنیف جلالوی رح

آپ موضع جلالہ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ اور مولوی محمد جمیل جلالوی رح کے مرید سعادتمند تھے۔

عشق نبوی آپ کے بھتیجے مولوی مقبول محمد جلالوی رح نے آپ کے حالات اپنے رسالہ سبیل سلسبیل کے ص ۵۹ پر لکھے ہیں۔ اُنہیں کی عبارت میں لکھے جاتے ہیں۔

"میرے حقیقی چچا اور ہمارے گھرانے کے ارادتمند جناب محمد حنیف پر رحمت ہو۔ آپ کو تلاوت قرآن شریف کا از حد شوق تھا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق رہے۔ ایک مرد صالح نے میرے ساتھ ذکر کیا کہ آپ ہم پر مہربانی فرماتے رہے۔ اور آپ نے مجھے چاہ ضلالت میں گرتے کو اپنی با اثر توجہ سے بفضل خدا بچایا ہے میں ان کا شکور ہوں۔ خداوند کریم ان کو اپنی رحمت میں بہت قریب جگہ دے یہی ایک میرے پیارے چچا مرض الموت میں عرصہ بیمار رہے تو استغفار بکثرت پڑھتے رہے۔ اور لیل و نہار عجز سے بدرگاہ غفور رحیم دعائے مغفرت کرتے۔ اور آنسو جاری رہتے جس طرح ممکن ہوتا نماز وقت پر ادا کرتے رہتے۔ مرض تو دن بدن بڑھ رہا تھا۔ اور گریہ وزاری بہت کم ہو گئی۔ مجھے خیال گذرا کہ میرے چچا جی اب کچھ تسکین خاطر معلوم ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایک روز علی الصباح میں اسی حالت میں تھا۔ کہ دو شخص نورانی صورتیں جن سے میں ناواقف تھا میرے دائیں بائیں نمودار ہوئے۔ ان کو مہمان خیال کیا۔ ان میں باہمی تکرار شروع ہو گیا۔ وہ یہ کہ ایک کہتا تھا کہ ایمان خوف

Marfat.com

خدا میں ہے۔ اور دوسرا کہتا کہ ایمان ہے بخشش خدا کے بھروسہ میں۔ اُن مقدسوں کی جسیم طبع دیکھ کر مجھے بھی جرأت ہوئی۔ تو میں نے کہا کہ الایمان بین الخوف والرّجاء یعنی ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے۔ پھر تو وہ الحق کہتے غائب ہو گئے۔ اور قدرتاً میری طبیعت کو بخشش الٰہی کی امید قوی ہوئی۔ اب دل کچھ مطمئن ہے۔ بعدہٗ تھوڑے روز آپ زندہ رہ کر فوت ہوئے۔"

سالِ وفات | آپ کی وفات ۱۳۰۲ھ اکیزار تین سو دو ہجری مطابق ۱۸۸۵ء[1] اٹھ سو پچاسی عیسوی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ ۳۸ھ اٹھائیس برسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر جلالہ۔ ضلع گورداسپور میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"لعل بے نظیر" ۱۳۰۲ھ

---

[1] سبیل سبیل ص۵۹ شرافت۔

Marfat.com

(۹۸)

محمد دین

مولوی حکیم محمد دین فاروقی لدھے والے؟

آپ کے والد کا نام مولوی غلام نبی ولد میاں شرف الدین بن میاں قوام الدین بن میاں معصوم فاروقی تھا۔

آپ کی بیعت طریقت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکدرت نوشاہ ثانی سے برخورداری ساہنسپالوی سے تھی۔ خلافت و اجازت سے مشرف تھے۔ صاحب علم و فقر تھے۔ علم طب میں کافی مہارت تھی۔ لدھے والے چیمیاں ضلع گوجرانوالہ میں سکونت رکھتے تھے۔

مولوی محمد دین فاروقی کی اولاد کی تفصیل

- مولوی محمد دین کے دو بیٹے تھے۔ مولوی عبدالحمید۔ مولوی مظفر الدین۔
- مولوی عبدالحمید جو شفولیس ہیں۔ لدھیوالہ سے گوجرانوالہ چلے گئے ہیں۔ ان کے دو بیٹے محمد اختر اور محمد انور موجود ہیں۔
- محمد اختر کے چار بیٹے اختر مسعود۔ اختر اکرم مقصود۔ محمد فاروق سہیل اختر مسعود موجود ہیں۔
- محمد انور ولد مولوی عبدالحمید کا ایک لڑکا شہزاد انور موجود ہے۔
- مولوی مظفر الدین ولد مولوی محمد دین کے دو بیٹے محمد اسلم اور محمد اصغر موجود ہیں۔
- محمد اسلم کے دو لڑکے جاوید اسلم اور پرویز اسلم اس سال ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں موجود ہیں۔

انتباہ

- مولوی محمد دین فاروقی رح کی اولاد کی یہ تفصیل کتاب انساب قریشی ص ۹۶ مصنفہ ڈاکٹر محمد نواز فاروقی حافظ آبادی سے لکھی گئی ہے۔

Marfat.com

(۹۹)

محمد علی:

سائیں محمد علی کشمیری راولپنڈی والے

آپ کے والد کا نام ملک عمر بخش ولد ملک رحیم بخش بن ملک غوث تھا۔ (مدفون شبیہان نواح کشمیر)

سال ولادت | آپ کی پیدائش ۱۲۷۹ھ ایکہزار دوسو اناسی ہجری مطابق ۱۸۶۱ء ایکہزار آٹھ سو اکاسٹھ عیسوی میں ہوئی۔

بیعت طریقت | آپ کا طریقت میں انتساب حضرت سید اکبر علی شاہ ولد سید حیدر شاہ ہاشمی سنگھوئی والے سے تھا۔ خلافت و اجازت پائی۔

فیضان | آپ شہر راولپنڈی میں سکونت رکھتے تھے۔ اُس علاقہ میں آپ کا فیضان عام ہے۔ آپ کے حالات میں آپ کے خلیفہ سائیں فتح خاں نے ایک کتاب بنام تذکرۃ التسیخ لکھی ہے جس میں آپ کے مفصل احوال درج ہیں۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱۔ سائیں سیف علی۔ ۲۔ سائیں مدد علی ۳۔ سائیں عبدالرحمٰن ۴۔ سائیں منظور احمد

یار طریقت | آپ کے ایک درویش سائیں فتح علی خاں المعروف فتح خاں قلندر۔ راولپنڈی میں رہتے تھے۔

تاریخ وفات | آپ کی وفات بعمر اٹھتالیس ۴۸ سال دیردار۔ اٹھائیسویں ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ ایکہزار تین سو چونتیس ہجری مطابق چھبیسویں ۲۶ اکتوبر ۱۹۱۶ء ایکہزار نو سو سولہ عیسوی میں بعہد سلطنت حاج پنجم ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ عمر سات جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار محلہ جن گڑ۔ حال سوسوم بوتھا ہی محلہ۔ راولپنڈی میں ہے۔

Marfat.com

زیارتِ مزار | میں نے (شرافت نے) مزار کی زیارت کی۔ اُس دن کی تحریر یہ ہے۔

"آج بروز دوشنبہ صبح ۷ بجے ۸ مئی سنہ ۱۹۲۷ء ۲۷ محرم سنہ ۱۳۸۷ھ کو میں نے شہر راولپنڈی محلہ ارجن نگر حال موسوم بہ نوشاہی محلہ میں سائیں محمد علی فقیر نوشاہی کے مزار کی زیارت کی۔ محمد شفیع نوشاہی برقندازی پانانوالہ ساکن موسن پورہ میرے ہمراہ ہے۔ مزار پر روضہ گنبد دار تعمیر ہے۔ اس میں تین قبریں ہیں۔ درمیانی قبر سائیں محمد علی کی۔ مغربی قبر اُن کے بیٹے سائیں سیف علی کی۔ اور مشرقی قبر دوسرے بیٹے سائیں مدد علی کی ہے۔

روضہ کے اندر سرہانے کی طرف دروازہ پر لکھا ہے "حق نوشہ گنج بخش" مشرقی اور مغربی دونو دیواروں پر لکھا ہے۔ "یا غوث الاعظم دستگیر ما نوشہ" روضہ کا دروازہ جنوبی طرف یعنی پاؤں کی طرف ہے۔ دروازہ پر سنگِ مرمر کا کتبہ نصب ہے جس میں چار سطریں کندہ ہیں

"وصال جناب حضرت سائیں محمد علی صاحب طریقہ قادری بروز جمعرات مطابق ۲۶ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء

وصال جناب صاحبزادہ سائیں سیف علی صاحب بروز منگل مطابق ۱۳ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء

تاریخ وصال صاحبزادہ مدد علی صاحب بروز اتوار مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۵ء

دختر جناب حضرت سائیں محمد علی صاحب کی اس روضہ مبارک پر اپنے پاس سے خرچ کیا۔"

روضہ کے دروازہ سے باہر اوپر اور آس پاس یہ اشعار دیوار پر لکھے ہیں۔

؎ سگِ دربارِ یزداں تو چو خواہی قربِ ربانی — کہ بر شیراں شرف دارد سگِ بارِ جیلانی

؎ بیا اے طالبِ حق کر نوش بادہ رحمت — بچھایا قادری منزل میں مولا خوانِ نوشاہی

؎ ہمہ محتاج تو حاجت روا — المدد یا غوث الاعظم پیرِ ما

؎ بس غریبم مستمندم بے سر و سامان حقیر — یا محمد حاجی نوشہ خدارا دستگیر

یا اللہ۔ یا محمد۔ یا علی۔ یا غوث الاعظم دستگیر ما۔ نوشہ۔ نوشہ۔

روضہ سے باہر مغربی جانب دو قبریں سائیں محمد علی کے بیٹوں عبدالرحمٰن اور منظور اکبر کی ہیں۔ اور اُن کے قدموں میں دو قبریں ہیں مشرقی سائیں فتح خاں کی۔ اور مغربی اُن کی اہلیہ کی۔" مادۂ تاریخ "مغفور یا دا" ۱۳۳۴

Marfat.com

(۱۰۰)

محمد علی شاہ

سید محمد علی شاہ کیلوی ؒ

آپ حضرت پیر قطب شاہ[1] ڈھڈہ والے کے مرید و خلیفہ تھے۔ وہ مرید سید نوبہار شاہ پٹی والے ؒ کے۔ وہ مرید اپنے والد سید صدر الدین پٹی والے کے۔ وہ مرید سید شاہ کمال پٹی والے کے۔ وہ مرید سید شاہ جمال پٹی والے کے۔

---

[1] پیر قطب شاہ۔ ڈھڈہ ضلع امرتسر کے رہنے والے تھے۔ مرشد صاحب نے فرمایا تھا، ہمارا سوا لاکھ مرید ہوگا۔ چنانچہ پنجاب کے اکثر علاقوں میں ان کا فقر پایا جاتا ہے۔ موضع دھاڑیوال کے قریب موضع کیلے میں ایک جگہ نشست فرمائی، وہ جگہ آجتک ان کی یادگار موجود ہے۔ لوگ وہاں منتیں مانتے اور کامیاب ہوتے ہیں۔ ان کا عرس بیسویں جیٹھ کو ہوتا ہے۔ ان کے کچھ فقرائے سلسلہ کی تفصیل تذکرہ نویسی کے دوسرے حصہ موسوم بہ لطائف الاخیار میں حضرت شاہ جمال پٹی والے ؒ کے فقرا میں لکھی جا چکی ہے جو اس میں نہیں لکھے جا سکے وہ یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

سید پیر قطب شاہ ؒ

بابا فتے شاہ	بابا آہی شاہ جہانگیر	باباچوگتے شاہ پٹی	شیر شاہ ۔ واہیال والی
بابا بگے شاہ	ضلع امرتسر	متصل کاہنوان	متصل دھاڑیوال
بابا اکبر شاہ	بابا فضل شاہ	نتھو شاہ	بابا دتے شاہ ؒ

یہ شاعر ہیں۔ ایک شجرہ مخلوق کو شاہ نے لکھ کیا، یہ قصہ اس کا ہے۔ ؎

اکبر شاہ تے کرم کمایا ۔ نام پیراں دا آکھ سنایا ۔ جو درگاہ آپی آوے ۔ عجز نیاز پکاریں دا

Marfat.com

آپ کی طبیعت بڑی جلالی تھی۔ سیف زبان تھے۔ باوجودیکہ آپ کے گاؤں کیلے میں سکھوں کی آبادی تھی۔ مگر وہ لوگ آپ کے بہت معتقد تھے۔ چند بیگھے زمین اُنہوں نے نذرانہ میں دی تھی۔ آپ کا رعب و اقبال عروج پر تھا۔ آپ نے اُس زمین میں باغ لگایا تھا جو ابھی تک موجود ہے۔ [1]

کرامت

ایک مرید کی خانہ آبادی | ایک مرتبہ آپ بمعہ اپنے خادم بابا جیوے شاہ کے موضع پنسیال میں اپنے مرید امام الدین ماشکی کے ہاں گئے۔ وہ سخی مجرد تھا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ تم موضع سکیانوالی ضلع گورداسپور میں چلے جاؤ تمہارا خانہ آباد ہو جائے گا۔ چنانچہ وہ راستہ پوچھتا ہوا وہاں پہنچ گیا۔ وہاں جاتے ہی ایک شریف عورت سے نکاح ہو گیا۔ اور وہ بمعہ اہلیہ کے واپس گھر آ گیا۔ [2]

یارانِ طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	سید رحمت علی شاہ سجادہ نشین	کیلے ضلع گورداسپور
۲	بابا جیوے شاہ	راگھووال ہوشیارپور
۳	امام الدین ماشکی	پنسیال "

مدفن | آپ کا مزار موضع کیلے متصل دھاڑیوال۔ ضلع گورداسپور میں۔ پیر قطب شاہ کی نشستگاہ میں واقع ہے۔

شجرۂ نسب سید محمد علی شاہ کیلوی

سید رحمت علی شاہ

سید دلیر علی شاہ — سید فقیر علی شاہ

---

[1] حالات بزرگان عظام سلسلہ نوشاہی قادری قلمی مصنفہ صوفی نذر محمد امین انجام تعاقب حیرت تاب نگارش شرافت

Marfat.com

(۱۰۱)

محمد فاضل

حاجی الحرمین میاں محمد فاضل سندرپوری رح

آپ حضرت میاں نواب علی ولد میاں غلام حیدر سندرپوری رح کے چھوٹے صاحبزادہ اور مرید و خلیفہ تھے۔ فرشتہ صورت نیک سیرت تھے۔ صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ میں نے بھی ایک مرتبہ درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح میں آپ کی زیارت کی ہے۔

عبادات حاجی الحرمین میاں نواب علی ولد میاں میراں بخش سجادہ نشین نوشہروی رح نے کتاب ذکار الابرار میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔

"زیارت حرمین شریفین کر چکے ہیں۔ صورت و سیرت میں اپنے والد ماجد کے قدم بقدم ہیں۔ رات دن یاد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے ہیں شریعت و طریقت کے پورے پورے پابند ہیں۔ اکثر تمام کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے ہیں"[1]

پیر جماعت علی شاہ ثانی علیپوری سے ملاقات ایک مرتبہ آپ علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ میں تشریف لے گئے اور سید پیر جماعت علی شاہ ثانی نقشبندی مجددی رح سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کا تذکرہ سید چراغ علی شاہ مجددی مراڑہ والے نے جو ثانی صاحب موصوف کے خلیفہ ہیں کتاب تنویر القلوب ثانی میں اس طرح کیا ہے۔

"ہر سلاسل اہل اللہ کی قدر و منزلت آپ کو (ثانی صاحب کو) مدنظر تھی حضرت میاں محمد فاضل صاحب سجادہ نشین درگاہ عالیہ نواب علی شاہ صاحب سندرپوری رحمۃ اللہ

---

[1] ذکار الابرار رحمۃ ۱۲۷ شرافت

Marfat.com

ضلع سیالکوٹ والے ایکدن حضور قبلۂ عالم (ثانی صاحب) کی خدمت عالیہ میں علی پور شریف حاضر ہوئے۔ آپس میں مل کر مراقب بیٹھے۔ اِدھر حضور قبلہ عالم فرماتے کہ جناب میاں صاحب بہت فیاض ہیں۔ اُدھر میاں صاحب فرماتے جناب قبلہ عالم مجھ جیسے ناقص الحال کو بھی نگاہِ کرم سے مالا مال فرما دیتے ہیں۔ الغرض والوں کی مجلس ایسی ہی بابرکت ہوتی ہے۔ کسی نے سچ فرمایا ہے ؎

آسماں سجدہ کند سوئے زمینے کہ برد ۔۔۔ یکدو کس یکدو نفس بہرِ خدا بنشینند[۲]

آدابِ شناسی | آپ حضرت نوشہ گنج بخش رح کی اولادِ کرام کا از حد ادب کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سائیں غلام مصطفےٰ جوگی فقیر نوشاہی کے عُرس پر مقام راجہ بھلا ضلع گوجرانوالہ مؤلف (شرافت) کے جدِ بزرگوار حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین نوشاہی برخورداری سجادہ نشین ساہنی پال شریف تشریف لے گئے۔ آپ بھی وہاں عُرس پر آئے تھے۔ اتفاقیہ آپ کو (میاں صاحب کو) قولنج کا دَورہ شروع ہوا۔ علاج میں بہت دیر ہوئی۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر میرے دادا صاحب کو کہا کہ اگر حضور میرے سینہ پر قدم رکھیں تو میں شفا پا جاؤں گا۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنا قدم مبارک آپ کے سینہ پر رکھا۔ تو آپ ٹھیک ہو گئے۔[۳]

مکتوب | ایک مرتبہ میرے (شرافت کے) والد بزرگوار اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ساہنپالوی قدس سرہٗ نے اثنائے سفر سے آپ کے نام ایک مراسلہ بھیجا کہ آپ کے پاس اگر نوشاہی خاندان کے متعلق کوئی کتاب ہو تو آگاہ کریں۔ آپ اُسوقت گکھڑ میں تھے۔ وہاں سے جواباً یہ لکھا۔

"حضرت جناب صاحبزادہ صاحب جی مدظلہٗ۔ السلام علیکم۔ آپ کا خط مل گیا"

---

[۲] تنویر الثانی ص۲۵۔ [۳] فیضِ محمد شاہی خطی

Marfat.com

مجھے تو تاریخی کتب کا علم نہیں۔ اور نہ میرے پاس موجود ہیں۔ آپ نوشہرہ شریف سے یہ سنگوالیویں۔ یا آپ حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ کے دربار سے پورے پورے حالات کی کتابیں معلوم کر سکتے ہیں۔ باقی خیریت ہے۔

بندہ محمد فاضل گدی نشین سندر پوری حال
گمٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ،، ۴ھ
(۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء - ۲۳ شوال ۱۳۴۹ھ)

یارانِ طریقت آپ کی اولاد نرینہ نہیں ہوئی۔ آپ کے چند خواص مرید یہ تھے۔

۱	میاں محمد صالح	سندر پور	ضلع سیالکوٹ
۲	مولوی حامد شاہ	مدیر رسالہ القادر نوشاہی گمٹالہ	گورداسپور
۳	مولوی خورشید احمد مسافر	نائب مدیر رسالہ مذکور	"

مدحیات

آپ کی مدح و توصیف میں دیوان مست عمر ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ نے اپنی کتاب قادری بوستان میں کچھ نظمیں لکھی ہیں۔ اُن میں سے کچھ یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

۵

ہن کجھ حال صاحبزادے دا دیوں بول سُناواں — جایا پیر نوابعلی دا صدقے صدقے جاواں
محمد فاضل ولی دی کامل رہبر وچ زمانے — نور ربانی چمکاں مارے منتھے اوس دیاں
نظر جدھی وچ اج تاثیراں پاک خدا نے پایاں — کافر دیکھ پکارن کلمہ دھن اسلوں دیاں
ولیاں صفت اخیر زمانے ایس بشر وچ دتی — دل دردی دا کھوج سجر وچ پڑھے وحدت دی چٹی
قد سرو بر وچ عبادت دانگ کمان جھلارے — دھون صراحی شکل آہی پر خم وچ زہد دیاں

---

۵ یہ مسل مکتوب میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

کھلا ہتھا ڈھلکاں مارے قہر جوبن چمکارا — نظر اٹھاوے تاب نہ جھلے عاجز روح پیارا
پاک آلودوں میل غدودوں خاص محبت بھریا — ذوق الٰہی دے وچ اوہ دل عشق سمندر تریا
صوفی وچ اخیر زمانے اوس مثال نہ کوئی — پیر نواب علی دا جایا رحمت رب دی ہوئی
وانگوں پدر عبادت اندر ہر دم خاص حضوری — تیرا کھیاں وچ شوق الٰہی بدن خاکی روح نوری
صاحب ہمت نہ گھبرایئے زہد اندر کدے ہوئی — ظاہر باطن یاد الٰہی اندر شک نہ کوئی
خبرے میراں شیر بگا کہ کرم علی دا چہرہ — دید دیدار بخش دا اسد اغلام حمید ردا جیرا
نواب علی گھر پوت سپوتوں دھر یا قدم اگیرے — کجھ اوصاف نہ سمجھے اون عقل ناقص نے میرے
سندر پوریوں مڑ دوبارہ سندر کیتا یارا — نواب علی گھر روشن ہویا مڑ کے قطب ستارا
کرن زیارت لکھاں لوکی آکے اتمس دوارے — فیض حقیقی وچوں خالی کوئی نہ گیا پیارے
ترا پیار وجود انہاندا خلق محبت بھریا — سخن رسیلے وحدت بھتے سن ہوندا دل ہریا
ہر اک سخن کرامت رکھدا محمد فاضل والا — گویا راز الٰہی کھلا اندر رہندا کھلا
قدم کرامت نظر کرامت ترا وجود کرامت — کیہڑی کیہڑی لکھ دکھاواں ظاہر ہر کرامت
امت سرور والا بیڑا ہے رج ٹھوہ وچکارے — گھمن گھیر چوطرفوں اس نوں مولا پار اتارے
اے پیر دلی ملاح بیڑے دے فرماں والہ وارن — وحدت دے ٹھاٹھاں وچوں لالا پار اتارن
محمد فاضل عجب ملاحا قادریاں دے بیڑے — انشاء اللہ پار ہو جاسن مست عمر چھڈ جھیڑے
سینہ ہیبت کشادہ علموں کردے سخن حقیقت — چشمہ فیض کرم دا کھلا اے پر چال شریعت
نہ ہر زندہ ہویا گھر کوئی اندر عمراں ساری — ہے ایہ راز خدائی مستا عاشق دی سرداری
بیتیاں تن ہویاں برس اس وچ ہے سی راز الٰہی — شاہ حسین بھرا دے بیٹے دے سنگ اک دیہی
نام غلام محی الدین سی اسد اعالی رتبے والا
ہیبت کمال خلق دا سوہج رتبے اندر بالا ۵ھ

۵ھ قادری بوستان منک شرافت۔

Marfat.com

دیوان مست عمر نے ایک پوری سیحرفی آپ کی مدح میں بنائی ہے۔ جس میں تین حروف کے اشعار یاں لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ ب بہت سوہنا مردشاں والا اج وچ زمانے اخیر دیکھو
جسدیاں نبی دربار منظوریاں اج ہادی راہ ہدایت دا پیر دیکھو
محمد فاضل ہے اسم حضور والا چہرہ چمکیا بدر منیر دیکھو
مست عمر قربان دل جان توں میں ولاں ٹٹیاں دی ولدی دھیر دیکھو

۲۔ س سمجھ توں باہر اوصاف اوہدے آون عقل دے وچ شمار نا ہیں
وڈے خلق والا وڈے علم والا محمد فاضل جیہا ہور یار نا ہیں
نری پری فنا رسول جیدی اج کوئی صوفیاں وچ سردار نا ہیں
مست عمر خادم اوہدے نام دا رے عالی ہور کوئی ایسا دربار نا ہیں

۳۔ ھ ہور کیہڑا اج صوفیاں وچ وچ پنجاب دے نہیں نظیر کدھرے
نوری نظر والا نوری قلب والا نہیوں دسدا ہور فقیر کدھرے
حد شرع رسول تے عین قایم دساں ہور کیہڑا ثانی پیر کدھرے
محمد فاضل دے سر تے تاج نوری مست عمر نہیں ہور دل چیر کدھرے

تاریخ وفات میاں محمد فاضل کی وفات۔ بروز جمعہ۔ چوبیسویں ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ ایکہزار تین سو اٹھاون ہجری۔ مطابق پانچویں جنوری ۱۹۴۰ء ایکہزار نو سو چالیس عیسوی۔ موافق بائیسویں ۲۲ پوہ سمت ۱۹۹۶ ایکہزار نو سو چھیانوے بکرمی بعہد سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی۔ سنہ پانچ جلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر سندر پور شریف۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے۔

مادہ تاریخ

"شیخ چلہ نشین" ۱۳۵۸ھ

Marfat.com

(۱۰۲)

محمود

میاں محمود حجام اگردیہ

یہ حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکوزت نوشاہ ثانی برخورداری سا ہنپالوی رح کا مرید راسخ الاعتقاد تھا۔

خدماتِ شیخ یہ سخی۔ جواد۔ اپنے پیر صاحب کا از حد خدمتگار تھا۔ عشق و محبت میں یگانہ تھا۔ اپنا سب مال و متاع اپنے پیر صاحب کا سمجھا ہوا تھا۔ جب کبھی حضرت صاحب کی ملاقات کرتا تو نذر و شیرینی ادا کیا کرتا۔ بلکہ اگر کسی روز حضرت نوشاہ ثانی اس کے گاؤں موضع اگردیہ۔ ضلع گجرات میں تشریف لیجاتے تو جتنی دفعہ وہاں کے گلی کوچوں میں ملاقی ہوتا ضرور نذرانہ ادا کرتا۔

آدابِ طریقت کا پابند تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے پہلے عشرہ میں انتقال کیا۔

Marfat.com

(۱۰۳)

مرادشاہ

بابا مرادشاہ لاڑے پوری ؒ

آپ کے آباؤ اجداد پیشہ کفشدوزی کرتے تھے۔ اور موضع لاڑے پور ریاست نوشہرہ درکاں میں سکونت رکھتے تھے۔ وہیں مزار ہے۔

شجرہ بیعت آپ کی بیعت طریقت بابا نور شاہ سے تھی۔ وہ مرید بابا سلطان شاہ کے۔ وہ مرید بابا عالم شاہ موضع دغلاں والا روم کے تھے۔ [۱]

مولوی محمد الدین فقیر نوشاہی اہلحدیث۔ ساکن دیہڑ درکاں۔ ضلع گوجرانوالہ نے کتاب باغ اولیائے ہند[۱۰۴] میں آپ کو بابا رازق شاہ ساکن فیروزوالہ کا مرید لکھا ہے، اور آپ کے حالات اس طرح لکھے ہیں۔ [۲]

ایہ بزرگ خدا دا ہو یا موجیاں دے گھر بھائی — رازق شاہ فیروز والئے توں اوس نے عظمت پائی
لاڑے پور ریوں روضہ اسد اُتر نے ہوا یا — سلطان شاہ سی نام بھرا ایہو توں راہ اوس پایا
سلطان شاہ پھر ہو دے وانگوں سارا ملک نوایا — اک کھتری نوں اوس مردے نے مسلمان بنایا
نام اسد استانہ رکھیا خادم جدوں بنایا — ہُن تک اوس ڈھیری دے اُپر ادہ میلہ ہندا آیا

آپ کے سلسلہ فقر میں سے سائیں کالانو مسلم ۱۳۹۲ھ میں موجود ہے۔ یہ مرید بابا کنڈے شاہ عیسائی ساکن ٹھٹھہ نانک ضلع گوجرانوالہ کا۔ وہ مرید بابا گھینے شاہ عیسائی ساکن ٹھٹھہ نانک کا۔ وہ مرید بابا ھوے شاہ عیسائی ساکن ٹھٹھہ نانک کا۔ وہ مرید بابا پیارے شاہ ساکن امول کے ضلع شیخوپورہ کا۔ وہ مرید بابا چراغ شاہ ساکن لاہرکا ضلع شیخوپورہ کا۔ وہ مرید بابا مراد شاہ لاڑے پوری کا۔ [۳]

---

[۱] یہ شجرہ طریقت سائیں کالانو مسلم ساکن مدن چک نے لکھوایا ہے۔ بابا عالم شاہ کا ذکر اس کتاب کے چوتھے حصہ موسوم بہ مآثر الاحبار میں لکھا جا چکا ہے۔ شرافت۔

Marfat.com

(۱۰۴)

مردان شاہ

سید مردان شاہ بخاری قادر آبادیؒ

آپ سیادت مآب۔ سعادت انتساب۔ آفتاب آسمان طریقت۔ ماہتاب سپہر حقیقت۔ کامل مشائخ سے تھے۔ آپ سادات بخاری سے تھے

نسب نامہ آپ کا اسم گرامی مردان شاہ تھا۔ والد کا نام سید قلندر شاہ ابن سید چراغ شاہ بن سید سعید شاہ بن سید عبداللہ شاہ بن سید کرم شاہ بن سید مبارک شاہ بن سید عبدالہادی بن سید غازی شاہ بن سید عبدالوہاب بن سید میران شاہ بن سید جلال بن سید نظام بن سید ناصر الدین بن مخدوم سید جلال الدین مخدوم جہانیاں بن سلطان سید احمد کبیر بن سید ابوالبرکات شریف اللہ جلال الدین شیر شاہ میر سرخ بخاری [مدفون اوچ متبرکہ ریاست بہاولپور] بن سید ابوالموید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبداللہ بن سید علی اصغر بن سید جعفر (کذاب) بن امام علی نقی بن امام محمد تقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام علی زین العابدین بن امام حسین شہید کربلا بن امیر المومنین حضرت امام علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ۔

بیعت طریقت آپ کی بیعت طریقت سخی بہادر شاہ المعروف بادے شاہ فقیر نوشاہی ساکن شمسہ شریف ضلع شیخوپورہ سے تھی۔ اُن کی خدمت و آداب سے فیض روحانی حاصل کیا اور خلافت پائی۔

معمولات آپ شریعت کے پابند تھے۔ نماز پنجگانہ اور روزہ ہائے ماہ رمضان المبارک

Marfat.com

پابندی سے ادا کرتے۔ ذکرِ خدا آپ کا شیوہ تھا۔ محرم کے مہینہ میں شہدائے کربلا کا ختم دلواتے۔ عاشورہ کے دن قبرستان میں جاتے اور ہر قبر کے پاس کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھتے ظہر تک فارغ ہو کر واپس آتے۔

سکونت | آپ کی سکونت موضع کوڑے کرم شاہ میں تھی۔ جو تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں قصبہ قادر آباد کے پاس غربی جانب ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور قادر آباد کے مشمولات سے ہے۔

قادر آباد کی آبادی کا ذکر | مفتی غلام سرور لاہوری رح مخزن پنجاب صفحہ ۳۰۶ میں اس قصبہ کی آبادی کے متعلق لکھتے ہیں۔

"قادر آباد، خاص گجرات سے پچیس ۲۵ کوس جانب غرب دریائے چناب کے کنارے پر یہ قصبہ آباد ہے۔ پہلے سعادت مند خاں قوم مغل نے اپنے بیٹے قادر خاں کے نام پر اس کو آباد کیا۔ اور قادر آباد نام رکھا۔ بانی کی اولاد کے سوائے اہل حرفہ لوگ اس میں بسبت رہتے ہیں۔ اس لئے قصبہ نامی ہو گیا ہے عمارت پختہ زیادہ۔ خام کم ہے۔ دس ہزار آٹھ سو ستتر ۱۰۸۷۷ کی مردم شماری۔ دو ہزار چار سو انہتر ۲۴۶۹ گھر۔ ایک سو چوبیس ۱۲۴ دکانیں ہیں۔ کھتری سوداگر یہاں کے گیہوں کشتیوں پر لاد کر ملتان کو لے جاتے ہیں۔ ایک گذر دریا چناب کا اس قصبہ کے نام سے مشہور ہے۔"

اخلاق و عادات | آپ لباس بالکل سادہ رکھتے تھے۔ کوئی شخص دیکھنے سے نہ پہچان سکتا آپ کا شہرہ عام تھا۔ لوگ دُور دُور سے آکر زیارت کرتے اور فوائد حاصل کر کے جاتے۔

کرامات

ایک بے ادب کا ہلاک ہونا | آپ ہر سال میلہ بھڑی شاہ رحمان پر جایا کرتے۔ ایک مرتبہ وہاں گئے ہوئے تھے۔ وزیر خاں مغل قادر آبادی شراب پی کر دو لچوں کی مجلس میں آگیا۔ اور نشہ کی حالت میں بے جا بکواس کرنے لگا۔ آپ نے حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحبؒ

Marfat.com

کے روضہ کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا۔ یا رحمان۔ آپ کے وسیلہ پر یا میں آیا کروں گا یا یہ مغل آیا کرے گا۔ آپ کا یہ فرمانا ہی تھا کہ اُس کو دردِ گُردہ شروع ہو گیا۔ اور تین روز میں ہلاک ہو گیا۔

جنات سے ہمکلامی | ایک روز قادر آباد سے کوڑے کرم شاہ میں جا رہے تھے۔ دو درویش آپ کے ہمراہ تھے۔ راستہ میں آپ ٹھہر گئے۔ اور کسی سے کلام کیا۔ مگر مخاطب نظر نہیں آتا تھا۔ آپ نے اپنی چادر پھینکی تو اُسی وقت نظر سے غائب ہو گئی۔ تھوڑی دیر آپ وہیں ٹھہرے رہے۔ تو وہ چادر ظاہر ہو گئی۔ اُس میں کچھ میوے لپیٹے ہوئے تھے۔ خادموں نے پوچھا۔ یہ کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ایک جنیہ عورت کو دردِ زہ کی تکلیف تھی۔ اُس کا شوہر آ کر ہم سے چادر لے گیا تھا۔ حق تعالیٰ نے اُس کی تکلیف رفع کر دی ہے۔ اور وہ، چادر بمعہ ہدیہ کے دے گیا ہے۔

وجد و حالت کی توجیہ | ایک روز آپ کوڑے کرم شاہ میں بیٹھے تھے کہ آپ کا چچا زاد بھائی آ کر طریقہ نوشاہی کے وجد و رقص کا تمسخر اُڑانے لگا۔ اور کہا کہ یہ سب مکر و فریب ہے۔ صرف رونا جائز ہے۔ آپ نے جلالیت سے اُس کی طرف دیکھا تو وہ تڑپنے لگا اور سات روز تک متواتر بیہوش رہا۔ آٹھویں روز افاقہ ہوا تو آپ کا قدمبوس ہوا۔

اولاد | آپ کے چار بیٹے تھے۔

۱ سید حیات شاہ ۲ سید امیر شاہ ۳ سید ملنگ شاہ ۴ سید رنگ شاہ۔

Marfat.com

یاران طریقت | آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱ سید فضل حسین ولد سید حیات شاہ بخاری نبیرہ آنجناب۔ کوڑے کرم شاہ۔ گجرات
۲ صاحبزادہ موچی " "
۳ پیرا مراسی " "
۴ اکرمدین دوزی قادرآباد "
۵ اللہ بخش حجام " "
۶ پیرا موچی رگھ "
۷ خوشی محمد موچی " "
۸ بابا نظام شاہ بدو کے سیکھواں گوجرانوالہ

واقعہ وفات

آپ نے وفات سے نو روز پہلے فرمایا کہ اب ہمارا انتقال ہونے والا ہے۔ صندوق اور کفن تیار کردو۔ چنانچہ نویں روز عشا کے وقت کو مجھ پر بیٹھے تھے۔ حاضرین کو فرمایا کلمہ طیبہ پڑھو۔ اور خود بھی پڑھا، ابھی لفظ محمد زبان پر تھا کہ روح تفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ [1]

تاریخ وفات | سید مردان شاہ کی وفات اتوار۔ تیسری ربیع الاول ۱۳۱۸ھ ایک ہزار تین سو اٹھارہ ہجری مطابق یکم جولائی ۱۹۰۰ء ایکہزار نو سو عیسوی بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۶۳ تریسٹھ جلوسی میں ہوئی۔

مدفن | آپ کا روضہ، قادرآباد۔ ضلع گجرات میں ہے۔ ہر سال تیسری ماہ کو میلہ ہوتا ہے

مصرع تاریخ

ظ
"خلد میں مدفوں ہوئے قطب عرب" ۱۳۱۸

---

[1] یہ سب کچھ مکتوب سید فضل حسین نبیرہ آنجناب سے لکھا گیا ہے۔ شرافت

Marfat.com

سید مردان شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ

- سید مردان شاہ کے چار بیٹے تھے۔ سید حیات شاہ۔ سید امیر شاہ۔ سید ملنگ شاہ اور سید رنگ شاہ۔

- سید حیات شاہ۔ اپنے والد کے بڑے بھائی تھے یعنی سخی بہادر شاہ شمسہ والہ کے مرید تھے۔ موضع چک جانو کلاں ضلع گجرات میں رہا کرتے۔ میرے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ برخورداری صاحب سیالوی سے بھی فیض حاصل کیا۔ صاحب علم تھے۔ ان کے دو بیٹے تھے۔ سید فضل حسین شاہ۔ اور سید عبد حسین شاہ۔

- سید فضل حسین شاہ اپنے دادا صاحب سید مردان شاہ کے مرید تھے۔ انہوں نے ان کے حالات فارسی عبارت میں لکھ کر مجھ کو بطور مکتوب بھیجے۔ وہی حالات میں نے اردو میں درج کتاب کئے ہیں۔ یہ لاولد فوت ہوئے۔

- سید عبد حسین المعروف عبد شاہ ولد سید حیات شاہ۔ نوجوان۔ طاقتور تھے۔ بدمعاشوں کی مجلس میں بیٹھتے۔ چوری پیشہ کیا کرتے۔ جنگ و جدال۔ لڑائی فساد میں بھی کافی حصہ لیا کرتے۔ ان کے دو بیٹے۔ نذیر حسین شاہ۔ اور بشیر حسین شاہ آج کل ۱۳۹۲ھ میں قادر آباد میں موجود ہیں۔

- سید امیر شاہ ولد سید مردان شاہ کے تین بیٹے ہوئے۔ سید صادق حسین۔ اور محمد حسین یہ دو تو لاولد فوت ہوئے تیسرے محمد حسین موجود ہیں۔

- سید ملنگ شاہ ولد سید مردان شاہ کے دو بیٹے تھے۔ سید دوے شاہ اور سید رحمت علی شاہ سید دوے شاہ کا ایک بیٹا نور حسن شاہ موجود ہے۔

- سید رنگ شاہ ولد سید مردان شاہ۔ اپنے بڑے بھائی سید حیات شاہ کا مرید تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ سید غلام علی شاہ اور سید نادر شاہ۔

Marfat.com

(۱۰۵)

مقبول محمد

مولوی مقبول محمد جلالوی ؒ

آپ مولوی محمد جمیل جلالوی کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب علم و فضل و حسن اخلاق تھے۔

تعلیم | آپ نے ظاہری تعلیم مولوی نعمت اللہ حنفی قادری گمٹالوی سے پائی۔ وہ آپ پر بہت مہربان تھے۔ آپ نے کمالات علمی حاصل کئے۔

فیض صحبت | آپ کے زمانہ میں علمی مجلسیں ہوتی تھیں اور اکثر بزرگوں سے فیض صحبت حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ مولوی رحمت اللہ قادری گمٹالوی اور پیر میراں بخش گمٹالوی اور بابا بوٹے شاہ ساکن ونجواں کے ساتھ آپ کی محبت تھی اور ان سے بھی مستفیض ہوتے تھے۔

تصنیفات

آپ کی تصانیف میں سے کتاب سبیل سلسبیل دیکھنے میں آئی ہے جس میں سلسلہ

---

۱ مولوی نعمت اللہ عالم بے ریا تھے۔ تہجد کے بعد ذکر جہر کیا کرتے۔ حج کو تشریف لے گئے اور وہیں ۱۳۰۲ھ / ۱۸۸۵ء میں انتقال کیا۔ اور وہیں خطہ پاک میں دفن ہوئے۔

۲ مولوی رحمت اللہ ؒ مولوی نعمت اللہ کے حقیقی بھائی تھے۔ ان کی صحبت میں غفلت دور ہو جاتی تھی۔ قادری سلسلہ میں مرید تھے۔

۳ پیر میراں بخش صائم الدہر قائم اللیل تھے۔ روز تہجد بکثرت پڑھا کرتے۔ شرافت۔

Marfat.com

قادریہ نوشاہیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات ہیں ۔ یہ کتاب ۱۳۴۲ھ / ۱۹۲۴ء میں تصنیف ہوئی اور اُسی سال روز بازار ایسکرک پریس ہال بازار امرتسر میں چھپی ۔ اس طرح شروع ہوتی ہے۔

" التحیات للہ والصلوات والطیبات ؎

ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن ۔۔۔ ہے الآن کما کان دوام اللہ اکبر کا
کیا حاطہ صمد نے کل شیٔ پر کریمی سے ۔۔۔ جہت کی قید سے بالا ہے شان اللہ اکبر کا
جنم اور موت سے فارغ ہے لم یلد ولم یولد ۔۔۔ ولم یکن لہ کفوًا کلام اللہ اکبر کا
احد کی معرفت کے ہی تجلی ہیں جدھر دیکھو ۔۔۔ تقرب کے لئے کافی ہے نام اللہ اکبر کا
ادب ملحوظ ہے مقبول جانے راز داری ہے
ولے ظاہر ہے مظہر سے نشان اللہ اکبر کا "

اس کتاب کی تقریظیں باہتمام اخبار نوشاہی گھمکالہ ضلع گورداسپور کے دو شماروں میں آئی تھیں وہ یہاں درج کی جاتی ہیں ۔

۱ ۔ " اہل تصوف کو مژدہ ۔ ہمارے پاس کتاب سبیل السبیل من تصنیف حضرت مولانا مقبول محمد صاحب فاضل اجل و عالم باعمل زاد اللہ شرفہٗ ۔ انہوں نے ریویو کے لئے بھیجی ہے ۔ فاضل مصنف نے دریا کو کوزے میں بند کر دکھایا ہے ۔ خاندان قادری نوشاہی و سلسلہ نقشبندیہ کے حالات و اہل تصوف کے مقامات و دیگر دینی ضروریات کو وضاحت سے بیان کرتے ہوئے بزرگانِ متاخرین و متقدمین کے حالات بابرکات کو شرح و بسط سے بیان کیا ہے " ؎

۲ ۔ " یہ کتاب تصوف کی روح رواں ہے ۔ اس میں خاندان نوشاہی قادری ۔ اور سلسلہ نقشبندیہ کے حالات ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوڑیوں کے مول موتی بک رہے ہیں " ؎

؎ اخبار نوشاہی جمادی الاول ۱۳۴۳ھ دسمبر ۱۹۲۴ء ؎ ایضاً رجب ۱۳۴۳ھ فروری ۱۹۲۵ء شرافت

Marfat.com

شعرگوئی آپ کو ملکہ شعرگوئی بھی حاصل تھا عربی۔ فارسی اور اردو میں اشعار کہتے تھے۔ عربی میں آپ کا نمونہ کلام ہے۔

دعاء بجناب الٰہی

حَمِدْتُ اللّٰہَ حَمْدًا بِالتَّوَالِ ۔۔۔ رَءُوْفٌ رَاحِمٌ مَوْلَی الْمَوَالِ

کَرِیْمًا فَارِغًا عَنْ کُلِّ عَیْبٍ ۔۔۔ لَہٗ وَصْفُ التَّنَزُّہِ عَنْ مَقَالِ

صَلٰوۃُ اللّٰہِ دَامَتْ کُلَّ دَھْرٍ ۔۔۔ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّۃِ ثُمَّ اٰلِ

وَلِلْاَصْحَابِ وَالْاَتْبَاعِ طُرًّا ۔۔۔ وَاَھْلُ الدِّیْنِ اَرْسِلْ بِالتَّوَالِ

اِلٰھِیْ عَبْدُ مَقْبُوْلٍ مُحَمَّدٌ ۔۔۔ بِبَابِکَ سَائِلٌ یَا ذَا الْجَلَالِ

سَاَلْتُ الْعَفْوَ لِلْوَالِدَیْنِ ۔۔۔ سَیَغْفِرُ یَا اِلٰہَ الْخَلْقِ الْکَمَالِ

اِلٰھِیْ نَجِّنِیْ مِنْ کُلِّ خَوْفٍ ۔۔۔ قِنَا بِاللُّطْفِ فِیْ خَیْرِ الظِّلَالِ [۶]

شجرہ شریف کے اشعار

آپ نے فارسی میں ایک شجرہ خاندان قادری نوشاہی نظم کیا ہے۔ اس کے ابتدائی اشعار یہ ہیں۔

یا حیّ یا قیوم مجیب الدعاء ۔۔۔ مقبول محمدم رحمت بحال ما

مہدی و مقتدیم محمد جمیل ہست ۔۔۔ باروح او عطا کن فضل و ضیا لقا

شاہ جمال عالی باللطف تو مدام ۔۔۔ من سائلم تو معطی بدہی بآل ما

ہاشم نسبے ست ابن محمد شریف پیر ۔۔۔ نکت جمال ہادی پیران پیر ما

پیر محمد ست عاشق بہ گنج بخش ۔۔۔ حاجی محمد ست تو شاہ ما وفا [۷]

---

[۶] سبیل السبیل ص۲۲۔

[۷] ایضاً ص۱۸ شرافت نوشاہی۔

Marfat.com

مکتوب

آپ نے ایک مکتوب بنام مولوی حامد شاہ گمٹالوی مدیر ماہنامہ القادر نوشاہی گمٹالہ ارسال کیا۔ اُس میں طالبانِ حق کے وظیفہ کے لئے ایک دُعا بھی لکھ کر بھیجی۔ وہ مکتوب یہ ہے۔

"ہست کلیدِ درِ دارالنعیم — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از مقبول محمد جلالوی، بخدمت اقدس مولوی محمد حامد شاہ صاحب گمٹالوی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ع

برگ سبز ست تحفۂ درویش

ایک اہلِ بصیرت کا عطیہ دعائے صفائی قلب پیش کش ناظرین القادر ہے۔ با ترکیب مکمل طہارت سے وِرد کرنے میں بااثر ہے۔ مع نیاز نامہ ہذا مزین لوراق القادر نوشاہی فرمادیں۔ عنایت ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ دَعَاکَ فَاَجَبْتَہٗ وَاٰمَنَ بِکَ فَھَدَیْتَہٗ وَرَغِبَ اِلَیْکَ فَاَعْطَیْتَہٗ وَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فَکَفَیْتَہٗ وَاقْتَرَبَ مِنْکَ فَاَدْنَیْتَہٗ اَللّٰھُمَّ امْدُدْنِیْ لِعَیْنَیَّ مَدًّا وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ وُدًّا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْاِیْمَانَ بِکَ وَاَسْئَلُکَ الْفَضْلَ مِنَ الرِّزْقِ وَاَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

اے اللہ تو مجھے ان لوگوں میں سے کر جن کی تو نے دعائیں قبول کیں اور اگر انہوں نے تجھ سے امن طلب کیا تو اُن کو تو نے ہدایت دی اور جب انہوں نے تیری طرف رغبت کی تو اُن کو تو نے توفیق عطا فرمادی۔ اور جب تجھ پر انہوں نے بھروسا کیا تو اُن کا تو کفیل بن گیا اور اگر اُنہوں نے تیری نزدیکی طلب کی تو اُن کے تو نزدیک ہوگیا۔ اے میرے اللہ میری زندگی اچھی طرح بسر ہو۔ اور مؤمنین کے دلوں میں میری محبت پیدا کر۔ اے اللہ میں تجھ سے

Marfat.com

ایمان کی سلامتی چاہتا ہوں اور تجھ سے
پاکیزہ روزی کا سوال کرتا ہوں اور دنیا
اور آخرت کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں

بقلم مقبول محمد ۲۶ مارچ ۱۹۲۵ء ۵ھ

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱ مولوی محمد عبداللہ صاحب رح

۲ مولوی مختار علی صاحب رح

یاران طریقت | آپ کے خاص مرید یہ تھے۔

۱ مولوی محمد عبداللہ فرزند اکبر آنجناب ساکن جلالہ شریف ضلع گورداسپور
۲ مولوی محمد ابراہیم خاں اعوان مصنف نوا نہال قادری "
۳ میاں گلاب شاہ "

قصیدہ مدحیہ

از مولوی ابوالعباس غلام رسول صاحب غازی خطیب جامع
نور گنج۔ محلہ حسین آباد۔ نارووال ضلع سیالکوٹ

جن کو مقبول محمد کا دوارہ مل گیا — اُن کو غوث پاک کے در کا سہارا مل گیا
اُن کے در پر آنے والے کس قدر خوش بخت ہیں — جنت الفردوس کا سب کو نظارا مل گیا
بحر عصیاں میں جو غوطے کھا رہے تھے بد نصیب — ڈوبنے والے جو تھے سب کو کنارا مل گیا
اُن کو کیا غم موت کا اور پھر عذاب قبر کا — جن کو میرے پیشوا یہ دستگیر ہا مل گیا
جن کے پیر و پیشوا ہیں غوث اعظم دستگیر — وہ تو شاہی قادری ہادی سہارا مل گیا
میرے ہادی کی نگہ جن سیکسوں پر پڑ گئی — اُن کو مولا کی قسم حد سے سوا مل گیا

---

۵ انوار نوشاہی نمبر ۱ رمضان ۱۳۴۳ھ اپریل ۱۹۲۵ء۔ ۹ حمت کریا وسیلہ انبیاء اولیاء صفحہ ۱۰ شریف

Marfat.com

تاریخ وفات | مولوی مقبول محمد کی وفات سوموار ۔ پانچویں جمادی الاولیٰ ۱۳۵۷ھ ایکزار تین سو ستاون ہجری مطابق چوتھی جولائی ۱۹۳۸ء ایکزار نو سو اٹھتیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج ششم ولد جارج پنجم ہوئی ۔ سنہ تین جلوسی تھا ۔

مدفن | آپ کا مزار جلالہ شریف تحصیل شکرگڑھ ۔ ضلع سیالکوٹ میں ہے ۔

مادۂ تاریخ

"مقبول برحمتِ الٰہی پیوستہ" ۱۳۵۷ھ

Marfat.com

(۱۰۶)

مُلک شاہ

سید مُلک علی شاہ مشہدی رضوی برقندازی

بدوملہی والے

آپ حضرت سید فقیر اللہ شاہ ولد سید احمد شاہ مشہدی رضوی برقندازی بدوملہی والے کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے۔

اخلاق و عادات | مولانا محمد اعظم میرووالی رسالہ نذرِ مسوٹے جو سنہ ۱۳۳۳ھ کی تصنیف ہے آپ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اِس وقت آپ کے [سید فقیر اللہ شاہ کے] جانشین آپ کے صاحبزادہ خلفِ اکبر حضرت پیر سید مُلک علی شاہ صاحب ہیں۔ جو صورۃً اپنے والد بزرگوار اور سیرۃً اپنے جدِ امجد سے ملتے ہیں توحید و معارف میں اِن کا کلام عالی ہے۔ صاحب شرافت اور کریم النفس ہیں لنگر جاری رکھا ہے اور دُعا و دوا سے لوگوں کو مستفیض کر رہے ہیں" [1]

شاعری | آپ اردو میں بہترین شعر کہتے تھے۔ آپ نے شجرہ شریف نظم کیا جو پورا یہاں درج کیا جاتا ہے۔ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی

حمد تیری کی لیاقت کیا ہے مشتِ خاک کو — خاک کیا ادراک کر سکتی ہے ذاتِ پاک کو
اپنی طاقت جسقدر ہو وصف پیدا کر سکے — عشق تیرے کا ہمنہ جتنا تیرے تر سکے
تو ہے واحد تو ہے اَحد تیرا ہر جا نور ہے — نور تیرے سے جہاں سب ہو رہا معمور ہے

---

[1] نذرِ مسوٹے۔ حاشیہ صفحہ ۳ شرافت۔

Marfat.com

جب ازل سے غیر تیرا ہو نہیں سکتا کوئی
پھر شراکت ساتھ تیرے کس طرح ثابت ہوئی

نور واحد پاک سے روشن ہوا سارا جہاں
رنگ و بو اسما و صور باخواص جسم و جاں

بعضے تیرے نور سے بھرپور ہو کر آ گئے
اپنے اپنے وقت میں معمور ہو کر آ گئے

نبی مرسل اولیا مامور ہیں سب صالحین
راہنمائے خلق ہیں یہ پاک سارے عاشقین

عاشقان و صادقان کا ذکر ہے نعمائے دین
آتی ہے رحمت خدا کی عِنْدَ ذِکْرُ الصَّالِحِیْن

ذکر حضرت صالحین کا ورد رکھو صبح و شام
قادری شجرہ پڑھو آ جائیں گے سب پاک نام

میرے ہادی قبلۂ عالم فقیر اللہ ولی
واقف راز حقیقت در خفی و در جلی

اُن کے ہادی عاشق اللہ قبلہ احمد شاہ ہیں
بیکسوں کے جا پناہ ملجا و تکیہ گاہ ہیں

اُن کے ہادی عاشق اللہ عم صدر الدین ہیں
سلسلہ نوشاہی میں محکم ستونِ دین ہیں

اُن کے ہادی عاشق اللہ حضرت عبد الغفور
عارف و صاحب ولایت باطن پُرنور نور

سید حافظ قائم الدین ان کے ہادی رہنما
نورِ ربانی سے روشن پاک باطن ماہ لقا

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت پیچیار ہیں
معدنِ علم حقیقت مخزنِ اسرار ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ نوشہ حاجی پیر ہیں
طالبوں کے رہنما ہیں بیکسوں کی دھیر ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ سلیماں نور ہیں
عشق کے میدان طوٰی میں شعلۂ کوہ طور ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ سید معروف ہیں
عارف و صاحب کرامت اولیا موصوف ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ مبارک خاص ہیں
اوج میں ہے ان کا رفعہ لوگ اُن کے داس ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ محمد غوث ہیں
جد اُن کے غوث اعظم غوث ابن الغوث ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ شاہ شمس الدین ہیں
قبلہ کعبہ آپ کے روشن ستونِ دین ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت شاہ پیر ہیں
ابو الوقت و حفر ثانی خلق کے یہ پیر ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت سید علی
با سخاوت با کرامت در خفی و در جلی

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرت مسعود ہیں
مالکِ تاج کرامت منتہی مقصود ہیں

Marfat.com

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ احمد ولی — نورِ باطن سے مجلّے باغِ وحدت کی کلی

ان کے ہادی عاشق اللہ سیّد صوفی باکمال — ہم معظّم ہم مکرّم درجنابِ ذوالجلال

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ عبدالسلام[1] — ماسوا اللہ سے تارک اور ہیں عالی مقام

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ عبدالوہاب — مالکِ خرقہ ولایت ہیں خلف عالی جناب

ان کے ہادی غوثِ اعظم قطبِ ربانی ہوئے — قبلہ کعبہ آپ کے محبوبِ سُبحانی ہوئے

عاشق اللہ معرفت میں بوسعیدِ اولیا — دوست در علمِ حقیقت ہیں یہ محبوبِ خدا

ان کے ہادی عاشق اللہ علی قرشی پاک ہے — رُوحِ اقدس آپ کا سیّاح بر افلاک ہے

ان کے ہادی عاشق اللہ بوالفرح طرطوس ہیں — در شرابِ شوقِ وحدت ہر نفس مانوس ہیں

ان کے ہادی عاشق اللہ ابوالفضل باخدا — برگزیدہ منتخب ہیں در جماعت اولیا

ان کے ہادی عاشق اللہ شیخ شبلی تقتدا — صاحبِ فضل و کرامت در عبادت بے ریا

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ جنید پیر — ولی عامل قطب کامل ہیں موحّد بے نظیر

ان کے ہادی عاشق اللہ سرّی سقطی باخدا — ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

ان کے ہادی عاشق اللہ حضرتِ معروف ہیں — کرخ میں ہے ان کا روضہ اولیا موصوف ہیں

قطبِ ہشتم قبلۂ دیں ہیں رضا موسیٰ امام — آلِ پاک مصطفےٰ صلوا علیہ والسلام

قطبِ ہفتم قبلۂ دیں موسیٰ کاظم امام — آلِ اطہر مجتبےٰ صلوا علیہ والسلام

قطبِ ششم قبلۂ دیں جعفرِ صادق امام — آلِ ختم المرسلیں صلوا علیہ والسلام

قطبِ پنجم قبلۂ دیں حضرتِ باقر امام — آلِ ختم الانبیا صلوا علیہ والسلام

قطبِ چہارم قبلۂ دیں حضرتِ عابد امام — آلِ سرورِ دو جہاں صلوا علیہ والسلام

امامِ ثالث قطبِ عالم بادشاہِ کربلا — حافظِ عہد و امانت حامیِ دینِ خدا

---

[1] یہ عبدالسلام۔ سید صوفی کا اصل نام ہے۔ شاعر نے دو الگ نام بتا دیئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

سرورِ شہدائے اکبر المدد صابر امام — شافعِ روزِ جزا صلوا علیہ والسلام
قطبِ اہلِ قبلہ دیں شاہ حسن ثانی امام — مالکِ سرِ نہاں صلوا علیہ والسلام
شاہِ ولایت شیرِ حق مولا علی اول امام — وارثِ علمِ نبی صلوا علیہ والسلام
یا رسول اللہ پلا دو عشق کا پُر کر کے جام — مست ہو پڑھا رہوں صلوا علیہ والسلام

آپ ہیں محبوبِ حق منظور ہیں عالی جناب — خذ یدی واشفع لنا یا سیدی یوم الحساب
عرض کرتا ہے یہ خادم آپ کا ملکِ علی — بندۂ درگاہِ والا ہے باخلاصِ دلی
یا الٰہی برکتِ اسمائے پیرانِ عظام — ختمہ بالخیر ہو سب کام ہوں حسبُ المرام
جاری ہو ہر دم زباں پر کلمۂ توحید ھُوْ
اَنْتَ ھُوْ یَا ھُوْ ھُوَ اَلْھُوْ اَنْتَ ھُوْ یَا اَنْتَ ھُوْ [۲]

اولاد | آپ کے دو بیٹے تھے۔

۱۔ سید غلام حیدانی۔ کتاب اذکار الابرار میں ان کے متعلق لکھا ہے کہ "یہ سجادہ نشین ہیں بڑے پرہیزگار اور عالم ہیں۔ اپنے جد امجد کی طرح طبابت کا کام بھی کرتے ہیں۔ اور صاحبِ تاثیر بھی ہیں۔ یتیموں مسکینوں کی امداد فرماتے ہیں۔ ان کے بیٹے صاحبزادہ نیاز احمد و حبیب احمد و فقیر احمد عرس شریف کے دنوں میں مہمانوں کی خدمت دل و جان سے کرتے ہیں۔"

۲۔ سید نواز حسن علی۔ اذکار الابرار میں ہے کہ یہ نیک نہاد خوبصورت جوان ہیں یتیموں اور ہمسایوں کے ساتھ محبت رکھتے ہیں۔ [۳]

تاریخ وفات | سید ملک علی شاہ کی وفات سوموار نویں ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ ایکہزار تین سو انتالیس ہجری مطابق ستائیسویں دسمبر ۱۹۲۰ء ایکہزار نو سو بیس عیسوی میں بعہدِ سلطنت جارج پنجم والد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ گیارہ جلوی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار چک ۳۳ جنوبی ضلع [illegible] حاصل ہے۔ مادہ تاریخ "ملک شاہ آرام گرفت"

[illegible] حضرت شیخ فرید گنج شکر [illegible] شیخ حبیب عجمی کے [illegible] مرید شیخ حسن بصری [illegible] مرید امام علی مرتضیٰ تک۔ یہ سلسلہ انتساب اولیائے غرب سے ہے۔ [۳] اذکار الابرار ص ۱۵۳۔ شرافت

Marfat.com

(۱۰۷)

بابا جہرا

بابا جہرا تارڑ اگردیئہ!

اس کے والد کا نام تُلّا تھا۔ ولد خدا یار بن باقر بن محمد امین بن وہاب بن محب علی [مرید حضرت نوشہ صاحب رح] بن زرنجش بن چین بن فتو بن بلو بن بابا حسین شہید مدفون اگردیہ ضلع گجرات۔ قوم تارڑ۔

بیعتِ طریقت | بابا جہرا، سید بوٹے شاہ ولد سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق برخورداری سانبیالوی رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ جو نفع نقصان پہنچنا مرشد کی طرف سے سمجھتا۔

عقیدت | ایکبار کسی فوجداری مقدمہ میں تحصیلدار کے پیش ہوا۔ اس نے چھ ماہ قید کی سزا سنائی۔ اس نے کہا کہ تو نے مجھے آج قید سنائی ہے۔ میرے مرشد صاحب نے کل کی سنائی ہے۔

جان نذر کردی | اپنے پیر کا بڑا خدمتگار تھا۔ جب وہ ۱۳۱۸ھ میں فوت ہوئے۔ تو ان کے تجہیز و تکفین اور ختم شریف کا سارا خرچ اسی نے کیا۔ تیسرے روز جب قل ہو کا ختم شریف مولف کے جد امجد حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین برخورداری سانبیالوی نے پڑھا تو سب حاضرین نے قرآن مجید کے ختم اور سیپارے اور کلمہ طیبہ وغیرہ کے تو اُن کے بلک گئے۔ جب انہوں نے بابا جہرا کی طرف دیکھا۔ تو اس نے اپنے جسم کی طرف اشارہ کیا کہ میرے پاس تو یہ جان ہی ہے۔ یہ پہلے سے ہی مرشد کے بلک کر دی ہوئی ہے۔[۲]

اولاد | بابا جہرا کے دو بیٹے تھے۔ فضلا اور مولو۔ یہ لاولد تھا۔

---

[۱] [۲] فیض محمد شاہی خطی جلد اول ص ۹۲ ۔ تراشت۔

Marfat.com

(۱۰۸)

مہرشاہ

میاں مہر شاہ گاجرگولیہؒ

آپ میاں سلطان شاہ ولد میاں امام شاہ گاجرگولیہ کے بڑے بیٹے اور سجادہ نشین تھے بیعت وخلافت میاں محمد بخش ولد میاں جان محمد رحمانی بھڑیوالہ سے رکھتے تھے۔ صاحب عبادت ورياضت درویش تھے۔ حضرت شاہ غریب خلیفہ حضرت پاک صاحب کی اولاد سے تھے۔

اولاد آپ کے چار بیٹے تھے۔ ۱ میاں محمد حیات ۲ میاں محمد علی سجادہ نشین۔
۳ میاں فضل احمد ۴ میاں غلام نبی۔

یاران طریقت آپ کے خواص مریدین تھے۔

۱	میاں کرم دین گلگو	گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ
۲	مولا داد ولد کرم دین گلگو	"
۳	میاں حیات محمد ولد میاں گوہر تارڑ	کورلیہ گجرات
۴	میاں غلام محمد ولد میاں محمد علی تارڑ	"
۵	محمد دین المعروف بگا مسلم شیخ کوٹ جان محمد والہ چھنی کریم داد	

تاریخ وفات میاں مہر شاہ کی وفات پنجشنبہ یکم محرم ۱۳۲۰ھ، یکہزار تین سو بیس ہجری مطابق سوموار اپریل ۱۹۰۲ء یکہزار نو سو دو عیسوی بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی سکہ دوجلوسی تھا۔

مدفن آپ کی قبر گاجرگولہ ضلع گوجرانوالہ میں حضرت شاہ غریب رح کے گورستان میں ہے۔

مادہ تاریخ

"شہید محبت مہر شاہ" ۱۳۲۰ھ

Marfat.com

(۱۰۹)

سنگ شاہ

بابا سنگ شاہ شمسہ والے

آپ کے آباواجداد موضع ہردیو۔ ضلع شیخوپورہ میں پیشہ بافندگی کرتے تھے۔ آپ کی پیدائش ۱۲۴۲ھ ایکہزار دوسو چھیالیس ہجری مطابق ۱۸۳۰ء ایکہزار آٹھ سو تیس عیسوی موافق سمت ۱۸۸۶ ایکہزار آٹھ سو ستاسی بکرمی میں ہوئی۔

آپ مسمی بہادر شاہ المعروف بادے شاہ شمسہ والے رح کی بیعت ہو کر کمالیت کو پہنچے اور اُن کی وفات کے بعد اُن کے سجادہ ہدایت پر بیٹھے۔ آپ کا رعب و اقبال مسلّمہ تھا۔ درویشی کے اوصاف میں کامل تھے۔ اپنے پیر کا سلسلہ آپ کے ذریعہ سے بہت رائج ہوا۔

یاران طریقت آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱	بابا اردو ڑے شاہ سجادہ نشین	شمسہ شریف ضلع شیخوپورہ	
۲	بابا فتح شاہ	〃	〃
۳	بابا سنگے شاہ بافندہ	ہردیو	〃
۴	بابا نظام شاہ لوہار	دیرکے باٹھ	〃
۵	سید موج دریا بخاری	قادرآباد	گجرات
۶	سید امیر شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری	〃	〃
۷	سید ملنگ شاہ ولد سید مردان شاہ بخاری	〃	〃

۱؎ مکتوب سائیں برکت علی درویش۔ شرافت۔

Marfat.com

۸ سائیں برلب علی دلدیراں شاہ مراسی بھکنہ ضلع امرتسر

۹ سائیں دربار علی " "

۱۰ بابا سوہنے شاہ درویش

تاریخ وفات | بابا سنگے شاہ کی وفات پانچویں جمادی الاخری ۱۳۱۹ھ ایک ہزار تین سو اٹھارہ ہجری مطابق تیسویں ستمبر ۱۹۰۰ء ایکہزار نوسو عیسوی موافق پندرہویں اسوج سمت ۱۹۵۷ ایکہزار نوسو ستاون بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی ۴۳ سینتالیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر موضع شمسہ شریف ضلع شیخوپورہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"سنگے شاہ باآبرو رفت" ۱۳۱۸ھ

شجرۂ نسب بابا سنگے شاہ شمسہ والے

سید موج دریا قادر آبادی

سید فضل شاہ فرزند

Marfat.com

(۱۱۰)

میراں بخش

مولوی حکیم میراں بخش فاروقی اجتکوی[1]

آپ مولوی حاجی پیر بخش ولد مولوی قل احمد فاروقی کے بڑے بیٹے تھے۔ آپ کے پردادا مولوی حکیم محمد اشرف فاروقی مصنف کتاب کرالرحمت مشہور شاعر تھے۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح سے تھی۔ آپ اہل علم و عمل متبع شریعت نیک نہاد طبیب کامل تھے۔ خوشنویس بھی تھے۔ موضع اجتکے علاقہ علی پور چھہ میں سکونت رکھتے تھے۔

---

[1] حاجی پیر بخش اجتکوی کا حال تذکرۃ النوشاہیہ کے چوتھے حصہ دوسوم بہ مآثر الاحبار میں لکھا جا چکا ہے۔ جو وہاں نہیں درج ہو سکا۔ وہ یہاں لکھا جاتا ہے۔

ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی صلوٰۃ ماجینی موجود ہے۔ اس پر اس طرح دستخط کیا ہے۔

"تمام شد نسخہ مختصر صلوٰت ماجینی نوشتہ دست پیر بخش بن کل احمد ولد محمد اشرف تحریر یافت در ماہ ذی القعدہ در وقت ظہر تحریر یافت ۱۲۷۱ھ۔ برائے خواندن برخوردار ان میراں بخش و دلیر علی تحریر یافت"

یہ کتاب فضل اللہ بن ایوب بن شیخ ابو المحسن المنتسب الی ماجین کی تصنیف ہے۔

رسالہ راہ نجات پر اصلاح دستخط کیا ہے۔

"تمام شد کتاب راہ نجات مسائل برائے خواندن برخوردار ان امیر بخش و دلیر علی تحریر یافت"

[باقی حاشیہ بر صفحہ ۳۷۸]

Marfat.com

دستخط پندنامہ شیخ عطار | اس پر اپ کا دستخط ان الفاظ میں تحریر ہے۔

"تمت تمام شد کتاب پندنامہ من تصنیفات حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس اللہ سرہ العزیز بسید الخط حقیر غلط پذیر ان بخش بہر خاطر برخوردار سعادت اطوار چوغطہ چھہ

[بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۷۷] حاجی پیر بخش نے قصہ چہار درویش پنجابی میں نظم کیا ہے جو اسطرح شروع ہوتا ہے

اول عشق الٰہی آکھاں اوہ صفتاں دا سائیں — خالق رازق جہی پچھانے کہہ توں حمد ثنائیں
اوہ خالق بے انت سنجہا نو انت نہ پایا جاوے — لاشریک اوہ ہے تحقیقی ہرگز شک نہ لیاوے

اپنے پیر طریقت میاں غلام مرتضےٰ نظام آبادی کی مدح میں لکھتے ہیں۔

مرتضےٰ سائیں پیر اساڈا وچ نظام آباد دے — اکدم غافل کدیں نہ ہوندے اندر یاد خدا دے
دینہ تے رات عبادت اندر رہن ہمیشہ کھڑوتے — وچ تسبیح تہلیل رہے دی حاضر فجریں سوتے
جو کوئی آس دے دی کرکے اس دروازے آوے — جو منگے سو لیجے اوتھوں خالی کوئی نہ جاوے
جتنے خادم اوس جنابے سب وچ سر الٰہی — شرع نبی نے قائم سمجھے دین کرنی بادشاہی
ایسا طرف مکان بچھانوں بیٹھیں جھنڈ لایا — میں عاجز نوں دین دنی وچ اوسے دا ہے سایا
پورے دعا قبول اوہ بندی جو منہ تھیں فرمایا — اسدی نظم میاں اتے سونا کر دکھلایا

ان اشعار پر یہ قصہ ختم ہوتا ہے

جیکوئی پڑھے اس قصے نوں صدقہ پاک نبی دا — پڑھ عبداللہ فاتحہ بخشے ہر دم پاک وصی دا
سن ہجری دا آکھ یارہ باراں سے پچاسی — عیب جو دیکھو رکھو پردہ ہر دم بندہ عاصی

یہ قصہ حکیم مظفر حسین کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ دستخط اسطرح ہے۔

"تمام شد قصہ چہار درویش تصنیف میاں پیر بخش عرف خاردتی ساکن اجینکے۔ جناب میانصاحب پیر بخش احمد ولد میانصاحب قل احمد ولد محمد اشرف رحمہ بدستخط مظفر حسین ولد میانصاحب فقیر علی ولد پیر بخش عرف عبدر تاریخ جمادی آخر ۱۳۱۴ھ باس خاطر محمد حسین تحریر یافت" شرافت

Marfat.com

درموضع اجنکے وقت ظہر تحریر بتاریخ اول اسوج سمت ۱۹۲۵ بکرمی

ے - ہرکہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندۂ گنہ گارم

ے - نوشتہ ماند سیاہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید

ے - من نوشتم ہرچہ دیدم در کتاب زایں بعد واللہ اعلم بالصواب[۲]

اولاد[۳] آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱ مولوی عمر الدین خوشنویس ؒ

۲ مولوی عبد الرحیم ؒ

۳ مولوی چراغ دین - عربی کے نہایت خوشنویس تھے۔ کتاب ستہ ضروریہ مصنفہ مولوی محمد حسن محدث فیض پوری ؒ ان کے ہاتھ کی کتابت کی ہوئی مطبوعہ میرے پاس موجود ہے۔

تاریخ وفات[۴] مولوی حکیم امیر بخش ؒ رؤف میراں بخش کی وفات جنگلوار وقت فجر بیسویں رمضان المبارک ۱۳۰۹ھ ایکہزار تین سو نو ہجری مطابق اکیسویں اپریل ۱۸۹۲ء ایکہزار نو سو بانوے عیسوی موافق نوویں بیساکھ سمت ۱۹۴۹ ایکہزار نو سو انچاس بکرمی میں بعہد سلطنت ملکہ وکٹوریہ ہوئی۔ سنہ ۳۵ پینتیس جلوسی تھا۔

مدفن[۵] آپ کی قبر موضع اجنکے ضلع گوجرانوالہ میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"فروغ طبیب" ۱۳۰۹ھ

---

۲ مطابق جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۸۵ھ موافق ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۶۸ء - ۲ سے کتابیں خطی پند نامہ شیخ عطار۔ صلوٰۃ ماچینی۔ رسالہ نجات چہار دہ بیت حاجی ڈاکٹر مشتاق احمد فاروقی کے پاس۔ احمد نگر میں موجود ہیں راقم

Marfat.com

(۱۱۱)

میراں بخش

حاجی میراں بخش دوبرجی والے رح

آپ قوم منہاس راجپوت سے تھے۔

شجرہ نسب | آپ کے والد کا نام میاں محمد دین تھا۔ ولد میاں چراغ عالم بن حافظ کریم بخش بن حاجی حافظ نور محمد بن میاں محمد حیات بن میاں محمد خورشید بن میاں محمد فاضل آپ کے بزرگ تین صدیوں سے قصبہ بیلاں ضلع گجرات میں منصب قضا پر مقرر رہے۔

بیعت طریقت | آپ کی بیعت حضرت سید مکھن شاہ لاہوری خلیفہ اصغر مولانا سید حافظ الٰہی بخش برخورداری ساہنپالوی سے تھی۔

سکونت | آپ پہلے موضع دوبرجی متصل قصبہ بیلاں میں سکونت رکھتے تھے بعد میں لاہور چلے گئے۔ اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ کچھ عرصہ سکول ماسٹر بھی رہے۔

تصنیف

آپ نے ایک کتاب پنجابی نثر میں تصنیف کی۔ جس کا نام "جگ دی کرتوت" رکھا۔ اس میں دیہاتی لوگوں کے واقعات لکھے۔ جیسے وہ بیاہ شادیوں پر فضول خرچ کرتے ہیں۔

اولاد | آپ کے تین بیٹے ہیں ۱۔ میاں انعام اللہ ۲۔ احسان اللہ ۳ امداد اللہ

Marfat.com

ن

(۱۱۲)

نتھو

شیخ نتھو مجذوب کھجور والیہؒ

آپ موضع تلونڈی کھجور والی متصل رلہ والی ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔ حجام پیشہ لوگوں سے تھے۔ دنیاوی مال ومتاع بہت تھا۔

واقعہ بیعت آپ کو راہِ حق کا شوق پیدا ہوا تو مال ومتاع چھوڑ کر بزرگوں کی خدمت میں جانا شروع کیا۔ لیکن کہیں سے کشود کار نہ ہوا۔ سفر کرتے کرتے درگاہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش رح تک پہنچے اور تمام صاحبزادگان اولادِ آنجناب کے آگے عرض کیا کہ میں اس دربار کی شہرت سُن کر عشق حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ وُہ صاحب میری دستگیری کریں جو عشق دے سکتے ہوں۔ سب صاحبزادوں نے جو دربار شریف میں موجود تھے متفقہ طور پر حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد باکرات نوشاہی برخورداری سابنیالوی رح کو کہا کہ آپ ہی اس کی دستگیری کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے آپ کو سامنے بٹھا کر بیعت کیا۔ آپ نے اُسوقت ایک دونی۔ اٹھنی نقد اور بتاسے بطور شیرینی حضرت صاحب کے سامنے رکھی۔ حضور نے آپ کو فرمایا یہ سوال پڑھو۔ مصرع سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ

آپ نے جس وقت پڑھا تو اُسی وقت آثارِ جذبہ طاری ہو گئے۔

مجذوب ہونا یہاں تک آپ پر حالت جذب غالب ہو گئی کہ دُنیا اور مافیہا کی کوئی ہوش نہ رہی۔ درگاہ شریف حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کے سامنے بحالتِ مستواری لیٹے

Marfat.com

رہتے۔ اگر کسی وقت برہنہ ہو جاتے تو لوگ آپ پر چٹائی ڈال دیتے۔ پھر آپ وہاں سے چل دیئے اور دریائے راوی کی سیر کی۔ پھر موضع چکیاں راواں میں چلے گئے۔ چھ ماہ تک قصیدہ شریفہ کا یہی مصرع وردِ زبان رکھا۔ آپ مجذوب مطلق ہو گئے۔ لباس کی بھی کوئی ضرورت نہ رہی۔ بحکم ؎

پوشاندہ لباس ہر کرا عیبے دید بے عیباں را لباسِ عُریانی داد

آپ بالکل برہنہ ہو گئے۔

سید مکھن شاہ لاہوری رح پر فیض

حضرت سید مکھن شاہ لاہوری رح سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے چاہ ناچھو والہ [متصل درگاہ حضرت نوشہ صاحب رح] رات کو جو تاہوا تھا۔ یہ کا مہینہ تھا۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ ایک برہنہ شخص آیا اور آ کر نہانے لگا۔ حتےٰ کہ طلوعِ فجر تک وہ متواتر نہاتا ہی رہا۔ ہم نے آگ سلگائی تو وہ شخص بھی پانی سے نکل کر آگ پر آ بیٹھا۔ ہم نے پہچانا تو وہ نتھو مجذوب تھا۔ ہم نے کہا واہ نتھو۔ تجھ پر تو پیر کا بڑا کرم ہو گیا ہے۔ وہ اُس وقت توحید میں مستغرق تھا۔ کہنے لگا پیر پر بھی ہمارا ہی کرم ہے۔ نوشہ پر بھی ہمارا ہی کرم ہے۔ ہم نے اُس کی بلند حالت کو دیکھ کر کہا کہ ہم پر بھی کچھ کرم کر دو۔ اُس نے کہا منہ کھولو۔ ہم نے منہ کھولا۔ تو اپنی لعب ہمارے منہ میں لگا کر دور گیا اس کے بعد حضرت سید مکھن شاہ رح کی زبان میں نہایت تاثیر ہو گئی۔

ف یہی واقعہ بعض لوگوں نے سید بوٹے شاہ رح کی زبان سے بیان کیا ہے جو سید مکھن شاہ کے بڑے بھائی تھے۔ کہ اُن پر شیخ نتھو نے فیض کیا۔ ممکن ہے کہ دونو بھائی اُس وقت اکٹھے ہوں۔ اور دونو پر ہی فیض ہو گیا ہو۔

ایک بے ادب کا سزا پانا

منقول ہے کہ موضع تلونڈی کھجوروالی میں کسی چوہدری کے لڑکے کی شادی تھی۔ طوائف مجرا کر رہی تھی۔ آپ بھی مستواری کی حالت میں پھرتے پھراتے وہاں آ گئے اور مجلس میں بیٹھ گئے۔ کسی عقیدت مند نے آپ کو نئے کپڑے پہنائے ہوئے تھے۔

Marfat.com

آپ نے پہلے اپنی دستار اُتار کر کنجری کو دے دی۔ پھر چادر۔ پھر کرتہ۔ پھر ذرا دیر کے بعد تہبند بھی اُتار دیا۔ چوہدری مذکور کو غصہ آیا۔ اُس نے آپ کے حق میں گستاخانہ کلمات بولے۔ آپ نے جلالیت میں آکر فرمایا: "جا تیرا بوٹا پٹ چھڑیا ئے"، چنانچہ ایسا ہی ہوا جب وہ شادی کر چکا تو اُس کا لڑکا اور بیوقوف ہو گئے۔ اور خود در بدر گدائی کرتے پر مجبور ہو گیا، اور اسی ذلت و رسوائی میں مر گیا۔ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

---

[1] شیخ تھو محذوب رح کے یہ سب حالات کتاب فیض محمد شاہی خطی جلد اول صفحہ ۱۱۶ اور صفحہ ۲۱۷ سے لکھے گئے ہیں۔ شرافت

Marfat.com

نتھے شاہ

میاں حکیم نتھے شاہ جگدیوی رح

آپ میاں پیر شاہ ولد شیخ ہاشم شاہ تھریالوی رح کے چھوٹے بیٹے تھے بیعت و خلافت اپنے بڑے بھائی میاں حیات شاہ تھریالوی رح سے پائی۔

سالِ ولادت آپ کی پیدائش ۱۲۷۵ھ ایک ہزار دو سو پچھتر ہجری مطابق ۱۸۵۸ء ایک ہزار آٹھ سو اٹھاون عیسوی میں ہوئی۔ آپ چار سال عمر کے تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ تربیت و تعلیم اپنے بڑے بھائی صاحب سے پائی۔

اخلاق و عادات آپ جلیل القدر، عزیز العلم، کثیر الحلم تھے۔ شکل و صورت میں اپنے دادا صاحب کے مشابہ تھے۔ علم طب میں مہارت تامہ حاصل تھی۔ خاصے نباض تھے۔ طبیعت خاموشی پسند تھی۔ اکثر موضع جگدیو کلاں میں سکونت رکھتے تھے۔[1]

اولاد آپ کے ایک ہی فرزند مولوی حکیم غلام قادر صاحب ہیں۔

تاریخ وفات حکیم نتھے شاہ کی وفات جمعہ پانچویں رجب ۱۳۲۷ھ ایک ہزار تین سو ستائیس ہجری مطابق بائیسویں جولائی ۱۹۰۹ء ایک ہزار نو سو نو عیسوی میں بعہد سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ نو جلوسی تھا۔

مدفن آپ کا مزار جگدیو کلاں ضلع امرتسر میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"شمس الفیوض" ۱۳۲۷ھ

---

[1] تذکرہ علمائے حمیدیہ ص ۲۹۶ شرافت

Marfat.com

حکیم نتھے شاہ کی اولاد کا مختصر تذکرہ۔

میاں حکیم نتھے شاہ کے ایک ہی فرزند مولوی حکیم غلام قادر صاحب ہیں۔

حکیم غلام قادر ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ صاحب علم و فضل، شب بیدار۔ صوفی مشرب طبیب کامل ہیں۔ موضع کھرپال میں اپنے آبا و اجداد کے سجادہ نشین ہیں۔ اس وقت ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں موجود ہیں فارسی اور پنجابی میں شعر بھی کہتے ہیں۔ ان کی تصنیف سے ایک چالیس صفحات کا رسالہ حقہ نامہ سلسلۃ الہاشم کی ساتویں مطبوعہ ہے۔ اس میں تمباکو نوشوں کی سخت مذمت کی ہے۔ اس کے عنوانات یہ ہیں۔ ۱ صفت باری تعالیٰ ۲ صفت حضرت رسول مقبول ؐ ۳ صفت حضرت پیران پیر ؒ ۴ در بیان حقہ ۵ در ثبوت نفی استعمال حرام و ناپاک، نقر و مسکر از حدیث و قرآن شریف ۶ در ثبوت بے جا و اسراف خرچ حقہ کشیدن از قرآن۔ ۷ در مذمت حقہ کشیدن از نرکان ۸ در ثبوت نافی حقہ کشیدن از گفتہ صاحب ۹ در مذمت حقہ کشیدن از پیران ۱۰ مذمت حقہ کشیدن در ڈاکٹری۔ ۱۱ خاص تجربات در نقصان حقہ کشیدن ۱۲ عام تجربات در نقصان حقہ ۱۳ تجربات متفرقہ در برائی حقہ کشیدن ۱۴ در بے عزتی حقہ کشیدن۔

حقہ نامہ کے بعض اشعار یہ ہیں۔

حقہ پیون والے یار منہ دل اپنے نظر توں مار
بھنگ شراب جویں مردار بد بو آوے سخت پچھان
حقہ وچ نفولی جان
جو پیوے سو وچ نقصان

کلی کیتیاں کو نہ جاوے ایسی منہ دے وچ سماوے
دانتن کر کر جڑ لاہوے بھاویں لاچیاں پئے چبان
حقہ وچ نفولی جان
جو پیوے سو وچ نقصان

Marfat.com

- حکیم غلام قادر کے چار بیٹے ہیں۔ میاں غلام نبی۔ میاں غلام محی الدین۔ میاں غلام [illegible] اور میاں غلام علی۔

- میاں غلام نبی سکول ماسٹر ہیں۔ لاہور۔ دسن پورہ۔ راجپوت روڈ پر رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو حکیم ابوالضیا قادری کے نام سے شہرت دی ہے۔ ایک دواخانہ مظہر صحت نام جاری کیا ان کے پاس شیخ ہاشم شاہ تھریالوی کی تصنیف کتابوں کا قلمی ذخیرہ موجود ہے۔ لیکن کسی کو دکھانے سے سخت پرہیز رکھتے ہیں۔ کوئی شخص اُن سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک رسالہ [illegible] تذکرہ ہاشمیہ بنا کر شائع کیا ہے۔ ان کے دو بیٹے ہیں۔ محمد احسان الحق۔ محمد ضیاء الحق۔

میاں محمد احسان الحق کاتب۔ انہوں نے کتابوں کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے جس [illegible] نام فرم کھولی ہے۔ اور سلسلۃ الہاشم کے نام سے متعدد رکتابیں چھاپتے ہیں۔ شیخ ہاشم شاہ کی کتابیں چھاپتے ہیں ان کے والد میاں غلام نبی اکثر مضامین میں کاٹ چھانٹ کر دیتے ہیں اور ترمیم و تنسیخ کر کے کتاب کی اصلی ہیئت کو مسخ کر دیتے ہیں۔

- میاں محمد ضیاء الحق۔ قرآن مجید کے حافظ ہیں۔ اور فن کتابت کے بھی ماہر ہیں تعلیم یافتہ نوجوان خوش اخلاق قابلیت والے ہیں۔

انتباہ

یہ تذکرہ اولاد حکیم ننھے شاہ جگدیوی میں نے ۱۳۸۴ھ / ۱۹۶۵ء میں لکھا تھا جن کو موجود لکھا ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ وہ اُس سال میں زندہ موجود تھے۔

Marfat.com

شجرۂ فقرائے حکیم نتھے شاہ جگدیوی

لبھو شاہ - جگدیو والہ متولد ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۸ء متوفی ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء — مولوی عموم قادر فرزند یہ تھے پال سیالکوٹ

والد کا نام فضل الدین قوم کنبو سے تھا۔

یہ پنجابی زبان کا بہترین شاعر تھا۔ اسکی یہ کتابیں موجود ہیں۔

۱۔ گنج عرفان یعنی دو جزوہ حالات۔

۲۔ نعتیہ کلام مجموعہ کا فیاں ۳۲ صفحات

۳۔ قصہ ستی پنوں۔

۴۔ قصہ ہیر رانجھا

۵۔ سیحرفی معرفت۔ اس کی کتابوں کو سلسلۃ الخاتم والے چھپوا رہے ہیں بیان ایک نعت شریف کے تین شعر بطور نمونہ کلام درج کئے جاتے ہیں۔

کرنا رکے پار میں صل علیٰ دیہو درشن ایس کمینے نوں
تیری رحمت عالم برس رہی وتا کھول تو حید خزینے نوں
اوہ کردے نے پاک پلیتاں نوں کڈھ کفر شرک دیاں ریتاں نوں
بت توڑ آباد مسیتاں نوں اوہناں پکڑ یا ایس قرینے نوں
لبھو جام منگے اک مستی دا اُٹھے خوف بلندی پستی دا
رہے شک نہ میری ہستی دا دچوں کڈھیا مرنے جینے نوں

میاں غلام نبی - لاہور
میاں غلام محی الدین
میاں غلام حیدر
میاں غلام علی
صوفی عبدالمجید

بلھے شاہ - ماڑی ٹھاکراں موجود ہے
تاج الدین - ماڑی ٹھاکراں

صوفی نور الدین
سائیں لال شاہ — ساکن نظام پورہ مول سنگھ منڈی شیخوپورہ

Marfat.com

ننھے شاہ

سائیں ننھے شاہ لاہوری رح

یہ قوم ڈکھڑ راجپوت سے لاہور کا رہنے والا تھا۔ حضرت سید ٹکھن شاہ برخورداری لاہوری۔ ابن سید حافظ الٰہی بخش خلیفہ حق صاحبدیالوی رح کا مرید صادق الاعتقاد تھا۔ مرتبہ صفائی القلب پر فائز تھا۔ بالکل اپنے پیر روشن ضمیر کا نعم البدل ہو گیا تھا۔ اس کی پیری مریدی کا سلسلہ جاری تھا۔

تاریخ وفات | سائیں ننھے شاہ کی وفات ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۴۸ھ ایکہزار تین سو اٹھتالیس ہجری مطابق نومبر ۱۹۲۹ء ایکہزار نو سو انتیس عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ بیسویں جلوسی تھا۔

مدفن | اس کی قبر گلابی چوکی۔ لاہور میں ہے۔

مادہ تاریخ

« ننھے شاہ محرم رحوذاکہ » ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

(۱۱۵)

نصر دین

فقیر نصر دین برقندازی گوندلانوالیہؒ

آپ فقیر فضل دین برقندازی ۔ ساکن گوندلانوالہ متصل گوجرانوالہ کے چوتھے بیٹے تھے ۔ آپ کی ولادت ۱۲۳۹ھ ایکہزار دوسو اُنتالیس ہجری مطابق ۱۸۲۳ء ایکہزار آٹھسو تیئیس عیسوی میں ہوئی ۔

آپ ابھی ایک سال کے بچہ ہی تھے ۔ کہ والد صاحب کا انتقال ہو گیا ، اس لئے جوان ہونے پر اپنے بڑے بھائی صاحب فقیر چراغدین سے بیعت ہو کر کمال حاصل کیا ۔

آپ صاحب علم و عمل اور طبیب حاذق تھے ۔

دنیا سے بے اولاد فوت ہوئے ۔

Marfat.com

(۱۱۶)

نمانے شاہ

بابا نمانے شاہ لاہوری رح

آپ بابا جمعہ شاہ لاہوری رح کے مرید و خلیفہ تھے۔

ابتدائی حالات پہلے آپ چوری پیشہ کرتے تھے۔ چنانچہ رنجیت سنگھ کے عہد میں آپ کو سزا میں رگہائے پاشنہ یعنی ٹخنوں کی رگیں نکال لی گئی تھیں۔ اس لئے آپ لنگڑے ہو کر چلتے تھے۔ اس کے بعد آپ نے توبہ کی۔ اور بابا جمعہ شاہ کی بیعت ہو کر فقیر ہو گئے۔

فیض روحانیہ آپ کا شجرہ طریقت اگرچہ بوساطت بابا جمعہ شاہ حضرت بیجا رحمۃ اللہ علیہ شہروردی رح تک منتہی ہوتا ہے۔ لیکن سلسلہ پاک رحمانی میں آپ کو سید امام شاہ سے بھی نسبت حاصل تھی۔ وہ مرید سید پیر شاہ کے۔ وہ مرید سید قطب شاہ کے۔ وہ مرید حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک پٹنی والا رح کے۔ [۲]

لاہور میں سکونت آپ کی سکونت۔ لاہور۔ گڑھی شاہو۔ کے متصل تکیہ کبابیاں میں تھی۔ گدائی کر کے اپنی گزر اوقات کرتے تھے۔ عمر کے آخری حصہ میں آپ کے مرید بابا بھاگے شاہ نے آپ کی خدمات انجام دیں۔ [۳]

اوصاف طریقت آپ کے خواص درویشوں میں تھے۔

۱ بابا بھاگے شاہ۔ ساکن اچھرہ۔ لاہور۔

۲ بابا چراغ شاہ لاہوری

۳ بابا بہار شاہ۔ لاہوری۔

---

[۲] [۳] تحقیقات چشتی۔ شرافت۔

Marfat.com

تاریخ وفات | بابا نما نے شاہ کی وفات، چودھویں جمادی الآخرہ ۱۲۵۲ھ ایکہزار دوسو باون ہجری مطابق چھبیسویں ستمبر ۱۸۳۶ء ایکہزار آٹھ سو چھتیس عیسوی۔ موافق گیارہویں اسوج سمت ۱۸۹۳ ایکہزار آٹھ سو ترانوے بکرمی میں بعہد حکومت مہاراجہ رنجیت سنگھ ولد مہان سنگھ ہوئی۔ ۲۹ھ انتیس جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کی قبر۔ تکیہ کبابیاں۔ گڑھی شاہو۔ لاہور میں ہے۔ آپ کے مرید بابا باگھنا نے اُس پر چھوٹا سا گنبد بنوا دیا۔

مادہ تاریخ

شجرۂ فقرائے بابا نما نے شاہ لاہوری

بابا چراغ شاہ۔ ساکن لاہور۔

بابا مہتاب شاہ۔ ساکن سیالہ۔

بابا محکم الدین۔ ساکن مرزا جان۔

یہ شجرہ طریقت۔ کتاب باغ اولیائے ہند۔ چمن اول۔ صفحہ میں لکھا ہے۔

Marfat.com

(۱۱۷)

نور المصطفیٰ

مولانا نور المصطفیٰ روشن شاہی رح

آپ مولوی علی محمد۔ ساکن بھاہ شریف۔ ضلع لدھیانہ کے مرید صادق الاعتقاد اور خلیفہ واثق الانقیاد تھے۔ وہ مرید شیخ ثابت شاہ کردڑوالہ کے تھے۔ جن کا ذکر اس کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کے پانچویں حصہ موسوم بہ عوارف الانوار میں گذر چکا ہے۔

فیض طریقت | آپ کو حضرت سید احمد بخش ولد سید اللہ دتا مرخوردار ی دھلوالہ رح سے بھی فیض حاصل تھا۔ آپ جب کبھی درگاہ عالیہ حضرت نوشہ صاحب رح پر حاضر ہوتے تو بمقام ساہن پال شریف انہیں کے پاس ٹھہرا کرتے۔

فن کتابت | آپ خوشنویس تھے۔ خط نسخ اور نستعلیق بہت اچھا لکھتے۔ آپ کی سکونت موضع داؤ والہ ضلع ملتان میں تھی۔ کتاب رسالہ احمد بیگ مشمولہ بیاض تذکرہ نوشاہی[1] آپ نے اپنے ہاتھ سے کتابت کر کے سید احمد بخش مذکور کو دی تھی۔

شعر گوئی | آپ کو شعر کہنے کا بھی خاصہ ملکہ تھا۔ فارسی میں شعر کہا کرتے۔ رسالہ احمد بیگ کے حواشی پر آپ نے جا بجا اپنے مشائخ سلسلہ کی منقبت اور مدح میں فارسی اشعار لکھے ہیں۔ جن سے آپ کا کمال عشق مترشح ہوتا ہے۔ یہاں آپ کے کچھ اشعار لکھے جاتے ہیں۔

---

[1] اس نسخہ میں تذکرہ نوشاہی کا دیباچہ درج نہیں۔ صرف اسی قدر الفاظ لکھے ہیں "از رسالہ احمد بیگ چیدہ قلمی گردیدہ شد" آگے ساری کتاب دہی ہے۔ یہ نسخہ چھوٹی تقطیع پر ہے۔ آجکل ۱۳۹۲ھ / ۱۹۷۲ء میں سید محمد شریف ولد سید محمد عالم مرخوردار ی کے ہاں نوشہ پور میں موجود ہے۔ شرافت

Marfat.com

مناجات بجناب حضرت نوشہ صاحبؒ

بیا ساقی باد نماہ از چک سہسپیال[۲] — بلعرق خاراں دست کرم مال
بخیر از خواب خوش و غلت گزینی — بتخت شہ سلیمانے[۳] نشینی
بہ سر بندی عمامہ زعفرانی — کہ مے سازد دل وجاں را دیوانی
بتن پوشی گلابی پیرہن را — بیاراجامہ سرافرازی بون را
بدوشش افریشمی لنگی تو انداز — کمر را باکمر بندے سرافراز
بیا پوشی تو نعلین بساتی — باشد عاشقاں را زو حیاتی
سواری کن براسپ برق تابال — بہمراہی تو باشد شاہ جمال
بعصمت[۵] فیض[۶] روشن[۷] شاہ دین[۸] را — بجود آری علی[۹] ثابت[۱۰] یقین را
کہ از دیدار او بینم محمد — شوم احمد ملا ایں میم احمد
بیا بنما مرا تو دلربا جمال — خرامان تر دخندہ باقبال
کہ دنیا کرد روشن شمس[۱۱] انور — بشب سیارگاں شد قطب[۱۲] سرور
باحمد دین نور المصطفی[۱۳] را — سرافرازی بمیتہ ایں گدا را
الٰہی ایں چنیں مجلس نمائی — بما بفرست نوشہ دلربائی
بحق مصطفےٰ مرسل مکرم — بحق شاہ جیلانی معظم

---

۲ مدفن حضرت نوشہ گنج بخش ۳ شاہ سلیمان قادری بھلوالی ۴ شاہ عبدالرحمن پاک پٹن والے
۵ شاہ عصمت اللہ سرخوراری ساہنیالوی ۶ شیخ فیض بخش امین آبادی ۷ شمس دین
ابہر یدی ۸ مولوی علی محمد بھاہ والے ۹ شیخ ثابت شاہ کمر ڈوالے ۱۰ سید
شمس الدین ولد سید اللہ دتا سرخوراری ساہنیالوی ۱۱ سید قطب الدین ولد سید اللہ دتا محمد دی
ساہنیالوی ۱۲ سید احمد بخش ولد سید اللہ دتا سرخوراری ساہنیالوی ۱۳ شاعر نظم ہذا شرافت۔

Marfat.com

بما آں یار نوشاہے بیائید
بما آں شہ شہنشاہے بیائید

نماید رُخ بما آں جلوہ دارے
زخود رستم شوم با شہریارے

نیایم از خودی خود ہم نشانی
کنم با یار نوشہ زندگانی

اگر لاچارم از حالِ فراغت
رجا دارم سرافرازد بنازت

بہ احمد دین شہ دارم سوالے
کہ از مہر خدا خوانش این غزالے

بنزد خانقاہِ نوشہ شاہ
کہ تا بشود بیائید آں شہ ما

سرافرازد بما توفیق بخشد
رعوشت برکند تصدیق بخشد

(۲)

رسالہ احمد بیگ میں جہاں حضرت نوشہ صاحب رح کے تصرف سے نجار مُردہ کے زندہ ہونے کا واقعہ درج ہے اُس کے حاشیہ پر اس واقعہ کی مناسبت سے یہ اشعار لکھے ہیں۔

مسیحا دم بر آید بر نجارے
بیک نظرے بروں کرد از خمارے

بماندہ زندہ شش سال تا ہفت
بخود المصطفےٰ کن یک نظر بست

کہ تا از مُردگی خود رستہ باشم
خودی گم کردہ با تو زندہ باشم

الٰہی این چنین مقصودم آور
بحق مصطفےٰ سالار انور

بحق شاہ جیلانی منوّر
کہ بر سر گل دنی او بست سردر

مرا گم کن بہ نوشہ نوشہ باشم
علی ثابت قدم روشن بمانم

مکتوب

جب آپ نے رسالہ احمد بیگ نقل کرکے بدست جوایا فقیر ساہن پال تشریف نہیں بھیجا تو مکتوب ذیل بنام سید شمس دین و سید قطب الدین و سید احمد بخش فرزندان سید اللہ دتا بھی ساتھ ارسال کیا۔ وہ یہ ہے۔

Marfat.com

هُوَ

" بجناب فیض مآب . ملائک رکاب . قدوۃ الواصلین . عمدۃ الکاملین . عاشق اللہ . فنا فی اللہ . واصل باللہ . مربی کامل مکمل . حضرت شاہ شمس الدین و شاہ قطب الدین و شاہ احمد دین . سلمہ المتین . الی یوم الدین .

بعد از ادائے آداب بندگی و قواعد کورنشات سر افگندگی بعد نیاز بجا آوردہ معروض میدارد . چون قبل ازیں خط فرحت نمط بوقت ہمایوں و در ساعت میمون رسید بدیدن او خاطر خورسند گردید . و در دل نوشتہ بود رفتن این فقیر بخدمت آن ذات فائض البرکات ولیکن این فقیر را درینجا مرض لاچار شد کہ توفیق راہ رفتن ندارم . ازاں سبب مقصر گردید . و کتاب ملفوظ حضرت قبلہ کونین کعبہ دارین شافع مذنبین بندگی حضرت حاجی نوشہ محمد گنج بخش علیہ الرحمۃ و الرضوان واپس بدست جوایا فقیر روانہ فرمودہ امید کہ خواہد رسانید . از دل ہمیدہ بگیرند . و بحیث این فقیر بجناب حضرت صاحب حالقاہ مرحوم مغفور برائے عفو اللہ بسیار بدعا یاد فرمائیند کہ در حق این مسکین بسیار شفقت و مہربانی سازند کہ بجز آنجناب دیگر ملجا و ماوائے ندارم .

سایہ ات کم مباد از سر ما بسط اللہ ظلکم ابدا

الٰہی سایہ عالی بر مفارق نیازمندان تابان و درخشان باد .

چہ گویم من احوال خود را بیان بہ پیش آنکہ او چشم دارد عیان
ترا آب از چشمہ حیوان رسید بمن دہ کہ نوشم شوم ناپدید

و دیگر آنکہ چند ابیات این فقیر در آخر ملفوظ نوشتہ آن نیز بجناب حضرت شنوانند کہ بسیار مہربان باشند »

Marfat.com

اولاد | آپ کے دو بیٹے عبدالخالق اور غلام ثابت نام تھے۔ جو آپ کے ہی مرید و خلیفہ تھے۔

سال وفات | مولانا نور المصطفٰے کی وفات ۱۲۴۴ھ ایکہزار دو سو چوالیس ہجری۔ مطابق ۱۸۲۹ء ایکہزار آٹھ سو انتیس عیسوی میں بعہد سلطنت رنجیت سنگھ ہوئی۔ ۲۹ سنہ جلوسی تھا۔

مدفن | آپ کا مزار موضع داؤد الجمرانی واہ تحصیل مُیلسی ضلع ملتان میں ہے۔

قطعہ تاریخ

جو قبر پر کتبہ تحریر ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

حضرت مکمل بادشاہ نام او نور المصطفٰے — در پنجم ماہ ضحٰے زد از جہان فانی علم
یکشنبہ روز وصل ایشاں بگذشتہ نیم از پاس بود — پوشیدہ از فضل خدا دیباج خوش باغ ارم

۱۲۴۴ھ

مادۂ تاریخ

"زین خلوقات" ۱۲۴۴

یاران طریقت | آپ کے خواص درویش یہ تھے۔

۱۔ مولوی عبدالخالق فرزند اکبر۔ داؤد والہ
۲۔ مولوی غلام ثابت فرزند اصغر "
۳۔ میاں نظام الدین چڑھوا بورانہ
۴۔ میاں فتح محمد بوداد "
۵۔ مولوی غلام رسول موچی بستی تھیم
۶۔ میاں جمعہ فقیر دفتری والہ
۷۔ اسد و سایا موچی "

Marfat.com

و

(۱۱۸)

وارث شاہ

بابا وارث شاہ گولالرحؒ

آپ قوم بافندہ کوٹلی مہاراں [illegible] کے باشندہ تھے۔ بابا گلو شاہ درویش ساکن کورے کے صاحب [illegible] کے مرید تھے۔ مدت عرصہ اُن کی خدمت میں رہ کر کمال حاصل کیا۔

عبادت و ریاضت | چوہدری محمد یار قوم مہار آپ کو کوٹلی میں دیکھ کر آیا۔ آپ نے گاؤں سے باہر ایک حجرہ تعمیر کیا، اور [illegible] ریاضت میں مشغول ہوئے۔ دُور دراز سے لوگ آ کر مستفیض ہونے لگے۔

کرامت

کٹھڑی کا سر سے اوپر جانا | ایک بار آپ کا ایک درویش محمد یار مہار کی گندم کی کٹائی کرنے گیا۔ آپ دوپہر کے وقت اُس کی روٹی لے کر گئے۔ دیکھا کہ دوسرے کٹائی والے اُس سے آگے گذر گئے ہیں اور وہ پیچھے رہ گیا ہے۔ اُس کو روٹی دے کر آپ کٹائی میں بیٹھ گئے۔ چند منٹوں میں سب سے زیادہ گندم کاٹ دی۔ پھر جب بالیں (گٹھے) ڈھونے لگے تو سب نے دیکھا کہ گٹھڑی آپ کے سر سے [illegible] اونچی ہے۔

وفات کے بعد کرامات

ایک بے ادب کو سزا | آپ کے مزار کے پاس باغیچہ تھا۔ لوگ اُس میں سے کوئی پھول یا پھل نہ چھیڑتے۔ ایک مرتبہ غلام دادفضل مہار نے جو وہابی المذہب تھا اُس

Marfat.com

میں سے تین سو انار توڑ لئے۔ کچھ تو اپنے خویش و اقارب کو تحفہ بھیج دیئے۔ اور تین بوتل شربت انار اپنے واسطے پکایا۔ جب پیا تو اُس کو کھانسی اور ضیق النفس شروع ہو گیا اور یہاں تک شدت اختیار کر گیا کہ اُس کی آواز دُور دُور تک سُنائی دیتی تھی۔ آخر اسی حالت میں مر گیا۔

گستاخی کی سزا | ایک شخص احمد نام وہ ہی نے بیان کیا کہ آپ کے مزار کے پاس رات کو کوئی شخص نہیں رہ سکتا تھا۔ ایک رات میں نے جرأت کی کہ قبر والا کیا کر سکتا ہے میں رات کو قبر کے پاس جا کر سو رہا۔ آدھی رات کا وقت ہوا تو مجھ پر پتھر برسنے شروع ہو گئے اور میں وہاں سے اُٹھ کر بھاگ گیا۔

قبر سے اسم ذات کی آواز | مسمی خوشی محمد ولد سائیں عمر شاہ فقیر نوشاہی بیان کرتا ہے کہ ایک روز عصر کے وقت میں آپ کی قبر کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک قبر میں سے تین مرتبہ اَللّٰہ اَللّٰہ اَللّٰہ کی آواز آئی۔ جو میں نے اپنے کانوں سے سُنی۔

زمانہ وفات اور مدفن | بابا وارث شاہ کی وفات انگریزوں کے ابتدائی عہد میں ہوئی اور موضع کوٹلی جہاراں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں دفن ہوئے۔ مزار گاؤں سے باہر شمال کی طرف ہے۔ چار گھماؤں زمین مزار کے نام ہے جو مجاوروں کے قبضہ میں ہے۔

سات سال دفن رہنے کے بعد آپ کو دوبارہ نکال کر صندوق میں ڈال کر دفن کیا گیا کہتے ہیں کہ آپ کا جسم بالکل محفوظ تھا۔ پھر آپ کی قبر پختہ بنوائی گئی۔ اس پاس چار دیواری تعمیر ہوئی۔ [1]

مجاوران درگاہ | سائیں رحیم شاہ مجاور نے مزار کے پاس باغیچہ لگایا۔ اُس کے بعد اُس کا داماد سائیں عمر شاہ مجاور رہا جو مہمان نواز تھا۔ میرے جد امجد سید حافظ محمد شاہ کا مرید تھا۔ ۱۳۴۱ھ میں فوت ہوا ۱۹۲۳ء

---

[1] یہ سارا ذکر فیض محمد شاہی خطی جلد اول صفحہ ۲۹ تا ۳۹۲ سے لکھا گیا ہے۔ شرافت

Marfat.com

دَسّنْ

میاں دَسّن لاہوری رح

اِس کے والد کا نام خدا یار تھا۔ قوم کھوکھر تھی لیکن تنور بھٹی کا کام کرتا تھا۔ آبائی وطن موضع جنڈیالہ باغوالہ، ضلع گوجرانوالہ تھا۔ ۱۲۵۳ھ میں پیدا ہوا۔

یہ حضرت میاں نواب علی سندر پوری رح کا مرید راسخ الاعتقاد تھا۔ اپنے پیر صاحب کا عاشق و شیدا تھا۔

لاہور میں جانا | جنڈیالہ سے بعد اپنے بھائی نظام الدین کے لاہور چلا گیا۔ کچھ عرصہ دہلوریہ پل کے قریب چنگڑ محلہ میں رہائش رکھی۔ ۱۲۸۶ھ میں بعمر تینتیس ۳۳ سال لاہور پہنچا۔ اور پچاس سال وہاں گذارے۔

دَسّن پورہ آباد کرنا | میاں دَسّن نے چاہ میراں کے رقبہ سے کچھ زمین خریدی۔ وہ علاقہ بیلہ دستی رام شمار ہوتا تھا۔ ۱۳۳۳ھ ایکہزار تین سو تینتیس ہجری۔ مطابق ۱۹۱۵ء ایکہزار نو سو پندرہ عیسوی میں اپنے نام پر دَسّن پورہ کی آبادی شروع کی۔ ایک مسجد اور دو حویلیاں پہلے تعمیر کیں۔ اس کے بعد دوسرے لوگ آباد ہونے شروع ہوئے اور دَسّن پورہ مستقل محلہ بن گیا۔

دسن پورہ کے نام کے متعلق ایک غلط توجیہ کی تردید | مولانا نور احمد خاں فریدی نے تاریخ ملتان جلد اول میں لکھا ہے۔

"ہماری موجودگی میں چند مقامات کے باشندوں نے اپنی مرضی کے مطابق اصل نام میں تصرف کر لیا ہے۔ اور کسی نے اعتراض تک نہیں کیا۔ مثال کے طور پر لاہور کا محسن پورہ۔

Marfat.com

اسے نواب محسن خاں نے آباد کیا تھا۔ اور انہی کے نام کو زندہ کئے ہوئے تھا۔ جب ہندوؤں نے اس میں اپنے مکانات تعمیر کرائے۔ تو محسن پورہ کو وسن پورہ میں تبدیل کر لیا، چنانچہ اب اگرچہ ہندو نہیں رہے مسلمان آبادی ناواقفیت کی بنا پر اس محلہ کو وسن پورہ ہی کہتی ہے۔" [تاریخ ملتان ص ۱۹۱]

مولانا نور احمد خاں فریدی نے کوئی حوالہ نہیں دیا کہ انہوں نے محسن پورہ نام کی وجہ تسمیہ کہاں سے لکھی ہے۔ حالانکہ یہ بات بالکل صحت کے خلاف ہے۔ صحیح یہی ہے کہ میاں وسن ناچھی قوم کھوکھر نے یہ محلہ وسن پورہ اپنے نام پر آباد کیا،

اولاد میاں وسن کے دو بیٹے تھے۔

۱ منشی اللہ دتا نعت خوان۔

۲ محمد ابرہیم پہلوان۔

سال وفات میاں وسن کی وفات بعمر ۸۲ سیاسی سال ۱۳۳۶ھ ایکہزار تین سو چھتیس ہجری مطابق ۱۹۱۸ء ایکہزار نو سو اٹھارہ عیسوی میں بعہد سلطنت جارج پنجم ولد ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ نوحلوسی تھا۔

۵ صاحب ہمت فوت شد"	۱۳۳۶ھ

میاں وسن کی اولاد کا مختصر تذکرہ

- میاں وسن لاہوری بانی وسن پورہ کے دو بیٹے تھے۔ منشی اللہ دتا۔ اور محمد ابرہیم
- منشی اللہ دتا متوفی ۱۳۴۵ھ / ۱۹۲۶ء کے دو بیٹے ہوئے محمد اسحاق اور محمد امین۔
- محمد اسحاق متولد ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء لاہور جوہر جی میں ملک ہوٹل کا مالک ہے۔
- محمد امین متولد ۱۳۴۱ھ / ۱۹۲۲ء۔ اپنے بھائی کے ساتھ ہوٹل میں شریک ہے اسکے دو لڑکے ریاض اور اکرام ہیں
- محمد ابرہیم ولد میاں وسن متوفی ۱۳۸۰ھ / ۱۹۶۰ء کے دو بیٹے محمد اسمٰعیل اور معراجدین ہوئے۔
- محمد اسمٰعیل متولد ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء کے دو بیٹے ہیں۔ محمد یعقوب متولد ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء۔ اور محمد ایوب متولد ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء
- معراجدین ولد محمد ابرہیم متولد ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء۔ متوفی ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء۔ مدفون کاموکے ضلع گوجرانوالہ۔ ۱۲ دسمبر

Marfat.com

ھ

(۱۲۰)

ہمدرد

میاں ہمدرد بلوچ رح

آپ کا اصلی نام ہدایت تھا۔ مگر لوگوں میں ہمدرد مشہور ہو گیا۔ قوم بلوچ سے تھے ضلع شاہ پور میں سکونت رکھتے تھے۔ حضرت مولانا سید حافظ قُل احمد یاکرات نوشاہِ ثانی برخورداری ساہنپالوی رح کے خواص مریدوں سے تھے۔ پیرِ روشنضمیر نے ایک ہی نگاہ سے پاک وصاف کر دیا اور خلافت سے نوازا۔ آپ اپنے پیر کی محبت میں یگانہ تھے۔

ذوق وشوق | آپ صاحب درد وسوز اور ذوق وشوق تھے۔ اگر کوئی فقیرانہ کلام سنتے تو رقتِ قلب ہو جاتی۔ دراز قد قوی الامین تھے۔ اعتقاد وادب میں کمال درجہ تھے سردیوں کے موسم میں ہوئی دار سُرخ ٹوپی سر پر رکھتے۔ اور اُس کے اوپر دستار باندھتے۔ [1]

یادگار اشیا | آپ نے ایک مرتبہ روٹیاں پکانے والا لوہے کا ایک توا اور ایک قینچی اپنے پیر صاحب کو نذرانہ میں دی۔ [2]

اولاد | آپ کا ایک بیٹا میاں یار نام تھا۔

---

[1] فیض محمد شاہی خلجی۔ جلد سوم۔ ص ۹۰۹۔

[2] یہ دونوں چیزیں توا اور قینچی آخر تک صاحبزادہ ممتاز احمد ولد سید کرم الٰہی برخورداری کے گھر میں ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں بمقام ساہن پال شریف موجود ہیں۔ شرافت۔

Marfat.com

یارانِ طریقت | آپ سے بہت لوگ فیضیاب ہوئے۔ علاقہ بارگوندلاں میں آپ کے مرید بہت تھے۔ خواص درویش یہ تھے۔

۱ میاں نواب بلوچ رح

۲ میاں اللہ دتا درزی۔ ساکن چک رمداس۔ ضلع سرگودھا۔

سالِ وفات | میاں لعل دو بلوچ کی وفات ۱۳۲۷ھ ایکہزار تین سو ستائیس ہجری مطابق ۱۹۰۹ء ایکہزار نو سو نو عیسوی میں بعہدِ سلطنت ایڈورڈ ہفتم ہوئی۔ سنہ نو جلوسی تھا۔[۳]

مدفن | آپ کی قبر موضع نبی شاہ۔ ضلع سرگودھا میں ہے۔

مادۂ تاریخ

"ہدایت۔ صاحبِ ذوق" ۱۳۲۷ھ

---

[۳] نسب نامہ محمد شاہی خطی۔ جلد ششم۔ ص ۸۳۰۔ شرافت

Marfat.com

تکملہ

سنہ ۱۲۸۶ھ

یہاں حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی مرجوردارای سیالبنیالوی رح کے کچھ یاران طریقت کے نام لکھے جاتے ہیں۔ جن کے حالات مجھے نہیں مل سکے۔ ممکن ہے کسی اہل قلم کو ان کے حالات لکھنے کی توفیق مل جائے۔ بترتیب حروف تہجی اسماء درج کیے گئے ہیں۔

الف

۱	احمد خاں۔ چوہدری	بھگل	ضلع سیالکوٹ
۲	احمد یار ہلی۔ چوہدری	ڈگریانوالہ	〃
۳	اللہ جوایا چیمہ۔ چوہدری	بیگووالہ	〃
۴	اللہ جوایا موچی۔ سیال	کوٹ ککے شاہ	گجرات
۵	اللہ جوایا موچی۔ سیال	کوٹلی سیاسیال	گوجرانوالہ
۶	اللہ دتا۔ المعروف کونہ کشمیری۔ بابا	پنڈوری کلاں	〃
۷	اللہ دتا چیمہ۔ چوہدری	بیگہہ	〃
۸	اللہ دتا جھام۔ سیال	شادی وال	گجرات
۹	اللہ دتا چھی۔ بابا	جھام والہ	گوجرانوالہ
۱۰	اللہ دتا موچی۔ سیال	تلونڈی کھجوراں	〃
۱۱	اللہ ودھایا ولد امام بخش پڈا۔ چوہدری	نورپور پیڈے	گجرات
۱۲	اللہ یار چیمہ۔ چوہدری	جوفوکے	〃
۱۳	الہ داد ولد غوث تارڑ۔ چوہدری	اگرویہ	〃
۱۴	الٰہی بخش سمرا۔ چوہدری	ملن والی	گوجرانوالہ
۱۵	الٰہی بخش ولد دانا ترکھان۔ بابا	جھام والہ	〃
۱۶	امام بخش پڈا۔ چوہدری	نورپور پیڈے	گجرات

Marfat.com

۱۷	امام بخش دھوبی - میاں	بھیکھو	گجرات
۱۸	امام بخش موچی - بابا	چھنی محرم	"
۱۹	امیر وڈائچ - چوہدری	خانق پور	گوجرانوالہ

ب

۲۰	باورا ماچھی - بابا	وزیرآباد	"
۲۱	برخوردار چیمہ - چوہدری	جونوکے	گجرات
۲۲	بوٹا گھمن - چوہدری	سرانوالی	گوجرانوالہ
۲۳	بھولا نافندہ - بابا	عادل گڑھو	"
۲۴	بھولا کمہار - بابا	بیگکہ	"
۲۵	بھولا کمہار - بابا	لدھے والا چیمہ	"

پ

۲۶	پیراں دتا حجام - میاں	خالق پور	"
۲۷	پیراں دتا دھوبی - بابا	کٹھیالہ گنھاں	سیالکوٹ
۲۸	پیر بخش کشمیری - بابا	تلونڈی کھجوروالی	گوجرانوالہ
۲۹	پیر بخش ولد شادی بن پیر ہم موچی قوم سیراء	بابا	خالق پور	"

ج

۳۰	جانی کمہار - بابا	نورپور جاپلاں	"
۳۱	جواہر بی بی زوجہ میاں خاں ولد پیر بخش موچی - مائی	خالق پور	"
۳۲	جھنڈا چیمہ - چوہدری	بیگکہ	"
۳۳	جیون حجام - میاں	شادی وال	گجرات
۳۴	جیون کشمیری - بابا	اگرویہ	"

Marfat.com

ج

۳۵	چنن کمہار - بابا		بیگہ	گوجرانوالہ

ح

۳۶	حسن بھٹی - بابا		پنڈی لالہ	گجرات
۳۷	حسن محمد بردالہ - بابا		کلاسکے چیمہ	گوجرانوالہ
۳۸	حسن محمد رانجھہ - چوہدری		کوٹ رحم شاہ	گجرات
۳۹	حسن محمد ہلی - چوہدری		ڈوگرپانوالہ	سیالکوٹ
۴۰	حیات ماچھی - بابا		گاکھڑہ	گجرات
۴۱	حیات محمد بھٹی - چوہدری		پنڈی لالہ	〃

خ

۴۲	خدا بخش کمہار - بابا		بھاگت	〃
۴۳	خدا یار چیمہ - چوہدری		جونوکے	〃

د

۴۴	دانا ترکھان - بابا		جھام دالہ	گوجرانوالہ
۴۵	دسوندھی خاں - چیمہ - چوہدری		کالو چیمہ	〃
۴۶	دسوندھی سندھو - بابا		کوٹ نورا	〃

ذ

۴۷	ذوالفقار ولد شالیست خاں نارڑ - چوہدری		اگروہیہ	گجرات

ر

۴۸	رتا بافندہ - بابا		سابن پال شریف	〃
۴۹	رحمت علی زمیندار - چوہدری		چاہ کے	گوجرانوالہ

Marfat.com

۵۰	ولدو خاں چوہدری		کٹھیالہ گنھاں	سیالکوٹ
۵۱	رمضان کمہار - میاں		بھگل	〃
۵۲	روشن علی ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی میاں حکیم		لدھے والا چیمہ	گوجرانوالہ

س

۵۳	سالم کمہار - میاں		شادی وال	گجرات
۵۴	ساہنا ولد محکم تارڑ - چوہدری		اگردیہ	〃
۵۵	سلطان ماچھی - بابا		کوٹلی ساہیاں	گوجرانوالہ
۵۶	سیدہ بی بی زوجہ کرم بخش گوجر بجاڑ - مائی		جنڈ	گجرات

ش

۵۷	شادی ترکھان مستری		پپناکھہ	گوجرانوالہ
۵۸	شمس الدین ارائیں - مہر		خالق پور	〃

ص

۵۹	صدر الدین ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - میاں حکیم		لدھے والا چیمہ	〃

ع

۶۰	عبداللہ - میاں		پنڈی لالہ	گجرات
۶۱	عبداللہ نومسلم - میاں		کوٹ نورا	گوجرانوالہ
۶۲	علم الدین حجام - بابا		کوٹ ککے شاہ	گجرات
۶۳	علی محمد چیمہ - چوہدری		حسن والی	گوجرانوالہ
۶۴	علی محمد کشمیری - بابا		ٹنڈی کھجور والی	〃
۶۵	عمرا دھڈی - بابا		بھاگت	گجرات
۶۶	عیسلے کمہار - میاں	〃	〃	〃

Marfat.com

غ

۶۷	غلام رسول ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی ماسٹر حکیم المتوفی ۱۱ رجب ۱۳۲۱ھ ۳ اکتوبر ۱۹۰۳ء	لدھے والہ چیمہ	گوجرانوالہ
۶۸	غلام علی ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - میاں	"	"
۶۹	غلام فرید - شیخ	مان	"
۷۰	غلام محمد مسلم شیخ - بابا	ہریئے والہ	گجرات

ف

۷۱	فتح دین حجام - بابا	بھیکھو	"
۷۲	فتح دین - شیخ	ڈھب چیمہ	گوجرانوالہ
۷۳	فتح دین کمہار - بابا	سارنگ	گجرات
۷۴	فتح دین کمہار - میاں	گاکھڑہ	"
۷۵	فضل احمد - امام مسجد - مولوی	شادی وال	"
۷۶	فضل دین ولد الہدین عرف دین علی بافندہ سیالیں - گاکھڑہ		"

ق

۷۷	قاسم ولد خدا یار بن حسن بن سبحان بن الہ یار بن مراد تارڑ - پنڈی کالو		"
۷۸	قطب الدین بافندہ - بابا	رتو	"

ک

۷۹	کرم داد ماچھی - بابا	گھنے والہ	گوجرانوالہ
۸۰	کرم داد ملہی - چوہدری	ڈوگرانوالہ	سیالکوٹ
۸۱	کرم دین ولد الہدین عرف دین علی بافندہ سیالیں - گاکھڑہ		گجرات

Marfat.com

گ

۸۲	گوھر ماچھی - بابا		ڈڈیال	گوجرانوالہ
۸۳	گھسیٹا ترکھان - بابا		جھام والہ	〃

ل

۸۴	لال کمہار - بابا		بھگل	سیالکوٹ

م

۸۵	محکم چیمہ - چوہدری		عادل گڑھو	گوجرانوالہ
۸۶	محمد بخش ترکھان - بابا		جھام والہ	〃
۸۷	محمد بخش دھوبی - سیال		کٹھیالہ گنھاں	سیالکوٹ
۸۸	محمد بخش ولد ابو بن مومن بن سبحان تارڑ - چوہدری		پنڈی کالو	گجرات
۸۹	محمد بخش ولد اللہ جوایا موچی - سیال		کوٹ ککے شاہ	〃
۹۰	محمد بخش ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - حکیم		لدھے والہ چیمہ	گوجرانوالہ
۹۱	محمد بی بی زوجہ محمد بخش پڈا - مائی		نور پور پیڈے	گجرات
۹۲	محمد حسین ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی - حکیم		لدھے والہ چیمہ	گوجرانوالہ
۹۳	محمد یار چیمہ - چوہدری		جونوکے	گجرات
۹۴	محمد یار ملھی - چوہدری		ڈڈگریانوالہ	سیالکوٹ
۹۵	مسو حجام - بابا		بھیکھو	گجرات
۹۶	معصوم دیندار - سیال		کوٹ نورا	گوجرانوالہ
۹۷	مکھن بھٹی - چوہدری		پنڈی لالہ	گجرات
۹۸	مولا داد ولد الٰہی بخش سمرا - چوہدری		ملتن والی	گوجرانوالہ
۹۹	میاں خاں ولد پیر بخش بن شادی موچی قوم سمرا - بابا		خالق پور	〃

Marfat.com

ن

۱۰۰	نورالدین کشمیری بابا	کوٹ قادر بخش	گوجرانوالہ
۱۰۱	نورالدین ولد حکیم غلام نبی قریشی فاروقی میاں	لدھے والا چیمہ	〃
۱۰۲	نظام الدین اوائیں - مہر	ڈوگر یانوالہ	سیالکوٹ
۱۰۳	نظام الدین چیمہ رڈالیہ - بابا	گھمنے والا	گوجرانوالہ

و

۱۰۴	وارث چدھڑ - بابا	کوٹ لکے شاہ	گجرات
۱۰۵	وارث کمہار - میاں	شادی وال	〃
۱۰۶	وڈھایا جوجی - بابا	خالق پور	گوجرانوالہ

ھ

۱۰۷	ہاشم ولد خدا یار بن مومن بن سبحان تارڑ - چوہدری	پنڈی کالو	گجرات

رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

Marfat.com

Marfat.com

کتابیات

یہاں اُن کتابوں اور رسائل کے نام ترتیبِ حروفِ تہجی
مع اسمائے مصنفینِ کتب لکھے جاتے ہیں۔ جو اِس کتاب
منابع الآثار کے ماخذ ہیں۔ جن میں سے اِس کے
مرتب کرنے میں استفادہ کیا گیا ہے

الف

۱۔ احوالِ زمانہ۔ پنجابی منظوم خطی۔ میاں محمد بخش ولد میاں شاہ محمد نوشاہی رحمانی رسول پوری رح [متوفی ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء] اِس کا ایک نسخہ میرے ہاتھ کا لکھا ہوا میرے (شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے۔

۲۔ احوال و آثار سید شرافت نوشاہی۔ مولانا محمد اقبال مجددی ایم اے۔ چاند میراں لاہور، مطبوعہ کنول آرٹ پریس لاہور ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء۔ ناشر دار المؤرخین لاہور

۳۔ اذکار الابرار۔ (حالات حضرت پیر محمد سچیار)۔ حاجی الحرمین میاں نواب علی ولد میاں میراں بخش نوشاہی سچیاری نوشہروی متوفی ۱۳۵۸ھ

۴۔ ارمغانِ امینہ۔ فارسی منظوم۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری ساہنیالوی مؤلفِ کتاب ہذا۔ مطبوعہ حمایتِ اسلام پریس لاہور ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء۔ ناشر انجمن سادات نوشاہیہ ساہنیال شریف۔

۵۔ اسرار التصوف، حصہ دوم۔ مولوی حکیم احمد علی خاں نقشبندی مجددی لاہوری رح

۶۔ اسمِ اعظم۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی ترنمداری ہمرداوالی، متوفی ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء مطبوعہ گیلانی پریس لاہور ۱۳۴۳ھ

۷۔ انسابِ قریشی۔ ڈاکٹر محمد نواز فاروقی چشتی نظامی حافظ آبادی

Marfat.com

۸ - انسائیکلوپیڈیا نیا ایڈیشن ۱۹۶۸ء - فیروز سنز، لاہور

۹ - انوار القادریہ - الملقب بہ ریاض النوشاہیہ خطی - مولانا حکیم غلام قادر شاہ اثر انصاری نوشاہی برقندازی جالندھری رح متوفی ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۱۰ - اورینٹل کالج میگزین لاہور - (مجلہ ماہی)

فروری ۱۹۳۳ء مضمون قاضی فضل حق ایم اے - پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

نومبر ۱۹۴۳ء - مضمون ڈاکٹر باقر ایم اے پی ایچ ڈی ڈی لٹ پرنسپل اورینٹل کالج لاہور

فروری ۱۹۴۴ء

(ب)

۱۱ - باراں ماہ پنجابی خطی - بابا سائیں داس نوشاہی رسول نگری رح

۱۲ - باراں ماہ - " مولوی احمد یار المتخلص بہ گوردا س نوشاہی برقندازی مُرالوی رح متوفی ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء -

مملوکہ قاضی عبدالعزیز بلبتم قریشی جلد ساز - مالک جدید کتابخانہ مسلم بازار گجرات -

۱۳ - باغ اولیائے ہند - مولوی محمد دین اہلحدیث فقیر نوشاہی - ساکن دیہڑ درکال ضلع گوجرانوالہ -

۱۴ - بیاض خطی - نمبر کتاب ۱۵۳H - } یہ دو نو بیاضیں - ذخیرہ مخطوطات پروفیسر

۱۵ - بیاض خطی - نمبر کتاب ۷۵۶۹ - } سراج الدین آذر - پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہیں -

۱۶ - بیاض خاندان فاروقیہ خطی - میرے (شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے -

۱۷ - بیاض شایق خطی - نمبر ۱ - نمبر ۲ - نمبر ۳ - مکتوبہ مولانا غلام داد شایق فاروقی نوشاہی رسول نگری رح متوفی ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۳ء - مملوکہ مفتی نذیر حسین نوشاہی گوجرانوالہ

Marfat.com

۱۸- بیاضِ غلام محی الدین خطی۔ مکتوبہ حکیم غلام محی الدین نوشاہی رح متوفی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء۔ ساکن چک گنتا ضلع سیالکوٹ۔ یہ بیاض حکیم صاحب کے بیٹے حکیم مولاداد کے پاس تھی۔ وہ لاولد فوت ہوئے۔ تو اُن کے داماد میاں عبدالمجید کے پاس تھی۔ اب وُہ بھی وفات پا چکے ہیں۔

۱۹- بیاضِ کرم بخش خطی۔ مکتوبہ صوفی کرم بخش نوشاہی فاضل شاہی لاہوری رح متوفی ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء۔

۲۰- بے مثل لشکر مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرو دالی رح مطبوعہ گیلانی الیکٹرک پریس لاہور ۱۳۵۰ھ

پ

۲۱- پریم کہانی بابا بُدھ سنگھ

۲۲- پنجاب میں اردو پروفیسر حافظ محمود شیرانی۔ مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی

۲۳- پنجابی ادب کی مختصر تاریخ۔ مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ایم اے پروفیسر زمیندار کالج گجرات۔ شائع کردہ میری لائبریری لاہور۔

۲۴- پنجابی ادب و تاریخ شمیم چوہدری۔ مطبوعہ اشرف پریس ایبک روڈ لاہور۔ ناشر میاں مولا بخش کشتہ اینڈ سنز تاجران و ناشران کتب ۴ ٹمپل روڈ۔ لاہور۔

۲۵- پنجابی زبان لاہور۔ نومبر و دسمبر ۱۹۷۱ء۔ اقبال صلاح الدین۔ بھاٹی دروازہ۔ لاہور۔

ت

۲۶- تاریخ جلیلہ پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری رح متوفی ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۱ء مطبوعہ مصباح الیکٹرک پریس لاہور ۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۲۷- تاریخ سلاطین و تاریخی نام ۱۳۷۱ھ خطی۔ بخط مولف سید شریف احمد شرافت نوشاہی مفتی عفی عنہ

Marfat.com

۲۸ - تاریخ لاہور — رائے بہادر کنہیا لعل لاہوری

۲۹ - تاریخ ملتان جلد اول — مولانا نور احمد خاں فریدی - مطبوعہ سمدر دیر نٹنگ پریس ملتان - ناشر عمر علی خاں مینیجر قصر الادب نور محل ضلع ملتان

۳۰ - تحریر شرافت (بیاض خطی) مصنفہ و مکتوبہ و مملوکہ سید شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۳۱ - تحفۃ الصالحین — مولانا محمد عظیم نوشاہی برقندازی میرووالی رح تصنیف ۱۳۵۰ھ مطبوعہ کریمی پریس لاہور۔

۳۲ - تحقیقات چشتی — مولوی نور احمد بن مولوی احمد بخش بکدل چشتی لاہوری رح مطبوعہ لاہور۔

۳۳ - تذکرۃ الشیخ — سائیں فتح خاں قلندر نوری قادری نوشاہی رح لیفٹی ۱۳۶۱ھ

۳۴ - تذکرۃ المشایخ خطی — مولانا پیر مہر احمد مولوی فاضل نوشاہی جھنگی والہ متوفی ۱۳۶۶ھ / ۱۹۴۷ء بخط مصنف سید شرافت نوشاہی کے کتبخانہ میں موجود ہے۔

۳۵ - تذکرہ اولیائے ہند جلد دوم و سوم - مرزا احمد اختر گورگانی کیرانوی رح

۳۶ - تذکرہ شعرائے پنجاب فارسی - کرنل خواجہ عبدالرشید کراچی والہ - ناشر اقبال اکادمی کراچی

۳۷ - تذکرہ ہاشمیہ — حکیم ابوالفیاض میاں غلام نبی ولد مولوی غلام قادر نوشاہی تھریالوی مقیم وسن پورہ لاہور۔

۳۸ - ترجمہ سند امام علی رضا — مولانا محمد عظیم نوشاہی برقندازی میرووالی رح تصنیف ۱۳۶۰ھ مطبوعہ حجازی پریس لاہور

۳۹ - تسلیم بشارت (بیاض خطی) مصنفہ و مکتوبہ مولانا ابوالرضا سید تسلیم احمد بشارت نوشاہی برخورداری ساہنیالوی رح متوفی ۱۳۸۱ھ مملوکہ سید شرافت۔

۴۰ - تسلیم ڈائری یکم شعبان ۱۳۸۶ھ — چشتی صوفی اسمٰعیل نوشاہی برقندازی ساکن درن ضلع شیخوپورہ۔

۴۱ - تقریر فارسی خطی — مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری رح

Marfat.com

۴۲۔ تنویر الاتانی — پیر سید چراغ علی شاہ نقشبندی مجددی مراڈوی ؒ

۴۳۔ تولدنامہ۔ پنجابی منظوم خطی۔ دیوان احمد یار ساکن اُدھلہ متصل گکھڑ چیمہ ضلع گوجرانوالہ۔ تصنیف ۱۲۷۰ھ۔

ث

۴۴۔ ثمرات الافکار خطی — حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہی ثانی برخوردار سید شاہ نیالوی ؒ متوفی ۱۲۸۶ھ مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔ مملوکہ خود۔

ج

۴۵۔ جنس سخی سرور سلطان۔ مولوی احمد یار نوشاہی تنقدازی مراڈوی ؒ مطبوعہ ۱۳۲۵ھ

ج

۴۶۔ چار باغ پنجاب خطی۔ فارسی۔ منشی گنیش داس ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ اس کا ایک نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں موجود ہے۔

ح

۴۷۔ حالات بزرگان و کلام حضرت سید شرافت نوشاہی قادری خطی۔

۴۸۔ حدیقۃ الانساب خطی۔ سید شرافت نوشاہی۔ بخط مصنف مملوکہ خود۔

۴۹۔ حقہ نامہ۔ پنجابی نظم مولوی حکیم غلام قادر نوشاہی تھربالوی مطبوعہ سلہ ڈاکٹر الہام لاہور

۵۰۔ حیات اتب — ڈاکٹر محمد عبداللطیف ایم اے پی ایچ ڈی مطبوعہ ۱۹۷۳ء لاہور

Marfat.com

خ

۵۱۔ ختم شریف برائے ایصال ثواب خطی مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مُرالوی ؒ

۵۲۔ خزائن العلوم مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری پروفیسر زمیندار کالج گجرات

۵۳۔ خطبات عربی خطی مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری ؒ

د

۵۴۔ دستخط بر فرہنگ سکندر نامہ مکتوبہ ۲ ذیقعد ۱۲۹۹ھ بقلم مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی ؒ

۵۵۔ دستخط برکات جناب رسالت مآب خطی مکتوبہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۰۷ھ

بقلم مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرووالی ؒ

۵۶۔ دستخط پند نامہ عطار خطی۔ مکتوبہ یکم جمادی الاولیٰ ۱۲۸۵ھ بقلم مولوی حکیم میراں بخش ولد حکیم پیر بخش فاروقی نوشاہی اجتکوی ؒ المتوفی ۲۰ رمضان ۱۳۰۹ھ

۵۷۔ دستخط تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف خطی۔ مکتوبہ ۴ شوال ۱۲۹۸ھ

بقلم مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری متوفی ۱۳۰۰ھ

۵۸۔ دستخط راہ نجات

۵۹۔ دستخط زکی نامہ خطی مکتوبہ ۱۷ رمضان ۱۲۹۲ھ بقلم میاں محمد بخش نوشاہی رحمانی رسول پوری ؒ متوفی ۱۲۹۳ھ

۶۰۔ دستخط سفر السفرین خطی مکتوبہ ۱۲۹۸ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی ح

۶۱۔ دستخط سکندر نامہ خطی۔ بقلم مولانا سید غلام قادر نوشاہی برخوردار ی ساہنیالوی متوفی ۱۳۰۲ھ

۶۲۔ دستخط شائق نامہ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۲ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی رسول نگری ؒ مصنف کتاب۔

اس کا ایک نسخہ مولانا کے پوتے مفتی بشیر حسین نوشاہی خطیب جامع غوثیہ گوجرانوالہ کے پاس ہے اور دوسرا نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ہے۔

Marfat.com

۶۳ دستخط صلوٰۃ ماچینی خطی ۔ مکتوبہ ذیقعدہ ۱۲۷۱ھ بقلم حاجی حکیم پرمیشر بن حکیم قل احمد فاروقی نوشاہی رح ۔ یہ نسخہ حاجی ڈاکٹر مشتاق احمد فاروقی کے کتب خانہ میں بمقام احمد نگر ضلع گوجرانوالہ موجود ہے ۔

۶۴ دستخط طیب احمد یار خطی ۔ بقلم حاجی حکیم پرمیشر بن حکیم قل احمد فاروقی نوشاہی رح یہ نسخہ ڈاکٹر محمد اقبال ولد میاں غلام قادر کے کتب خانہ میں بمقام گھنے والہ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے ۔

۶۵ دستخط قرآن مجید خطی ۔ مکتوبہ ۲۰ محرم ۱۲۷۰ھ بقلم مولوی محمد یار ولد کرم شاہ شیر گڑھی رح متوفی ۱۹ شوال ۱۳۰۵ھ ۔ یہ قرآن مجید کاتب کے پڑوتے مولوی مظفر حسین ولد مولوی اقبال حسین نوشاہی برقنداری اعظمی کے کتب خانہ میں بمقام میرووال تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ موجود ہے ۔

۶۶ دستخط قصہ چہار درویش پنجابی منظوم خطی ۔ مکتوبہ ۱۷ جمادی الآخرہ ۱۳۱۴ھ بقلم حکیم مظفر حسین ولد میاں فقیر علی فاروقی اجتکوی رح یہ نسخہ کاتب کے فرزند حاجی ڈاکٹر مشتاق احمد فاروقی احمد نگری کے کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۶۷ دستخط قصہ رام چیدر پنجابی منظوم خطی ۔ مکتوبہ مصنف مولوی احمد یار نوشاہی برقنداری مراوی رح یہ نسخہ قریشی احمد حسین احمد پوری فیصل آباد کالونی گجرات کے کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۶۸ دستخط قصہ عشق ارجمن و بیر ۔ پنجابی منظوم خطی ۔ مکتوبہ ۱۴ صفر ۱۲۱۸ھ بقلم مصنف مولوی احمد یار نوشاہی مراوی رح یہ نسخہ قاضی عبدالعزیز قریشی مالک مدینہ کتاب گھر مسلم بازار گجرات کے پاس موجود ہے

Marfat.com

۶۹ دستخط قصہ کامروپ وکام لتاں۔ پنجابی منظوم۔ خطی۔ مکتوبہ ۳ر ذیقعدہ ۱۲۳۴ھ
بقلم حیاں غلام محمد۔ برادر زادہ مصنف یعنی مولوی
احمد یار نوشاہی برخوردار مرالوی ؒ
یہ مصنف کی زندگی میں لکھا گیا۔ یہ مخطوطہ مولوی عبدالکریم
کاتب ولد مولوی عمر الدین امام مسجد کے کتب خانہ میں بمقام
عادل گڑھ۔ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔

۷۰ دستخط قصہ ہیر رانجھا۔ پنجابی منظوم۔ مکتوبہ ۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۲۴۶ھ بقلم سید شرافت
نوشاہی۔ مطبوعہ مطبع مفید عام لاہور ۱۹۲۸ء

۷۱ دستخط قول الجمیل۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۹ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق نوشاہی ؒ
یہ نسخہ مولانا مفتی بشیر حسین فاضل دیوبند فاروقی نوشاہی کے
کتب خانہ میں بمقام گوجرانوالہ موجود ہے۔

۷۲ دستخط کتاب علم فقہ۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۹ر ربیع الاول ۱۲۶۲ھ بقلم سید غلام محمد
ولد سید احمد بخش نوشاہی برخورداری صاحبنیالوی متوفی ۱۲۷۶ھ / ۱۸۵۹ء
یہ نسخہ سید محمد شریف ولد محمد عالم نوشاہی برخورداری کے کتب خانہ
میں بمقام دھل شریف متصل سرائے عالمگیر۔ ضلع گجرات موجود ہے۔

۷۳ دستخط لمعات۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۹ھ بقلم مولانا غلام قادر شائق۔ مملوکہ مفتی بشیر حسین

۷۴ دستخط لوائح۔ خطی۔ مکتوبہ ۱۲۹۷ھ بقلم مولانا شائق موصوف۔ مملوکہ مفتی بشیر حسین۔

۷۵ دستخط مثنوی معنوی۔ خطی۔ مکتوبہ ۲ر رمضان ۱۲۶۷ھ بقلم مولانا محمد امین کاتب نوشاہی
یہ نسخہ صاحبزادہ محمد امین ولد میاں محمد فاضل نوشاہی کے کتب خانہ میں
بمقام نوشہرہ شریف۔ علاقہ جلالپور جٹاں۔ ضلع گجرات
موجود ہے۔

Marfat.com

۷۶ دستخط مرج البحرین وجامع الطریقین خطی مکتوبہ ۲۲ شوال ۱۲۹۸ھ بقلم مولانا شائق رح
مملوکہ مفتی لبشیر حسین نوشاہی مفاضلی دیوبند۔ گوجرانوالیہ

۷۷ دستخط مقالہ مفتم خطی۔ مکتوبہ ۴ جولائی ۱۸۸۱ء [۱۲ شعبان ۱۲۹۹ھ]
بقلم مولانا شائق رسول نگری رح مملوکہ مفتی لبشیر حسین

۷۸ دستخط مناجات فقیر خطی مکتوبہ ۱۲۹۷ھ بقلم مولانا شائق۔ مملوکہ مفتی لبشیر حسین۔

۷۹ دیوان الکریم خطی مولوی عبدالکریم قلعہ داری متوفی ۲۲ صفر ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۷ء
مرتبہ مولانا احمد حسین احمد قریشی قلعہ داری ایم اے پروفیسر
دیندار کالج گجرات۔ فرزند مصنف دیوان۔

س

۸۰ راہ وصول در مدح رسول مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرووالی مطبوعہ گیلانی الیکٹرک
پریس لاہور۔

۸۱ رحمۃ الرحمان شرح قصیدۃ النعمان۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی مطبوعہ مطابع مجتبائی دہلی
۱۳۲۲ھ

۸۱ رحمت کبریا بوسیلہ انبیاء واولیاء۔ مولوی ابوالعباس غلام رسول غازی نوشاہی خطیب
جامع مسجد نور گنج محلہ حسین آباد نارووال ضلع سیالکوٹ

۸۱ روزنامچہ رزیڈنٹ دہلی۔ مترجمہ خواجہ حسن نظامی دہلوی رح

س

۸۱ سبیل ما سبیل مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی متوفی ۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۲ھ
مطبوعہ روزبازار الیکٹرک پریس ہال بازار امرتسر ۱۹۳۴ء

۸۵ سفید شرف (دیباچہ خطی) مدیر شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۸۱ سلیم التواریخ مولوی ابوعلی اراکیں جالندھری رح

Marfat.com

۸۷ سوانحعمری سید فقیراللہ شاہ خطی۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی ؒ

۸۸ سیحرفی در مدح محمد فاضل سندریوی ؒ ۔ دیوان مست عمر نوشاہی۔ ساکن کوٹلی مغلاں ضلع گوجرانوالہ (مطبوعہ)

۸۹ سیحرفی معرفت سائیں لبھو شاہ نوشاہی جگدیوی، ساکن ماڑی ٹھاکراں ضلع گوجرانوالہ۔ مطبوعہ سلسلۃ الطاہرین۔

۹۰ سیحرفی بیراکھا خطی میاں الٰہی بخش نوشاہی روشن شاہی موہلوی ؒ

۹۱ سیحرفی اول خطی بابا سائیں داس نوشاہی رسول نگری ؒ تصنیف ۱۲۸۰ھ

۹۲ سیحرفی دوم۔ خطی عرف وحدت نامہ۔ بابا سائیں داس الملقب بہ فقیر بخش نوشاہی تصنیف ۸ محرم ۱۳۰۷ھ مکتوبہ ۱۰ صفر ۱۳۳۱ھ بخط سید پیر عالم ولد سید عمر بخش نوشاہی برخورداری رسول نگری ؒ

۹۳ سیحرفی اول خطی حکیم جے سنگھ گوجرانوالیہ۔ مکتوبہ ۳ محرم ۱۳۳۱ھ بخط سید پیر عالم۔

۹۴ سیحرفی دوم خطی حکیم جے سنگھ۔ مکتوبہ ۵ صفر ۱۳۳۱ھ بخط سید پیر عالم۔

نثر

۹۵ شاہانِ گوجر مولوی محمد عبدالمالک رئیس اعظم کھوڑی۔ ضلع گجرات۔ مشیر مال ریاست بہاول پور

۹۶ شاہ نامہ۔ عرف رجمیت نامہ فارسی منظوم۔ خطی۔ مولوی احمد یار نوشاہی برخورداری مُرالوی ؒ یہ نسخہ میں نے (مؤلف نے) ۱۳۴۶ھ میں مولوی محمد لطیف مدرس کے پاس بھالیہ۔ ضلع گجرات میں دیکھا تھا۔

۹۷ شمائل نامہ بطرز محمود نامہ جامی۔ مولانا غلام قادر شائق نوشاہی رسول نگری ؒ تصنیف ۱۲۹۲ھ

۹۸ سیحر دخانہ فارسی۔ مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی ؒ

۹۹ سیحر دخاندان نوشاہی۔ پنجابی مخمس۔ میاں عبدالغنی نوشاہی برخورداری ستارکوٹی ؒ

Marfat.com

۱۰۰ شجرہ خاندان نوشاہی پنجابی منظوم۔ بابا اکبر شاہ سے بابا بگے شاہ نوشاہی

۱۰۱ شجرہ شریف خاندان قادری سلسلہ نوشاہی پنجابی منظوم۔ میاں احمد دین نوشاہی فرزند پوری اوکاڑوی

۱۰۲ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی۔ اردو منظوم۔ سید ملک علی شاہ مشہدی رضوی نوشاہی برقندازی۔ سیدولی والہ

۱۰۳ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی۔ فارسی منظوم۔ صوفی کرم بخش نوشاہی فاضل شاہی لاہوری متوفی ۱۳۱۷ھ۔

۱۰۴ شجرہ شریف نوشاہی۔ فارسی منظوم۔ شاعر مرید فقیر جمال الدین نوشاہی برقندازی لاہوری

۱۰۵ شجرہ قادریہ وہابیہ نوشاہیہ۔ پنجابی منظوم۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی میرولی

۱۰۶ شرح انوار العاشقین۔ مولانا حاجی سید غلام نبی حسینی بھاکھری نوشاہی
تصنیف ذیقعدہ ۱۳۱۵ھ

۱۰۷ شرح فصوص الحکم

۱۰۸ شمس المعصف۔ خطی۔ پنجابی منظوم۔ میاں صالح محمد ولد غلام شاہ ساکن کوٹ جمے سنگھ ضلع گوجرانوالہ۔
اس کا ایک نسخہ چوہدری خورشید احمد حبیر سابق پٹواری کے گھر میں بمقام ستیر گڑھ۔ ضلع گوجرانوالہ موجود ہے۔

ط

۱۰۹ طب احمد یار۔ خطی۔ مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی میرولی

۱۱۰ طبقات النوشاہیہ خطی۔ یہ تعریف التواریخ کی دوسری جلد ہے۔ اس میں برخورداری۔ سلیم شاہی۔ مغلیہ۔ میرے اپنے خاندان کا تذکرہ ہے۔

Marfat.com

ع

۱۱۱ عجیب منظر۔ مثنوی خطی۔ مولانا شہباز خاں ملھی نوشاہی بدوملھی والا ؒ
تصنیف ۱۲۷۵ھ

اس کا ایک نسخہ مخطوطات شیرانی پنجاب یونیورسٹی
لائبریری میں موجود ہے۔ نمبر کتاب ۱۰۷۱ ھ

۱۱۲ عصیدۃ الیوسفیہ لقاری القصیدۃ المعونۃ۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میروالی ؒ
مطبوعہ کریمی پریس لاہور ۱۳۴۲ھ
۱۹۲۳ء

۱۱۳ عوارف الانوار۔ خطی۔ حصہ پنجم از کتاب تذکرۃ النوشاہیہ۔ مصنفہ عارف نوشاہی

غ

۱۱۴ غایۃ الغایۃ فی برء الساعۃ۔ مولوی حکیم محمد اعظم نوشاہی میروالی ؒ۔
مطبوعہ خادم التعلیم گوجرانوالہ ۱۳۰۳ھ

ف

۱۱۵ فاضل پنجابی گائیڈ پروفیسر شبیر احمد صدیقی ایم اے مطبوعہ مدینہ پرنٹنگ
لاہور۔ ناشر تاج بکڈپو ۱۰ اردو بازار لاہور۔

۱۱۶ فریاد دزاری سائیں حیاتیا نوالہ سلیمانی رسول نگری ؒ متوفی ۱۳۵۷ھ
۱۹۳۸ء

۱۱۷ فہرست مخطوطات شیرانی۔ ڈاکٹر محمد شبیر حسین ادارہ تحقیقات پاکستان۔ پنجاب
یونیورسٹی لاہور۔

۱۱۸ فیض قادری نوشاہی پنجابی منظوم۔ سائیں نواب علی ولد اللہ رکھا نوشاہی۔ ساکن
ماہلیانوالہ۔ ضلع جہلم۔

۱۱۹ فیض محمد شاہی دیباچہ خطی، جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ پنجم۔ ششم۔ ہفتم۔ ہشتم۔ نہم۔ دہم
اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ نوشاہی صاحبیالوی ؒ متوفی ۱۳۸۴ھ
۱۹۶۵ء

Marfat.com

۱۲۰ فیضیہ — مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی ؒ
مطبوعہ کریمی پریس لاہور، سنہ ۱۳۵۳ھ ۱۹۳۴ء

ق

۱۲۱ القادر نوشاہی گمتھالوی ؒ مطبوعہ نور امپور۔ (بامنظومہ) مدیر مولوی حامد شاہ نوشاہی گمتھالوی
جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۴۳ھ
رجب سنہ ۱۳۴۳ھ
رمضان سنہ ۱۳۴۳ھ

۱۲۲ قادری بوستان۔ پنجابی منظوم۔ دیوان حسرت عمر نوشاہی۔ کوٹلی مغلاں والا

۱۲۳ قصہ مہیم انصاری۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی برقندازی مراوی مطبوعہ سنہ ۱۳۴۲ھ

۱۲۴ قصہ چہار درویش، پنجابی منظوم خطی۔ حاجی پیر بخش ولد میاں قل احمد فاروقی نوشاہی
مکتوبہ سنہ ۱۲۸۵ھ

۱۲۵ قصہ حاتم طائی۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی ؒ

۱۲۶ قصہ حاجی یار محمد قادری شیر گڑھی، متوفی سنہ ۱۱۱۸ھ۔ خطی۔ (پنجابی منظوم)
قاضی بنی بخش۔ ساکن سادد گورایہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔
مملوکہ مولوی مظفر حسین نوشاہی میرووالی۔

۱۲۷ قصہ ڈیھوں۔ پنجابی منظوم۔ خطی۔ میاں محمد بخش نوشاہی رسول پوری متوفی سنہ ۱۲۹۳ھ

۱۲۸ قصہ راج بی بی و نامدار، پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی مطبوعہ سنہ ۱۳۴۶ھ

۱۲۹ قصہ سسی پنوں۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی مطبوعہ سنہ ۱۳۴۶ھ

۱۳۰ قصہ سیف الملوک۔ پنجابی منظوم۔ میاں محمد بخش قادری کھڑیالہ متوفی سنہ ۱۳۲۲ھ

۱۳۱ قصہ کام روپ و کام لتا۔ خطی۔ پنجابی منظوم۔ مولوی احمد یار نوشاہی مراوی ؒ

۱۳۲ قصہ محکم و معانی۔ پنجابی منظوم خطی۔ میاں محمد بخش نوشاہی رسول پوری ؒ

Marfat.com

۱۳۳ قصہ سیر رانجھا ۔ پنجابی منظوم ۔ مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی ؒ مطبوعہ ۱۳۴۶ھ

۱۳۴ قصہ یوسف زلیخا ۔ پنجابی منظوم ۔ مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی ؒ

۱۳۵ قصیدہ اردو ۔ در مدح سید عمر بخش نوشاہی رسول نگری ؒ متوفی ۱۳۱۱ھ از حکیم جے سنگھ

۱۳۶ قصیدہ تاریخیہ فارسی خطی ۔ ۱۲۱۰ھ ۔ سید رحم رسول بالا بلگرامی ؒ

۱۳۷ قصیدہ ردحیہ ۔ در شان مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی ؒ متوفی ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء

مولوی ابوالعباس غلام رسول فانی نوشاہی خطیب جامع مسجد

نور گنج حسین آباد ۔ نارووال ضلع سیالکوٹ ۔

ک

۱۳۸ کتاب الفوائد خطی ۔ مولانا سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین مختار السالکین نوشاہی

برخورداری ساہنیالوی ؒ متوفی ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ

بخط مصنف ؒ میرے (شرافت کے) کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۱۳۹ کسب نامہ لوہاراں ۔ پنجابی منظوم خطی ۔ مولوی احمد یار نوشاہی مُرالوی ؒ

گ

۱۴۰ گلزار آدم ۔ خطی ۔ مولوی حکیم کرم الٰہی ولد حکیم غلام نبی فاروقی نوشاہی ساکن بیگووال

ضلع سیالکوٹ ۔ المتوفی ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۴ء

اس کا ایک نسخہ میرے (شرافت) کتب خانہ میں موجود ہے ۔

۱۴۱ گلزار فقرا خطی ۔ مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی بیگووالیہ ؒ مملوکہ سید شرافت نوشاہی

۱۴۲ گنج الاسرار ۔ قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قادری ؒ المتوفی ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ

۱۴۳ گنج تاریخ ۔ مفتی غلام سرور لاہوری ؒ متوفی ۱۳۰۷ھ

۱۴۴ گنجینہ شرافت (بیاض خطی) مولف کتاب ہذا سید شرافت نوشاہی عفی عنہ ۔

۱۴۵ گوہر منظوم ۔ فارسی

Marfat.com

ل

۱۴۶ لطائف الاخیار خطی سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری عفا اللہ عنہ
یہ کتاب تذکرۃ النوشاہیہ کا دوسرا حصہ ہے۔ اور بخط خود
میرے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۴۷ لطایف علمیہ۔ سید شریف احمد شرافت نوشاہی۔ ناشر حبارک کمپنی لاہور۔

۱۴۸ لوامع الاعلام لسواطع الالہام۔ خطی۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی،
بخط مصنف۔ اُن کے پوتے مولوی مظفر حسین نوشاہی کے کتب خانہ
میں بمقام میروال۔ ضلع شیخوپورہ موجود ہے۔

م

۱۴۹ مآثر الاحبار۔ خطی سید شریف احمد شرافت نوشاہی عافاہ اللہ تعالیٰ۔
یہ تذکرۃ النوشاہیہ کا چوتھا حصہ ہے بخط خود مملوکہ سرا شرف

۱۵۰ مثنوی معنوی۔ خطی مولانا جلال الدین رومی،

۱۵۱ مخزن پنجاب مفتی غلام سرور لاہوری،

۱۵۲ مرآۃ العرفانین فارسی خطی۔ منشی گنڈیش داس بندہ وانہ ضلع گجرات۔
اس کا ایک نسخہ میرے (شرافت) کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۵۳ مصباح نورانی در حالات خواجہ محکم الدین سیرانی۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی،
مطبوعہ ۱۳۱۰ھ

۱۵۴ مکتوبات۔ خطی مولانا غلام قادر شائق فاروقی نوشاہی بمقام میرووالی،

۱۵۵ مکتوبات۔ خطی مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی،

۱۵۶ مکتوبات۔ خطی مولوی حکیم کرم الٰہی فاروقی نوشاہی میرووالی،

۱۵۷ مکتوب (اردو) خطی حاجی فقیر اللہ سیفی پتالی متوفی ۱۳۱۸ھ / ۱۹۰۰ء بنام سید خادم حسین شاہ نوشاہی

Marfat.com

۱۵۸ مکتوب (فارسی) حاجی محمد شریف فاروقی نوشاہی لدھے والہ، بنام سید غلام مصطفیٰ نوشاہی

۱۵۹ مکتوب (،،) حکیم علی محمد نوشاہی ڈھبوی، متوفی ۷ شعبان ۱۳۱۱ھ بنام مرشد خود حضرت مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی ؒ

۱۶۰ مکتوب (،،) حکیم غلام محی الدین نوشاہی چک کپتا والہ، متوفی ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۵ھ بنام مرشد خود مولانا سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی ؒ

۱۶۱ مکتوب (اردو) سائیں برکت علی نوشاہی، ساکن بھکنہ ضلع امرتسر بنام سید شرافت

۱۶۲ مکتوب (،،) سائیں مہر دین چیچھہ نوشاہی نوئیں والیہ، بنام سید شرافت نوشاہی

۱۶۳ مکتوب (،،) سائیں نور الدین نوشاہی، ساکن چک مندھوان ضلع گوجرانوالہ بنام شرافت

۱۶۴ مکتوب (فارسی) سید فضل حسین ولد سید حیات شاہ بخاری نوشاہی قادر آبادی ؒ بنام سید شرافت نوشاہی ساہنپیالوی محفاد دعند

۱۶۵ مکتوب (،،) مولانا نور المصطفیٰ نوشاہی روشن شاہی داؤ والہ، متوفی ۱۳۴۴ھ بنام سید شمس الدین و سید قطب الدین و سید احمد الدین پسران سید اللہ دتا ولد سید فتح الدین نوشاہی برخورداری ساہنپیالوی ؒ

۱۶۶ مکتوب (عربی) مولوی عبد الکریم قریشی قلعہ داری ؒ متوفی ۲۴ صفر ۱۳۷۷ھ بحری بنام مولانا محمد اعظم نوشاہی میرووالی ؒ

۱۶۷ مکتوب (اردو) مولوی مقبول محمد نوشاہی جلالوی ؒ بنام مولوی حامد شاہ نوشاہی گجراتی

۱۶۸ مکتوب (فارسی منظوم) میاں احمد یار نوشاہی برقندازی مرالوی ؒ بنام مرشد خود فقیر اللہ الدین لاہوری ؒ

۱۶۹ مکتوب (فارسی) میاں جسمال ترکھان نوشاہی ساہنپیالوی ؒ بنام مرشد خود سید شمس الدین ولد سید اللہ دتا نوشاہی برخورداری ؒ

۱۷۰ مکتوب (اردو) میاں عبد الحکیم فاروقی نوشاہی بیگووالیہ ؒ متوفی ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ

Marfat.com

۱۷۱ مکتوب (فارسی) میاں عبدالغنی نوشاہی برقندازی ستارکوٹی۔ بنام اعلیٰ حضرت
مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی صاحبدیالوی ؒ

۱۷۲ مکتوب (اردو) میاں محمد اشرف نوشاہی فاضل شاہی لاہوری۔ بنام سید شرافت

۱۷۳ مکتوب (") میاں محمد فاضل نوشاہی سندرپوری ؒ متوفی ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ
بنام اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ نوشاہی ؒ

۱۷۴ مکتوب (") میاں نیک محمد ولد شیر محمد کشمیری قادری مقیم شاہی۔ ساکن مدن چک
ضلع گوجرانوالہ۔ متعلقات بھڑی شاہ رحمان۔ بنام سید شرافت

۱۷۵ مناجات بجناب غوث اعظم ؒ شیخ فاضل الدین قادری دیالوی ؒ

۱۷۶ مناجات بجناب نوشاہ عالیجاہ ؒ۔ مولانا نور المصطفےٰ نوشاہی روشن شاہی داؤد والے ؒ
یہ مناجات تذکرہ نوشاہی خطی کے حاشیہ پر بخط ناظم لکھی
ہے۔ اور یہ نسخہ سید محمد شریف ولد سید محمد عالم نوشاہی
برفورداری کے گھر میں بمقام نوشہرہ پور شریف ضلع گجرات موجود ہے

۱۷۷ منقبت شاہ فاضل قلندر لاہوری ؒ۔ مولوی کرم بخش نوشاہی فاضل شاہی لاہوری ؒ

ن

۱۷۸ نذر محبوب المعروف تحفۃ الفقرا۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی برقندازی دیالوی ؒ
مطبوعہ یونین سٹیم پریس لاہور ۱۳۳۳ھ

۱۷۹ نسیم الصبا۔ (عربی جریدہ) ۲ رمضان ۱۳۱۱ھ

۱۸۰ نقوش لاہور نمبر۔ فروری ۱۹۶۲ء

۱۸۱ نور ہمسال قادری مولوی محمد ابراہیم خاں نوشاہی جلالوی ؒ

و

۱۸۲ وسا کھی نامہ خطی۔ (پنجابی منظوم) مولوی سید محمد نوشاہی اخلاص خانی ؒ

Marfat.com

۱۸۳ وسائط العلوم۔ خطی حضرت مولانا سید حافظ فضل احمد پاکپتن نوشاہی ثانی برخوردار ساہنیالوی رح متوفی ۱۲۸۶ھ مرتبہ سید شرافت نوشاہی مولف کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

۱۸۴ وفات نامہ میاں شاہ محمد۔ خطی۔ میاں محمد بخش نوشاہی رحمانی رسول پوری رح

۱۸۵ وقائع پیوں (مثنوی) مولوی شہباز خاں ملھی نوشاہی، بدوملھی والا رح تصنیف ۱۲۵۱ھ۔ مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور ۱۳۴۳ھ / ۱۹۲۵ء

ھ

۱۸۶ ہجونامہ اہل مرالہ۔ خطی مولوی احمد یار نوشاہی مرالوی رح

۱۸۷ ہدایۃ المریدین مولانا محمد اعظم نوشاہی میردوالی رح تصنیف ۱۳۲۶ھ مطبوعہ ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ

۱۸۸ ہفت قلزم

ی

۱۸۹ یازدہیں مولانا محمد اعظم نوشاہی میردوالی۔ تصنیف ۱۳۵۴ھ

خاتمہ

خدا کا شکر ہے کہ تذکرۃ النوشاہیہ کا ساتواں حصہ موسوم بہ مناہج الآثار جمعہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ایکہزار تین سو بانوے ہجری مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۷۲ء ایکہزار نوسو بہتر عیسوی موافق ۹ پوہ سمت ۲۰۲۹ دوہزار انتیس بکرمی کو ختم ہوا۔ پڑھنے والوں سے التماس ہے کہ مولف کو دعائے خیر سے یاد فرماویں ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

دستخط | تمام شد مناہج الآثار جمعہ ہفتم از تذکرۃ النوشاہیہ کہ جلد سوم ست از کتاب شریف التواریخ بہ دست خط مولف اعنی فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی ساہنیالوی عفا اللہ عنہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۹۲ھ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۲ء وللہ الحمد۔

Marfat.com

تعلیقات

متعلقہ احمد یار مرالوی

جناب ڈاکٹر شہباز ملک شعبہ پنجابی پنجاب یونیورسٹی لاہور نے اپنا پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ احمد یار مرالوی پر لکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی زیر ادارت شعبۂ پنجابی، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شش ماہی رسالہ کھوج کا آٹھواں اور نواں شمارہ (جولائی۔ دسمبر ۱۹۸۲ء) پنجابی قلمی نسخوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس شمارۂ خاص میں احمد یار مرالوی کی جن پنجابی کتابوں کے نسخوں کا ذکر ہوا ہے۔ ان کے کوائف کا عکس اس رسالہ سے پیشِ خدمت ہے۔ کتابوں کے نام بترتیب حروفِ تہجی اور نسخے بلحاظ تاریخ کتابت درج کئے گئے ہیں۔ دائیں طرف کا شمارہ مجلہ کھوج میں درج نسخوں کا مسلسل نمبر ہے۔ عارف

۴۰۹- **بانی و مصری (قصہ)** : احمد یار مرالے والا ، داستان/رومانی ، نظم، ۱۲۰۷ھ، ۱۲۰۷ھ/مصنف خود ، نستعلیق ، ۱۶ × ۱۰ سم ، ۱۶ سطر ، ۴ ورق ، ملہ: قدرت تیری نوں مالدا ہلہاری لکھوار ، چھیکڑ : ربا میلیں احمد یار نوں میرا جانے روپ امول ، کیفیت : نادر تے نایاب نسخہ۔

ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۱۰۰۱- **جام روپ** : احمد یار اسلام گڑھی ، داستان ، نظم/مثنوی ، — ، ۸۱۲ھ [۱۲۰۸ھ]/— ، نستعلیق۔ مائل بہ شکستہ ، ۱۶ × ۱۱ سم ، ۱۲ سطر ، ۱۴ ورق ، ملہ : اوڑک ہوسی رب توں ہادی جت ادا ، چھیکڑ : بہت دور اڈی دسنیوں ویخ نہ تھیوجا ، کیفیت : ناقص الآخر۔

ملکیت : اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

۱۰۱۴- **چو مصرعے** : احمد یار گورداس اسلام گڑھی ، عشقیہ ، نظم۔ چو مصرعے، — ، —/—، نستعلیق، ۱۶ × ۱۰ سم، ۱۲ سطر، ۱ ورق، ملہ: جت چلانا کنوں شاماں میوا دوایے ہوئے ، چھیکڑ : کہو گورداس مد سائیں میرا روپ بازی گرداری ، کیفیت : (ترقیمہ) : من تصنیف احمد یار اند گڑھیم (اسلام گڑھیہ) در ہما کہا گورداس تخلص است و ہیخود ہندوستانے۔

ملکیت ، اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

Marfat.com

۸۴۹- حاتم : احمد یار ، مولوی ، داستان ، نظم ، — ، —/میاں امام دین ولد میاں صدر الدین ، نستعلیق ، ۲۳×۱۴ سم ، ۱۵ سطر ، ۱۵۷ ورق ، ملخص : ناقص الاول، چھیکڑ: پاک محمد سرور دے سنگ فضل دن عاجز ہارے۔

ملکیت : ارشد میر۔ لاہور

۱۰۱۶- حاتم طائی ، قصہ : احمد یار مرالوی ، میاں (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم ، مثنوی ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۸×۱۸ سم ، ۲۵ سطر ، ۴۷ ورق ، ملخص : اللہ واحد اک کر جاتا ہور شریک نہ کوئی ، چھیکڑ : اپنے باغ ہری زاداں دے ہوے رنگ ہرنگے ، کیفیت : ناقص الآخر۔

ملکیت : اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

۱۰۱۷- حاتم نامہ : احمد یار مرالوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء)، داستان ، نظم۔ مثنوی، ۱۲۳۰ھ ، —/— ، نستعلیق ، ۲۶×۱۷ سم ، ۱۴ سطر ، ۲۵۲ ورق ، ملخص : اللہ واحد کر جاتا ہور شریک نہ کوئی ، چھیکڑ : یاراں سے تے تریہاں آوے ہے لکھ تریخ دیاں ہے ، کیفیت ، (ترقیمہ) : ایں قصہ حاتم تصنیف میاں احمد یار ہرائے خاطر حضرت۔ حضرت اولاد مظفر و چراغ دودمان سجادہ نشین حضرت پیر سید بدر الدین سکنہ کوٹلہ شریف ہوشیار پور ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین۔ اوکاڑہ

۵۸- دعا سریانی [Ui VI 140/1652] : احمد یار (مترجم) [۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء]: مناجات/حمد و ثنا ، نظم ، نامعلوم ، ۱۲۷۳ھ/غلام رسول ، نسخ ، ۱۹×۱۱ سم ، ۹ سطر ، ۴۷ ب—۵۹ب ورق ، ملخص : ابن عباس روایت کیتی چھیکڑ : کتا ہے سرکار دا دعائی سریانی روز ہے بندہ لیرا۔ کتا ہے سرکار دا، کیفیت : (ترقیمہ) با تمام پنجشنبہ پنجم ماہ ذوالحج ۱۲۷۳ھ، کتاب چھپ چکا اے۔

ملکیت : پنجاب یونیورسٹی لاہور

۱۰۲۸- دعا سریانی : احمد یار مرالوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، حمد و ثناء ، نظم/ کہت ، — ، ۱۲۸۹ھ/فیض احمد، نسخ نے نستعلیق ، ۱۷×۱۲ سم ، ۷ سطر ، ۲۴ ورق ، ملخص : ابن عباس روایت کیتی ، چھیکڑ : ضامن امت ساری دا ، کیفیت ، ترقیمہ : تمت تمام شد صحیفہ "دعا سریانی" ہرائے پاس خاطر امجانے۔ بروز سہ شنبہ۔ بوقت عصر ہشت دہ تاریخ محرم الحرام ۱۲۸۹ ہجری بلست خط فقیر حقیر پرتقصیر ، فیض احمد تحریر یافت۔

ملکیت : اقبال صلاح الدین اوکاڑہ

Marfat.com

۵۹۰- دعا سربانی [ش ۳۸۰۶/۷۷۳] : احمد یار (مترجم) [۱۷۶۸ء—۱۸۴۸ء] : حمد و ثنا/مناجات ، نظم، نامعلوم، نامعلوم/ کرم الہی (؟) ، نستعلیق (پنجابی متن) ، نسخ (عربی متن) ، ۱۲×۲۰ س م ، ۱۰ سطر ، ۳۱ ا—۴۳ و ورق ، مذہ : ابن عباس روایت کیتی ، چھیکڑ : ہے سرکاری دا ، کیفیت : کتاب چھپ چکی اے (ش - ب) - ملکیت ، پنجاب یونیورسٹی لاہور

۵۹۳- ترجمہ دعائے سربانی : نامعلوم، حمد و ثنا، نظم، — ، —/— ، ۱۲ × ۷ س م، — ، ۶ ورق ، مذہ : میں ہاں سب مقصود لٹارا ، چھیکڑ : حق حق نوں اج واری دا ، کیفیت : ایس دے ا کو جیہے دو نسخے موجود نیں ، قیاس اے کہ ایہہ احمد یار مرالوی دا اے - ملکیت ، احمد حسین قریشی گجرات

۵۹۴- ترجمہ دعائے سربانی : احمد یار مرالے والا (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، حمد و ثنا ، نظم ، — ، —/— ، — ، ۱۶×۲۵ س م ، — ، ۶ ورق ، مذہ : میں موجود سدا ہر ویلے ، چھیکڑ : کتا ہے درباری دا - ملکیت ، احمد حسین قریشی گجرات

۵۹۲- شرح دعاء سربانی : احمد یار ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، حمد و ثناء ، نظم ، — ، —/— ، نسخ نستعلیق وانگوں ، ۱۹ × ۱۳ س م ، ۱۲ سطر ، ۱۴ ورق ، مذہ : میں موجود سدا ہر ویلے ، چھیکڑ : ناقص الآخر ، کیفیت : شروع تے ۴ ورق شکستہ خط وچ نعت رسول منظوم اے -

- ملکیت ، احمد حسین قریشی گجرات

۶۱۱- مجموعہ شیر محمدی: میاں شیر محمد گوٹرہالوی مفتی (مرتب)، مجموعہ شاعری، نظم ، — ، —/مصنف خود ، — ، ۱۵×۲۰ س م ، — ، ۹۰ ورق ، مذہ : — ، چھیکڑ : — ، کیفیت : لکھتاں : عین الزلالی دا ترجمہ رسالہ مہتدی (۱۳۱۲ھ) ، اسناد میاں واصل ، دعا سربانی احمد یار ، لوری مانی حلیمہ شیر محمد گوٹرہالوی ، ترجمہ بالت سعاد شیر محمد گوٹرہالوی ، ترجمہ قصیدہ عربی محمد فقیر شیر محمد گوٹرہالوی ، دعاء سربانی شیر محمد گوٹرہالوی ، قصیدہ غوث معز الدین لاہینا ، شجرہ پیرے شاہ میاں محمد بخش، پرانا نسخہ اے کاغذ بوسیدہ ، نادر تے نایاب - ملکیت ، احمد حسین قریشی گجرات

۱۰۲۷- دعاء سربانی : احمد یار مرالے والے، میاں (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، حمد و ثناء ، نظم - کپت ، —/— ، نستعلیق معمولی ، ۱۴×۲۷ س م ، ۱۴ سطر ، ۸ ورق ، مذہ : ابن عباس روائت کیتی ، چھیکڑ : میں ایہیں آن ڈکا در تیرے - ملکیت ، اقبال صلاح الدین ، اوکاڑہ

۱۳۹۸- راج بی بی وکھاڑو (نامدار) : احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/چومصرعہ ، — ، —/غلام مصطفیٰ ، نستعلیق ،

Marfat.com

۱۷×۱۲ س م ، ۱۱ سطر ، ۲۹ ورق ، مذہ : عشق خدائے ظاہر کیتی چمکی دنہہ چن تارے ، چھیکڑ : توڑی ارلے پرلے احمد یار / سی ترلے کر تھکی ، کیفیت : ایہہ قصہ صرف احمد یار نے ای نظم کیتا اے ہور کتے نظر نہیں آیا ، کتاب چھپ چکی اے، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۳۹۹- **راج بی‌بی و میاں گوہز ، قصہ :** احمد یار ، داستان ، نظم ، — ، —/ میاں غوث محمد و میاں محمد علی ؛ — ، — ، — ، ۴۴ ورق ، مذہ : عشق خدائے ظاہر کیتے چمکے دنہہ چن تارے ، چھیکڑ : خودی ارلے پرلے احمد یار اسی ترلے کر تھکے ، کیفیت : — ، ملکیت : پنجابی ادبی اکیڈمی/سرکل لائبریری شاہی قلعہ ، لاہور ۔

۵۰۲- **رام چند (قصہ) :** احمد یار مرالوی، میاں ، داستان/رومانی ، نظم ، ۱۲۰۷ھ، ۱۲۰۷ھ/مصنف خود ، نستعلیق ، ۱۶×۱۰ س م ، — ، ۴۵ ورق ، مذہ : روپ تے کرتار دے مولا انت نہ کو ، چھیکڑ : آساں مرشد کرے پکڑ عشق یقین ، کیفیت : ترقیمہ فارسی مصنف درج اے ، نادر تے نایاب نسخہ ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی ۔ گجرات

۱۴۰۷- **سسی پنوں :** احمد یار مرالوی ، گولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/چو مصرعہ ، — ، —/— ، نستعلیق ، ۲۱×۱۵ س م ، ۱۲ سطر ، ۸۴ ورق ، مذہ : ناقص الاول ، چھیکڑ : ناقص الآخر ، کیفیت : کتاب چھپ چکی اے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۴۱۴- **سی حرفی مرثیہ پنراں :** احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، مرثیہ (شخصی) ، نظم/سی حرفی ، — ، —/— ، — ، — ، — ، ۲ ورق ، مذہ : ناقص الاول ، چھیکڑ : ناقص الآخر ، کیفیت : کتے پھٹے ورق نیں جس وچ مولوی احمد یار نے اپنے پتر خوشی محمد تے علی حیدر وغیرہ دا مرثیہ لکھیا اے ایہہ ورق مولوی احمد یار دے خاندان وچوں حاصل ہوئے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۵۶۶- **شیریں فرہاد :** احمد یار مرالے والا ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، —/ مصنف خود ، —، ۱۶×۱۱ س م، — ، ۲۷ ورق، مذہ : یا رب ہن بلہا رے کامن جوگی ہاں بلہارے ، چھیکڑ : احمد یار جو ہار ہے یا محی الدین جیلانی ، کیفیت : نادر تے نایاب ، اجے چھاپے نہیں چڑھیا ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی ۔ گجرات

۱۰۸۴- **طب احمد یار :** احمد یار (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، طب ، نظم ، مثنوی ، — ، —/— ، نستعلیق ، ۲۹×۲۰ س م ، ۱۵ سطر ، ۴۱ ورق ، مذہ : توں رب سرجن ہار النہی ، چھیکڑ : دنیا غسل حمام آموز ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین

۱۴۱۸- **طب احمد یاری :** احمد یار مرالوی، مولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، طب،

Marfat.com

نظم/مثنوی ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۲×۱۳ س‌م، ۱۶ سطر ، ۱۳۶ ص ، مذہ: کر توبہ ہر یک بر آہوں ، چھیکڑ: ناقص الآخر ، کیفیت: عام طب احمد یاری توں مختلف اے ، متہ ضرورہ خاص طور تے اضافہ اے۔ نادر تے نایاب ، ملکیت: ڈاکٹر شہباز ملک۔

۱۲۰۰- ترجمہ قصیدہ بانت سعاد شریف: احمد یار مرالوی ، میاں و شیخ عبداللہ ساکن چک عمر ، نعت رسول پاک۳ ، نظم — ، —/محمد اکرم علوی عباسی ، — ، — ، — ، ۸ ورق ، مذہ: اول حمد اس صاحب تیں جس کن کہیا اکو واری ، چھیکڑ: شیخ نے ایہہ فرمائش کیتی کر کہہ دی یاری ، کیفیت کعب بن زہیر دے عربی قصیدے دا ترجمہ ، ایسے دی اک نقل احمد حسین قریشی قلعداری دے ہتھ دی ۱۹۶۴ء ، ۳۱×۱۴ س م وچ موجود اے۔ ملکیت ، احمد حسین قریشی گجرات

۱۲۰۱- کامروپ و کام لتاں ، قصہ: احمد یار ، مولوی ، داستان ، نظم ، — ، ۱۹۰۴ء/شیخ احمد ، نستعلیق ، ۱۳ سطر ، ۱۲۰+۱ ورق ، مذہ: سب صفتاں خالق نوں لائق جس نے خلق او پائے، چھیکڑ: احمد یار مرید میراں دا بردہ دویں جہانی ، کیفیت: آخری صفحے تے کاتب دی مہر اے ، نادر نسخہ اے۔ ملکیت ، وحید قریشی لاہور

۳۱۶- کام روپ کام لتاں ، قصہ [۹۷۳]: احمد یار مرالوی ، مولوی (م ۱۲۸۵ھ) ، داستان ، نظم ، — ، تیرہویں ، چودہویں صدی ہجری/نامعلوم بمقام مسجد قصبہ مذہ، نستعلیق ، — ، — ، ص ۱۱۸ ، مذہ: سب صفتاں خالق نوں لائق جس نے خلق او پائی ، چھیکڑ: —. ملکیت کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد

۵۸۷- کامروپ و کام لتا: میاں احمد یار مرالوی ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، —/محمد سلطان ولد میاں عباد اللہ وزیر آبادی ، — ، ۱۹×۱۳ س م ، — ، ۴۶ ورق ، مذہ: سب صفتاں خالقنوں لائق جسنے خلق او پائی ، چھیکڑ: احمد یار مرید میراں دا اندر دویں جہانیں ، کیفیت: کتاب امرتسروں تمام پاکستان توں پہلاں چھپ چکی اے۔ ملکیت ، احمد حسین قریشی گجرات

۱۴۲۹- کسب نامہ لوہاراں: احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء - ۱۸۴۵ء) ، فقہ/تصوف/اسلامی ہدایت ، نظم ، — ، موجودہ دور/— ، استعلیق ، ۱۹× ۱۶ س م ، ۱۸ سطر ، ۱۵ ورق ، مذہ: الف اللہ دی کر صفت ہمیشہ جو عالی متوالی ، چھیکڑ: احمد یار فقیر رہانا ہادی لوں لج ساری ، کیفیت: میاں احمد دین لوہار کولوں سن کے لکھیا گیا اے ، لکیر دار کالی آتے نیلی انگریزی سیاہی نال لکھیا اے۔ ایہہ کسب نامہ سودہ کے چھپاہی "کھوج" (۵) وچ چھاپ دتا گیا اے ، ملکیت: ڈاکٹر شہباز ملک۔

Marfat.com

۱۱۰۱- کوراں و لیلاں : احمد یار ، میاں (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/چو مصرعے ، — ، — /ابراہیم ، نستعلیق ناپختہ ، ۱۹ × ۱۲ س م ، ۱۲ سطر ، ۴۷ ورق ، مذہ : ظالم وچ جہان دے وڈہ گئے ہد ذات ، چھیکڑ : ہر کت کلمہ پاک دی ڈیوے یار ملا ، کیفیت : (ترقیمہ) تمت تمام شد قصہ کوراں و لیلاں نویسندہ ایں قصہ را ابراہیم ولد میاں غلام حسن سکنہ موضع چک جابر - ملکیت : اقبال صلاح الدین اوکاڑہ

۱۱۹۵- کیما ملک (قصہ) : احمد یار سرالوی ، میاں ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، /مصنف خود ، نستعلیق ، ۱۶ × ۱۰ س م ، — ، ۱۹ ورق ، مذہ : بے پروائی تیری رہا سوں سوں ایہہ دل ڈردا ، چھیکڑ : باجھوں اوچھاں عشق تو اوڑک دم آوے ، کیفیت : غالباً پنجابی وچ کیما ملک دا پہلا قصہ ، نادر تے نایاب نسخہ -

ملکیت احمد حسین قریشی گجرات

۱۲۸۴- لیلیٰ مجنوں ، قصہ : احمد یار ، مولوی ، داستان ، نظم ، —/۱۲۳۴ھ/— ، نستعلیق ، ۱۹ × ۱۲ س م ، ۲۱ سطر ، ۲۹۴ ورق ، مذہ : — ، چھیکڑ : تمام شد قصہ لیلیٰ مجنوں تصنیف فقیر احمد یار ، کیفیت : کاغذ سیالکوٹی - کرمخوردہ - ملکیت : کتابخانہ قاضی فضل حق ، حق سٹریٹ نمبر ۱ ، چیٹرجی روڈ ، لاہور -

۱۱۰۵- لیلیٰ مجنوں ، قصہ : احمد یار (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/چو مصرعے ، ۱۲۹۸ھ ، — /چنن دین شاہ ، نستعلیق عمدہ ، ۲۳ × ۱۴ س م ، ۱۲ — ۲۰ سطر ، ۲۲ ورق ، مذہ : صاحب دی تعریف نوں کر تصنیف سوار ، چھیکڑ : احمد بندہ پرورا وچ غلاماں لوڑ ، کیفیت : (ترقیمہ) تمت تمام شد بدست خط چنن شاہ ولد احمد یار قوم چوغطہ ساکن کالرا دیوان سنگھ والا - ضلع گجرات متصل گجرات - بکروہ طرف جنوب -

ملکیت : اقبال صلاح الدین - اوکاڑہ

۱۴۳۳- لیلیٰ مجنوں: احمد یار، مولوی، داستان، نظم/چومصرعے، —، ۱۹۲۸ء/— ، نستعلیق ۳۲ × ۲۵ س م ، ۱۷ سطر ، ۶۶ ورق ، مذہ : یا رب رحیم دا کیہا اے ہور دولتاں نے دھن مال جھوٹے ، چھیکڑ : ناقص الآخر ، کیفیت : ایہہ نسخہ میاں جلال الدین امام مسجد واسطے ہمالیہ وچ ۲۰ اپریل ۱۹۲۸ء نوں لکھیا گیا ، عام نسخہ اے ، ملکیت : پروفیسر ممتاز احمد بھٹی (بڑہوتری دا دوہترا احمد یار) ، رسول ضلع گجرات -

۶۰۸- لیلیٰ مجنوں : احمد یار سرالوی ، مولوی ، داستان/رومانی ، نظم ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۱ × ۱۳ س م ، — ، ۲۷ ورق ، مذہ : یا رب رحیم . . . ،

Marfat.com

چھیکڑ : رانی احمد یار لوں خوش آکھو آہوں نال ہو کے گھر چھوڑ آئیو ۔
ملکیت : احمد حسین قریشی۔گجرات

۱۳۳۴- لیلیٰ مجنوں : احمد یار سرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۳۵ء) ، داستان ، نظم/چو مصرعہ ، — ، —/— ، نسخ ، ۲۱ × ۱۳ س م ، ۱۲ سطر ، ۲۷ ورق ، مذہ : یا رب رحیم دا کیہا نبی پور دولتاں نے دھن مال جوڑیے ، چھیکڑ : (ناقص الاخر) مولوی احمد یار لوں خوشی رکھو آہوں نال گھر چھوڑ آہو ، کیفیت : وچوں وی دو تہانواں توں ورق غائب نیں ، کتاب اجے چھاپے نہیں چڑھی ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۱۱۱- مجموعہ کلام : احمد یار گورداس اسلام گڑھی ، عشقیہ ، نظم ۔ مثنوی ، چو مصرعے ، مستزاد ، ہاراں ماہ ، — ، —/— ، نستعلیق مائل بہ شکستہ ، ۱۶ × ۱۰ س م ، ۱۴ سطر ، ۱۲ ورق ، مذہ : ہوہ کر کر روہ ہالا ہری شام ۔۔۔ ہر جنارے ، چھیکڑ : الف آ ہمی توں میاں رانجھا آہی ہیر سہالاں دسیاں چالاں ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین ۔ اوکاڑہ

۱۰۴۴- شرح حکم الفقراء : احمد یار ، میاں (۱۷۶۸ء-۱۸۳۵ء) ، تصوف ، نظم ، مثنوی ، ۱۲۶۰ھ ، ۱۲۹۴ھ ، نستعلیق ناپختہ ، ۲۵ × ۱۸ س م ، ۱۵ سطر ، ۵۶ ورق ، مذہ : حمد خدائے دا کہہ توں مومن سنج صباحیں ، چھیکڑ : پڑھنے والے مومنو کلی کرو دعا ، کیفیت : ہر کہ خوالد دعا طمع دارم ، ز انکہ من بندۂ گنہ گارم ، تمت رسید و بخیر اختتام انجامید ، حضرت سلطان باہو دی فارسی کتاب دی منظوم شرح ، مسجد ہر خوردار وچ بہہ کے تھوڑی کمتی ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین اوکاڑہ

۱۲۹۷- ترجمہ حکم الفقراء [۵۷۳] : احمد یار سرالوی (مترجم) ، تصوف ، نظم ، ۱۲۶۰ھ ، ۱۳۲۸ھ/عبداللہ غلام قادری سروی . . . ، نسخ ، ۲۴ × ۱۴ س م ، ۱۱ سطر ، ۴۰۲ ورق ، مذہ : الہام بھی کتنی قسم ہی الہی جان الہام ، چھیکڑ : شاہرگ تھیں او نیڑے آہی جے دہوے تدہ پیغام ، کیفیت : شروع توں اخیر تک چنگی ستھری حالت وچ خط کالی سرخ روشنائی ، ایہہ حضرت سلطان باہو دی فارسی تصنیف حکم الفقراء دا منظوم ترجمہ اے ۔ ملکیت : دیال سنگھ لائبریری لاہور

۱۴۴۳- مدح غوث (وہجو سرائیکی) : احمد یار سرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۳۵ء) ، مدح غوث ؒ ، نظم ، — ، —/پروفیسر ممتاز احمد بھٹی ، نستعلیق ، ۳۰ × ۱۹ س م ، ۲۴ سطر ، ۲ ورق ، مذہ : اللہ واحد خالق مالک والا سرج لسارہ ، چھیکڑ : ادب فقیر پھہان نہ کر ناں وہر جو [illegible] یا عبدالقادر کر خصانہ اپنے احمد یار دا ، کیفیت : ایہہ مدح [illegible] دے لوکاں نوں یاد اے بھٹی صاحب نے سن کے لکھی اے ، [illegible]

Marfat.com

راقم الحروف نے ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلمداری دونوں سن کے الگ لکھے نیں ایہہ اک ورق وی موجود اے ۔ ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۴۴۶- معراجنامہ : احمد یار ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، سیرت پاکؐ ، نظم ، — ، ۱۳۱۶ھ/— ، نستعلیق ، ۱۲ × ۲۱ س م ، ۱۲ سطر ، ۸۴ ص ، ملدہ : حمد ربے نوں آکھ سنائیں ، چھیکڑ : کرکے فضل غفاریدا ، کیفیت : آخر تے متفرق کلام مصنفہ نامعلوم مولود شریف ، درود شریف ، مناجات پیر دستگیر ، معجزہ مولود شریف رسول پاکؐ درج اے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۱۴۷۱- وفات نامہ : احمد یار مرالوی ، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء) ، سیرت رسول پاکؐ ، نظم/مثنوی ، — ، ۱۹۳۳ء/غلام حسین ساکن میکن ، نستعلیق ، ۲۹ × ۲۴ س م ، ۱۲ سطر ، ۴۹ ورق ، ملدہ : ایہہ دنیا مقبولاں آئے آیا گھر ماتم دا ، چھیکڑ : اول آخر اسم نبی دا ہور امید نہ کوئی ، کیفیت : نادر تے نایاب نسخہ اے ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک ۔

۷۰۵- ہیر رانجھا : احمد یار مرالوی ، مولویؒ ، داستان ، نظم ، — ، —/مصنف خود ، نستعلیق ، ۱۶ × ۱۰/۱ س م ، — ، ۱۰ ورق ، ملدہ : — ، چھیکڑ : — ، کیفیت : اول آخر ناقص اے ، نادر تے نایاب اے پر بالکل نامکمل اے ۔

ملکیت : احمد حسین قریشی ۔ گجرات

۱۱۶۶- ہیر رانجھا : احمد یار (۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/مثنوی ، — ، ۸۱۲ ہجری [۱۲۰۸ھ]/مصنف ، نستعلیق مائل بہ شکستہ ، ۱۶ × ۱۱ س م ، ۱۴ سطر ، ۳۰ ورق ، ملدہ : ناقص الاول ، چھیکڑ : ہر احمد یارا پوچھئے جنہاں صادق کیتے لگ ، کیفیت : (ترقیمہ) تمت تمام شد بکام رسید و انجامید من تصنیف احمد یار انند گڑھیہ (اسلام گڑھیہ) بروز چہاردہم ماہ صفر یوم الاحد نوشت ۸۱۲ ہجری ۔ احمد یار این کہ بفارسی بیخود و شیدا نام دارد و در جلالپور اسلام گر است ۔ متوطن است ۔ ملکیت : اقبال صلاح الدین ۔ اوکاڑہ

۷۰۷- یوسف زلیخا : احمد یار مرالے والا ، داستان ، نظم ، — ، —/مصنف خود ، — ، ۱۶ × ۱۰ س م ، [illegible] ملدہ : اول ناقص اے ، چھیکڑ : — ، کیفیت : [illegible] ۔ ملکیت : احمد حسین قریشی گجرات

۱۱۷۱- یوسف زلیخا ، الصہ : احمد یار مرالوی ، میاں ، (۱۷۶۸ھ—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/مثنوی ، ۱۲۵۸ھ ، ۱۲۸۹ھ/عبداللہ ، نسخ/نستعلیق ، ۲۶ × ۱۶ س م ، ۱۸ سطر ، ۱۱۸ ورق ، ملدہ : حمد خداولد خالق

Marfat.com

تینوں توں رازق الٰہی ، چھیکڑ : شوق اکھیدا سن اک گھٹ دا بخشن اللہ والے ، کیفیت : (ترقیمہ) تمام شد قصہ یوسف زلیخا علیہ السلام - تصنیف میاں احمد یار مرالے والا مرحوم بوقت نصف یوم الجمعہ شہر ربیع الاول - تمام شد فی سنہ ہجرۃ النبویہ ثمانون و تسع بعد مائتین و الف من ید الحقیر المتعم عبداللہ ساکن موضع کالرا ، تحریر شد ۱۲۸۹ھ - قصہ یوسف زلیخا دے مکن توں بعد تناں صفحیاں تے مشتمل اک ادھوری نظم شامل اے جیہدے تمام مصرعے اکو ای غیر مردف قافیے نال نیں - *ملکیت : اقبال صلاح الدین - اوکاڑہ*

۱۲۷۴- **تفسیر سورۃ یوسف (یوسف زلیخا)** : احمد یار، مولوی (۱۷۶۸ء-۱۸۴۵ء)، داستان ، نظم/(مثنوی) ، ۱۲۵۸ھ/(۱۸۴۲ء)، ۱۳۰۲ھ/(۱۸۸۵ء)/— ، نستعلیق ، ۲۷×۱۶ س م ، ۱۹ سطر ، ۲۲۶ ورق ، ملدہ : حمد خداوند خالق تینوں توں رزاق الٰہی، چھیکڑ : ایہہ دعا خدا تھیں منگاں پہنچاں نال مرادے ، کیفیت : ۱۹۱۴ء نوں غلام محسن نے صفحے نمبر لائے ۱۹۴۷ء وچ ایہہ کتاب محمد سعید جماعت دہم کول سی ، ملکیت : ڈاکٹر شہباز ملک -

۶۱۲- **مجموعہ کتب پنجابی** (۱۸ عدد) : نامعلوم (مرتب) ؛ داستان/نعت رسول ؐ ، جنگ نامہ کربلا ، نظم ، — ، ۱۳۰۸ھ ، ۱۸۹۰ء ، ۱۹۴۵ ، کرمی ، — ، ۲۵×۱۳ س م ، — ، ۱۵۴ ورق ، ملدہ : — ، چھیکڑ : — ، کیفیت : اس مجموعے وچ ایہہ ۱۸ کتاباں شامل نیں: بحر العشق قصہ یوسف زلیخا : صدیق لالی (۱۱۷۷ھ) ، ترجمہ قصیدہ بردہ : سید وارث شاہ ، نور نامہ : دولت علی (۱۰۳۷ھ) ، وفات نامہ : حافظ برخوردار ، معجزہ رسول مقبول ؐ : محمد دین ، یوسف زلیخا : احمد یار مرالوی (۱۲۹۳ھ) ، تولد نامہ : حامد ولد عظمت اللہ قریشی ، تولد نامہ : محمد اشرف منچری ، وفات نامہ : نامعلوم ، معجزہ شریف : مقبل دین ولد لور محمد ، نور نامہ : نامعلوم ، شرح دعا سریانی : حافظ برخودار ، در بیان حروف قرآن مجید : نامعلوم ، در بیان کلمات شرک : کرم الدین ، قصہ حضرت اسمٰعیل : نامعلوم ، نامعلوم : قادر بخش ، جنگ نامہ حضرت علی اصغر : نامعلوم ، [illegible] عظیم ولد محمد سعید - *ملکیت : امتحسین قریشی گجرات*

۶۳۳- **یوسف زلیخا** : مولوی احمد یار (۱۷۶۸ء - [illegible]) ، [illegible] مثنوی ، ۱۲۵۸ھ ، (۱۳۱۹ھ)/غلام مصطفیٰ ولد فقیر غلام قادر سکنہ سہری ، نسخ ، ۲۱×۱۲ سم ، ۱۳ سطر ، ۱۰۲۵۴ ورق ، ملدہ : حمد خداوند خالق تینوں توں رزاق الٰہی ، چھیکڑ : جے میں بھولاں لکھن اندر تے بھی عیب گذارو ، کیفیت : آخر تے شعلہ معراجیہ تے منفرق شعر از مولوی محمد عالم تے منظوم خط طرف عمر الدین بخار - *ملکیت : امتحسین قریشی*

Marfat.com

۱۱۷۲- یوسف زلیخا ، قصہ : احمد یار (۱۷۶۸ء—۱۸۴۵ء) ، داستان ، نظم/ مثنوی ، ۱۲۵۸ھ ، —/— ، نسخ ، ۲۶×۱۶ سم، ۱۹ سطر، ۱۱۰ ورق ، مذہ : حمد خداوند خالق تینوں ، تون رزاق النہی ، چھیکڑ : شوق الہدا سن اک کھٹ بخشن اللہ والے - ملکیت : اقبال صلاح الدین - اوکاڑہ

متعلقہ صفحہ ۱۲۸

مثنوی وقایع پنوں

میں نے اس کا ایک قلمی نسخہ قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی میں دیکھا ہے۔
شمارہ ۹۸۴ - ۱۹۵۸۔ بخط نستعلیق تیرھویں صدی ہجری ، عنوانات سُرخ ، پہلا ورق نہیں ہے اور اختتام پر " مست شدن سسی و پنوں و بُردن برادران پنوں را و گذاشتن سسی مخمورہ را در آنجا " تک واقعات ہیں۔ ۱۰۸ صفحات۔
(فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان تالیف سید عارف نوشاہی صفحہ ۶۶۳)

متعلقہ ص ۳۵۶ سر ۱۲

شجرہ اولاد حیال محمود رح)

حیال محمود کے دو بیٹے تھے۔ عبدالرحیم اور محمد عظیم۔
عبدالرحیم کا ایک بیٹا محمد بخش نام تھا۔
محمد بخش کے دو بیٹے تھے۔ مولا داد اور کریم بخش
مولا داد کا ایک بیٹا مدد حسین نام تھا۔ جو ۱۹۷۳ء میں فوت ہوا۔
کریم بخش ولد محمد بخش کا ایک بیٹا رحمان نام ابھی وقت ۱۹۷۳ء میں
حیات ہے۔ اور گاؤں اگروہ سے سکونت منتقل کر چکا ہے

Marfat.com

کوے رسول پوریاں صنعے گھر کو دولہ میں رشتے
اس کے بعد بیٹے اسلامیہ ہیرا تہ اور غلام علی موضع
بیرا مدتہ کے تھے پہلے شرف عرض شد۔ فخر خان اور گوگی موضع
محمد عظم دلدار محمود کا بیٹا عمر رام تھا۔
عمر کے دو بیٹے تھے اکبر بخش اور کرم دین۔
اکبر بخش کے دو بیٹے تھے۔ خوشی محمد۔ محرم متوفی ۱۳۹۵ھ بمطابق ۱۹۷۲ء
محمد دفات پا گئے۔
کرم دین دلاور کی اولاد میں نہیں تھی۔ اس کی بیوی کا نام فاطمہ
موضع گوجرہ تحصیل کوٹ ادو میں پیدا ہوئی (اجمالی نسب شاہی
شجرہ میں موجود ہے) ۱۳۹۲ھ بمطابق ۱۹۷۲ء
کتابوں میں موجود ہے۔ اس کے تین لڑکے شیر احمد اور مزار موجود ہیں۔

Marfat.com

یہ شجرہ نسب رسمی برخوردار ولد امام بخش قوال ساکن سردار پور جھنڈیر۔ علاقہ شیلسی ضلع ملتان کی زبان سے لکھا گیا۔ یہ اس خاندان نور المصطفیٰ کا درباری قوال ہے۔ اور پھر داؤد دالہ میں اسی روز جا کر تصدیق کیا گیا

[سید شرافت نوشاہی حرر جادہ اللہ ۱۴۰۰ھ
۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء]

محمد فاضل۔ قریشی ہاشمی۔ مدفون کنارہ دریائے بیاس متصل بورے والہ۔ بابا فاضل شاہ مشہور ہے

ثابت شاہ۔ کروڑ پکا تحصیل شیلسی ضلع ملتان۔

۱ علی محمد۔ کروڑ پکا۔
۲ ولی محمد۔ لدھیانہ کو چلے گئے۔

۱ عبدالحکیم
غلام قادر

۱ غلام محمد۔ مدفون گورستان بابا حاجی
غلام رسول۔ مدفون نور شاہ ڈاک خانہ کروڑ پکا
ان کی اولاد راجہ پور میں ہے۔

۱ نور المصطفیٰ۔ مدفون داؤد دالہ تحصیل شیلسی
موضع جسرانی واہ

۱ عبدالخالق
۲ غلام ثابت۔ کنوارے فوت ہو گئے۔

۱ محمد فاضل
۲ غلام رسول
۳ غلام عباس موجود ہے
۴ نذر حسین
۵ فیاض حسین
۶ ظہیر حسین۔ اختر حسین۔ فضل حسین۔ فخر حسین
۷ کرامت حسین
۸ صفدر حسین۔ الطاف حسین

۱ شمس الدین
۲ محمد اکمل موجود ہے
۳ عطا محمد
۴ مشتاق احمد
۵ سجاد حسین
۶ امجد حسین
۷ محمد رضا
۸ وسیم عباس
۹ محمد مسلم
۱۰ منصور احمد
۱۱ رؤف احمد
۱۲ فاروق احمد
۱۳ طالب حسین
۱۴ ارشاد حسین
۱۵ نثار حسین
۱۶ بلال احمد

۱ محمد ثابت
۲ فیض محمد۔ الف۔ محمد شفیع
سجاد۔ حسن۔ مجذوب
موجود ہے
۳ محمد سلیم۔ محمد شوکت۔ ندیم احمد

۱ غلام مصطفیٰ لاولد
۲ غلام مرتضیٰ
۳ عبدالحکیم
۴ محمد فاضل

۱ سیف الدین زندہ
۲ غلام مصطفیٰ موجود ہے
۳ محمد دین موجود ہے
۴ غلام مرید

۱ منظر حسین
۲ دلدار حسین
۳ اقبال حسین
۱ زاہد حسین
۲ سعید احمد
۳ نازک یامین
۱ صادق محمد
۲ عبدالرزاق
۳ حمد اکرم
۱ عبدالخالق
۲ غلام ثابت
۱ غلام مرید
۲ ظہور احمد موجود ہے
۳ فاروق حسین

۱ منظور احمد
۲ خورشید احمد
۱ محمد انجاز شوکت علی
۲ نعیم رضا۔ سلیم رضا
۱ منور عباس
۲ مقبول احمد
۳ ارشد حسین۔ اختر حسین۔ مرزان

Marfat.com

متعلقہ صفحہ ۳۹۲

طرہ

بسم اللہ

کلمہ تکمیہ

حضرت حکمران پادشاہ تاجدار اقلیم الصلطنتے

و دستگاہ فضائی و دادار رحمان فاتحی عالم

بیکتہ دان دلہای دلبران نگذد شستہ بیم رہزن ہا بود

پوشیدہ معنی ہذا دیباچہ فرخندہ انجام

طرہ

کلمہ تکمیہ

صبا ان عبد ای تق فقیر بسیط

و قت بگیم ما من باقی فوت

۴ ر صفر سنہ ۱۲۹۴ و

بسم اللہ

احقر الذکر —

غلام ثابت شناخت شد۔ خوبان بود

محبت یار

لطائف دست در بین عالمش نگذارم

سے عالم تحقیق نوشتن بسر نبرد

ہزار دود صد دشتاد ہفت بگذشت

بہ لیت و یکم ر جمادی کہ رحلتش دلخواہ

بوقت شعر دلی بود روز و شب

شنو تو تاریخ رحلش بیک اقیمتمود

۱۲۸۸

عبد الحکیم ولد عبد الخالق -

بسم اللہ

کلمہ تکمیہ حمد اللہ تعالیٰ

مرشد کامل مسیح قلب عابد شیر فلکی سما

قرعالم رکن اعلیٰ نگہت گلشن علم حلم

شب سیہ شبنم ہفتادہ رحمت اللہ ہا گوہر نثار

حدا حسن قافلہ، شمر ل مقصد مردان را

تبدگاہ ہا تبا را نیش بزم غریبان را

مروا ر شد دلدہ یہ کہ

Marfat.com

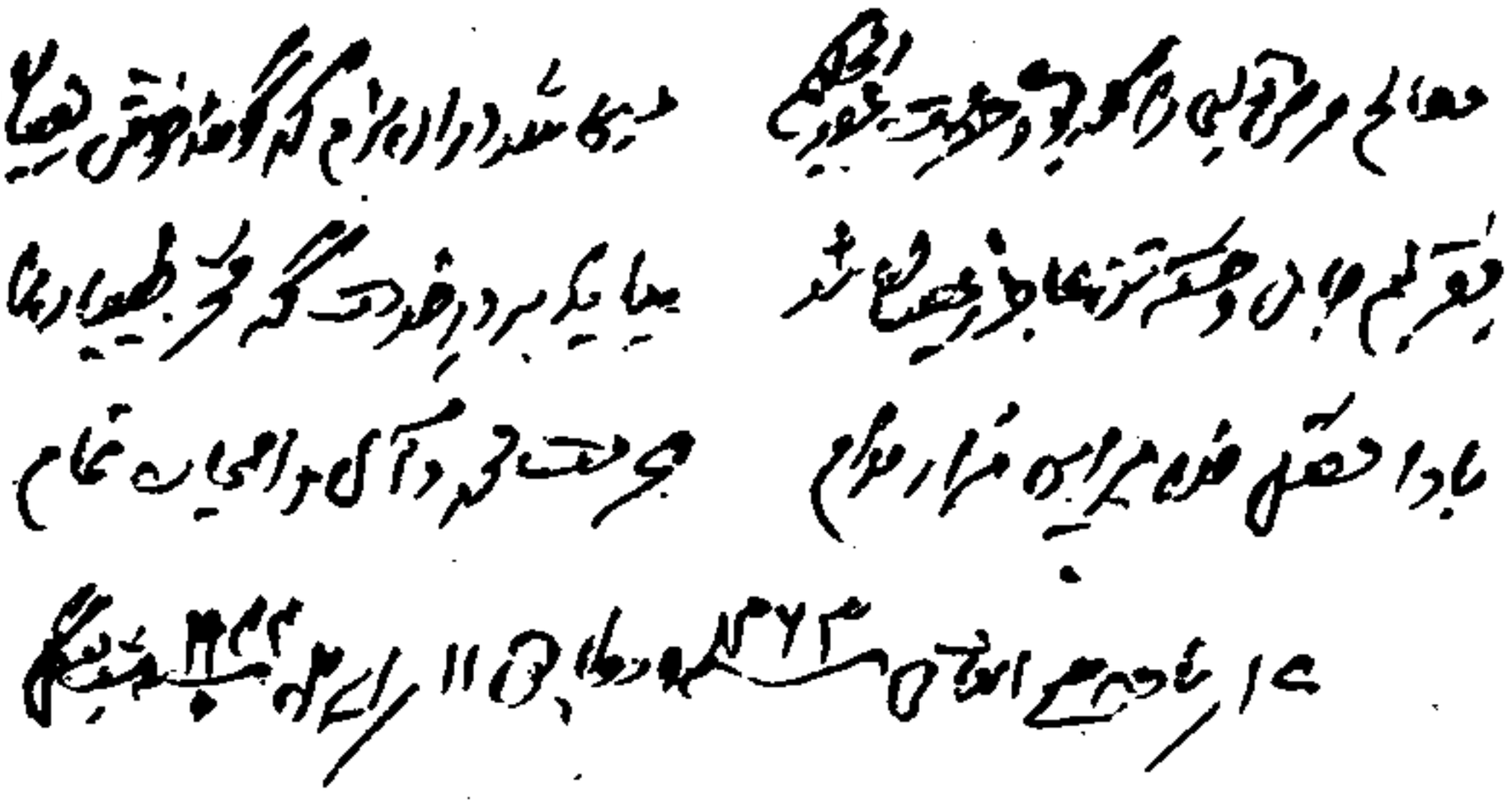

سورۃ والتین

بسم اللہ کلمہ طیبہ

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی

بیشک ہم نے آدمی کو بہت اچھی صورت پر بنایا پھر اسے پھیر کر نیچوں میں نیچ کر دیا

مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے

پھر کون تجھے اس کے بعد جزا و سزا میں جھٹلا سکتا ہے کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں

Marfat.com

پیر شمس الدین صاحب تاریخ وفات ۶ ذیقعد ۱۳۶۲ھ مطابق ۵ نومبر ۱۹۴۳ء

شب جمعہ۔

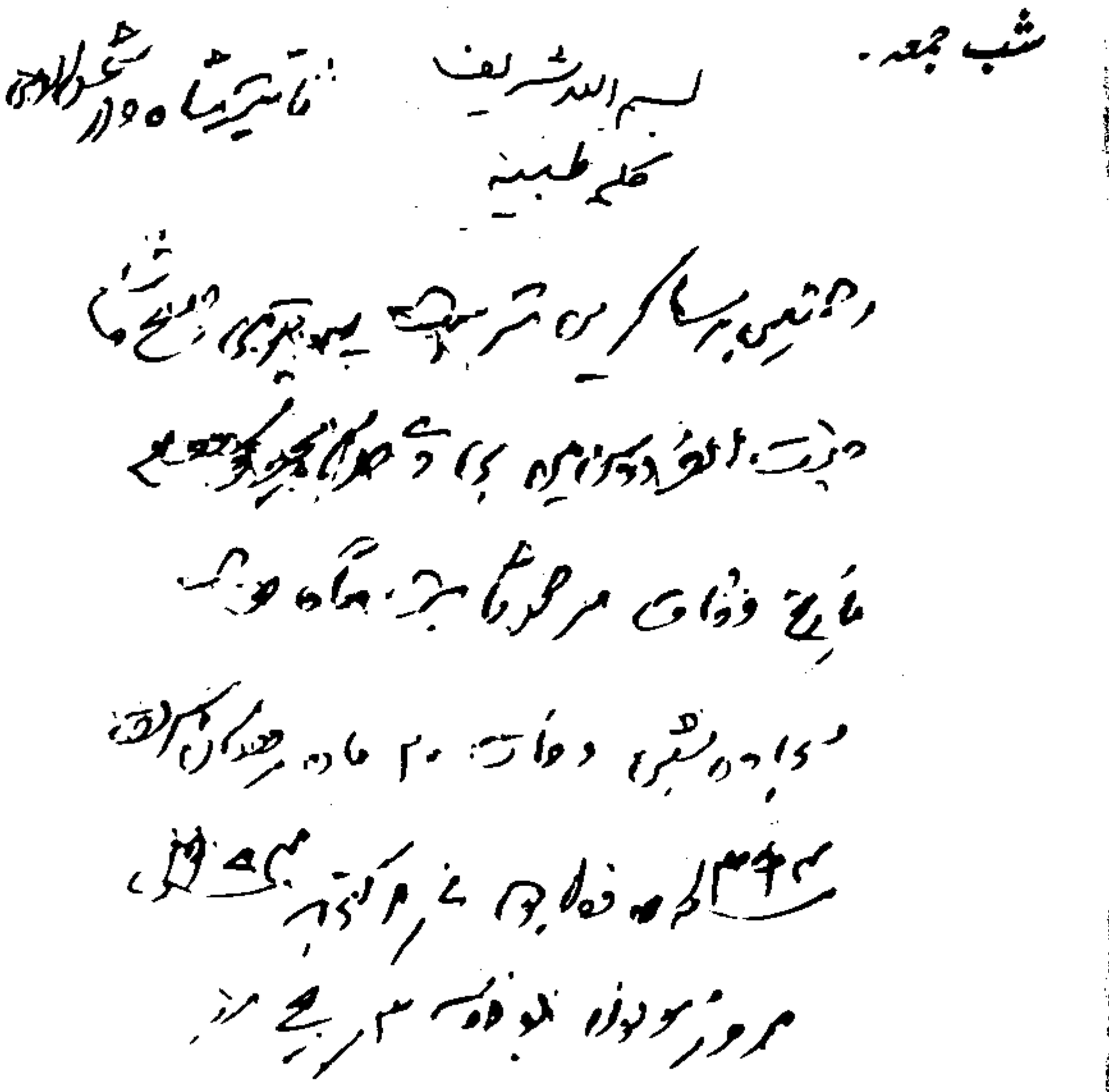

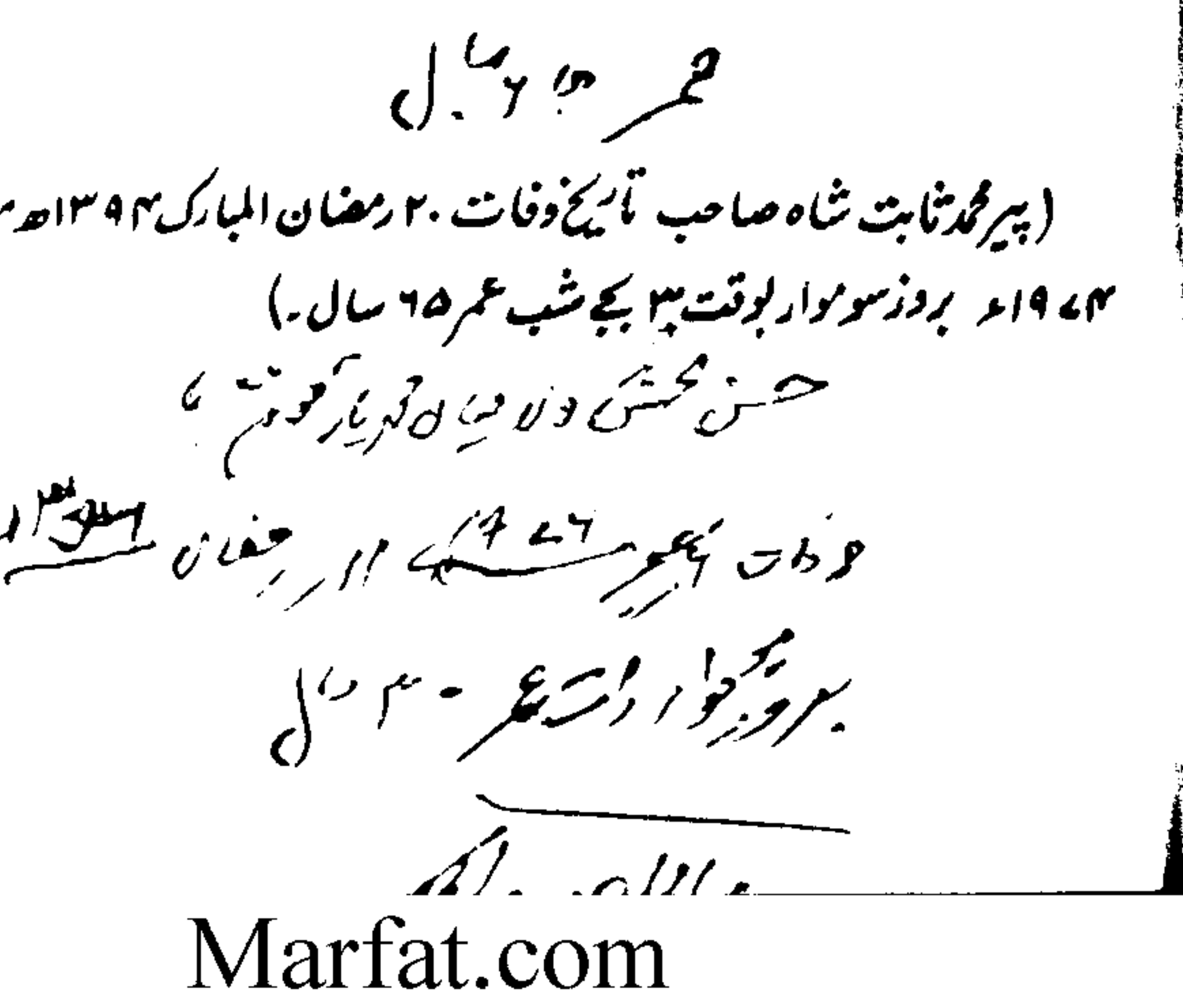

(پیر محمد ثابت شاہ صاحب تاریخ وفات ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ مطابق ۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء بروز سوموار بوقت ۳ بجے شب عمر ۶۵ سال۔)

Marfat.com

تذکرہ مشائخ قادریہ نوشاہیہ

شریف التواریخ

تالیف

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

پ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء ○ ف ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء

پنجاب اور اطراف کی آٹھ ہزار صفحات پر مشتمل پانچ سو سالہ روحانی، علمی اور سماجی تاریخ

طبع شدہ جلدیں

جلد اوّل موسوم بہ تاریخ الاقطاب : حضرت نوشہ گنج بخش (م ۱۰۶۴ھ) کے پیران طریقت کے حالات۔ ۱۱۲ + ۱۲۶۴ صفحات۔ قیمت ۷۵ روپیہ

جلد دوم موسوم بہ طبقات نوشاہیہ : دو حصوں میں طبع ہوئی ہے۔ اس میں حضرت

Marfat.com

نوشہ گنج بخش کی صلبی اولاد اور ان کے اکابر خلفاء شیخ رحیم داد بھلوالی، شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی، شیخ عبدالرحمٰن بھڑی والے، سید صالح محمد چک سادہ والے کی اولاد کا مفصل ذکر ہے۔
۲۰۲۴ صفحات قیمت ۱۸۰ روپے

جلد سوم موسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ یہ جلد مزید بارہ حصوں پر مشتمل ہے جس میں سلسلۂ نوشاہیہ کے وابستگان کا پشت وار تذکرہ ہے۔

حصہ اول موسوم بہ تحائف الاطہار ۶۴۰ صفحات قیمت ۶۵ روپیہ

حصہ دوم موسوم بہ لطائف الاخیار ۵۶۶ صفحات قیمت ۶۰ روپیہ

حصہ سوم موسوم بہ معارف الابرار ۴۴۸ صفحات قیمت ۵۰ روپیہ

حصہ چہارم موسوم بہ مآثر الاحبار ۲۹۰ صفحات قیمت ۴۰ روپیہ

حصہ پنجم موسوم بہ عوارف الانوار ۱۸۴ صفحات قیمت ۳۰ روپیہ

حصہ ششم موسوم بہ صحائف الاسرار ۳۴۶ صفحات قیمت ۵۰ روپیہ

باقی چھ حصے انشاء اللہ ۱۹۸۴ء کے اختتام تک طبع ہو جائیں گے۔

سلسلۂ نوشاہیہ کی دیگر مطبوعہ کتب

۱۔ **تذکرۂ نوشہ گنج بخش** تالیف سید شرافت نوشاہی۔ ناشر الکتاب۔ گنج بخش روڈ لاہور۔

۲۔ **انتخاب گنج شریف** حضرت نوشہ گنج بخش کے اردو کلام کا انتخاب۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی۔ ناشر دارالمورخین لاہور۔

Marfat.com

۳۔ گنج شریف (پنجابی) حضرت نوشہ گنج بخش کے پنجابی کلام کا انتخاب ؛ مرتبہ سید شرافت نوشاہی ۔ ناشر ادارہ معارف نوشاہیہ ۔

۴۔ مواعظ نوشہ پیر حضرت نوشہ گنج بخش کے پنجابی نثر میں پانچ مواعظ ۔ مرتبہ سید شرافت نوشاہی ۔ ناشر ادارہ معارف نوشاہیہ ۔

۵ شاہ عبدالرحمٰن پاک حضرت شیخ عبدالرحمٰن بھڑی والے کے مختصر سوانح ۔ مؤلفہ سید شرافت نوشاہی ۔ ناشر ادارہ معارف نوشاہیہ ۔

۶۔ تذکرہ حاجی حسین بخش نوشاہی ؛ مؤلفہ محمد لطیف زار نوشاہی ۔ ناشر ادارہ معارف نوشاہیہ ۔

ادارہ معارفِ نوشاہیہ ○ ساہن پال شریف
گجرات ۔ پاکستان

نوشاہی منزل ، محمدی پارک ۔ راج گڑھ ۔ لاہور

Marfat.com